Presented by: jafrilibray.com

توضیح المسائل امامیہ

کشف الاحکام

اطیعوا اللہ
واطیعو الرسول
واولی الامر منکم

سورۃ النساء آیت ۵۹

فسئلوا اھل
الذکر ان
کنتم لا تعلمون

سورۃ النحل آیت ۴۳

اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہیں

سورۃ النساء

پس جس شے کا بھی تم علم نہ رکھتے ہو اس کے بارے میں اہل ذکر سے سوال کرو

سورۃ نحل

سید باقر نثار زیدی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

''جو شخص اس بات سے خوش ہونا چاہے کہ وہ ایمان کے ہر درجے میں کامل ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ یوں کہنا اور عمل کرنا اختیار کرے کہ ہر ہر چیز اور ہر ہر معاملے میں میرا وہی قول ہے جو آلِ محمدؐ کا قول ہے، خواہ مجھے معلوم ہو یا مجھ سے پوشیدہ ہو، خواہ وہ مجھ تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو'' (کافی)

کشف الاحکام

احکامِ شرعِ متین بزبانِ ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

سید باقر نثار زیدی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

''لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے کا اور ہماری بات ماننے کا بھی۔ اگر لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیں لیکن اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو وہ اس سے مشرک بن جائیں گے''۔ (کافی)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	کشف الاحکام
مؤلف	سید باقر نثار زیدی
ناشر	سید باقر نثار زیدی
کمپوزنگ	سید آفتاب حسین رضوی اور
	سید ناصر عباس زیدی
ٹائٹل ڈیزائننگ	سید صفدر عباس زیدی
ٹائٹل کنسلٹینٹ	سید آفتاب حسین رضوی
طبع اوّل	اپریل ۲۰۰۶ء
تعداد	۱۰۰۰
ای میل ایڈریس	baqarnisar@hotmail.com
	baqarnisarzaidi@yahoo.com
موبائل نمبر	0333-2120721

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہماری کتابیں مندرجہ ذیل مراکز پر دستیاب ہیں۔

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر۔امام بارگاہ شہدائے کربلا۔انچولی کراچی

اسد بک ڈپو۔قدمگاہ مولا علی۔حیدرآباد

ممتاز علی ٹھکر۔نزد کیپری فوٹو اسٹوڈیو۔اسٹیشن روڈ۔لاڑکانہ

بخاری بک ڈپو۔تحصیل کروڑ لعل عیسن۔ضلع لیہ

امام بارگاہ عطیہ پنجتن۔H-115 ماڈل ٹاون۔لاہور

القائم بک ڈپو۔بالمقابل امام بارگاہ بھون روڈ۔چکوال

سید عمران حیدر نقوی۔راولپنڈی۔موبائل نمبر 0333-5231475

بخاری مجلس سینٹر۔دربار شاہ چن چراغ۔راولپنڈی

کوہاٹ بک سینٹر۔نزد ڈاکخانہ۔جیل روڈ۔کوہاٹ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہدیہ

میں اپنی اس ناچیز کوشش کو ہدیہ کرتا ہوں اپنے واجب الاطاعت امام حضرت صاحب الزمانؑ کی خدمتِ اقدس میں جنکی اطاعت کرنا اور جنکی اطاعت کی طرف دعوت دینا ہر مومن پر فرضِ عین ہے۔ میں التجاء کرتا ہوں کہ میرا مولاؑ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور میری دست گیری فرمائے۔ میں خود کو اور تمام مومنین و مومنات کو اپنے امامؑ کی حفاظت و ضمانت میں دیتا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انکے سوا ہمارا کوئی مرجع و مطاع نہیں۔ میری جان۔ میرا مال۔ میری اولاد اور میری عزت و آبرو سب کچھ انکے قدموں میں نذر ہے۔

یا اللهُ یا محمدؐ یا علیؑ یا فاطمةُؑ

یا صاحب الزمانؑ ادرکنی ولا تُهلِکنی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تشکّر

میں شکر گزار ہوں اپنے گھر کے تمام افراد کا اور ان تمام احباب کا جنھوں نے اس کتاب کی تدوین میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔اور میں خصوصی ہدیۂ امتنان پیش کرتا ہوں جناب سید آفتاب حسین صاحب رضوی، جناب سید عرفان علی شاہ صاحب، جناب خرم عباس صاحب، جناب گل حسن سولنگی صاحب اور جناب عباس حیدر صاحب کا جنھوں نے دن رات ایک کر کے اس کام کو ممکن کر دکھایا جو تنہا میرے لئے بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔میں ان سب حضرات سے اپنی تہی دامنی کی معذرت چاہتا ہوں اور انھیں یقین دلاتا ہوں کہ انکی اس بےلوث و بےغرض خدمت کا صلہ وہی معصومؑ ہستیاں دیں گی جنکی بندگی و خوشنودی کے لئے انھوں نے یہ محنت کی ہے۔بیشک وہؑ محسنین کا اجر انکی توقعات سے بڑھ کر دیتے ہیں۔میں ان نوجوانوں کے لئے درازئ عمر، ترقیاتِ دنیوی و اخروی اور ایمان و معرفت میں اضافے کے لئے بارگاہِ حضرت صاحب الزمانؑ میں دعا گو ہوں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
ہدیہ	۱
تشکّر	۲
فہرست	۳
حق الیقین	۲۰
اطاعت	۲۱
ایک مہلک ہتھیار	۲۲
عوام کی نفسیاتی کمزوری	۳۱
ایک سنگین غلطی	۳۲
شک	۳۳
شبہ	۳۴
یقین	۳۶
انسان مکلّف کب ہوتا ہے؟	۳۸
شرطِ قبولیت اعمال	۳۹
بغیر علم عمل کرنا	۴۱
احکامِ تقلید	۴۲
احکامِ طہارت	۴۳

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililbray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
نجاستِ قلب	۴۳
نجاستِ نفس	۴۴
نجاستِ بدن	۴۴
طہارتِ آب	۴۶
آبِ کُر	۴۶
آبِ جاری	۴۸
آبِ قلیل کے احکام	۴۹
بارش کے احکام	۵۱
کنویں کے احکام	۵۲
گٹر کے مسائل	۵۶
جھوٹے پانی کے احکام	۵۷
سورج کے احکام	۶۰
نجاستِ لباس	۶۱
نجاست پر چلنے کے احکام	۶۶
بیت الخلاء کے احکام	۶۶
وہ مقامات جہاں پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے	۶۷
استبراء	۶۸
مذی و وذی	۶۹

Presented by: jafrililbray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
طہارتِ پیشاب	۷۰
مُردار کے احکام	۷۲
خون کے احکام	۷۳
سونے اور چاندی کے برتنوں کے احکام	۷۵
مسلمانوں سے خریدا ہوا مال	۷۶
احکامِ وضو	۷۷
احکامِ جبیرہ	۸۲
مبطلاتِ وضو	۸۲
احکامِ غسل	۸۴
جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ	۸۸
احکامِ تیمم	۹۱
احکامِ حیض	۹۶
احکامِ استحاضہ	۱۰۱
احکامِ نفاس	۱۰۲
احکامِ میّت	**۱۰۵**
غسلِ میّت	۱۰۶
احکامِ حنوط و کفن	۱۱۰

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
جریدے	۱۱۱
احکامِ غسلِ مَسِ میّت	۱۱۲
جنازے کے احکام	۱۱۳
تدفین کے احکام	۱۱۳
نمازِ جنازہ	۱۱۵
اُس لاش کے احکام جسکے ٹکڑے ہو چکے ہوں	۱۱۷
کشتی میں مرنے والے کے احکام	۱۱۸
جل کر مرنے والا	۱۱۹
احکامِ نماز	**۱۲۰**
شہادتِ ثالثہ	۱۲۰
کلمہ اور ولایتِ علیؑ	۱۲۶
اذان اور ولایتِ علیؑ	۱۲۹
نماز اور شہادتِ ولایت	۱۳۱
جزو اور کُل	۱۳۶
فضیلتِ نماز	۱۳۸
واجباتِ نماز	۱۳۹
اوقاتِ نماز	۱۳۹

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
اذان و اقامت	۱۴۲
استقبالِ قبلہ	۱۴۴
نیت	۱۴۵
افتتاحِ نماز	۱۴۶
قیام وقعود	۱۴۷
قراءتِ قرآن	۱۴۹
رکوع	۱۵۵
قنوت	۱۵۶
سجدہ	۱۵۷
سجدہ کس چیز پر کرنا چاہئے؟	۱۶۰
تشہد اور سلام	۱۶۲
مسافر کی نماز	۱۶۴
نمازِ جمعہ وعیدین	۱۷۰
حقیقتِ نمازِ جمعہ وعیدین	۱۷۳
حجتِ قاطع	۱۷۶
شکیاتِ نماز	۱۷۸
تکبیر میں سہو	۱۷۹
قراءت میں سہو	۱۷۹

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
پہلی دو رکعتوں میں سہو	۱۷۹
دوسری اور تیسری رکعت میں سہو	۱۷۹
دوسری اور چوتھی رکعت میں سہو	۱۸۰
تیسری اور چوتھی رکعت میں سہو	۱۸۰
چوتھی اور پانچویں رکعت میں سہو	۱۸۲
رکوع میں سہو	۱۸۲
سجدے میں سہو	۱۸۳
سجدۂ سہو	۱۸۳
سہو کے بارے میں متفرق احکام	۱۸۴
احکامِ سہو کا خلاصہ	۱۸۴
وہ مقامات جہاں نماز کا اعادہ کرنا ہے	۱۸۴
وہ مقامات جہاں اعادۂ نماز نہیں ہے بلکہ دو سجدۂ سہو ہیں	۱۸۵
وہ مقامات جہاں نہ اعادہ ہے اور نہ سجدۂ سہو	۱۸۵
مبطلاتِ نماز	۱۸۶
پیش نماز کے احکام	۱۹۱
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۱۹۶
نمازی کا لباس	۲۰۰
بیہوش، بوڑھے اور مریض کی نماز	۲۰۸

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
مہندی اور خضاب لگا کر نماز پڑھنا	۲۰۹
سواری پر نماز	۲۱۰
نمازِ کسوف (یا نمازِ آیات)	۲۱۲
جن مساجد میں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۲۱۳
دورانِ نماز دعا کرنا	۲۱۴
وہ واجب نمازیں جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں	۲۱۴
احکامِ روزہ	**۲۱۵**
صبح کی شناخت	۲۱۵
صبح کے دھوکے میں کھانا پینا	۲۱۵
وقتِ افطار	۲۱۷
رویتِ ہلال	۲۱۷
ماہِ رمضان میں بھول کر کھانا پینا	۲۱۹
نیتِ روزہ	۲۱۹
واجب اور حرام روزے	۲۲۰
یومِ شک کا روزہ	۲۲۱
بغیر شرعی عذر کے روزہ ترک کرنا	۲۲۲
مبطلاتِ روزہ	۲۲۴

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
جو رات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے	۲۳۰
روزے کی قضا	۲۳۱
جو شخص ماہِ رمضان میں مسلمان ہو	۲۳۲
ماہِ رمضان میں سفر کرنا	۲۳۳
سفر میں روزہ رکھنا	۲۳۳
صَومِ حائض و مستحاضہ و نفساء	۲۳۶
مریض اور بیہوش کا روزہ	۲۳۷
کفّارے، قَسم اور مَنّت کا روزہ	۲۳۸
عرفہ اور عیدین کا روزہ	۲۳۹
یومِ عاشورا کا روزہ	۲۳۹
صوم الترغیب	۲۴۱
مستحب روزہ	۲۴۱
احکامِ زکوٰۃ	**۲۴۳**
زکوٰۃ کا مصرف	۲۴۳
کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے	۲۴۴
سونے اور چاندی پر زکوٰۃ	۲۴۶
زراعت میں مقدارِ زکوٰۃ	۲۴۸

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
حیوانوں پر زکوۃ	۲۴۹
زکوۃ جنس پر ہوتی ہے نہ کہ مالیت پر	۲۵۴
زکوۃِ مالِ غائب وقرض وودیعت	۲۵۴
زکوۃِ مالِ یتیم	۲۵۷
دیوانے کی زکوۃ	۲۵۷
میت کی زکوۃ	۲۵۷
اوقاتِ زکوۃ	۲۵۸
زکوۃ کس کو دی جائے؟	۲۶۰
جنسِ زکوۃ بدل کر دینا	۲۶۷
کساد بازاری کی صورت میں	۲۶۸
شراکت میں تجارت	۲۶۸
سرکاری ٹیکس اور زکوۃ	۲۶۹
اپنے اہلِ وعیال کے لئے چھوڑا ہوا مال	۲۶۹
زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا	۲۶۹
فطرہ	۲۷۰
احکامِ خمس	**۲۷۴**
خمس کا مقصد	۲۷۴

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۴	خمس صرف امام معصومؑ کا حق ہے
۲۷۴	خمس کن کن چیزوں پر واجب ہے
۲۷۷	مالِ حرام سے خمس
۲۷۸	غیبتِ امامؑ میں خمس
۲۸۲	**احکامِ حج**
۲۸۲	استطاعتِ حج
۲۸۲	اقسامِ حج
۲۸۳	مکمل اور ناقص حج
۲۸۴	سفرِ حج
۲۸۵	مقروض کا حج
۲۸۶	عورت کا حج
۲۸۶	بچوں کا حج
۲۸۷	حجِ بدل
۲۹۰	کعبے کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لے جانا
۲۹۰	حرم میں پڑی ہوئی چیز
۲۹۱	کعبے پر نظر کرنا
۲۹۱	حج و عمرہ کے لئے بال بڑھانا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
تلبیہ	۲۹۱
احرام	۲۹۲
لباسِ مُحرِم	۲۹۵
لباسِ مُحرِمہ	۲۹۷
آدابِ مُحرِم	۲۹۸
تفصیلاتِ آدابِ مُحرِم	۲۹۹
مُحرِم کی موت	۳۰۸
طواف	۳۰۸
طواف النساء	۳۱۴
استلامِ حجر	۳۱۵
کوہِ صفا پر وقوف	۳۱۵
صفا اور مروہ کے درمیان سعی	۳۱۵
تقصیر (بال کٹوانا)	۳۱۸
قربانی	۳۱۹
حرم میں کیا ذبح کیا جائے	۳۲۴
ادائے مناسک میں حائضہ و مستحاضہ کے فرائض	۳۲۴
منیٰ کو جانا	۳۲۷
عرفہ میں وقوف اور حدِ موقف	۳۲۷

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
عرفات سے روانگی	۳۲۸
شبِ مزدلفہ	۳۲۸
رمی جمرات	۳۳۰
منیٰ سے روانگی	۳۳۲
عمرہ	۳۳۲
احکامِ زیارت	۳۳۳
دخولِ مدینہ و زیارتِ نبیؐ	۳۳۵
خلاصۂ احکامِ حج	**۳۳۶**
حج کے لئے روانہ ہونا	۳۳۶
احرام باندھنا	۳۳۶
تلبیہ	۳۳۷
دخولِ مکہ	۳۳۷
دخولِ مسجد حرام	۳۳۸
طواف	۳۳۸
مقامِ ابراہیمؑ	۳۳۸
صفا کیطرف جانا	۳۳۹
تقصیر (بال تراشنا)	۳۴۰

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
عرفات کیطرف روانگی	۳۴۱
عرفات سے کوچ	۳۴۲
مشعرالحرام میں وقوف	۳۴۳
مشعرالحرام سے روانگی	۳۴۳
منیٰ کیطرف واپسی اور رمی جمرات	۳۴۴
قربانی	۳۴۴
سر منڈوانا	۳۴۵
زیارتِ خانۂ کعبہ	۳۴۵
کوہِ صفا کیطرف روانگی	۳۴۶
طواف النساء	۳۴۶
منیٰ کیطرف واپسی	۳۴۶
رمی جمرات	۳۴۷
ایامِ تشریق کی تکبیر	۳۴۷
منیٰ سے واپسی	۳۴۷
دخولِ کعبہ	۳۴۸
خانۂ کعبہ سے وداع و رخصت ہونا	۳۴۸
مدینہ روانگی	۳۴۸

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
احکامِ نکاح	**۳۵۰**
اقسامِ نکاح	۳۵۰
مال، جمال یا دین کی وجہ سے نکاح کرنا	۳۵۰
وہ اوقات جن میں نکاح مکروہ ہے	۳۵۰
ولی و گواہ و مہر	۳۵۱
ولیمہ	۳۵۳
حلال نکاح اور حرام نکاح	۳۵۳
نکاح کو فاسد کرنے والی چیزیں	۳۶۱
وہ عیوب جنکی وجہ سے نکاح رد کردیا جاتا ہے	۳۶۶
ایک بیوی کو دوسری بیوی پر ترجیح دینا	۳۶۷
افضاء	۳۶۷
بچے کا حقدار	۳۶۸
بچے کو گود میں بٹھانا اور ساتھ سلانا اور بوسہ لینا	۳۶۹
شوہر کا حق بیوی پر	۳۶۹
بیوی کا حق شوہر پر	۳۷۱
متعہ	۳۷۳
آدابِ جماع	۳۷۷

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
نگاہ ڈالنے کے احکام	۳۸۰
بچے کو دودھ پلانا (رضاعت)	۳۸۲
عقیقہ	۳۸۳
احکامِ طلاق	۳۸۵
اقسامِ طلاق	۳۸۷
طلاقِ سنت	۳۸۸
طلاقِ عدہ (تین طلاق)	۳۸۹
طلاقِ غائب	۳۹۰
نابالغ لڑکے کی طلاق	۳۹۱
ناقص العقل کی طلاق	۳۹۱
غیر مدخولہ عورت کی طلاق	۳۹۱
حاملہ کی طلاق	۳۹۲
نابالغ لڑکی، یائسہ عورت اور مستحاضہ کی طلاق	۳۹۳
گونگے کی طلاق	۳۹۴
پوشیدہ طلاق	۳۹۴
مبارات	۳۹۵
شقاق (نااتفاقی)	۳۹۵
خلع	۳۹۶

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
ظہار	۳۹۷
لعان	۳۹۸
مریض کی طلاق	۳۹۹
گمشدہ کی طلاق	۳۹۹
حلال وحرام جانوروں کے احکام	**۴۰۱**
خشکی کے جانور	۴۰۱
پانی کے جانور	۴۰۵
خشکی کے پرندے	۴۰۶
آبی پرندے	۴۰۸
ذبح کے احکام	۴۰۹
بکری کے جس بچے نے سوریا کا دودھ پیا ہو	۴۱۲
شکار کے احکام	۴۱۲
احکامِ معیشت	**۴۱۷**
کسبِ معاش، پیشہ وہنرمندی	۴۱۷
قرض	۴۲۰
تجارت	۴۲۱
احتکار وسعار	۴۲۶

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
غبن	۴۲۷
تلقی	۴۲۷
ربا (سود)	۴۲۸
لقطہ	۴۳۰
امانت	۴۳۲
رہن	۴۳۳
متفرق احکام	**۴۳۵**
قسم کے احکام	۴۳۵
نذر کے احکام	۴۳۹
گناہانِ کبیرہ	۴۴۰
احکامِ وصیت	۴۴۳
احکامِ وراثت	۴۴۷
دوسرا طبقہ	۴۵۳
تیسرا طبقہ	۴۵۳
چوتھا طبقہ	۴۵۴
پانچواں طبقہ	۴۵۵
آخری طبقہ	۴۵۶

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حق الیقین

تمام توفیق اور تمام قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ الحمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے اپنے ایک ناتواں اور بے سروسامان بندے کو یہ توفیق اور قوت بخشی کہ وہ تنِ تنہا قیام کرے اور اپنے امامؑ زمانہ کے حق کا دفاع کرتے ہوئے گمراہی اور ظلم کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں صدائے احتجاج بلند کرے اور شکر ہے اس کریم کا اتنی بار جسکی تعداد صرف وہی جانتا ہے کہ اس نے اِس نحیف آواز کو اقصائے عالم میں جنگل کی آگ کیطرح پھیلا دیا۔ اسطرح کہ باطل کی ہولناک قوتیں جسکو سن کر بوکھلا اٹھیں اور طاغوت کے بلندوبالا ایوان جسکی بازگشت سے متزلزل ہو گئے۔ پس شکر ہے اور پھر شکر ہے اور پھر شکر ہے ربّ العالمین کا جو محمدؐ و علیؑ کا ربّ ہے۔

حق کا یہ پیغام جب فضا میں بلند ہوا تو وہ مومنین جو اطرافِ زمین میں بکھرے ہوئے تھے فوراً متوجہ ہوئے اور انھوں نے موتیوں کیطرح ایک دوسرے کیطرف سمٹنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک قیمتی مالا کی شکل اختیار کر لی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکی ولادت پاک و پاکیزہ ہے اور جنکا خمیر نتھری ہوئی طاہر و مصفّٰی مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے روزِ الست ولایتِ علیؑ کا عہد کیا تھا اور پھر اس عہد کو کبھی بھولے نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے عصرِ عاشورہ حسینؑ مظلوم کی صدائے استغاثہ پر لبیک کہی تھی اور آج تک خونِ حسینؑ کے انتقام کی آگ جنکے سینوں میں بھڑک رہی ہے اور جو اپنے صبح شام اُس منتقمِ حقیقی کی راہ تکتے ہوئے گزارتے ہیں کہ کب وہ آئے اور کب انھیں اپنے کلیجے کی آگ ٹھنڈی کرنے کا موقع ملے۔ **عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ**

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اطاعت

قرآن مجید میں ارشادِ ربّ العزت ہوتا ہے۔**"وما خلقت الا نس و الجنّ الّا لیعبدون"** ۔(اور نہیں پیدا کیا میں نے انسانوں اور جنّوں کو مگر اسلئے کہ وہ عبادت کریں)۔

اسطرح مقصدِ خلقت عبادتِ خدا ٹھہرا اور عقلاء اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ عبادت کا مطلب پوجا پاٹ نہیں ہوتا بلکہ اسکا مطلب ہے "اطاعتِ مطلقہ"۔یعنی اگر وہ نماز پڑھنے کا حکم دے تو ہم اسکی اطاعت کرتے ہوئے نماز پڑھیں گے اور اسطرح نماز پڑھنا عبادت کہلائے گا لیکن اگر وہ غصبی زمین یا غصبی لباس میں نماز نہ پڑھنے کا حکم دے تو ہم اسکی اطاعت کرتے ہوئے ایسی حالت میں نماز نہیں پڑھیں گے اور اس طرح ہمارا نماز نہ پڑھنا عبادت کہلائے گا۔اگر وہ روزہ رکھنے کا حکم دے تو ہم روزہ رکھیں گے اور ہمارا روزہ رکھنا عبادت کہلائے گا لیکن اگر وہ حالتِ مرض و سفر میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دے تو ہم ان حالتوں میں روزہ نہیں رکھیں گے اور ہمارا روزہ نہ رکھنا ہی عبادت کہلائے گا۔مقصد یہ ہے کہ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اپنی ذات میں عبادت نہیں ہیں بلکہ اصل اور حقیقی عبادت اطاعتِ خدا ہے اور یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ اطاعت کے لئے حکم کا موجود ہونا لازمی ہے کیونکہ حکم کی عدم موجودگی میں اطاعت ممکن ہی نہیں لہٰذا اطاعتِ خدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں حکمِ خدا کا علم ہو ورنہ اطاعت ایک مہمل اور بے معنی شے ہوگی۔یہ بات بھی طے ہے کہ چونکہ ہمارا مقصدِ حیات اللہ کی اطاعت کرنا ہے اس لئے حکم بھی ہمیں اللہ ہی کا تلاش کرنا پڑے گا۔اگر ہم نے اللہ کی بجائے کسی اور کے حکم کی اطاعت کرلی تو پھر ہم نے اللہ کی عبادت نہ کی بلکہ اس شخص کی عبادت کی اور اسی کا نام شرک فی العبادت ہے۔لہٰذا یہ لازم ہے کہ ہر شخص عمل کرنے سے پہلے۔میں پھر دہراتا ہوں۔عمل کرنے سے پہلے اللہ کا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حکم معلوم کرے اور چونکہ اللہ سے ہمارا براہِ راست رابطہ نہیں ہے اس لئے حکمِ خدا معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس واحد ذریعہ و وسیلہ وہ احادیث ہیں جو اللہ کی حجتوںؑ نے ہمارے سپرد کی ہیں۔ان احادیث کے علاوہ کسی اور کی طرف رجوع کرنا سوائے گوسالہ پرستی کے اور کچھ بھی نہ ہوگا۔باطل نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ دینِ اسلام کی جڑ یعنی احادیثِ معصومینؑ پر کلہاڑی چلائی اور ان میں اس قدر اشتباہات پیدا کر دیئے کہ اب ہر حدیث مشکوک نظر آنے لگی اور ان پر عمل کرنا ممکن نہیں رہا۔مقصد یہی تھا کہ لوگوں کے پاس کوئی چارۂ کار باقی ہی نہ رہے سوائے اس کے کہ غیرِ معصوم اور خاطی لوگوں کے ظنّی اور قیاسی فتووں پر عمل کریں۔گویا دینِ اسلام اور شریعتِ محمدی عملاً ختم ہو کر رہ گئی اور باقی رہ گیا دینِ ملّا اور شریعتِ مجتہد۔یہی کچھ پچھلی امتوں میں بھی ہوتا چلا آیا تھا اور یہی ظلم دینِ اسلام کے ساتھ بھی ہوا۔جس شخص نے اجتہاد کی بنیاد رکھی اسکے نزدیک محض سولہ احادیث اس قابل تھیں کہ ان پر اعتماد کیا جا سکے۔باقی تمام احادیث اسکی نظر میں ساقط الاعتبار تھیں اور ظاہر ہے کہ سولہ احادیث سے پوری شریعت اخذ کر لینا محالات سے ہے۔یہ سب کچھ کرنا اس شخص کے لئے ضروری تھا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اسکی رائے۔ظن اور قیاس کی گنجائش ہرگز نہیں نکل سکتی تھی۔بعد میں آنے والوں نے اس معاملے میں اسی کی تقلید کی اور رفتہ رفتہ احادیثِ معصومینؑ ایک قصۂ پارینہ بن کر رہ گئیں اور جلد ہی وہ زمانہ آنے والا ہے جب لفظِ ''حدیث'' سن کر لوگ حیرت میں پڑا کریں گے کہ ہیں! یہ کیا چیز ہے؟۔

ایک مہلک ہتھیار

شریعت میں اپنا شخصی اقتدار قائم کرنے اور احادیث کو مشکوک بنانے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی ایسا سسٹم وضع کیا جائے جسکے ذریعے اس عمل کا جواز پیدا کیا جا سکے۔چنانچہ اقتدار کے بھوکے لوگوں نے انتہائی عرق ریزی کے بعد ایک نظام ایجاد کیا جسے وہ بزعمِ خود ''علم'' کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نام سے پکارتے ہیں اور ''علم الرجال'' اسکا نام رکھا ہے۔حالانکہ اگر علم اسی چیز کا نام ہے تو آج کل دنیا بھر میں جرائم کے جو جدید اور سائنسی طریقے وضع کیے گئے ہیں اور جن پر عمل کر کے قانون کی گرفت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے وہ تو اس سے بھی بڑا علم ہوا اور اسے بھی یقیناً ''علم الجرائم'' کہہ کر پکارنا چاہیئے۔

علم الرجال کی بنیاد متنِ حدیث کو چھوڑ کر راویانِ حدیث کی حیثیت پر رکھی گئی تا کہ جس حدیث کو چاہے قبول کیا جائے اور جسکو چاہے رد کر دیا جائے اور کوئی رکاوٹ اس امر میں مانع نہ ہو۔کیونکہ کسی بھی شخص کے بارے میں کوئی بھی رائے رکھنا ہر شخص کا حق ہے جسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔اگر ایک شخص نے کسی کے ساتھ نیکی کی ہے تو وہ اسے نیک سمجھے گا اور اسی شخص نے اگر کسی کے ساتھ بدی کی ہے تو دوسرا شخص اسے برا سمجھے گا اور اس بات کا فیصلہ تا ابد نہیں کیا جا سکے گا کہ وہ شخص فی الواقع نیک ہے یا بد۔یہی حال راویوں کا ہے کہ ایک راوی کے مطابق ایک ماہرِ رجال کہتا ہے کہ وہ بہت ثقہ۔بہت معتبر۔صحیح العقیدہ اور بہت یاد رکھنے والا تھا اور اسی راوی کے متعلق دوسرا ماہرِ رجال اپنے تجربے کی بنیاد پر کہتا ہے کہ وہ انتہائی جھوٹا۔غیر معتبر۔فاسق العقیدہ اور بھلکڑ تھا۔اسطرح اس راوی کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا کہ وہ فی الواقع معتبر تھا یا نہیں قیامت تک ناممکن رہے گا اور اسکی بیان کی ہوئی حدیثیں ہمیشہ مشکوک رہیں گی اور ہر راوی کا یہی حال ہے۔اسطرح تو احادیث کھیل تماشہ اور لوگوں کے ہاتھوں کا کھلونا بن گئیں؟۔اور یہ کوئی تصوراتی اور مفروضہ بات نہیں ہے بلکہ اسکا عملی ثبوت ہر شخص کی آنکھوں کے سامنے ہے۔آپ ذرا سوچیے کہ صحیح حدیثوں کو غلط حدیثوں سے الگ کرنے کا عمل کب سے ہو رہا ہے؟۔ہم انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہوئے یہ فرض کئے لیتے ہیں کہ یہ عمل علامہ حلّی کے زمانے سے شروع ہوا جو نظامِ اجتہاد کے بانی تھے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ کام بہت پہلے سے جاری تھا۔لیکن اگر ایسا فرض کر بھی لیا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جائے تو بھی اس بات کو آٹھ سو برس تو ہو گئے۔ کیا ان آٹھ صدیوں پر محیط طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ کونسی حدیثیں صحیح ہیں اور کونسی غلط؟۔ اگر یہ فیصلہ ہو جاتا تو آج کے دور میں ہر مجتہد اپنا الگ فتویٰ جاری نہ کرتا اور ایک ہی شے کو ایک مجتہد حلال اور دوسرا مجتہد حرام قرار نہ دیتا۔ اس چشم دید حقیقت سے ثابت ہوتا ہے کہ علم الرجال ایک ناممکن العمل شے ہے اور ظنی اور قیاسی احکام گھڑنے۔ اپنی اپنی دکان چمکانے۔ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور شریعتِ محمدیؐ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔

ہم انتہائی اعتماد و وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس علم الرجال کا ذکر پورے قرآن میں کسی ایک مقام پر بھی نہیں دکھایا جا سکتا۔ جہاں تک معصومینؑ کا تعلق ہے تو ان پاک ہستیوںؑ نے لوگوں کو انکے ظرف و استطاعت کے مطابق ہر علم کی تعلیم دی ہے۔ مثلاً طبعیات۔ کیمیاء۔ ہیئت۔ نجوم۔ طب۔ ہندسہ۔ ریاضی۔ کلام۔ اخلاق اور منطق وغیرہ۔ لیکن علم الرجال کی تعلیم دینا تو دور کی بات ہے۔ احادیثِ معصومینؑ میں اس شے کا ذکر تک نہیں ملتا۔ اسطرح اللہ اور اسکی حجتوں کی مردود شے کو یہ لوگ کلیجے سے لگائے بیٹھے ہیں اور خوب خوب گمراہی کا ڈھول پیٹ رہے ہیں تا کہ کسی کو کوئی کان پڑی آواز سنائی نہ دے اور اگر کوئی حق بات کہنا چاہے تو لوگوں تک اسکی بات پہنچ ہی نہ سکے۔ اپنی اس کمزوری سے یہ لوگ خود بھی واقف ہیں اس لئے ہار کے اور جھک مار کے ایک حدیث کی پناہ لیتے ہیں جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں تا کہ آپ خود فیصلہ کر سکیں کہ اس سے علمِ رجال کی تائید ثابت ہوتی ہے یا ممانعت؟۔

نہج البلاغہ۔ خطبہ ۲۰۸۔

ایک شخص نے جناب امیر المومنین سے من گھڑت اور متعارض حدیثوں کے متعلق دریافت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کیا جو لوگوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہیں تو آپؐ نے فرمایا:۔

"تمھارے پاس چار طرح کے لوگ حدیث لانے والے ہیں کہ جنکا پانچواں نہیں۔

۱۔ ایک تو وہ جسکا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ وہ ایمان کی نمائش کرتا ہے اور مسلمانوں کی سی وضع قطع بنالیتا ہے...... وہ جان بوجھ کر رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اگر لوگوں کو پتا چل جاتا کہ یہ منافق اور جھوٹا ہے تو اس سے نہ کوئی حدیث قبول کرتا اور نہ اسکی بات کی تصدیق کرتا۔ لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کا صحابی ہے۔ اس نے آنحضرتؐ کو دیکھا بھی ہے اور ان سے حدیثیں بھی سنی ہیں اور آپؐ سے تحصیلِ علم بھی کی ہے۔ (یعنی لوگ صرف راوی کی حیثیت دیکھتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے)۔ چنانچہ وہ بے سوچے سمجھے (یعنی متنِ حدیث پر غور کئے بغیر) اس کی بات کو قبول کرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا شخص وہ ہے جس نے رسول اللہؐ سے سنا لیکن جوں کا توں اسے یاد نہ رکھ سکا...... یہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتا۔ یہی کچھ اسکی دسترس میں ہے۔ اسے ہی دوسروں سے بیان کرتا ہے اور اس پر خود بھی عمل پیرا ہوتا ہے اور کہتا بھی یہی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ اگر مسلمانوں کو یہ خبر ہو جاتی کہ اسکی یادداشت میں بھول چوک ہوگئی ہے تو وہ اسکی بات کو نہ مانتے اور اگر خود اسے بھی اسکا علم ہو جاتا تو اسے چھوڑ دیتا۔ (یہ ظاہر ہے کہ ایسا شخص عادی بھولنے والا نہیں ہے ورنہ اپنے قول پر اعتماد نہ کرتا بلکہ وہ کسی خاص حدیثِ پیغمبرؐ کو جوں کا توں یاد نہ رکھ سکا جیسا کہ ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے۔ لوگوں کے پاس بھی کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ وہ یہ معلوم کرلیں کہ یہ شخص بھول گیا ہے اور اسی لئے وہ اسے صحابیِ رسول سمجھ کر اسکی بات مان لیتے ہیں)۔

۳۔ تیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول اللہؐ کی زبان سے سنا کہ آپؐ نے ایک چیز کے بجالانے کا حکم دیا۔ پھر پیغمبرؐ نے تو اس سے روک دیا لیکن اسے یہ نہ معلوم ہو سکا۔ یا یوں کہ اس نے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پیغمبرؐ کو ایک چیز سے منع کرتے ہوئے سنا۔ پھر آپؐ نے تو اسکی اجازت دے دی لیکن اسکے علم میں یہ چیز نہ آسکی۔ اس نے منسوخ کو یاد رکھا اور ناسخ کو محفوظ نہ رکھ سکا۔ اگر اسے خود معلوم ہو جاتا کہ یہ منسوخ ہے تو وہ اسے چھوڑ دیتا اور مسلمانوں کو بھی اگر اسکے منسوخ ہو جانے کی خبر ہوتی تو وہ بھی اسے نظر انداز کر دیتے۔

۴۔ چوتھا شخص وہ ہے کہ جو اللہ اور اسکے رسولؐ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔ وہ خوفِ خدا اور عظمتِ رسولؐ کے پیشِ نظر کذب سے نفرت کرتا ہے۔ اسکی یادداشت میں غلطی واقع نہیں ہوتی بلکہ جس طرح سنا اسی طرح اسے یاد رکھا اور اسی طرح اسے بیان کیا۔ نہ اس میں کچھ بڑھایا اور نہ اس میں سے کچھ گھٹایا...... (رسولؐ اللہ کا کلام سب ہی سنتے تھے) مگر اسکے حقیقی معنی اور مقصد اور وجہ سے ناواقف ہوتے تھے اور نہ اصحابِ پیغمبرؐ میں سب ایسے تھے کہ جنھیں آپؐ سے سوال کرنے کی ہمت ہو بلکہ وہ تو یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی صحرائی بدو یا پردیسی آجائے اور وہ کچھ پوچھے تو یہ بھی سن لیں۔ مگر میرے سامنے سے کوئی چیز نہ گزرتی تھی مگر یہ کہ میں اسکے متعلق پوچھتا تھا اور پھر اسے یاد رکھتا تھا"۔

اس حدیث سے جو باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ اگر اس حدیث کو اقسامِ راوی کا بیان سمجھا جائے تو یہ بالکل بے معنی قرار پائے گی کیونکہ اصحابِ پیغمبرؐ سے زیادہ ثقہ اور معتبر راوی اور کون ہو سکتا ہے؟۔ خاص طور پر وہ اصحاب جنھیں بارگاہِ رسالت میں ایک خاص مقام حاصل تھا؟۔ پھر اگر لوگوں نے انکی حیثیت کو دیکھ کر انکی بات کو قبول کیا تو کیا برا کیا؟۔ جبکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاق ایک قلبی اور باطنی کیفیت ہے اور پہچانی نہیں جاسکتی۔ نہ ہی یہ بات جانی جاسکتی ہے نہ کوئی عقل اسے تسلیم کر سکتی ہے کہ اتنی بلند حیثیت رکھنے والا شخص جان بوجھ کر جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اگر ان شخصیات کے بارے ایسا گمان کیا جا سکتا ہے تو پھر دنیا کا ایک بھی آدمی شک سے بری

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نہیں ہوسکتا اور کسی بھی حدیث کو قبول کرنا ممکنات سے نہیں رہتا۔ پس ماننا پڑے گا کہ لوگوں کا کسی کی حیثیت کو دیکھ کر اس سے حدیث قبول کرنا اور متنِ حدیث پر غور نہ کرنا ہی وہ جرم ہے جسکی نشاندہی حضرت امیر المومنین فرما رہے ہیں اور حضرت کا یہ فرمان علم رجال کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دینے کے لئے کافی ہے۔

۲۔ دنیا میں آج تک وہ طریقہ ایجاد نہیں ہوسکا جسکے ذریعے سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ کہنے والا جو بات کہہ رہا ہے وہ بھول کر کہہ رہا ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ کہنے والے کو خود بھی معلوم نہ ہو کہ وہ بھولا ہوا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں بھی سننے اور قبول کرنے والے پر کوئی الزام نہیں آتا سوائے اسکے کہ وہ راوی حدیث کو دیکھتے ہیں اور متنِ حدیث پر غور نہیں کرتے۔ پس علمِ رجال یہاں سے بھی خارج ہوا۔

۳۔ اگر کسی شخص نے صرف منسوخ حدیث سنی ہو اور ناسخ نہ سنی ہو اور اسے بیان کرے تو اس پر یا اسکو سن کر قبول کرنے والوں پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ نہ اخلاقی طور پر اور نہ شرعی طور پر۔

۴۔ حدیث صرف اس سے قبول کی جائے گی جس پر خطا و عصیان و نسیان واقع نہ ہوتا ہو اور وہ کوئی نہیں سوائے اہلبیتؑ کے۔

پس معلوم ہوا کہ حدیث قبول کرنے یا نہ کرنے کا انحصار راوی پر نہیں ہوسکتا بلکہ یہ فیصلہ دو باتوں پر کیا جائے گا۔ ایک یہ کہ متنِ حدیث پر غور کیا جائے اور دوسرے یہ کہ احادیث کا ذریعہ و وسیلہ اہلبیتِ اطہارؑ کو قرار دیا جائے۔ یہی اس حدیث کا ماحصل ہے اور یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ گمراہی کی جڑ دو باتیں ہیں۔ متنِ حدیث کو نظر انداز کرنا اور اہلبیتؑ سے تعلق توڑنا۔

علمِ رجال کی پوری عمارت زمیں بوس ہو چکی تھی اور صرف ایک اینٹ رہ گئی تھی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جس پر یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے یہ اینٹ بھی انکے نیچے سے گھسیٹ لی۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ رحیم و کریم ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر کوئی تنگی نہیں رکھی اور وہ مختلف حالات میں لوگوں کو آسانیاں فراہم کرتا ہے اور یہی حال انکی حجتوں کا ہے۔ جو لوگ ائمہؑ کے زمانے میں موجود تھے انکے لئے آسانی تھی کہ جب بھی کسی شے میں اشتباہ پڑتا تھا وہ معصومؑ کے پاس حاضر ہو کر اپنا شبہ دور کر سکتے تھے لیکن ہم لوگ جنکو زمانے نے اپنے ائمہؑ سے صدیوں دور لا کر پھینک دیا ہے اس معاملے میں معذور و مجبور ہیں اس لئے ان کریم ہستیوں نے بھی ہمیں آسانیاں فراہم کر دی ہیں اور ہمارے ثواب میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے اور ہمارے اضطرار کی وجہ سے ہمارا مرتبہ ان لوگوں سے بلند تر قرار دیا ہے جو انکے زمانے میں موجود تھے۔ ہمارا کام ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم راویوں کے پیچھے بھاگے پھریں اور بال کی کھال نکالتے رہیں اور اسی ادھیڑ بن میں اپنی عمرِ عزیز کو ضائع اور برباد کر دیں کیونکہ <u>چھان بین اور تحقیق و تجسس عقائد میں ہوتا ہے احکام میں نہیں</u> جیسا کہ حضرت امیرؑ المومنین فرماتے ہیں۔

''جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اسکے راوی کا بھی ذکر کرو جس سے تم نے حدیث سنی ہے۔ پس اگر وہ سچا ہے تو اسکا فائدہ تمھیں پہنچے گا اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکا نقصان اس جھوٹے راوی کو پہنچے گا''۔ (نہج الاسرار جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۳)۔

اس حدیث مبارکہ سے اوہام کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور شریعتِ سہلہ پر عمل کرنا ممکن بن جاتا ہے اور ذہنی انتشار سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان پر اللہ نے اپنی پہلی حجت عقل کے ذریعے قائم کی ہے۔ اس عقل کو دوسروں کی تحویل میں نہیں دینا چاہئے کیونکہ اسی کی بنیاد پر ہم سے سوال کیا جائے گا۔ حدیث کی پہچان بھی عقل کی بنیاد پر ہی کی جاتی ہے جیسا کہ جناب امیرؑ المومنین کا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ارشاد ہے۔ ''جب کوئی حدیث سنو تو اسے عقل کے معیار پر پرکھ لو۔ صرف نقل الفاظ پر بس نہ کرو کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اس (متنِ حدیث) میں غور و فکر کرنے والے کم ہیں''۔ (نہج البلاغہ صفحہ ۸۳۲ قول ۹۸)۔

اس اصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب انسان احادیث کا مطالعہ کرے گا تو فوراً حدیث کی نوعیت کو سمجھ جائے گا۔

اس پُر آشوب دور میں مومن کا وظیفہ صرف اتنا ہے کہ جب اسے کوئی حکمِ معصومؑ ملے تو اطاعتِ امام کی نیت سے اس پر عمل شروع کرے۔ اگر کچھ عرصے بعد معلوم ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں تھی تو اسے ترک کر دے اور صحیح حدیث پر عمل شروع کرے۔ دونوں حالتوں میں انشاء اللہ اسکا عمل مقبول ہوگا کیونکہ انما الاعمال بالنیات۔ چونکہ دونوں صورتوں میں اسکی نیت اطاعتِ امامؑ کی تھی اس لئے قبولِ عمل میں کوئی شے مانع نہیں کیونکہ مقصدِ عمل بہرِ نو صرف اور صرف اطاعتِ معصومؑ ہے اور یہی ہمارے زمانے کے امامؑ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

اصولِ کافی۔ کتابِ عقل۔ باب ۲۲۔ حدیث ۷۔

حضرت صاحب الزمانؑ اپنی توقیع مبارک میں اس سوال کے جواب میں کہ اگر ایک شخص سے اسکے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں۔ ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہو اور دوسرے سے نہیں تو ایسی صورت میں کیا کرے؟۔ فرمایا۔ ''ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے۔ اس اعتقاد سے کہ امام مفترض الاطاعت کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے''۔

متعارض احادیث کے بارے میں امامؑ کا یہ فرمان حرفِ آخر ہے اور اب صرف دو باتیں باقی رہ جاتی ہیں:۔

ا۔ اُن احادیث کو پہچاننا جو ائمہ اطہارؑ نے اپنے شیعوں کی جانیں بچانے کے لئے تقیۃً

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ارشاد فرمائی ہیں۔

۲۔ یہ جاننا کہ کسی مسئلے کا حل احادیث میں نہ ملنے کی صورت میں ہمارا وظیفہ کیا ہونا چاہیئے؟۔

پہلی صورت میں ہمارے لئے احتجاجِ طبرسی کی وہ مشہور حدیث کافی ہے جس میں صادقِ آلِ محمدؐ فرماتے ہیں۔ "اگر دو ایسی احادیث ہماری طرف سے بیان کی جائیں جو آپس میں متعارض ہوں تو اس حدیث کو ترک کر دو جس پر اغیار عمل کرتے ہوں اور اس حدیث پر عمل کرو جس پر تمھارے اغیار عمل نہ کرتے ہوں"۔ (مثلاً وسائل الشیعہ میں ایک روایت موجود ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اذان میں "الصلوۃ خیر" من النوم" کہنا مستحب ہے)۔ اس حدیث کی روشنی میں اب کوئی الجھاؤ باقی نہیں رہ جاتا اور اس حدیث کی شناخت کرنے میں ہمارے لئے کوئی مشکل باقی نہیں رہتی جس پر ہمیں عمل کرنا ہے اور اس بارے میں جتنے بھی ابہام اور غلط فہمیاں لوگوں میں پھیلائی جاتی ہیں اور اس مقصد کے لئے علمِ رجال کا جو ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے وہ محض ناواقف عوام کو بہکانے اور انھیں اپنے جال میں پھانسے رکھنے کے لئے ہے۔

دوسری صورت میں بھی ہمارے پاس واضح احکام موجود ہیں جو ہم اپنی گزشتہ کتابوں میں بار بار نقل کر چکے ہیں لیکن آپ کے حافظے کو تازہ کرنے اور بات کو ریکارڈ پر لانے کے لئے اس مقام پر دو احادیث ایک بار پھر نقل کر رہے ہیں تا کہ مضمون ادھورا نہ رہے:۔

۱۔ دیکھئے اس کتاب میں مسئلہ ۴۔ حدیث ۳، جس میں حضرت امیرؑ المومنین فرماتے ہیں۔ "جن چیزوں کا اللہ نے حکم بیان نہیں کیا انھیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا لہذا خواہ مخواہ انھیں جاننے کی کوشش نہ کرو"۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی مسئلے میں قرآن و حدیث سے کوئی حکم نہ ملے تو اس میں توقف کرنا اور عمل سے رک جانا ہی منشاءِ خداوندی ہے اور اپنے دماغ سے احکام گھڑ لینا مقصدِ خدا کو ناکام بنانے کی کوشش کرنا ہے۔

۲۔اصولِ کافی۔کتابِ عقل۔باب ۲۲۔حدیث ۱۰

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔"شبہات کی صورت میں عمل سے رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے"۔

عوام کی نفسیاتی کمزوری

باطل قوتوں نے عام لوگوں کی ایک نفسیاتی کمزوری کو گرفت کیا اور پھر اس سے زبردست فائدہ اٹھایا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام میں ذوقِ مطالعہ کا فقدان ہے خاص طور پر ضخیم کتابوں کو تو دیکھ کر ہی انھیں بخار چڑھ جاتا ہے۔اس اعتبار سے ان سے یہ توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ کتبِ احادیث اور خاص طور پر کتبِ اربعہ کا مطالعہ کر کے مسائلِ شرعیہ سے واقفیت حاصل کرنے کی زحمت گوارا کریں گے۔ وہ تو شارٹ کٹ ڈھونڈتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو بھی مسئلہ انھیں درپیش ہو وہ کوئی انھیں بتادے اور وہ اس پر عمل کرلیں۔طاغوت نے انکی اسی کمزوری سے فائدہ اٹھایا اور ایک رسالۂ عملیہ ایجاد کیا جسکا نام پہلے تحفۃ العوام تھا اور اب توضیح المسائل ہے۔لوگوں کو یہ تاثر دیا گیا کہ انکو احکامِ معصومینؑ بتائے جارہے ہیں لیکن درحقیقت وہ انکی ذاتی رائے تھی۔ انکے اپنے فتوے تھے اور اسطرح شریعتِ محمدیؐ کے متوازی ایک اور شریعت رائج کردی گئی۔لیکن بہر حال لوگوں کو یہ آسانی میسر آگئی کہ مسائل کی تلاش کے لئے وہ بہت سی کتابوں کے مطالعہ کی زحمت سے بچ گئے اور ایک ایسی کتاب انکے ہاتھ میں آگئی کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو انھوں نے یہ کتاب کھول کر اسکا حل دیکھ لیا۔رفتہ رفتہ اس کتاب کی انکو ایسی عادت پڑ گئی کہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اب انکے سامنے کتبِ احادیث کا نام بھی نہیں لیا جا سکتا۔

ایک سنگین غلطی

علماءِ حق یوں تو ہر دور میں گمراہی کے اس طوفان کے خلاف سینہ سپر رہے اور اپنی تحریرات میں اسکی نشاندہی کرتے رہے۔کبھی اشارتاً کبھی کنایتاً۔لیکن ایک بات تو یہ کہ انھوں نے اس سلسلے میں کبھی کوئی مبسوط و منظم کام نہیں کیا جسکی وجہ سے اس طوفان کو پھلنے پھولنے کا موقعہ مل گیا۔اور سب سے بڑی بات یہ کہ انھوں نے عوام کی اس نفسیاتی کمزوری اور انکی روزمرہ کی ضرورت کی طرف کبھی توجہ نہیں کی۔نتیجہ یہ ہوا کہ باطل قوتوں کو میدان کھلا مل گیا اور انکی توضیح المسائل افیون کیطرح لوگوں کے خون میں گردش کرنے لگی اور لوگ احادیثِ معصومینؑ سے بے نیاز ہوتے گئے۔حقیقت یہی ہے کہ اگر لوگوں کے سامنے دو کتابیں ہوتیں۔ایک میں ظنّی اور قیاسی احکام ہوتے اور دوسری میں نصوصِ صریح معصومینؑ تو انکے پاس ایک آپشن موجود ہوتا کہ ان دو میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلیں اور اس بات کا یقین کیا جا سکتا ہے کہ سوائے بے عقلوں اور سفلہ و کمینہ لوگوں کے کوئی بھی نہ ہوتا جو احکامِ معصومینؑ کو چھوڑ کر خود ساختہ لوگوں کی ذاتی رائے کے پیچھے آنکھ بند کرکے بھاگ لیتا۔لیکن چونکہ انکے سامنے کوئی دوسرا راستہ تھا ہی نہیں اور ان کے دماغوں میں مسلسل یہی بھرا جارہا تھا کہ احکامِ معصومینؑ وہی ہیں جو مجتہد بتارہا ہے اس لئے باطل کا جادو چل گیا اور شیعہ عوام اسکے جال میں کچھ اسطرح پھنسے کہ اس سے نکلنا ایسا ہوگیا جیسے دوبارہ پیدا ہونا۔

ع

ایسے مانوس صیّاد سے ہوگئے اب رہائی ملی بھی تو مرجائیں گے

علماءِ حق کو اس صورتِ حال سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا جسکا بھگتان آج تک بھرا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جارہا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا کہ جب ہماری کتابیں منظرِ عام پر آئیں۔ دنیا بھر کے لوگوں نے انھیں پڑھا۔ انکے حوالوں کی جانچ پڑتال کی اور ان پر غور و تدبر کیا تو حق کا سورج انکے لئے طلوع ہوا اور باطل کی تاریکیاں پیچھے رہ گئیں۔ اور ایسے مومنین کی تعداد ایک۔ دو۔ دس نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔ راہِ حق پر آجانے کے بعد ایک بار پھر ان میں کھلبلی مچی اور انھوں نے سوچنا شروع کیا کہ توضیحوں سے تو انھوں نے جان چھڑا لی لیکن اب وہ کن احکام پر عمل کریں؟۔ اور یہ اندازِ فکر رفتہ رفتہ مطالبے کی شکل اختیار کرتا گیا۔ ہمارے ان برادرانِ ایمانی کو ہماری مجبوریوں کا کوئی احساس نہ تھا۔ لیکن صورتِ حال کچھ ایسی تھی کہ خود کو عالم کے نام سے موسوم کرنے والی کوئی بھی شخصیت اس معاملے میں آگے آنے کے لئے تیار نہ تھی۔ کئی لوگوں سے بات ہوئی لیکن ہر کوئی اپنی اپنی مصلحتوں میں گرفتار تھا۔ لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں تھا جسے جوں کا توں چھوڑ دیا جاتا کیونکہ یہ دنیا بھر کے مومنین کے اعمال کا سوال تھا۔ کم از کم ہماری غیرتِ ایمانی اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی کہ مومنین کو حیران و سرگردان چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ گھوم پھر کے بات پھر ہمارے کاندھوں تک آپہنچی اور ہم نے بھی ہر خطرے کو نظر انداز کر کے پختہ فیصلہ کر لیا کہ ہمیں یہ کام ہر صورت میں کرنا ہے اور باقی سب کچھ ہم نے اپنے امام زمانہ پر چھوڑ دیا۔ رہی آئندہ کی بات سو اب یہ ذمہ داری مومنین کی ہے کہ وہ اس کتاب کو کتنی پزیرائی بخشتے ہیں لیکن ہمارا ضمیر مطمئن ہے کہ الحمدللہ ہم نے اپنے فرض سے کوتاہی نہیں کی۔

شک

ہم نے اپنی گزشتہ کتابوں خصوصاً کشف الضاد میں اس بات پر انتہائی زور دیا تھا کہ دین کی بنیاد یقین پر ہے۔ شک کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ لہذا عقیدہ ہو یا عمل۔ اگر انکی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بنیا دیقین پر نہ ہوتو دونوں ہی بیکار ہیں۔شک کفر کی ابتداء کا نام ہے۔اس لئے انسان جتنا جتنا شک کا عادی ہوتا جائے گا اتنا اتنا ایمان سے دور اور کفر سے قریب تر ہوتا جائے گا۔اور یہ ایک نا قابلِ تر دید حقیقت ہے کہ مجتہد کے ہر فتوے کی بنیا دشک پر ہوتی ہے۔وہ خود بھی ساری زندگی شک میں مبتلا رہتا ہے اور اپنے مقلدین کو بھی شک کا عادی بناتا ہے۔''اشکال ہے''۔''ممکن ہے''۔''بعید نہیں''۔''احتیاطِ واجب''۔''احتیاطِ لازم''۔یہ سب کیا ہے؟۔اور ایسے الفاظ سے سارے مجتہدین کی توضیحات بھری پڑی ہیں۔کیا اس شک کے عالم میں کوئی بھی عمل مفید ہوسکتا ہے؟۔

شبہ

شک کی بنیا دشبہ ہوتا ہے اور شبہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دو اشیاء میں اتنی مماثلت پیدا ہوجائے کہ ان دونوں میں تمیز نہ کی جاسکے۔مثلاً بازار میں نقلی سونا۔نقلی ہیرے۔نقلی جواہرات اور نقلی پتھر کھلے عام بکتے ہیں۔یہ اپنی اصل سے اس قدر مشابہ ہوتے ہیں کہ ایک عام آدمی یہ تمیز نہیں کرسکتا کہ یہ اصلی ہے یا نقلی اور جب تک دوکاندار خود نہ بتادے کہ فلاں اصلی ہے اور فلاں نقلی تو اس وقت تک گاہک ان دونوں کا فرق پہچان ہی نہیں سکتا۔مجتہد بھی اگر دیانتداری سے کام لیتے ہوئے بتادیا کرتا کہ یہ قولِ معصومؑ ہے اور یہ میرا فتویٰ ہے تو گمراہی پھیلنے کے امکانات محدود ہوجاتے۔مگر اس نے تاثر تو یہ دیا کہ وہ قولِ معصومؑ بتارہا ہے لیکن پوری توضیح میں ایک مقام پر بھی کسی معصومؑ کا نام تک نہ لیا اور سارے احکام اپنے فتوے کے نام پر جاری کئے۔سونے پر سہاگہ یہ کہ اس نے یہ بات پوچھنے کی بھی ممانعت کردی کہ وہ یہ احکام قرآن کی کونسی آیت یا کونسی حدیث سے اخذ کررہا ہے۔اس صورتِ حال میں لوگوں کے لئے کوئی ذریعہ ووسیلہ ہی نہ رہا جس سے وہ اصلی اور نقلی میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پہچان کر سکتے۔

نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۵۰ میں حضرت امیرالمومنین فرماتے ہیں:۔

''فتنوں کے وقوع کا آغاز وہ نفسانی خواہشیں ہوتی ہیں جنکی پیروی کی جاتی ہے اور وہ نئے ایجاد کردہ احکام کہ جن میں قرآن کی مخالفت کی جاتی ہے اور جنھیں فروغ دینے کے لئے کچھ لوگ دینِ الٰہی کے خلاف باہم ایک دوسرے کے مددگار ہو جاتے ہیں۔تو اگر باطل حق کی آمیزش سے خالی ہوتا تو وہ ڈھونڈنے والوں سے پوشیدہ نہ رہتا اور اگر حق باطل کے شائبے سے پاک و صاف سامنے آتا تو عناد رکھنے والی زبانیں بھی بند ہو جاتیں۔لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ اِدھر سے لیا جاتا ہے اور کچھ اُدھر سے اور دونوں کو آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔اس موقع پر شیطان اپنے دوستوں پر چھا جاتا ہے اور صرف وہی لوگ بچے رہتے ہیں جن کے لئے توفیقِ الٰہی اور عنایتِ خداوندی پہلے سے موجود ہو''۔

اس فرمانِ ذیشان سے حقیقتِ حال واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ایک بات میں عرض کردوں اور مجھے یقین ہے کہ ہر عاقل وفہیم انسان اس بات سے اتفاق کرے گا کہ اس چوں چوں کے مربے میں حق کی مقدار جتنی زیادہ ہوگی تو دھوکا کھانے کا امکان اتنا ہی بڑھ جائے گا اور حق کی مقدار جتنی کم ہوگی تو دھوکا کھانے کا امکان اتنا ہی کم ہو جائے گا۔اگر دودھ میں بہت زیادہ پانی ملا دیا جائے تو ہر کوئی پہچان لے گا کہ اس دودھ میں پانی ملا ہوا ہے لیکن اگر دودھ کی مقدار زیادہ ہو اور پانی کی کم تو اچھے اچھے نہیں پہچان سکتے کہ یہ ملاوٹ والا دودھ ہے۔یہی حال مذاہب کا ہے کہ جس مذہب میں حق بہت کم اور باطل بہت زیادہ ہو اس سے دھوکا کھانے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔مثلاً قادیانی مذہب اور بہائی مذہب سے بہت کم لوگ متاثر ہوتے ہیں۔پھر جیسے جیسے حق کی مقدار بڑھتی رہتی ہے اتنا اتنا خطرہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔اسے خوش نصیبی کہیے یا بدنصیبی کہ موجودہ دور کے شیعہ مذہب میں حق کی مقدار

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

باقی مذاہب کے مقابلے میں زیادہ ہے۔لہذا پھنسنے کے امکانات بھی یہاں سب سے زیادہ ہیں اوراسی صورتِ حال سے مجتہد نے فائدہ اٹھایا ہے۔

یقین

حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے۔''فرائض میں سے کوئی چیز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک اس پر یقین نہ ہو''۔(من لا یحضرہ الفقیہ۔جلد۲۔حدیث۱۹۲۲)۔

آنجنابؑ کے اس فرمان کی روشنی میں ہراس شخص کا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے اعمال کو شرفِ قبولیت ملے، یہ فرض بنتا ہے کہ وہ سوچے کہ یہاں یقین سے کیا مراد ہے اور اسے کس چیز پر یقین رکھنا ہے۔

۱۔یقین اس بات کا کہ عمل کرنے والے کا عقیدہ صحیح ہو۔کیونکہ قبولیتِ اعمال کا مکمل دارومدار عقیدے پر ہے جیسا کہ احکام کے بیان کے دوران مکمل حوالوں کے ساتھ عرض کیا جائے گا۔

۲۔یقین اس بات کا کہ طریقۂ عمل وہی ہے جسکا حکم معصومینؑ نے دیا ہے کیونکہ انکی اطاعت سے منھ موڑ کر جو بھی عمل کیا جائے گا وہ باطل ہوگا۔

۳۔یقین اس بات کا کہ عمل کرنے والے کو معلوم ہے کہ اس عمل سے جو وہ کر رہا ہے مقصود و منشاءِ خداوندی کیا ہے۔

۴۔یقین اس بات کا کہ جو عمل وہ کر رہا ہے وہ ضرور ضرور قبول ہوگا چاہے وہ عمل قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

۵۔یقین اس بات کا کہ جو عمل وہ کر رہا ہے وہ اسے اہلبیتؑ سے غافل نہیں کر رہا بلکہ انکی طرف متوجہ کر رہا ہے۔

۶۔یقین اس بات کا کہ اسکے ہر عمل کی بنیاد تقویٰ یعنی محبتِ اہلبیتؑ ہے۔کیونکہ قرآن میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

قبولیتِ اعمال کے لئے اللہ نے متقی ہونا شرط قرار دیا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اس کتاب میں بیان کئے گئے احکامِ معصومینؑ پر عمل کرنے والے کو وہ دولتِ یقین مل جائے گی جسکا ذکر مندرجہ بالا سطور میں کیا گیا ہے اور ان احکامِ مقدسہ پر عمل نہ کرنے والے کے پاس اب کوئی حجت یا عذر باقی نہیں رہ جائے گا سوائے اسکے کہ وہ کھلّم کھلّا اطاعتِ معصومؑ سے انکار کرے۔

واللہ مستعان

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

انسان مکلّف کب ہوتا ہے؟

مرد ہو یا عورت ۔ اس پر تکلیفِ شرعی کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب وہ بالغ ہو جائے ۔

مسئلہ۱: ۔ لڑکے کا بالغ ہونا یہ ہے کہ اسے احتلام آئے یا پندرہ برس کا ہو جائے یا اسکے زیرِ ناف بال اُگ آئیں ۔

حوالہ: ۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔ وسائل الشیعہ جلد ۱ ۔ صفحہ ۶۰ ۔ حدیث ۲)

مسئلہ۲: ۔ لڑکی اس وقت بالغ ہوتی ہے جب وہ نو برس کی ہو جائے یا وہ خونِ حیض دیکھ لے ۔

حوالہ: ۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ وسائل الشیعہ جلد ۱ ۔ صفحہ ۶۰ اور ۶۱ ۔ حدیث ۳ اور ۱۰)

توضیح: ۔ یہ واضح رہنا چاہیئے کہ مندرجہ بالا علامات میں سے اگر ایک بھی علامت ظاہر ہو جائے تو انسان بالغ سمجھا جائے گا چاہے باقی علامات ابھی ظاہر نہ ہوئی ہوں ۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

شرطِ قبولیت اعمال

مسئلہ۳: ۔اہلبیتؑ سے محبت رکھے بغیر۔انکی ولایت و امامت کا عقیدہ رکھے بغیر اورانکی معرفت حاصل کئے بغیر ہر عمل حرام اور ہر عبادت باطل ہے بلکہ باعثِ جہنم ہے کیونکہ از روئے قرآن یہ اجرِ رسالت ہے جسے ادا کئے بغیر شریعت پر عمل کرنا حرام ہے۔

حوالہ:۔ وسائل الشیعہ جلد ا۔صفحہ ۱۰۱۔باب ۲۹ میں اس بارے میں ۱۷ احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے آپ کے تیقن کے لئے صرف پانچ احادیث نقل کی جارہی ہیں۔

ا۔امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔''جو شخص نہ خدا کو پہچانتا ہے اور نہ ہی ائمہ اہلبیتؑ میں سے امام برحق کو پہچانتا ہے تو بخدا وہ ضلالت و گمراہی میں گرفتار ہے اور غیر اللہ کو جانتا ہے اور غیر اللہ کی ہی پرستش کرتا ہے''۔(حدیث ۶)

۲۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا۔''میں نے اس پوری کائنات میں رکن و مقام کے درمیان والے مقام سے بڑھ کر کوئی عظیم الشان مقام پیدا نہیں کیا۔لیکن اگر کوئی بندۂ عبادت گزار اس مقدس جگہ پر خلقتِ زمین و آسمان سے لیکر صبحِ قیامت کے طلوع ہونے تک میری دعا و پکار اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے مگر بروزِ قیامت ولایتِ علیؑ کا منکر بن کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو میں اسے جہنم میں منھ کے بل اوندھا لٹکاؤں گا''۔(حدیث ۱۳)۔

۳۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔''یہ گنا ہگار امت جو اپنے نبیؐ کی وفات کے بعد ابتلاء و آزمائش میں پڑ گئی اور اس امامِ برحق کا دامن چھوڑ دیا جسے پیغمبر اسلامؐ اسکے لئے مقرر کر گئے تھے تو خدا اسکا نہ کوئی عمل قبول کرے گا اور نہ ہی اسکی کسی نیکی کو بلند کرے گا جب تک اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

راستے سے اللہ کی بارگاہ میں نہ آئے جس راستے سے آنے کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے اور جب تک امامِ برحق سے محبت نہ کرے جسکی ولایت و محبت کا اس نے حکم دیا ہے"۔(حدیث ۵)

۴۔امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔"تمام امور کی چوٹی ۔انکی کوہان اور انکی کنجی اور سب چیزوں کا دروازہ اور خدا کی رضا امامِ برحق کی معرفت ہے اور اسکی اطاعت کرنا ہے۔لہٰذا اگر کوئی شخص دن کو روزہ رکھے اور رات اللہ کی عبادت میں بسر کرے۔سارا مال بطورِ صدقہ دے دے اور تمام زندگی حج بجالائے لیکن اگر وہ اللہ کے ولی کی معرفت نہیں رکھتا تا کہ ان سے محبت کرے اور اسکے تمام اعمال وافعال اسکی رہنمائی میں واقع ہوں تو پھر وہ نہ تو خدا سے کسی اجروثواب کا حق دار ہوگا اور نہ ہی وہ مومن کہلانے کا روادار ہوگا"۔

(حدیث ۲)

۵۔امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں۔"ہر نماز کے وقت جب یہ منکر لوگ پڑھتے ہیں تو ان پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے کیونکہ یہ ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہمیں جھٹلاتے ہیں"۔(حدیث ۱۵)۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بغیر علم عمل کرنا

مسئلہ۴:۔جو عمل بغیر علم کے کیا جائے وہ گمراہی ہے۔

حوالہ:۔

۱۔بنی اسرائیل ۳۶۔"ولا تقف ما لیس لك به علم"۔(ترجمہ:۔اور جس چیز کا تم علم نہیں رکھتے اسکے پیچھے نہ لگو)۔

۲۔حضرت امیرالمومنین نے فرمایا۔"جو عمل بغیر علم کے کیا جائے وہ گمراہی ہے"۔نیز فرمایا۔"بغیر علم کے عمل کرنے والا چکی کے گدھے کی مانند ہے جو ایک دائرے میں گھومتا رہتا ہے اور کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتا"۔(حکمتِ بوتراب ترجمہ غرر الحکم و درر الکلم)۔

۳۔نہج البلاغہ قول ۱۰۵۔حضرت امیرالمومنین نے فرمایا۔"اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کیے ہیں انھیں ضائع نہ کرو اور تمھارے حدود کار مقرر کر دیئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔اس نے چند چیزوں سے تمھیں منع کیا ہے اسکی خلاف ورزی نہ کرو اور جن چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا انھیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا لہذا خواہ مخواہ انھیں جاننے کی کوشش نہ کرو)۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ تقلید

مسئلہ۵:۔امامؑ مفترض الاطاعت کی تقلید کرنا واجب ہے۔

حوالہ:۔اصولِ کافی۔کتاب عقل۔باب ۱۹۔حدیث ۲۔

''محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا۔''اے محمد! تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ سننے والے ہو یا تمھارے مخالف؟''۔میں نے کہا۔''انھوں نے بھی تقلید کی اور ہم نے بھی تقلید کی''۔حضرتؑ نے فرمایا۔''میرا یہ سوال نہیں ہے''۔میں نے کہا۔''اسکے علاوہ میرے پاس جواب نہیں''۔حضرتؑ نے فرمایا۔''میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقے نے ایسے کو اپنا امام بنایا جسکی اطاعت ان پر فرض نہ تھی۔مگر اس پر بھی انھوں نے اسکی تقلید کی اور بات مانی۔اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جسکی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اسکی تقلید نہ کی۔پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ ہیں''۔

مسئلہ۶:۔غیر معصوم کی تقلید حرام ہے اور شرک فی العبادت کے زمرے میں آتی ہے۔

حوالہ:۔اصولِ کافی۔کتاب عقل۔باب ۱۹۔حدیث ۱۔

''راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے سورۂ توبہ کی آیت ۳۱ پڑھی اور اسکا مطلب پوچھا۔''انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو رب بنا رکھا ہے''۔

فرمایا۔''نصاریٰ کو انکے علماء اور رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے۔لیکن انکے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال۔پس انھوں نے اپنے علماء کی تقلید کی اور اسطرح لاشعوری طور انکی عبادت کی''۔(حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے کی مثالیں ہماری کتاب کشف الفضاد میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں)۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ طہارت

طہارت انسانی زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہے۔کوئی بھی عبادت بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ہمارا کھانا پینا، اوڑھنا پہننا اور اٹھنا بیٹھنا بھی محتاجِ طہارت ہے۔لہٰذا ہر شخص کا فرض بنتا ہے کہ احکامِ طہارت پر خاص توجہ کرے اور اپنے تمام امور میں طہارت کو یقینی بنائے۔

نجاسات تین قسم کی ہوتی ہیں۔نجاستِ قلب، نجاستِ نفس اور نجاستِ بدن۔

نجاستِ قلب

دل کی نجاستیں بنیادی طور پر چار ہیں۔باقی نجاسات انہی چار نجاستوں کیوجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ا۔شرک۔۲۔کفر۔۳۔نفاق۔۴۔شک۔

ا۔شرک سے پاک ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان خلوص اور معرفت کے ساتھ کلمۂ ”لا الٰہ الا اللہ“ پڑھے۔اس کی تصدیق کرے اور اس کی گواہی دے۔جب تک یہ تینوں کام نہ کرلے اس وقت تک وہ مشرک کہلائے گا۔

۲۔کفر سے پاک ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان خلوص اور معرفت کے ساتھ کلمۂ ”محمد الرسول اللہ“ پڑھے۔اس کی تصدیق کرے اور اس کی گواہی دے۔جب تک یہ تینوں کام نہ کرلے اس وقت تک وہ کافر کہلائے گا۔

۳۔نفاق سے پاک ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان خلوص اور معرفت کے ساتھ کلمۂ ”علی ولی اللہ“ پڑھے۔اس کی تصدیق کرے اور اس کی گواہی دے۔جب تک یہ تینوں کام نہ کرلے اس وقت تک وہ منافق کہلائے گا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

یہ ظاہر ہے کہ یہ تینوں کام واجب بلکہ اوجب سمجھ کر کیے جائیں گے کیونکہ استحباب کا یہاں کوئی محل ہی نہیں ہے۔

۴۔شک سے پاک ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان یقین حاصل کرے۔عقیدہ رکھے تو یقین کے ساتھ اور عمل کرے تو یقین کے ساتھ کیونکہ یقین وہ واحد قوت ہے جو شک کو توڑتی ہے اور یقین اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک معرفت حاصل نہ کی جائے کیونکہ معرفت ہی یقین کی کنجی ہے۔ اسی لئے حضرت ختمی مرتبتؐ نے معرفت کے بغیر مرنے والے کو کافر و منافق کہا ہے۔

نجاستِ نفس

نفس کی نجاست وہ خواہشات ہیں جو انسان کو ہمیشہ حق سے روگردان رکھتی ہیں اور اسے سگِ دنیا بنا کر چھوڑتی ہیں۔علماءِ اخلاق نے انہیں حُبِّ جاہ، حُبِّ مال اور حُبِّ وجود سے تعبیر کیا ہے۔ یہ خواہشات ہی وہ جڑ ہیں جس سے تمام نجاساتِ نفسانی مثلاً لالچ، خود غرضی، ہوس اور حسد وغیرہ کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔جن چیزوں کو ہم گناہ کہتے ہیں وہ سب کے سب انہی خواہشات کی پیداوار ہیں۔نفس کی نجاستوں سے پاک ہونے کا واحد اور واحد ذریعہ محبتِ اہلبیتؑ ہے جیسا کہ حضرتِ ختمی مرتبتؐ نے بار بار فرمایا ہے کہ "علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے"۔

نجاساتِ بدن

یہ وہ نجاستیں ہیں جن کا تعلق انسان کے جسم اور لباس اور اس کے دیگر متعلقات سے ہوتا ہے۔ان نجاستوں کو پاک کرنا سب سے زیادہ آسان ہے۔یہاں ہم چاہتے ہیں کہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پہلے آپ نجاست اور نجس میں فرق جان لیں۔ نجاست اس شے کو کہتے ہیں جو خود بھی نجس ہو اور دوسری اشیاء کو بھی نجس کرتی ہو اور جسے کسی بھی صورت میں پاک نہ کیا جا سکتا ہو مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون، منی، کتا، سور، کافر، مشرک، دشمنِ اہلبیتؑ اور مردار وغیرہ۔ اور نجس وہ شے ہوتی ہے جو اصلاً پاک ہو لیکن کسی نجاست سے مَس ہو جائے۔ یہ بات آپ کے علم میں رہنی چاہئے کہ نجاست ایک شے سے دوسری شے کو لگنے والی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی کا ہاتھ نجس ہو جائے تو وہ شخص اسے پاک کرنے سے پہلے جس جس شے کو بحالتِ تری مَس کرتا جائے گا وہ وہ شے نجس ہوتی جائے گی لہٰذا احتیاط لازم ہے۔

نجاستِ بدن کو پاک کرنے کیلئے اللہ نے بہت سی اشیاء کو مطہّر (پاک کرنے والا) بنایا ہے اور ان مطہرات میں سب سے اوّل اور سب سے طاقتور پانی ہے۔ اس کے علاوہ مٹی، آگ اور سورج بھی پاک کرنے والے ہیں۔ اور بھی صورتیں ہیں جن کے ذریعے پاک ہوا جاتا ہے مثلاً انتقال اور استحالہ وغیرہ جن کا ذکر بیانِ احکام کے دوران آتا رہے گا۔ لیکن احکامِ طہارت کا آغاز کرنے سے پہلے ہم ایک قاعدہ کلّیہ بیان کرتے ہیں جسے جاننا انتہائی ضروری ہے ورنہ زندگی بھر انسان شک میں ہی مبتلا رہے گا۔

مسئلہ:۔ ہر شے پاک ہے جب تک اس کی نجاست کا علم اور یقین نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ جلد دوم۔ صفحہ ۱۰۴۰۔ باب ۳۷۔ حدیث ۴)

توضیح:۔ یہ بیان کیا جا چکا کہ جب تک کسی بھی عمل کی بنیاد یقین نہ ہو اس وقت تک وہ شرفِ قبولیت نہیں پا سکتا۔ اسی اصول کی بنا پر طہارت کے بارے میں بھی یقین ازبس ضروری ہے لیکن اس سے بھی پہلے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ یقین کس بات کا حاصل کرنا ہے۔ زیرِ نظر مسئلے میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کسی بھی شے کی طہارت کا یقین حاصل

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کی نجاست کا یقین حاصل کرنا ہے اور اگر اس کی نجاست ثابت نہ ہو تو اسے پاک سمجھا جائے گا اگرچہ وہ فی الواقع نجس ہی کیوں نہ ہو۔

اس حکم کی وجہ سے انسان کو ایک بہت بڑی آسانی حاصل ہو گئی ہے ورنہ اگر طہارت کا یقین حاصل کرنا ضروری قرار دے دیا جاتا تو انسان کیلئے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا کیونکہ یہ یقین حاصل کر لینا اکثر و بیشتر صورتوں میں ناممکن ہوتا ہے۔

طہارتِ آب

پانی کی دو قسمیں ہیں۔ مطلق اور مضاف۔ مطلق پانی وہ ہے جس پر بلا کسی قید و اضافت کے لفظِ "پانی" کا اطلاق کیا جائے۔ اور مضاف پانی وہ ہے جس پر قید و اضافت کے ساتھ لفظِ "پانی" کا اطلاق کیا جائے مثلاً انار کا پانی، انگور کا پانی، بیری کے پتوں کا پانی اور کافور کا پانی وغیرہ۔ عرفِ عام میں آبِ مضاف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خارج سے کوئی ایسی شے پانی میں شامل ہو جائے جس سے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے۔

آبِ مطلق کی پانچ قسمیں ہیں۔ ۱۔ جاری پانی (جس کا مادّہ ہو) ۔ ۲۔ غیر جاری مگر کُر یا اس سے زائد ہو۔ (ایسے پانی کو آبِ کثیر کہتے ہیں) ۔ ۳۔ غیر جاری مگر کُر سے کمتر ہو (ایسے پانی کو آبِ قلیل کہتے ہیں) ۔ ۴۔ کنویں کا پانی ۔ ۵۔ بارش کا پانی۔

پانی کی ان اقسام کے احکام انشاء اللہ جدا جدا بیان کیے جائیں گے۔

مسئلہ ۸: ۔ پانی طاہر ہوتا ہے جب تک اس کے نجس ہونے کا علم نہ ہو۔

حوالہ: ۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ فروعِ کافی ۔ کتابِ طہارت ۔ باب ۱ ۔ حدیث ۲)

آبِ کُر

مسئلہ ۹: ۔ کُر کی مقدار تین بالشت لمبا ۔ تین بالشت چوڑا اور تین بالشت گہرا پانی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے (یعنی 3×3×3)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۲۔حدیث ۷)

توضیح:۔ مندرجہ بالا مسئلے کی صحیح تفہیم کیلئے ہم مزید دو احادیث بیان کرتے ہیں۔

(الف) ۔فروع کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۲۔حدیث ۴ میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔"ایک کُر کی مقدار ساڑھے تین بالشت گہرا اور اتنا ہی چوڑا اور لمبا ہے"۔ (یعنی 3.5×3.5×3.5)

(ب) فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۲۔حدیث ۶ میں امامِ جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ "کُر کا پانی ایک ہزار دو سو رطل ہے" (یعنی 9 من ساڑھے ستائیس سیر)

یہاں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ چونکہ معصومؑ نے وزن کے اعتبار سے ایک کُر پانی کی مقدار متعین کردی ہے اس لئے پیائش کے اعتبار سے بالشت کا چھوٹا یا بڑا ہونا سمجھ میں آنے والی بات ہے۔یعنی اگر ایک عام بالشت ہو تو یہ پیائش 3×3×3 ہوگی اور اگر بالشت چھوٹا ہو تو 3.5×3.5×3.5 ہوگی۔لہذا کسی الجھن سے بچنے کیلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پانی کے ذخیرے کیلئے 3.5×3.5×3.5 کی پیائش رکھی جائے لیکن اگر کوئی اس کی پیائش 3×3×3 رکھنا چاہے تو یہ بھی حکمِ معصومؑ پر عمل ہوگا۔

مسئلہ۱۰:۔ اگر کسی حمام کے حوض میں ہر قسم کے لوگ غسل کرتے ہوں مثلاً یہودی، نصرانی اور جنب وغیرہ تو اس میں غسل کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ پانی خود بھی پاک ہے اور دوسروں کو بھی پاک کرتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ جلد اوّل ۔صفحہ ۱۱۷۔باب ۷۔حدیث ۵)

توضیح:۔ اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ پبلک سوئمنگ پول میں غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے اس میں کوئی بھی غسل کر رہا ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۱:۔ جو پانی مقدارِ کُر کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور اس سے کوئی نجاست آ ملے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔ چاہے اس میں حیوانات پیشاب کرتے ہوں۔ اس سے کتے پانی پیتے ہوں اور جنب آدمی غسل کرتے ہوں۔ جب تک اس پانی کا رنگ بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ جلد اول۔ صفحہ ۱۲۰۔ باب ۹۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۲:۔ اگر کسی گڑھے میں کوئی مرا ہوا جانور پڑا ہو تو اگر پانی بدبودار نہیں ہوا ہے تو اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۳۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۱۳:۔ اگر ساکت پانی میں مردار پڑا ہوا ہو تو جس طرف مردار پڑا ہوا ہے اس کے خلاف طرف سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۔ حدیث ۵)

آبِ جاری

مسئلہ ۱۴:۔ گرم چشمے سے پانی نہیں پینا چاہئے لیکن اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد ۱۔ حدیث ۲۴)

توضیح:۔ اس حدیث ہی میں یہ توضیح موجود ہے کہ یہ وہ گرم پانی ہے جو پہاڑوں میں ہوتا ہے اور جس سے گندھک کی بو آتی ہے۔

مسئلہ ۱۵:۔ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ وسائل الشیعہ جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۰۔ باب ۲۔ حدیث ۱،۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ یہ حدیث اس لئے مفید ہے کہ کوئی اس شبہ میں نہ پڑے کہ چونکہ سمندر کے پانی میں بو ہوتی ہے اس لئے شاید وہ پاک نہ کرتا ہو۔

آبِ قلیل کے احکام

مسئلہ ۱۶:۔ اگر پانی کے برتن میں چھپکلی گر جائے تو اس سارے پانی کو بہا دینا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ، من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱۔ حدیث ۱۰)

مسئلہ ۱۷:۔ جس پانی میں کتے کا تھوک پڑ گیا ہو یا اس نے اس میں سے پانی پی لیا ہو تو اس برتن کا سارا پانی بہا دیا جائے اور اس برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے۔ ایک مرتبہ مٹی سے مانجھ کر اور دو مرتبہ صرف پانی سے۔ پھر اس برتن کو خشک کر لیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱، حدیث ۱۰)

مسئلہ ۱۸:۔ اگر کسی خارجی شے کے شامل ہوئے بغیر پانی میں خود بخود رکھے رکھے بو پیدا ہو گئی ہو تو ایسے بدبودار پانی سے وضو جائز ہے۔ لیکن اگر صاف ستھرا پانی موجود ہو تو پھر اس بدبودار پانی سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ۔ جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۱۔ باب ۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۱۹:۔ اگر ایک شخص کی نکسیر پھوٹ جائے اور اس کے ساتھ ناک کا مواد بھی شامل ہو جائے جس کی وجہ سے خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بن جائیں اور انہی ٹکڑوں میں سے کوئی ٹکڑا اس کے وضو والے برتن تک پہنچ جائے تو اگر پانی میں اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو اس پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس کا اثر بالکل ظاہر ہو تو پھر اس سے وضو نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۸۔ باب ۸۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۰:۔ ہر وہ شے جو خونِ جہندہ نہیں رکھتی مثلاً مکوڑا، مکھی، مکڑی اور چیونٹی وغیرہ (حشرات الارض) اگر پانی، تیل اور گھی وغیرہ میں گر کر مر جائیں تو وہ ان چیزوں کو نجس نہیں کرے گی۔ البتہ اگر بچھو گر کے مر جائے تو اس پانی کو انڈیل دینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ جلد۲۔ صفحہ ۱۰۴۰۔ باب ۳۵۔ حدیث ۱، ۲، ۴)

مسئلہ۲۱:۔ اگر کوئی جب آدمی آبِ قلیل سے نہانا چاہے اور اس کے پاس پانی نکالنے کیلئے کوئی برتن نہ ہو اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہوں تو وہ مجبوراً اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر دھوئے پھر غسل کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی، کتابِ طہارت۔ باب ۳۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ انتہائی مجبوری کے عالم میں ایک خصوصی اجازت ہے کیونکہ ایسی صورت حال شاذ و نادر ہی درپیش آتی ہے۔ امام جعفر صادقؑ یہ حکم بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ ''اسی مجبوری کے مطابق اللہ نے فرمایا ہے کہ ''تمھارے دین میں تنگی نہیں ہے''۔

مسئلہ۲۲:۔ اگر کوئی شخص اپنے اس برتن میں جس سے کئی بار وضو یا غسل کر چکا تھا یا اس سے کئی بار کپڑے دھو چکا تھا ایسے چوہے کو دیکھے جس کی چمڑی اُدھڑی ہوئی ہو تو اگر اس نے وضو یا غسل کرنے یا کپڑے دھونے سے پہلے اس چوہے کو پانی میں دیکھا تھا اور بعد میں جان بوجھ کر یا بھول کر اس پانی سے وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے تو اس پر لازم ہے کہ کپڑوں کو پاک کرے اور ہر اس چیز کو دھوئے جسے یہ پانی لگا ہے اور اس وضو سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرے۔ لیکن اگر ان کاموں سے فارغ ہو چکنے کے بعد پہلی بار اسے دیکھے تو البتہ اب اس پانی کو نہ چھوئے۔ اس کے علاوہ اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ جلد ا ۔صفحہ ۱۱۲ ۔باب ۴ ۔حدیث ا)

مسئلہ ۲۳:۔ جس شخص کے پاس دو برتن ہوں اور ان میں سے ایک نجس ہو لیکن یہ نہ معلوم ہو کہ کون سا نجس ہے اور دوسرا پانی بھی نہ ملے تو ان دونوں برتنوں کا پانی بہا دیا جائے اور تیمم سے نماز پڑھی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی، کتاب طہارت ۔باب ۲ ۔حدیث ۲)

بارش کے احکام

مسئلہ ۲۴:۔ اگر دو پرنالوں میں سے ایک سے پیشاب بہ کر آ رہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور وہ دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا اس مخلوط پانی سے بھیگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب طہارت ۔باب ۹ ۔حدیث ا)

مسئلہ ۲۵:۔ اگر کسی گھر کی چھت پر سے بارش کا پانی بہ رہا ہو لیکن اس میں کچھ تغیر معلوم ہو اور نجاست بھی دیکھی جائے جس کے قطرے کسی شخص کے اوپر ٹپکے ہوں اور وہ گھر ایسا ہو جس کی سطح پر وضو کیا جاتا ہے تو اس سے لباس نجس نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب طہارت ۔باب ۹ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۶:۔ ایسی چھت جس پر پیشاب کیا جاتا ہے ۔اگر اس پر بارش برسے اور چھت ٹپکنے لگے تو اگر پانی زیادہ برس گیا ہو تو وہ ٹپکنے والا پانی پاک ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۷:۔ ایسے گھر کی چھت پر جس پر پیشاب کیا جاتا ہو اور غسل جنابت کیا جاتا ہو اگر بارش برسے اور بارش کا پانی جاری ہو جائے تو اس کا پانی لے کر نماز کے لئے وضو کیا جا سکتا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لایحضرہ الفقیہ۔ج ا۔حدیث ۶)

مسئلہ ۲۸:۔ ایسا شخص جو بارش کے پانی سے گزر رہا ہو اور اس پانی میں شراب بھی ہو اور اس پانی سے اس کے کپڑے آلودہ ہو گئے ہوں تو اسے کپڑے یا پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسی میں نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لایحضرہ الفقیہ۔ج ا۔حدیث ۷)

مسئلہ ۲۹:۔ اگر ایک شخص حالتِ جنابت میں بارش میں کھڑا ہو جائے اور اپنا سر دھوئے اور پورا جسم دھوئے حالانکہ وہ دوسرے پانی سے بھی غسل کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اگر اس کی نیت غسلِ جنابت کرنے کی ہے تو بارش میں کیا گیا غسل اس کے لئے کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لایحضرہ الفقیہ۔ج ا۔حدیث ۲۷)

مسئلہ ۳۰:۔ بارش کی کیچڑ اگر بارش سے تین دن کے اندر اندر لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بارش کے بعد کسی چیز نے اسے نجس کر دیا ہے اور تین دن بعد وہ لگ جائے تو دھونا چاہیے۔البتہ اگر راستہ پاک صاف ہو تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۹۔حدیث ۴)

کنویں کے احکام

مسئلہ ۳۱:۔ کنویں کے پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی مگر یہ کہ اس نجاست کی وجہ سے کنویں کے پانی کی بو یا ذائقہ بدل جائے۔اس صورت میں اس سے اس قدر پانی کھینچا جائے گا کہ اس کی بدبو دور ہو جائے اور ذائقہ ٹھیک ہو جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔باب ۳۔صفحہ ۱۱۲۔حدیث ۱۰)

مسئلہ ۳۲:۔ اگر چڑیا یا کسی قسم کا کوئی چھوٹا پرندہ کنویں میں گر جائے تو صرف ایک ڈول نکالنا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۴۱۔باب ۲۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۳:۔ اگر کسی پرندے کو ذبح کیا جا رہا ہو اور وہ پرندہ اپنے خون میں لت پت کنویں میں جا پڑے تو چند ڈول کھینچ دیئے جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۴۰۔باب ۲۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۴:۔ اگر کنویں میں کوئی مرا ہوا پرندہ۔مرغی اور چوپایہ گر جائے یا اس میں گر کر مر جائے تو کراہت دور کرنے کیلئے سات ڈول کھینچے جائیں گے۔ویسے وہ پانی پاک ہے۔ یہی صورت اس وقت بھی ہوگی جب کوئی مری ہوئی چھپکلی کنویں میں گر جائے اور پھول کر پھٹ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۲۹۔۱۳۰۔ باب ۱۴۔حدیث ۸)

مسئلہ ۳۵:۔ اگر پانی سے کھال کا کوئی ٹکڑا نکل آئے تو احتیاطاً ایک ڈول پانی نکالا جائے گا۔

حوالہ:۔ (امامِ جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۴۔حدیث ۸)

توضیح:۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ کنویں سے کوئی کھال کا ٹکڑا نکل آنا کوئی قابل توجہ بات نہیں کیونکہ اکثر چھپکلی اپنی کھال گرا دیتی ہے۔

مسئلہ ۳۶:۔ اگر کنویں میں کوئی چھوٹا سا چوپایا مر جائے یا اس میں کوئی جنب آدمی داخل ہو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جائے تو سات ڈول کھینچے جائیں گے اور اگر اس میں کوئی بیل مر جائے یا اس میں شراب انڈیل دی جائے تو کنویں کا سارا پانی کھینچا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۳۰۔باب ۱۵۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۷:۔ اگر ذبح کی جانے والی بکری تڑپ کر کنویں میں جا پڑے جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہو تو کنویں میں سے تیں اور چالیس کے درمیان ڈول کھینچے جائیں گے۔ اس کے بعد وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۴۔حدیث ۷)

مسئلہ ۳۸:۔ اگر کتا کنویں میں گر کر مر جائے تو تمام پانی کھینچا جائے گا لیکن اگر گرے اور پھر زندہ نکال لیا جائے تو پھر سات ڈول نکالے جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۳۵۔باب ۱۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۹:۔ اگر کنویں میں گدھا یا اونٹ گر جائے تو ان کیلئے پانی کا ایک کُر نکالا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۳۳۔باب ۱۵۔حدیث ۵)

مسئلہ ۴۰:۔ اگر کوئی انسان کنویں میں گر کر مر جائے تو ستر ڈول نکالے جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۴۱۔باب ۲۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۱:۔ اگر کنویں میں پاخانہ جا گرے تو دس ڈول نکالے جائیں گے اور اگر وہ گھل جائے تب چالیس یا پچاس ڈول نکالے جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۴۔حدیث ۱۰)

مسئلہ ۴۲:۔ اگر کنویں میں خون یا شراب کا قطرہ۔میت یا خنزیر گر جائے تو اس میں سے بیس ڈول نکالے جائیں گے اور ان کی وجہ سے اگر کنویں میں بدبو پیدا ہو جائے تو اس قدر پانی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کھینچا جائے گا کہ بدبو دور ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۳۲۔ باب ۱۵۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۴۳:۔ اگر کنویں میں اس بچے کا پیشاب گر جائے جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہے تو صرف ایک ڈول نکالا جائے گا اور اگر بڑے آدمی کا پیشاب گر جائے تو چالیس ڈول کھینچے جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۳۴۔ باب ۱۶۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۴۴:۔ اگر کنویں میں بارش کا ایسا پانی گر جائے جس میں انسانی بول و براز اور حیوانی گوبر وغیرہ کی آمیزش تھی تو اس کیلئے تیس ڈول نکالے جائیں گے اگر چہ اس سے بدبو ہی کیوں نہ پیدا ہو چکی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۳۴۔ باب ۱۶۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۴۵:۔ اگر نجاست کیوجہ سے کنویں کے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے اور کنویں میں پانی زیادہ ہو تو پھر ''تراوح'' کیا جائے گا۔ یعنی صبح سے شام تک آدمیوں کا ایک گروہ جس میں کم از کم چار آدمی شامل ہوں اس طرح پانی کھینچے گا کہ یکے بعد دیگرے دو دو آدمی پانی کھینچیں گے (تا کہ باقی لوگوں کو آرام مل سکے)۔ یہ اس صورت میں ہوگا جبکہ مقررہ ڈول نکالنے کے باوجود تغیر زائل نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۴۳۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۴۶:۔ اگر کنویں میں کوئی چوپایا گر کے مر جائے اور اس کے پانی سے آٹا گوندھا جائے تو جب آگ کی تپش پہنچ جائے تو اس کی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں جو کچھ تھا اسے آگ کھا گئی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۱صفحہ ۱۳۰۔باب ۱۴۔حدیث ۱۲)

مسئلہ ۴۷:۔ اگر کوڑا خانہ سے کوڑا کرکٹ اُڑ کر کنویں میں گرتا ہو تو اس کنویں کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۳۳)

گٹر کے مسائل

مسئلہ ۴۸:۔ جس کنویں کے قریب پیشاب بہتا ہو تو اگر وہ بلندی پر ہو اور وادی میں پیشاب نیچے بہتا ہو اور دونوں کے درمیان بقدر تین یا چار ہاتھ کا فاصلہ ہو تو وہ کنویں کے پانی کو نجس نہیں کرتا۔لیکن اگر یہ فاصلہ کم ہو تو اس پانی سے وضو نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۵۔حدیث ۲)

توضیح:۔ اس حکم کے تسلسل میں امامؑ فرماتے ہیں۔"اگر گٹر کا پانی ٹھہرا ہوا نہ ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور اگر تھوڑا سا بھی ٹھہرا ہوا ہے لیکن اس نے زمین میں سوراخ نہ کیا ہو اور کوئی گڑھا نہ بنایا ہو اور کنویں کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچا ہو تو اس سے وضو کیا جا سکتا ہے کیونکہ پانی اس کی نجاست سے پاک ہے"۔اس وضاحت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۹:۔ اگر کنویں اور گٹر کے درمیان کی زمین نرم ہو تو دونوں کے درمیان سات ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے اور اگر پتھریلی زمین ہو تو پانچ ہاتھ کا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۵۔حدیث ۳)

توضیح:۔ گزشتہ مسئلے میں ایک خاص صورتِ حال کو ذکر کیا گیا ہے۔یعنی یہ کہ جس مقام سے پیشاب آرہا ہے وہ کنویں سے بلندتر سطح پر ہو۔جبکہ جو حکم اس مقام پر بیان کیا گیا ہے وہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس صورت میں ہے جبکہ گٹر اور کنواں ایک ہی سطح پر واقع ہوں۔

مسئلہ ۵۰:۔ اگر کنویں اور مویشیوں کے باڑے کے درمیان پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اس کے پانی سے اگر کراہت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پانی میں تغیر نہ ہوا ہو۔ (رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدلا ہو)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۵۔ حدیث ۴)

جھوٹے پانی کے احکام

مسئلہ ۵۱:۔ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جھوٹے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے اور اسے پیا بھی جا سکتا ہے۔ اور جس پانی سے باز، شکرے یا عقاب نے پیا ہو اس سے بھی وضو ہو سکتا ہے اور پیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی چونچ میں خون لگا ہو تو اس سے نہ تو وضو کیا جا سکتا ہے اور نہ پیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۶۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۵۲:۔ ولد الزنا۔ یہودی۔ نصرانی۔ مشرک۔ مخالفِ اسلام اور ناصبی (دشمنِ اہلبیتؑ) کا جھوٹا کھانا یا پینا حرام ہے اور ان میں سب سے زیادہ سخت ناصبی کا جھوٹا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۶۱۔ باب ۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۵۳:۔ ناصبی نجس العین ہے اور کافر ذمی کے مقابلے میں نجس تر ہے۔ چنانچہ اگر کوئی کافر ذمی سے ہاتھ ملائے تو ہاتھ کو مٹی یا دیوار کے ساتھ رگڑ لینا کافی ہوگا لیکن اگر ناصبی سے ہاتھ ملائے تو پانی سے دھونا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۱۳۸۔ باب ۱۴۔ حدیث ۴)

توضیح:۔ ناصبیت کوئی مذہب نہیں ہے کہ اس کو کسی خاص فرقے یا گروہ سے مخصوص کر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دیا جائے بلکہ جس کسی کے بھی قول و فعل سے دشمنیِ اہلبیتؑ ظاہر ہوتی ہو وہی ناصبی ہے چاہے اس پر لیبل کسی بھی مذہب کا لگا ہوا ہو۔

مسئلہ ۵۴:۔ یہودی، عیسائی اور مجوسیوں کے برتنوں میں کھانا جائز نہیں۔ نہ ہی ان برتنوں میں پینا جن میں وہ شراب پیتے ہوں اور جو کھانا وہ پکاتے ہیں اس کا کھانا بھی ممنوع ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۸۰۔ باب ۱۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۵:۔ اگر کسی شخص کے متعلق محض گمان ہو اور یقین نہ ہو کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہے جن کا جھوٹا حرام ہے تو محض گمان کی بنا پر اس کے جھوٹے سے پرہیز نہیں کیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۶۱۔ باب ۳۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۵۶:۔ ہر وہ حیوان یا پرندہ جو انسانی فضلہ کھانے کا عادی ہو اس کا پسینہ نجس ہے اور اس کا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۶۳۔ باب ۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۷:۔ فضلہ خور اُونٹنی کا دودھ پینا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۸۲۔ باب ۱۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۵۸:۔ جس چیز کا خون اچھل کر نہیں نکلتا اس کا جھوٹا پاک ہے۔ بلکہ اگر وہ مر بھی جائے تو نجس نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ وسائل الشیعہ جلد ۱۔ صفحہ ۱۶۷۔ باب ۱۰۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۵۹:۔ بلّی کا جھوٹا کھانا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۶۔ حدیث ۴)

توضیح:۔ امامؑ فرماتے ہیں۔ "بلّی درندہ ہے لیکن میں اللہ سے حیا کرتا ہوں اس بارے میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کہ اس طعام کو چھوڑ دوں جس میں سے بلّی نے کھایا ہو"۔

مسئلہ ۶۰:۔ حائض کا جھوٹا پانی پی سکتے ہیں لیکن اس سے وضو نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ،باب ۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۶۱:۔ جب عورت کے جھوٹے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ متہمہ نہ ہو (یعنی زنا کاری میں مشہور نہ ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۶۲:۔ اگر کتا پانی کو جھوٹا کر دے تو تمام پانی انڈیل دینا چاہیے۔ پھر برتن کو مٹی سے مانجھ کر اسے (تین مرتبہ) پاک کرنا چاہیے اور اگر سور کسی برتن میں منھ ڈال کر پیئے تو اس برتن کو سات بار دھونا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۸۔۳۷۹۔باب ۱۲۔۱۳۔ حدیث ۲،۱)

مسئلہ ۶۳:۔ اگر کوئی کوزہ یا برتن نجس ہو جائے تو تین بار اس میں پانی ڈال کر خوب حرکت دی جائے اور پھر اسے انڈیل دیا جائے جب تین بار ایسا کیا جائے گا تو وہ برتن پاک ہو جائے گا۔اور جس برتن میں مردہ چوہا پایا جائے تو اسے سات بار اسی طرح دھونا پڑے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۲۰۔باب ۵۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۶۴:۔ اگر کوئی شخص بازار سے پہننے کیلئے کپڑا خریدے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس سے پہلے وہ کپڑا کس کا تھا تو اگر اس نے مسلمان سے خریدا ہے تو اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر کسی عیسائی (یا کسی بھی ذمی کافر) سے خریدا ہے تو پھر جب تک اسے دھو نہ لے اس وقت تک اس میں نماز نہ پڑھے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ جلد ۲۔صفحہ ۳۸۲۔باب ۱۴۔حدیث ۱۰)

سورج کے احکام

مسئلہ ۶۵:۔ مکان کی چھت یا وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہو وہاں اگر پیشاب لگ جائے تو جب سورج اس جگہ کو خشک کر دے تو وہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے اور وہ جگہ پاک ہے۔لیکن اگر وہ جگہ بغیر سورج کے خودبخود خشک ہو جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی۔اسی طرح اگر سورج اس پر پڑے مگر ابھی وہ نجس جگہ خشک نہ ہوئی ہو تو وہاں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۶۔باب ۲۹۔حدیث ۱،۴)

مسئلہ ۶۶:۔ جس وقت نجس زمین پر سورج پڑے تو اس وقت اس زمین کا تر ہونا ضروری ہے اور اگر زمین سورج پڑنے سے پہلے خودبخود خشک ہو چکی ہو تو ایسی صورت میں وہ پاک نہیں ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۷۔باب ۲۹۔حدیث ۶)

مسئلہ ۶۷:۔ اگر (کھجور یا کسی اور درخت کے پتوں سے بُنی ہوئی) چٹائی کو پیشاب لگ جائے اور وہ دھوئے بغیر سورج سے خشک ہو جائے تو اس پر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۶۔باب ۲۹۔حدیث ۳)

مسئلہ ۶۸:۔ جو پانی سورج سے گرم ہوا ہو اس سے وضو کرنا،غسل کرنا اور آٹا گوندھنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے برص کی بیماری لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۰۔حدیث ۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نجاستِ لباس

مسئلہ۶۹:۔ ہر وہ چیز جو کسی انسان کے اوپر ہو یا اس کے ہمراہ ہو اور جزوِ لباس نہ ہو جیسے ٹوپی۔ازار بند۔کمر بند۔جوتا اور موزے تو وہ اگرچہ نجس بھی ہو تاہم اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔(بشرطیکہ خشک ہو)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ۲۹۹۔باب ۳۱۔حدیث ۴)

مسئلہ۷۰:۔ اگر کسی شخص کو یہ گمان ہو کہ اس کے کپڑے کو نکسیر وغیرہ کا خون یا کوئی اور نجاست لگی ہے مگر یقین نہ ہو اور وہ نماز پڑھ لے تو اگر اس کے بعد وہ نجاست نظر آجائے تو نماز کے اعادے کی ضرورت نہیں۔ہاں اگر وہ چاہے تو اپنی طبعی کراہت کو دور کرنے کیلئے اس کپڑے کو دھولے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ۴۰۴۔باب ۳۷۔حدیث ۱)

مسئلہ۷۱:۔ اگر مرغی اور کبوتر وغیرہ پاخانے پر بیٹھتے ہیں پھر کپڑے پر پاؤں رکھتے ہیں تو اگر کپڑے پر اس کا کوئی اثر یا نشان ظاہر ہو تو پھر تو اسے دھولینا چاہئے اور اگر ظاہر نہ ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ۴۰۴۔باب ۳۷۔حدیث ۳)

مسئلہ۷۲:۔ اگر کسی شخص کے لباس پر خون یا کوئی نجاست مثلاً منی لگی ہوئی ہو اور اسے دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد دورانِ نماز اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ کپڑا پاک کرکے اس نماز کو ازسرِ نو پڑھے۔لیکن اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد اسے علم ہو تو اس کی نماز درست ہے اور اسے اعادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ۴۰۸۔باب ۴۰۔حدیث ۲،۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۷۳:۔ اگر کسی شخص کے کپڑے پر نجاست لگ جائے اور اسے نماز پڑھنے سے پہلے علم ہو کہ اس کے کپڑے کو نجاست لگی ہوئی ہے مگر اس نے جان بوجھ کر کپڑے کو نہیں دھویا اور اسی میں نماز پڑھ لی تو اس پر واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۰۴۲۔باب ۴۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۷۴:۔ جس شخص کو نجاست کا علم تھا مگر بوقت نماز پاک کرنا بھول گیا اور نماز پڑھ لی تو اگر نماز کا وقت باقی ہے تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔ اور اگر وقت گزر گیا ہے تو قضا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر جنب ہو اور غسل کرنا بھول جائے یا بغیر وضو کے نماز پڑھ لے تو اس پر تمام پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ ہر حال میں واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ۔ج ۲۔صفحہ ۱۰۴۱۔باب ۴۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۷۵:۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کپڑے میں چند دن تک نماز پڑے۔ پھر کپڑے کا مالک ان کپڑوں کی نجاست کی اطلاع دے تو ایسی پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس کے بعد ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھے جب تک انہیں پاک نہ کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۰۶۸۔باب ۴۰۔حدیث ۵)

مسئلہ۷۶:۔ اگر انسان کو اپنے کپڑے کی نجاست کا علم نہ ہو اور وہ اس نجس کپڑے میں نمازیں پڑھتا رہے تو معلوم ہو جانے پر ان پڑھی ہوئی نمازوں کی قضا واجب نہیں سوائے اس نماز کے جس کا وقت ابھی باقی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ جلد ۲۔صفحہ ۲۳۱۔باب ۳۔حدیث ۳)

مسئلہ۷۷:۔ اگر ایک شخص جنب ہو جاتا ہے اور اس کے پاس صرف وہی کپڑا ہے جس میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وہ جنب ہوا ہے اور وہ اس کے دھونے پر قدرت نہیں رکھتا تو اسے چاہئے کہ اسی کپڑے میں نماز پڑھے (یعنی برہنہ نماز نہ پڑھے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۳۔ باب ۴۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۷۸:۔ ایک برہنہ شخص ہے۔ جب نماز کا وقت داخل ہوا تو اسے ایک ایسا کپڑا ملا جس کا آدھا حصہ یا سب کا سب خون آلود ہے تو اگر اسے پانی مل جائے تو اسے پاک کر کے اس میں نماز پڑھے اور اگر پانی نہ ملے تو اسی لباس میں نماز پڑھے اور ننگا نہ پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۳۔ باب ۴۵۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۷۹:۔ اگر کوئی شخص دوسرے ایمانی بھائی کے کپڑے میں کچھ خون دیکھے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے یہ بات نہ بتلائے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اسی طرح اگر کوئی غسل جنابت کر کے نکلے اور کوئی دوسرا شخص اس کے بدن پر کوئی خشک جگہ دیکھے تو اس پر فرض ہے کہ وہ اس بارے میں اسے نہ بتلائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۵۔ باب ۴۷۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۸۰:۔ جو عورت جنب ہو اور اس کے لباس کو اس کے اندام کی رطوبت لگ جائے تو وہ اس لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ وہ غسل کر چکی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۲۱۔ باب ۵۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۸۱:۔ اگر کوئی شخص بازار سے کپڑا خریدے تو اگر اس نے مسلمان سے خریدا ہے تو اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر اس نے کسی عیسائی یا کسی اور غیر مسلم سے خریدا ہے تو اسے دھوئے بغیر نہ اسے پہن سکتا ہے اور نہ اس میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۷۔ باب ۵۰۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۸۲:۔ جو کپڑے مجوسی۔ یہودی اور عیسائی تیار کرتے ہیں ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۳۳۔ باب ۷۳۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ مندرجہ بالا دو احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مسلم کے تیار کئے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا اصلاً جائز ہے بشرطیکہ وہ کپڑا مسلمان سے خریدا گیا ہو کیونکہ غیر مسلم سے خریدے ہوئے کپڑے میں یہ احتمال بہر حال موجود رہتا ہے کہ اس میں خارج سے کوئی نجاست نہ لگ گئی ہو۔

مسئلہ۸۳:۔ یہودیوں اور نصرانیوں کے بستروں پر سونا جائز ہے۔ (بشرطیکہ خشک ہوں)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۳۴۔ باب ۷۳۔ حدیث ۸)

مسئلہ۸۴:۔ ان درندوں کے چمڑے سے جو زندگی میں پاک ہوتے ہیں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے بشرطیکہ شکار کرتے وقت بسم اللہ پڑھ کر ان کو تیر مارا جائے۔ مگر مردار کے چمڑے سے استفادہ کرنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۶۔ باب ۴۹۔ حدیث ۲)

مسئلہ۸۵:۔ اس پوستین میں جو سرزمینِ اسلام میں تیار کی گئی ہو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر چہ اس سرزمین میں غیر مسلم بھی رہتے ہوں لیکن اکثریت مسلمانوں کی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۱۷۔ باب ۵۰۔ حدیث ۵)

مسئلہ۸۶:۔ اگر کوئی شخص ایک ایسے آدمی کو اپنا کپڑا ادھار دے جس کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بغیر چھلکے کی مچھلی کھاتا ہے اور شراب پیتا ہے تو جب وہ کپڑا واپس کرے تو اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۵۔باب ۳۸۔حدیث ۱)

مسئلہ۸۷:۔ اگر کسی کپڑے کو شراب یا خنزیر کا گوشت لگ جائے تو وہ نجس ہے اور اس میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۵۔باب ۳۸۔حدیث ۳)

مسئلہ۸۸:۔ فقاع (جَو کی شراب) نجس ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس کا دھونا لازمی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۵۔باب ۳۸۔حدیث ۴)

مسئلہ۸۹:۔ نبیذ (کھجور کی شراب) حرام ہے اور نجس ہے اور اس کی اتنی قلیل مقدار جو سلائی کو تر کردے وہ پانی کے ایک پورے مٹکے کو نجس کر دیتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۵۔باب ۳۸۔حدیث ۵)

مسئلہ۹۰:۔ اگر کوئی شراب خور آدمی تھوکے اور اس کا تھوک دوسرے کے کپڑے کو لگ جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور وہ ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۷۔باب ۳۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۱:۔ جس گھر میں شراب یا کوئی اور نشہ آور چیز موجود ہو اس گھر میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۰۵۔باب ۳۸۔حدیث ۷)

مسئلہ۹۲:۔ شراب جو سرکہ بن جائے تو اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔اسی طرح اگر شراب میں کوئی ایسی چیز ڈالی جائے جس سے وہ سرکہ بن جائے تو جب وہ چیز شراب پر غالب آجائے اور اس میں انقلاب برپا کر کے اسے سرکہ بنا دے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ باب ۷۷۔ حدیث ۱،۳)

نجاست پر چلنے کے احکام

مسئلہ ۹۳:۔ اگر کوئی شخص نجس زمین پر چلے اور پھر پاک زمین پر۔ تو اگر وہ پندھرہ قدم پاک زمین پر چلے گا تو اس کا تلوا پاک ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۹۴:۔ اگر نجاست خشک ہو اور اس سے بدن یا لباس متصل ہو جائیں تو وہ نجس نہیں ہو گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۹۵:۔ جو شخص پیشاب یا پاخانے پر چلے تو وہ وضو کا اعادہ نہ کرے بلکہ جہاں نجاست ہو اسے دھو ڈالے اور اگر نجاست خشک ہو تو دھونا بھی ضروری نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۳۔ حدیث ۴، ۵)

بیت الخلاء کے احکام

مسئلہ ۹۶:۔ پاخانے کے بعد مقعد کے صرف ظاہری حصے کو دھونا چاہئے۔ اندرونی حصے کو دھونے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۱۲۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۹۷:۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا سخت ممنوع ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۲۔حدیث ۵)

مسئلہ ۹۸:۔ استنجاء کی حد یہ ہے کہ نجاست صاف ہو جائے۔اگر بو باقی رہے تو اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۲۔حدیث ۹)

مسئلہ ۹۹:۔ پانی کے ہوتے ہوئے کپڑے یا پتھر سے استنجا نہیں کیا جاسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۲۔حدیث ۱۳)

مسئلہ ۱۰۰:۔ ہڈی اور گوبر سے استنجاء نہیں کرنا چاہئے۔اور ان کے علاوہ ہر اس چیز سے استنجا کرنا جائز ہے جو قابلِ احترام نہ ہو اور نجاست کو زائل کر سکے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۱۔صفحہ ۲۲۵۔باب ۳۵۔حدیث ۴، ۵)

وہ مقامات جہاں پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے

مسئلہ ۱۰۱:۔ قبلے کی طرف منہ یا پشت کر کے۔ایسی بلند جگہ پر جو ہوا کے رخ پر ہو۔گھروں کے دروازوں کے سامنے۔مسجدوں کے چبوتروں پر۔نہروں کے کناروں پر۔پھل والے درختوں کے نیچے اور گزرگاہوں پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کرنا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ اور امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۱۔حدیث ۳، ۴، ۵)

مسئلہ ۱۰۲:۔ قضائے حاجت کے لئے نہ تو چاند کی طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہئے اور نہ اس کی طرف پشت کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسنؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۴۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۰۳:۔ جو شخص پیشاب یا پاخانے کیلئے قبلے کیطرف رخ یا پیٹھ کرکے بیٹھ جائے تو پھر اگر اسے یاد آجائے تو اس دوران ہی اپنا رخ کسی اور طرف کرلینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسنؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔حدیث ۴۸)

مسئلہ۱۰۴:۔ بلاعذر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ۲۲۲۔باب ۳۳۔حدیث ۳)

استبراء

مسئلہ۱۰۵:۔ اگر کوئی شخص جنب ہو یا باوضو نہ ہو اور غسل اور وضو کرنا بھول جائے اور نماز پڑھ لے تو تمام پڑھی ہوئی نمازوں کا وقت کے اندر اعادہ اور وقت کے بعد قضا کرنا لازم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ۲۳۱۔باب ۳۔حدیث ۲)

مسئلہ۱۰۶:۔ جس شخص کو پیشاب جلد جلد آتا ہو اور وہ روکنے پر قادر نہ ہو تو اللہ عذر کا قبول کرنے والا ہے۔ایسے شخص کو چاہئے کہ تھیلی باندھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۱۳۔حدیث ۵)

مسئلہ۱۰۷:۔ وہ خصی آدمی جسے شدت سے پیشاب آتا ہو اور قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور دن میں ایک بار طہارت کرلیا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۱۳۔حدیث ۶)

مسئلہ۱۰۸:۔ جس شخص نے پیشاب کیا اور استبراء کرنے کے بعد استنجاء کیا اور اس کے بعد کچھ رطوبت محسوس کی تو وہ رطوبت نجس نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۸۶۔ باب ۱۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۱۰۹:۔ استبراء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقعد کی درمیانی نالی کو تین بار دبائے۔ پھر خصیتین سے لیکر سرِ حشفہ تک عضو کو تین بار دبائے۔ پھر سرِ حشفہ کو جھٹکے اور پھر استنجا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۸۶۔ باب ۱۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۱۱۰:۔ اگر ایک شخص پیشاب کرے اور استنجاء کرنا بھول جائے اور نماز والا وضو کرے تو اس کو چاہیئے کہ استنجاء کرے۔ وضو کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۱۹۲۔ باب ۱۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۱:۔ اگر کوئی شخص استنجاء کرنا بھول جائے اور وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے اور اثناء نماز میں اسے یاد آئے کہ اس نے استنجاء نہیں کیا تو اس کو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور استنجاء کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ اور اگر نماز سے فارغ ہو چکنے کے بعد یہ بات یاد آئے تو پھر نماز کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۲۰۵۔ باب ۱۰۔ حدیث ۳)

مذی و وذی

مسئلہ ۱۱۲:۔ اگر حالتِ نماز میں پیشاب کے مقام سے کوئی شے از قسم مذی و وذی نکلے تو اسے دھونے یا نماز قطع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے نہ اس سے وضو باطل ہو گا چاہے وہ بہتی ہوئی ٹخنوں تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے۔ وہ کوئی شے نہیں ہے لہٰذا اسے اپنے لباس سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے بشرطیکہ وہ کسی نجاست سے لگ کر نجس نہ ہو گئی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۴۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ مذی وہ رطوبت ہے جو عورت سے بوس و کنار کے وقت خارج ہوتی ہے اور وذی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وہ ہے جو انزال کے بعد خارج ہوتی ہے۔ یہ صرف اس صورت میں پاک ہے جبکہ استبراء کرلیا گیا ہو۔

مسئلہ ۱۱۳:۔ اگر کپڑے پر منی لگی ہو تو اگر اس کی جگہ معلوم ہو تو صرف اتنی جگہ کو دھو ڈالے لیکن اگر معلوم نہ ہو تو پورے کپڑے کو دھوئے البتہ اگر مذی لگی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمان امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۳۴۔ حدیث ۱تا ۵)

طہارتِ پیشاب

مسئلہ ۱۱۴:۔ اگر پیشاب لگ جائے تو اس پر دو مرتبہ پانی ڈالنا چاہیئے اور جس کپڑے میں پیشاب لگا ہو اسے دوبار دھونا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۵:۔ بچے کے پیشاب پر تھوڑا سا پانی ڈال دینا کافی ہے لیکن اگر وہ روٹی کھاتا ہو تو مکمل طہارت کرنا ہوگی۔ لڑکا اور لڑکی اس مسئلے میں برابر ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۵۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۱۱۶:۔ اگر بلی کا پیشاب کپڑے پر ہو تو جب تک اسے طاہر نہ کیا جائے اس میں نماز صحیح نہیں ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۵۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۱۱۷:۔ گدّے اور فرش پر اگر پیشاب ہو جبکہ وہ بھاری ہو اور اس کے اندر کچھ بھرا ہوا ہو تو جہاں پیشاب ہے اسے دھو ڈالے۔ پھر دوسری طرف ملے اور ملنے کے بعد دھو ڈالے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۵۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۱۸:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب یا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو طہارت ضروری نہیں۔ البتہ صفائی کے لئے دھولینا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۶۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۱۱۹:۔ جن جانوروں کو سواری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً گھوڑا۔گدھا اور خچر وغیرہ تو اگرچہ ان کا گوشت حلال ہے مگر ان کے پیشاب میں کراہت ہے اور بہتر ہے کہ اسے پاک کرلیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۶۔حدیث ۴)

مسئلہ۱۲۰:۔ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگر کپڑا ان کے پیشاب میں تر ہو جائے تو اس کو پاک کرنا ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۶۔حدیث ۳)

مسئلہ۱۲۱:۔ پرندوں کا پیشاب یا بیٹ پاک ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۶۔حدیث ۸)

توضیح:۔ یہ مطلق حکم ہے۔چاہے اس پرندے کا گوشت حلال ہو یا حرام۔دونوں صورتوں میں اس کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ۱۲۲:۔ اگر کپڑے کو پیشاب لگ جائے تو آبِ قلیل کی صورت میں اسے دوبارہ دھونا چاہیے لیکن آبِ کثیر اور آبِ جاری کی صورت میں ایک بار دھونا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۶۸۔باب ۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۲۳:۔ اگر کپڑے کو چمگادڑ کا پیشاب لگ جائے لیکن وہ جگہ معلوم نہ ہو جہاں پیشاب لگا ہے تو پورے کپڑے کی طہارت کرنا چاہیئے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۰۲۶۔باب ۱۰۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۲۴:۔ اگر کسی شخص نے پیشاب کیا اور اس کی چھینٹ اس کی ران پر پڑ گئی اور اسی میں اس نے نماز پڑھ لی۔پھر یاد آیا کہ اس حصّے کو دھویا نہیں تو اس پر لازم ہے کہ اس حصّے کو دھوئے اور اپنی نماز پھر سے پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۶۷)

مُردار کے احکام

مسئلہ ۱۲۵:۔ اگر کسی شخص کا کپڑا کسی مردہ گدھے پر گر جائے تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۶۷)

مسئلہ ۱۲۶:۔ اگر کوئی کسی ایسے مُردہ انسان کی ہڈی کو مس کرے جس کو مرے ہوئے ایک سال گزر چکا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔اور کوئی حرج نہیں اگر مردہ انسان کے دانت کو زندہ شخص اپنے دانت کے عوض لگائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۶۷)

مسئلہ ۱۲۷:۔ لومڑی۔خرگوش اور درندوں کو چھونا جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔لیکن اپنا ہاتھ دھولینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۳۸۔حدیث ۴)

توضیح:۔ یہ دھونا طبعی کراہت کو دور کرنے کیوجہ سے ہے نہ کہ نجاست کی وجہ سے۔

مسئلہ ۱۲۸:۔ اگر کسی شخص کا کپڑا مردہ کتّے پر جا پڑے (اور وہ خشک ہو) تو اس پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے۔پھر اس میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۱۔باب ۲۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۲۹:۔ مردار کی اون (سے تیار شدہ کپڑے) میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اون میں روح نہیں ہوتی۔اسی طرح اس کے بال بھی پاک ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۳۰۔باب ۶۸۔حدیث ۱تا ۳)

مسئلہ ۱۳۰:۔ اگر خنزیر کپڑے کو لگ جائے جبکہ خشک ہو تو اس مقام پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے۔پھر اس میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۱۔باب ۲۶۔حدیث ۵)

خون کے احکام

مسئلہ ۱۳۱:۔ جس کپڑے پر خون لگا ہوا ہو لیکن وہ ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔خواہ اسے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔اور اگر ایک درہم سے زیادہ ہے اور اسے دیکھ بھی لیا ہے تو اسے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر بغیر پاک کئے نمازیں پڑھ لی ہیں تو ان کا اعادہ کرنا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۳۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۳۲:۔ اگر لباس پر خون ایک درہم کی مقدار جتنا ہو تو اگر اس لباس کے علاوہ دوسرا لباس موجود ہے تو اسے بدل ڈالے اور نماز پڑھے۔اور اگر دوسرا نہیں ہے تو نماز جاری رکھے۔اس کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۳۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۳۳:۔ جس کپڑے پر اس جانور کا خون لگا ہوا ہو جس کو ذبح نہیں کیا جاتا جیسے مچھلی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وغیرہ تو اس کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۷۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۳۴:۔ اگر کپڑے پر مچھروں کا خون لگا ہوا ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اگر چہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔لیکن کھٹمل کے خون کا طاہر کر لینا افضل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۷۔حدیث ۸، ۹)

مسئلہ ۱۳۵:۔ اگر کپڑوں پر پسوؤں کا خون لگا ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اگر چہ وہ خون بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۰۳۶۔باب ۲۰۔حدیث ۷)

مسئلہ ۱۳۶:۔ اگر کسی شخص کو کوئی زخم آ گیا ہے اور اس سے خون بہہ کر اس کے کپڑوں میں لگ رہا ہے تو اگر وہ اسے نہ دھوئے تو کوئی حرج نہیں ہے جب تک وہ اچھا نہ ہو جائے یا خون بند نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۶۷)

مسئلہ ۱۳۷:۔ اگر کسی کے کپڑے میں درہم کی مقدار سے زیادہ خون لگا ہو لیکن وہ اسے نہ دیکھے اور نماز پڑھ لے اور نماز پڑھ چکنے کے بعد وہ نظر آئے تو اس کی نماز صحیح ہے اور نماز کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۰۳۵۔باب ۲۰۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۳۸:۔ اگر کپڑے پر خونِ حیض لگا ہوا ہو چاہے کم ہو یا زیادہ تو اس میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔اور اگر نماز پڑھ لی ہے تو اس کا اعادہ کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ :۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۸۷۔باب ۲۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۳۹:۔ اگر کسی شخص کو پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں جن سے ہر وقت خون رِستا رہتا ہو تو وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے اگر چہ اس کا خون جاری ہو۔

حوالہ:۔(فرمانِ صادقینؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۱۔صفحہ ۱۷۸۔باب ۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۴۰:۔ اگر کسی بھی قسم کے زخم کو دھونا ہو تو اس کے اردگرد کے حصے کو دھو لینا کافی ہے اور اندرونی حصے کو دھونے کی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۸۹۔باب ۲۴۔حدیث ۳)

سونے اور چاندی کے برتنوں کے احکام

مسئلہ ۱۴۱:۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں یا ایسے برتنوں میں جن میں سونے چاندی کی آمیزش ہو کھانا پینا ممنوع ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۲۶ ۔باب ۶۵۔حدیث ۲، ۵، ۸)

مسئلہ ۱۴۲:۔ اس تیل کی شیشی سے تیل لگانا یا اس کنگھی سے کنگھی کرنا جس میں چاندی لگی ہوئی ہو مکروہ ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۲۸۔باب ۶۶۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۴۳:۔ اس پیالے میں جس میں چاندی لگی ہوئی ہو پانی وغیرہ پیا جا سکتا ہے۔ البتہ چاندی والی جگہ کو منہ نہ لگائے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۲۸۔باب ۶۶۔حدیث ۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۴۴:۔ ایسی چارپائی جس میں خالص سونا لگا ہوا ہو گھر میں رکھنا جائز نہیں لیکن اگر صرف سونے کا پانی لگا ہوا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ۴۲۹۔ باب۔ ۶۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ۱۴۵:۔ تعویذ وغیرہ چاندی کے خول میں بند کر کے پہننا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ۴۲۹۔ باب ۶۷۔ حدیث۲)

مسلمانوں سے خریدا ہوا مال

مسئلہ۱۴۶:۔ جو مال کسی مشرک سے خریدا جائے تو اس کی طہارت کے بارے میں اس سے سوال کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر کسی ایسے سے خریدے جو نماز پڑھتا ہو تو پھر یہ سوال نہ کرے اگر چہ وہ شخص (بیچنے والا) آلِ محمدؐ کی معرفت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ۴۱۸۔ باب ۵۰۔ حدیث ۷)

مسئلہ۱۴۷:۔ اگر سرِ راہ ایک دسترخوان ملے جس میں بہت سا گوشت۔ روٹیاں۔ پنیر اور انڈے وغیرہ ہوں تو اس کی قیمت مقرر کر لی جائے اور پھر وہ سب کچھ کھا لیا جائے۔ اگر اس کا مالک مل جائے تو وہ قیمت اس کے حوالے کر دی جائے۔ اور کھاتے وقت اس بات کا خیال نہیں کیا جائے گا کہ وہ دسترخوان کسی مسلمان کا تھا یا کسی غیر مسلم کا۔ کیونکہ جب تک علم نہ ہو اس وقت تک وسعت و گنجائش موجود رہتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ۴۱۸۔ باب ۵۰۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ۱۴۸:۔ یہودی۔ نصرانی اور مجوسی وغیرہ کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ کھانا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسلمان کا ہو اور وہ غیر مسلم ہاتھ دھولے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۲۱۔باب ۵۴۔حدیث ۱)

احکامِ وضو

مسئلہ ۱۴۹:۔ طریقۂ وضو یہ ہے کہ ایک چلّو پانی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ پر ڈالے اور پورے چہرے کو دھوئے۔اس کے بعد ایک چلّو لیکر داہنے ہاتھ کو کہنی سے لیکر انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھوئے۔پھر سر کے اگلے حصّے کا مسح کرے پھر ہاتھ کی تری سے دونوں پاؤں کا مسح کرے۔داہنے پاؤں کا داہنے ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کا بائیں ہاتھ سے۔وضو صرف اتنا ہی ہے۔اس میں زیادتی نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۷۔حدیث ۴،۸)

توضیح:۔ اس مسئلے میں دو باتوں پر دھیان دینا ضروری ہے۔ایک تو یہ کہ چہرے اور ہاتھوں کو صرف ایک ایک بار دھویا جائے گا۔اس سے زیادہ نہیں۔دوسری بات یہ کہ دونوں صورتوں میں پانی کی مقدار ایک چلّو سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔یہ بہت اہم باتیں ہیں اس لئے انہیں معمولی نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ ان پر صحتِ وضو کا دارومدار ہے اور اگر وضو غلط ہوگیا تو نماز بھی باطل ٹھہرے گی اس مسئلے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ہم تین احادیثِ معصومینؑ۔پیش کرتے ہیں تاکہ کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔

(الف) ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۷۔حدیث ۹ میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔"حضرتِ امیر المومنینؑ ایک ایک بار ہی دھوتے تھے۔یہ دلیل ہے کہ وضو میں ایک ایک بار ہی دھونا چاہئے"۔

(ب) ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۴۔حدیث ۲ میں امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

"وضو ایک حد ہے حدودِ خدا سے۔ تاکہ اللہ یہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی۔

(ج) ۔فروعِ کافی ۔کتاب طہارت ۔باب ۱۴۔حدیث ۳ میں امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں۔ "میرے والدؑ فرمایا کرتے تھے۔ "وضو کے پانی کے لئے ایک حد ہے۔ جو اس سے زیادہ خرچ کرے گا اس کو اجر نہ ملے گا"۔ اور میرے والدؑ زیادہ خرچ کرنے والے سے جھگڑا کرتے تھے۔ پانی صرف اتنا ہو کہ اس سے (ایک ایک بار) منھ ہاتھ دھولو اور سر اور پاؤں کا مسح کرلو"۔

مسئلہ ۱۵۰:۔ چہرے کی حد یہ ہے کہ جس حصے کو انگشتِ شہادت ۔درمیانی انگلی اور انگوٹھا گھیرے اور بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک دھوئے۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ چہرے میں داخل نہیں اور نہ کنپٹی چہرے میں داخل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۱۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۵۱:۔ وضو میں داڑھی کے اندرونی حصے میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانے سے معصومؑ نے منع فرمایا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۱۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۵۲:۔ عورتوں پر فرض ہے کہ جب بانہوں کو دھوئیں تو شکمِ دست کی طرف سے پانی ڈالکر دھونا شروع کریں۔ اور مرد کے لئے پشتِ دست پر پانی ڈال کر دھونا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۱۸۔حدیث ۶)

مسئلہ ۱۵۳:۔ سر پر مسح کیلئے تین انگلیوں سے مسح کرنا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۱۹۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۵۴:۔ پیروں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا ہاتھ پیروں کی انگلیوں پر رکھے اور اسے گھسیٹ کر ٹخنوں تک لائے۔دو انگلیوں سے مسح کرنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۹۔حدیث ۵)

مسئلہ۱۵۵:۔ موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے چاہے وہ مرض کی وجہ سے ہو یا تقیہ کی وجہ سے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۰۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۱۵۶:۔ وضو کو اس کی خاص ترتیب کے ساتھ بجالانا لازم ہے۔چنانچہ اگر دایاں ہاتھ دھونا بھول جائے اور بایاں ہاتھ دھولے تو ضروری ہے کہ دائیں ہاتھ کو دھوئے اور بائیں ہاتھ کو دوبارہ دھوئے۔ہاں اگر بایاں ہاتھ دھونا بھول گیا ہے تو صرف بائیں کو دھوئے اور جو وضو کیا ہے اس کا اعادہ نہ کرے۔اسی طرح اگر منہ سے پہلے ہاتھ دھولئے یا اگر سر کے مسح سے پہلے پاؤں کا مسح کرلے تو وضو کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۱۔حدیث ۴،۶)

مسئلہ۱۵۷:۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا واجب نہیں بلکہ مقدماتِ نماز سے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۱۶۔حدیث ۳)

مسئلہ۱۵۸:۔ اگر وضو کے دوران کوئی اور ضرورت پیش آجائے اور وضو کا پانی خشک ہو جائے تو وضو کا اعادہ کرنا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۱۔حدیث ۷، ۸)

مسئلہ۱۵۹:۔ عورت کیلئے تمام نمازوں میں جائز ہے کہ وہ بغیر مقنع سر سے ہٹائے ہوئے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس میں اپنی انگلیاں داخل کرے اور اپنے سر پر مسح کر لے۔ لیکن مغرب اور صبح کی نمازوں کیلئے وضو کرے تو مسح کیلئے اپنے سر سے مقنع کو ہٹا لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۹۹)

مسئلہ ۱۶۰:۔ عورت اپنی اوڑھنی پر مسح نہیں کر سکتی بلکہ اسے چاہئے کہ اپنے سر پر مسح کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ا۔ صفحہ ۲۷۸۔ باب ۳۸۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۱۶۱:۔ اگر کسی نے وضو کیا مگر اس کے چہرے کا کچھ حصہ خشک رہ گیا اور وہاں پانی نہیں پہنچا تو اس کیلئے جائز ہے کہ اپنے وضو کے بعض اعضاء سے پانی لے کر اسے تر کر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۳۳)

مسئلہ ۱۶۲:۔ اگر ایک شخص نے وضو کیا مگر سر کا مسح بھول گیا۔ یہاں تک کہ وہ نماز کیلئے کھڑا ہو گیا تو اس کو چاہئے کہ یاد آنے پر نماز کو توڑ دے اور اپنے سر کا مسح کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۳۶)

توضیح:۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر اعضائے وضو خشک ہو گئے ہوں تو اسے از سرِ نو وضو بھی کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۶۳:۔ جو شخص اپنے وضو کے اندر کسی بات میں شک کرے تو اگر وہ ابھی وہیں وضو کی جگہ بیٹھا ہے تو دوبارہ وضو کرے۔ لیکن اگر اپنی جگہ سے اٹھ گیا ہے اور پھر اسے وضو کی کسی بات میں شک ہو تو اس شک کی طرف توجہ نہ دے جب تک اس کو پورا یقین نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۳۶)

مسئلہ ۱۶۴:۔ اگر کسی کو وضو میں شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں اور حدث کا یقین ہو تو اس کو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چاہئے کہ وضو کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۳۶)

مسئلہ ۱۶۵:۔ جس شخص کو حدث میں شک ہو کہ وہ صادر ہوا یا نہیں اور وضو کا یقین ہو تو شک یقین کو نہیں توڑتا جب تک کہ اس کو حدث کا یقین نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۳۶)

مسئلہ ۱۶۶:۔ جس شخص کو وضو کا بھی یقین ہو اور حدث کا بھی یقین ہو مگر یہ یاد نہ ہو کہ حدث وضو سے پہلے صادر ہوا تھا یا وضو کے بعد تو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۳۶)

توضیح:۔ ان تینوں احکام میں "حدث" سے مراد ریح کا خارج ہونا ہے۔

مسئلہ ۱۶۷:۔ اگر کسی نے سر پر مہندی لگائی ہوئی ہو تو وہ وضو کرتے وقت مہندی پر مسح نہیں کر سکتا جب تک مسح کا پانی سر کے چمڑے یا اس کے بالوں پر نہ پہنچائے۔ لیکن اگر سر پر صرف مہندی کا رنگ لگا ہو تو اس پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۲۷۷۔ باب ۳۷۔ حدیث ۱، ۳)

مسئلہ ۱۶۸:۔ اس طشت میں یا اس لوٹے وغیرہ سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں یا جس میں چاندی یا سونا لگا ہوا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۲۹۶۔ باب ۵۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۶۹:۔ وضو یا غسل کا پانی گٹر میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ لیکن اگر اسے کسی ایسے سوراخ میں ڈال دیا جائے جس میں ہر قسم کا پانی بہا دیا جاتا ہے اور وہ اسے جذب کر لیتا ہے تو اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسن عسکریؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۲۹۷۔باب ۵۶۔حدیث ۱)

احکامِ جبیرہ

مسئلہ ۱۷۰:۔ گر کسی کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو یا زخم آیا ہوا ہو اور اس نے اس پر دوا کا لیپ لگایا ہوا ہو تو اسے یہ کافی ہے کہ اس لیپ پر مسح کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۲۷۷۔باب ۳۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۷۱:۔ وہ شخص جس کا وضو والا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو یا کوئی زخم ہو اور اس پر پٹیاں بندھی ہوئی ہوں تو جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے یعنی جہاں پٹیاں وغیرہ نہیں ہیں اسے تو دھوئے اور جسے نہیں دھو سکتا اس کے اوپر صرف تر ہاتھ پھیر دے۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جبکہ پانی نقصان دیتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۲۸۱۔باب ۳۹۔حدیث ۱،۲)

مبطلاتِ وضو

مسئلہ ۱۷۲:۔ وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ پیشاب، پاخانہ، منی یا ریح نکلنے سے اور اس نیند سے جو عقل کو زائل کردے۔ لیکن اگر آواز کو سنتا رہے (یعنی آوازوں میں تمیز کرنے کے قابل رہے) تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۲۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۷۳:۔ قے آنے۔ نکسیر پھوٹنے۔ ناخن یا بال کاٹنے اور عورت سے بوس وکنار کرنے یا عورت کی شرمگاہ کو مسح کرنے یا اس کے پاس لیٹ رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۲۔حدیث ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲)

مسئلہ ۱۷۴:۔ اگر کدو دانہ یا چھوٹے چھوٹے باریک کیڑے نکلیں تو اس کے لئے وضو کا اعادہ نہیں ہے۔مگر یہ اس وقت ہے جب اس میں سے کوئی مواد وغیرہ نہ نکلے۔اور اگر کوئی مواد وغیرہ نکلے تو اس میں استنجاء اور وضو دونوں ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔حدیث ۱۳۸)

مسئلہ ۱۷۵:۔ اگر دونوں اطراف سے خون۔پیپ۔مذی یا وذی (رطوبت) وغیرہ نکلے تو اس میں نہ وضو ہے نہ استنجاء۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔حدیث ۱۳۸)

مسئلہ ۱۷۶:۔ اگر کسی شخص نے اپنی مقعد کے اندرونی حصے کو یا عضوِ تناسل کے اندرونی حصے کو مس کیا ہے تو اس پر لازم ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔اور اگر وہ نماز میں ہے تو نماز کو قطع کرے۔وضو کرے اور پھر سے نماز پڑھے۔اور اگر اس نے اپنے عضوِ تناسل کے سوراخ کو کھولا ہے تو دوبارہ وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔حدیث ۱۴۸)

مسئلہ ۱۷۷:۔ اگر کوئی شخص حقنہ یا شیاف (تر اور خشک انیا) لگوائے اور صرف وہی دوا اس میں سے نکل آئے تو اس پر وضو نہیں ہے۔لیکن اگر اس کے ساتھ کچھ مواد وغیرہ بھی نکلے تو اس پر استنجاء اور وضو دونوں واجب ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔حدیث ۱۴۸)

مسئلہ ۱۷۸:۔ قہقہہ لگانا وضو کو نہیں توڑتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷۔باب ۶۔حدیث

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

(۸۰۴

احکامِ غسل

__مسئلہ ۱۷۹:-__ مندرجہ ذیل غسل واجب ہیں:-

جنابت - روزِ جمعہ - عیدین - احرام باندھنے کے وقت - مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کیلئے - روزِ عرفہ - زیارتِ بیت اللہ کیلئے - کعبے میں داخل ہونے سے پہلے - ۱۹، ۲۱، ۲۳ رمضان کی شب میں - حیض - استحاضہ - نفاس - میّت - استسقاء اور مولود کا غسل -

__حوالہ:-__ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ - فروعِ کافی - کتابِ طہارت - باب ۲۵ - حدیث ۱، ۲)

غسل دو طریقے سے کیا جاتا ہے - غسلِ ترتیبی اور غسل ارتماسی -

__مسئلہ ۱۸۰:-__ غسل ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار اپنی شرمگاہ کو دھوئے - پھر تین بار سر پر پانی ڈالے - پھر دائیں طرف دو بار اور بائیں طرف دو بار اس طرح دھوئے کہ پانی پورے بدن پر جاری ہو جائے -

__حوالہ:-__ (فرمانِ امام محمد باقرؑ - فروعِ کافی - کتابِ طہارت - باب ۲۸ - حدیث ۳)

__مسئلہ ۱۸۱:-__ غسل ارتماسی یہ ہے کہ جو شخص جنب ہو گیا ہو تو وہ اپنا سارا بدن پانی میں ایک بار ہی ڈبو دے تو یہ اس کے غسل کیلئے کافی ہے -

__حوالہ:-__ (فرمانِ امام محمد باقرؑ - فروعِ کافی - کتابِ طہارت - باب ۲۸ - حدیث ۵)

__توضیح:-__ یہاں تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے - اوّل نیت یعنی غسل حدث کے دور کرنے - نماز کے مباح ہونے اور واجب قربۃً الی اللہ کی نیت سے کیا جائے اور اس سلسلے میں صرف نیت کر لینا کافی ہے - زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں - دوئم یہ کہ ابتدائے غسل کرنے سے پہلے اگر بدن پر کوئی چکنائی وغیرہ ہو تو اسے دور کر لیا جائے تا کہ پانی جلد تک

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پہنچ سکے۔ سوئم یہ کہ غسلِ ارتماسی دریاؤں۔ نہروں۔ تالابوں یا پانی کے کسی ایسے ذخیرے میں کیا جاتا ہے جو مقدارِ کُر کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ صرف اسی صورت میں ایک بار ڈبکی لگانے سے انسان طاہر ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ۱۸۲:۔ اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں تو ایک ہی غسل کافی ہے اور ان سب میں غسلِ جنابت کو اوّلیت حاصل ہے۔ ایک غسل کر لینے کے بعد باقی غسلوں کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۲۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ۱۸۳:۔ غسل کے بعد وضو کرنا بدعت ہے۔ لیکن جنابت کے علاوہ ہر غسل سے پہلے وضو کر لینا بہتر ہے۔ البتہ غسلِ جمعہ کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ یہ واحد غسل ہے جس کے بعد وضو کرنا پڑتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۲۸۔ حدیث ۱۱، ۱۳)

مسئلہ۱۸۴:۔ غسلِ جنابت اس وقت واجب ہوتا ہے جب مادۂ منویہ شہوت کے ساتھ اور ٹپک کر نکلے اور ساتھ ساتھ تھکن بھی محسوس کرے۔ اور اگر وہ کوئی ایسی تری ہے جس کے ساتھ نہ شہوت و لذّت ہے اور نہ ہی تھکاوٹ تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۴۰۴۔ باب ۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ۱۸۵:۔ غسلِ جنابت اس وقت بھی واجب ہو جاتا ہے جب مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جائیں چاہے انزال ہو یا نہ ہو اور شرمگاہیں مل جانے کا مطلب یہ ہے کہ مرد کے عضو کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۹۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۸۶:۔ اگر بغیر مباشرت کئے صرف چھیڑ چھاڑ سے مرد یا عورت کو انزال ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا اور اگر انزال نہ ہو تو صرف چھیڑ چھاڑ سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۲۹۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۱۸۷:۔ احتلام سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔لیکن مرد اگر جاگنے کے بعد جسم یا کپڑے پر منی کا کوئی نشان نہ پائے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۰۔حدیث ۱،۶،۷)

مسئلہ ۱۸۸:۔ اگر کوئی شخص مریض ہو اور وہ شہوت بھرا خواب دیکھے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہ پائے۔البتہ بعد میں تھوڑی سی رطوبت نکلے تو اس پر غسل واجب ہے کیونکہ مریض کی رطوبت قوت کے ساتھ نہیں بلکہ کچھ دیر بعد آہستہ سے نکلتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۰۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۸۹:۔ اگر کوئی شخص صبح کو بیدار ہونے کے بعد اپنے کپڑے یا ران پر منی دیکھتا ہے جبکہ اسے خواب میں بظاہر کوئی احتلام نہیں ہوا تو اس پر غسل واجب ہے اور اگر اس نے اسی حالت میں نماز پڑھ لی ہے تو اسے چاہئے کہ غسل کرنے کے بعد نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۴۰۷۔باب ۱۰۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۹۰:۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ فرج کے علاوہ مباشرت کرے اور اسے انزال بھی ہو جائے تو مرد پر تو غسل واجب ہے لیکن عورت پر واجب نہیں۔اور اگر مرد کو بھی انزال نہ ہوا ہو تو اس پر بھی غسل واجب نہ ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۴۰۸۔باب ۱۱۔حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۹۱:۔ اگر کوئی عورت غسلِ جنابت کرے اور اس کے بعد دیکھے کہ اس کی شرمگاہ سے مرد کا نطفہ خارج ہو رہا ہے تو اس پر دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ نہ ہی اس کی شرمگاہ پر مرد کی منی لگ جانے کی وجہ سے اس پر غسل واجب ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۴۰۹۔ باب ۱۳۔ حدیث ۳،۴)

مسئلہ ۱۹۲:۔ اگر کوئی جنب ہو اور غسل کرنا بھول جائے یا بغیر وضو کے نماز پڑھ لے تو اس پر ان تمام نمازوں کی قضا ہے جو اس نے اس حالت میں پڑھی ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۴۳۷۔ باب ۳۹۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۱۹۳:۔ اگر کوئی عورت جنب ہو اور اسے غسل سے پہلے حیض آ جائے تو وہ جنابت اور حیض دونوں کیلئے ایک ہی غسل کرے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۴۴۰۔ باب ۴۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۹۴:۔ ایسی عورت جو اپنے ہاتھوں میں کنگن وغیرہ پہنے ہوئے ہو اور یہ نہ جانتی ہو کہ وضو یا غسل میں پانی اس کے نیچے پہنچے گا یا نہیں تو وہ اسے حرکت دے تاکہ پانی اس کے نیچے پہنچ جائے ورنہ اسے اتار دے اور یہی صورت ایسی تنگ انگوٹھی کی ہے جس کے اندر پانی پہنچنے کا یقین نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۸۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۱۹۵:۔ غسل کرتے وقت عورت کیلئے اپنے بالوں اور چوٹی کو کنگھی سے سلجھانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ انہیں کھول کر ہر طرف سے جمع کرے اور اچھی طرح غسل کرے۔ (یعنی پانی زیادہ بہائے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب طہارت۔ باب ۲۸۔ حدیث ۱۷)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۹۶:۔ جب کا استبراء پیشاب ہے۔ اگر انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرے اور بعد میں کچھ منی ظاہر ہو تو اس پر واجب ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔ لیکن اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے تو اس پر دوبارہ غسل نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۱۔ حدیث ۱)

مسئلہ۱۹۷:۔ جس شخص نے غسل سے پہلے پیشاب کر لیا ہو اور وہ غسل کے بعد رطوبت دیکھے تو اس صورت میں اسے دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اس نے پیشاب کے بعد استبراء نہ کیا ہو تو اس کو استنجاء اور وضو کرنا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۱۔ حدیث ۲،۴)

مسئلہ۱۹۸:۔ اگر جب غسل کرے اور اس کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے اور پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو ان سب صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۹۔ حدیث ۵،۶)

مسئلہ۱۹۹:۔ اگر عورت غسل کرنا چاہے جبکہ اس کے بال دھاگے وغیرہ سے بندھے ہوئے ہوں اور وہ بالوں کو بھی نہ کھولے تو اس کیلئے اتنا پانی کافی ہوگا جو اس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ یعنی تین پیالے سر کیلئے اور دو دو پیالے دائیں اور بائیں جانب کیلئے۔ پھر پورے جسم پر ہاتھ پھیرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۔ صفحہ ۴۳۷۔ باب ۳۸۔ حدیث ۵)

جب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ

مسئلہ۲۰۰:۔ بغیر ہاتھ دھوئے کلّی کئے اور منہ دھوئے جب کیلئے کھانا پینا مکروہ ہے۔ لیکن اگر ہاتھ دھو کر کلّی کرکے اور منہ دھو کر کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۰۱:۔ جنب کے لئے جائز ہے کہ جس طرح چاہے اللہ کا ذکر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۲۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۰۲:۔ جنب اور حائض کیلئے جائز ہے کہ سجدہ والی سورتوں کے علاوہ باقی قرآن میں سے جس قدر چاہے پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۱۔صفحہ ۴۱۸۔باب ۱۹۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۰۳:۔ جنب آدمی تمام مساجد سے گزر تو سکتا ہے مگر بیٹھ نہیں سکتا اور مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی سے گزر بھی نہیں سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۲۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۰۴:۔ اگر جنب اور حائض کا کچھ مال مسجد میں رکھا ہو تو وہ اسے اٹھا کر لا سکتا ہے۔ لیکن کوئی چیز مسجد کے اندر جا کر نہیں رکھ سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۲۔حدیث ۷)

مسئلہ ۲۰۵:۔ اگر کوئی شخص مسجد میں سویا ہوا ہو اور اسے احتلام ہو جائے تو باہر نکلنے کیلئے تیمم کرے اور تیمم کے بغیر مسجد سے نہ گزرے۔ پھر باہر نکل کر غسل کرے۔ اور یہی حکم اس عورت کا ہے جسے مسجد میں حیض آ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۱۔صفحہ ۴۱۱۔باب ۱۵۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۰۶:۔ جنب آدمی کیلئے تیل مَل کر نہانا جائز نہیں۔ ہاں اُبٹن، خوشبو یا کوئی دوسری خوشبودار چیز مَلی ہو تو غسل جائز ہے اگرچہ غسل کے بعد اس خوشبو کا اثر باقی رہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ اور امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتابِ طہارت۔باب ۳۲۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۲۰۷:۔ خضاب لگا کر جب نہیں ہونا چاہئے جب تک خضاب اپنا مکمل اثر نہ کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۳۲۔حدیث ۸)

مسئلہ ۲۰۸:۔ جو شخص جب ہو اس کیلئے جائز ہے کہ خضاب لگائے اور جانور ذبح کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۳۲۔حدیث ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲)

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ جب ہونے (یعنی عورت سے مباشرت کرنے) سے پہلے خضاب نہ لگائے لیکن جب ہونے کے بعد خضاب لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۹:۔ نفاس والی عورت خضاب لگا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۴۲۱۔باب ۲۲۔حدیث ۹)

مسئلہ ۲۱۰:۔ اگر کوئی حیض والی عورت غسل حیض کرے اور اس کے جسم پر زعفران لگا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ا۔صفحہ ۴۲۹۔باب ۳۰۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۱۱:۔ جو شخص جب ہو اور سونے کا ارادہ کرے تو اس کیلئے بہتر ہے کہ سونے سے پہلے وضو کرلے اور اگر غسل کرلے تو اور بھی بہتر ہے۔لیکن اگر بغیر وضو اور غسل کے سو جائے تو بھی اس پر کوئی الزام نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۳۲۔حدیث ۹)

مسئلہ ۲۱۲:۔ مرد اگر جب ہو اور عورت جب یا حائض ہو تو ان کا پسینہ پاک ہے بشرطیکہ جنابت حلال طریقے سے ہوئی ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۳۔ حدیث ۱، ۳)

احکامِ تیمّم

مسئلہ ۲۱۳:۔ اس مٹی پر تیمّم کرنا ممنوع ہے جو راستے کے غبار سے ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیرؑ المومنین۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۳۹۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۲۱۴:۔ جو شخص سفر میں جب ہو اور سوائے برف کے کچھ نہ پائے تو بحالتِ مجبوری برف پر ہی تیمّم کرسکتا ہے۔ لیکن اسے چاہیۓ کہ آئندہ ایسی زمین پر نہ جائے جہاں اس کا دین برباد ہوتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۴۲۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ حدیث ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کیلئے کافی ہے جو ایسے مسائل میں سر کھپاتے رہتے ہیں کہ اگر قطب شمالی پر جائیں یا چاند پر جائیں تو نماز کیسے پڑھیں۔ یہ سب ذہنی عیاشی ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیۓ۔

مسئلہ ۲۱۵:۔ اگر کسی کو گیلی مٹی کے علاوہ کچھ ملے ہی نہیں تو مجبوراً اسی پر تیمّم کرلے کیونکہ اللہ عذر قبول کرنے والا ہے۔ لیکن یہ صرف اس صورت میں ہوگا جبکہ اس کے پاس نہ خشک کپڑا ہو اور نہ نمدہ وغیرہ جسے گیلی مٹی پر ڈال کر تیمّم کرسکے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۴۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۱۶:۔ چونے پر تیمّم جائز ہے لیکن راکھ پر جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۴۷۔ باب ۸۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۲۱۷:۔ اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہے اور کسی وجہ سے اتر نہیں سکتا اور وہ باوضو نہیں ہے تو وہ گھوڑے کے زین پوش ۔زین یا گھوڑے کی گردن کے بالوں سے تیمم کر سکتا ہے کیونکہ ان چیزوں میں غبار ہوتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲ ۔صفحہ ۳۴۸ ۔باب ۹ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۱۸:۔ انسان اگر ایسی حالت میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کوئی چیز میسر نہ ہو تو ایسی حالت میں کیچڑ پر تیمم کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲ ۔صفحہ ۳۴۸ ۔باب ۹ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۱۹:۔ ایک تیمم سے رات اور دن کی تمام نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں جب تک حدث صادر نہ ہو یا پانی مل جائے ۔اگر پانی ملنے کی امید ہو اور وہ گمان کرے کہ وہ اس کو پانے کی قدرت رکھتا ہے لیکن اس کا پانا اس پر دشوار ہو تو بھی تیمم ساقط ہو جائے گا۔اور اگر پانی نہ ملے تو اس پر لازم ہے کہ تیمم کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔فروع کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۴۰ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۲۰:۔ اگر نماز کے دوران پتہ چلے کہ پانی مل گیا ہے تو اگر رکوع میں نہیں گیا ہے تو نماز قطع کر کے وضو کرے ۔لیکن اگر رکوع میں چلا گیا ہے تو نماز جاری رکھے ۔اس صورت میں تیمم کافی ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔فروع کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۴۰ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۲۱:۔ اگر کوئی شخص کنویں کی طرف سے گزرے اور اس کے پاس ڈول نہ ہو تو اس کے لئے لازم نہیں کہ وہ کنویں میں اترے ۔بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتابِ طہارت ۔باب ۴۰ ۔حدیث ۷)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۲۲:۔ اگر کسی مسافر کے پاس پانی نہ ہو لیکن اس سے دو تیر کے فاصلے پر موجود ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور تیمم کرکے نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۴۰۔حدیث ۸)

مسئلہ۲۲۳:۔ اگر کوئی سفر میں جنب ہو جائے اور تھوڑا پانی اس کے پاس ہو کہ اگر وہ غسل کرتا ہے تو پیاسا رہنے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ ایک قطرہ بھی اس میں سے خرچ نہ کرے اور پاک مٹی سے تیمم کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب طہارت۔باب ۴۱۔حدیث ۱)

مسئلہ۲۲۴:۔ اگر تین افراد سفر میں ہوں۔ان میں سے ایک جنب ہو۔ایک مر گیا ہو اور ایک بے وضو ہو اور نماز کا وقت آگیا اور ان کے پاس صرف اتنا ہی پانی ہو کہ صرف ایک کیلئے کافی ہو تو جنب والا شخص غسل کرے گا اور میت کو تیمم کے ساتھ دفنا دیا جائے گا اور جو بے وضو ہے وہ بھی تیمم کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ۔ج ۱۔حدیث ۲۲۳)

مسئلہ۲۲۵:۔ اگر مسافر کو پانی نہ ملے تو جب تک وقت میں گنجائش ہے تلاش کرے اور جب وقت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۴۲۔باب ۱۔حدیث ۱)

توضیح:۔ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ پانی نہ ملنے کی صورت میں اوّل وقت نماز پڑھنے میں جلدی نہ کی جائے بلکہ بالکل آخری وقت میں نماز پڑھی جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران پانی میسر آجائے۔

مسئلہ۲۲۶:۔ اگر کوئی شخص پانی دستیاب نہ ہونے پر تیمم کرکے نماز پڑھے اور پھر نماز کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وقت کے اندر پانی مل جائے تو اس کی پڑھی ہوئی نماز کافی ہے اور اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۵۶۔ باب ۱۴۔ حدیث ۷)

مسئلہ ۲۲۷:۔ جس شخص کو پانی سے ضرر پہنچنے کا خطرہ ہو اور اس کے باوجود وہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو جنب کر لے تو اس کو غسل کرنا پڑے گا خواہ اس سے نقصان ہی کیوں نہ پہنچے۔ لیکن اگر اسے احتلام ہوا ہے تو پھر تیمم کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۵۸۔ باب ۱۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۲۸:۔ ایک شخص جنب ہو جاتا ہے اور اسے غسل کیلئے پانی نہیں ملتا یہاں تک کہ نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور وہ مٹی سے تیمم کرتا ہے۔ پھر وہ پانی کے پاس سے گزرتا ہے مگر یہ خیال کر کے کہ پانی اور مل جائے گا غسل نہیں کرتا حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر وہ کسی پانی تک نہیں پہنچتا اور اب نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے تو اسے چاہئے کہ از سر نو تیمم کرے اور نماز پڑھے۔ کیونکہ اس کا پہلا تیمم تو اسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب وہ پانی کے پاس سے گزرا تھا مگر غسل نہیں کیا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۶۰۔ باب ۱۹۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۲۲۹:۔ اگر ایک شخص سفر کی حالت میں جنب ہو جاتا ہے اور اس کے پاس صرف اس قدر پانی ہے جو وضو کے لئے کافی ہے تو وہ غسل کے عوض تیمم کر لے اور وضو نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۶۴۔ باب ۲۴۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۲۳۰:۔ اگر ایک شخص نماز کیلئے وضو کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے۔ پھر بقدر وضو قیمتاً ملتا ہے مگر مہنگا بہت ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنی استطاعت کے مطابق پانی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

خریدے اور اس صورت میں اس کیلئے تیمم جائز نہیں۔ مگر یہ کہ بالکل ہی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۶۵۔ باب ۲۶۔ حدیث ۲،۱)

مسئلہ ۲۳۱:۔ اگر ایک شخص بیوی کے ہمراہ سفر کر رہا ہو اس کے پاس بقدرِ غسل پانی موجود نہ ہو تو اس کیلئے بیوی سے مباشرت کرنا مکروہ ہے۔ مگر یہ کہ اس پر شہوت کا غلبہ ہو یا ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۶۵۔ باب ۲۷۔ حدیث ۲،۱)

مسئلہ ۲۳۲:۔ ایسی جگہ قیام کرنا مکروہ ہے جہاں پانی نہ ہو اگرچہ یہ قیام کسی جائز غرض کے لئے ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۶۶۔ باب ۲۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۳۳:۔ جس شخص کے پھوڑا یا زخم ہو یا جس کے چیچک نکلی ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور ایسا شخص جنب ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ غسل نہ کرے بلکہ تیمم کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروع کافی۔ کتابِ طہارت۔ باب ۴۴۔ حدیث ۲،۱)

مسئلہ ۲۳۴:۔ وضو۔ جنابت اور حیض کے عوض جو تیمم کیا جاتا ہے وہ ایک جیسا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے۔ پھر دونوں کو جھاڑ کر پیشانی کا مسح کرے۔ اس کے بعد دوبارہ ہاتھ زمین پر مارے اور جھاڑ کر کلائی سے انگلیوں کے سروں تک مسح کرے۔ پہلے دائیں ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ اور امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۳۔ باب ۱۱۔ حدیث ۶،۵۔ باب ۱۲۔ حدیث ۶،۴،۲۔ باب ۲۹۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ حیض

مسئلہ۲۳۵:۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب حیض ۔باب ا ۔حدیث ا)

توضیح:۔ عورت کو چاہئے کہ جوں ہی خون دیکھے تو فوراً نماز چھوڑ دے ۔اب اگر یہ خون تین دن کے اندر اندر بند ہو جائے تو عورت کو اس دوران چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا پڑھنی پڑے گی کیونکہ یہ خونِ حیض نہیں تھا۔اسی طرح اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے حیض نہیں سمجھا جائے گا اور استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا پڑے گا جن کا بیان آئندہ سطور میں آئے گا۔

مسئلہ۲۳۶:۔ اگر عورت حیض سے قبل زردی دیکھے تو وہ حیض ہے اور اگر حیض کے بعد زردی دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب حیض ۔باب ۳ ۔حدیث ۴)

مسئلہ۲۳۷:۔ جو خون ایامِ حیض سے پہلے آئے وہ خون حیض ہے اور جو ان ایام کے بعد آئے وہ حیض نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲ ۔صفحہ ۴۹ ۔باب ۱۵ ۔حدیث ۲)

توضیح:۔ ''ایامِ حیض'' سے مراد عورت کی عادت ہے یعنی وہ ایام جن میں وہ عموماً خونِ حیض دیکھتی ہو۔

مسئلہ۲۳۸:۔ اگر ایک باکرہ لڑکی پہلی بار حیض دیکھے۔ایک مہینے میں دو دن آئے۔ دوسرے میں تین دن اور اس طرح ہر ماہ اختلافی صورت رہے اور اسی میں چند روز برابر خون نہ آئے تو جب تک دس دن پورے نہ ہوں تو وہ جب تک خون دیکھے جائے تو نماز

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ترک کرے۔ جب کبھی دو ماہ کے دن برابر ہو جائیں تو یہی اس کے ایام قرار پائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب حیض۔باب ۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۳۹:۔ جب کسی باکرہ عورت کو پہلی بار حیض آئے اور پھر مسلسل تین ماہ تک جاری رہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا حیض کتنے دن ہے تو وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عادت کی طرف رجوع کرے گی۔اور اگر ان کی عادت میں بھی اختلاف ہو تو پھر وہ زیادہ سے زیادہ دس دن اور کم از کم تین دن تک اپنے کو حائض سمجھے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۴۲۔باب ۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۴۰:۔ اگر ایک عورت کو عام طور پر سات یا آٹھ دن خون آیا کرتا ہے لیکن کبھی ایسا ہو جائے کہ تین دن بعد حیض بند ہو جاتا ہے یا ایک دن خون آتا ہے اور دوسرے دن بند ہو جاتا ہے تو وہ جب خون دیکھے تو نماز روزے سے رک جائے اور جب پاک ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھے (خون کے ایام میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا نہیں ہوگی)۔پس جب اس کے حیض والے دن (سات یا آٹھ دن) گزر جائیں اور اس کی طہارت باقی رہے تو وہ نماز پڑھے۔اور اگر پھر بھی خون دیکھے تو پھر وہ مستحاضہ تصور کی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۳۹۔باب ۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۴۱:۔ حیض والی عورت پر نماز کی قضا واجب نہیں ہے۔البتہ اس کے روزے کی قضا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۶۹۔باب ۴۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۴۲:۔ جس عورت کو خون جاری ہو اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ خونِ حیض ہے یا استحاضہ تو اگر وہ خون گرم۔گاڑھا۔سیاہی مائل ہو اور اچھل کر سوزش کے ساتھ نکلتا ہو تو سمجھ لے کہ یہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حیض ہے اور اگر خون زرد اور ٹھنڈا ہو تو یہ استحاضہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۹۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۴۳:۔ اگر یہ اشتباہ پڑ جائے کہ خون حیض ہے یا خونِ بکارت۔تو عورت کو چاہئے کہ وہ روئی کو فرج میں داخل کرے اور کچھ دیر کیلئے چھوڑ دے۔پھر ہلکے سے باہر نکالے۔اگر روئی پر حلقہ ہے تو یہ خونِ بکارت ہے۔اور اگر روئی پر پھیلا ہوا ہے تو یہ خونِ حیض ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۱۰۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۴۴:۔ اگر کسی عورت کو فرج میں زخم ہو جس سے خون جاری ہو اور وہ یہ تمیز نہ کر سکتی ہو کہ یہ زخم کا خون ہے یا حیض کا تو اسے چاہئے کہ دونوں پیر اٹھا کر اپنی بیچ کی انگلی داخل کرے۔اگر خون داہنی طرف سے نکلتا محسوس ہو تو یہ حیض ہے اور اگر بائیں طرف سے نکلے تو زخم کا خون ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۱۰۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۴۵:۔ جس عورت کا خون آنا بند ہو گیا ہو لیکن وہ یہ نہ جان سکے کہ آیا وہ طاہر ہو گئی یا نہیں تو اس کا استبراء یہ ہے کہ وہ اپنا شکم دیوار سے لگا کر کھڑی ہو اور سفید روئی اپنی فرج میں داخل کرے اور داہنا پاؤں اٹھائے اور پھر روئی نکال کر دیکھے۔اگر روئی پر گاڑھا خون مکھی کے سر کے برابر بھی ہو تو وہ طاہر نہیں ہوئی۔اور اگر نہ نکلے تو وہ طاہر ہے۔غسل کر کے نماز پڑھے۔اگر بعد میں زردی نظر آئے تو اسے حیض نہ سمجھے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۵۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۲۴۶:۔ اگر حاملہ عورت کو خون آئے تو اسے چاہئے کہ نماز کو ترک کر دے کیونکہ بعض اوقات حاملہ کو بھی حیض آجاتا ہے۔وجہ یہ ہے کہ رحمِ مادر میں بچے کی غذا خونِ حیض ہے۔اور

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جب خون زیادہ ہو جاتا ہے اور بچے کی ضرورت سے بچ رہتا ہے تو باہر نکال دیا جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۱۱۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۲۴۷:۔ وہ حائض عورت جو وقتِ عصر طاہر ہوئی ہو وہ نمازِ ظہر نہیں پڑھے گی۔ بلکہ وہی نماز پڑھے گی جس کے وقت میں وہ طاہر ہوئی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۱۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۴۸:۔ اگر ایک عورت کو صبح سویرے یا کچھ دن بلند ہونے یا زوال کے وقت خونِ حیض آجائے تو اس کو چاہئے کہ روزہ افطار کرے۔اور اگر زوال کے بعد یا عصر کے بعد آئے تو روزے کو برقرار رکھے مگر اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۵۹۷۔باب ۵۰۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۴۹:۔ اگر کسی عورت نے ابھی ظہر کی دو ہی رکعت پڑھی تھیں کہ اس نے دیکھا کہ خونِ حیض آگیا تو وہ نماز چھوڑ کر اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ ظہر کی بقیہ دو رکعات کی قضا نہیں پڑھے گی۔لیکن اگر وہ مغرب کی نماز دو رکعت پڑھ چکی تھی کہ اسے حیض کا خون آتا ہوا دکھائی دیا تو وہ نماز چھوڑ کر اپنے مصلّے سے اٹھ کھڑی ہوگی اور حیض سے طاہر ہونے کے بعد ایک رکعت کی قضا کرے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۹۸)

مسئلہ ۲۵۰:۔ اگر مرد عورت سے حالتِ حیض میں مجامعت کرے تو اگر حیض کی ابتداء میں مجامعت کرتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر وسطِ حیض میں مجامعت کی ہے تو نصف دینار اور اگر آخر میں مجامعت کی ہے تو ایک چوتھائی دینار صدقہ دے۔ دوسری روایت میں حالتِ حیض میں مجامعت کرنے کا کفارہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مسکین

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کو پیٹ بھر کے کھانا کھلا دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۹۹، ۲۰۰)

مسئلہ ۲۵۱:۔ جب کسی عورت کا خونِ حیض آنا بند ہو جائے اور اس کا شوہر اس سے مباشرت کرنا چاہے تو عورت اپنی شرمگاہ کو دھو لے۔ پھر مرد چاہے تو غسل سے پہلے اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۵۷۔ باب ۲۷۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ صرف اجازت ہے اور وہ بھی کراہت کے ساتھ جبکہ افضل یہ ہے کہ مرد عورت کے غسل کر لینے کے بعد ہی مجامعت کرے۔

مسئلہ ۲۵۲:۔ عورت کے لئے غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کا طریقہ ایک ہی ہے۔ اسی طرح وضو۔ غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کے عوض تیمم کرنے کی کیفیت بھی ایک جیسی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۵۴۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱، ۲)

مسئلہ ۲۵۳:۔ اگر کوئی حائض اس حالت میں غسل کرے کہ زعفران بدن پر ملا ہوا ہو۔ اب وہ پانی سے نہ دُھلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کا غسل صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتابِ حیض۔ باب ۶۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۲۵۴:۔ عورت حیض کی حالت میں خضاب لگا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروع کافی۔ کتابِ حیض۔ باب ۲۲۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ صرف اجازت ہے مگر کراہت کے ساتھ کیونکہ خضاب لگانے اور زیب و زینت کرنے سے مرد میں رغبت پیدا ہوتی ہے اور وہ مباشرت کی طرف مائل ہوتا ہے جبکہ اس حالت میں مباشرت ممنوع ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۲۵۵:۔ حیض والی عورت مریض کے سرہانے بیٹھ سکتی ہے۔البتہ جب وفات کا وقت قریب ہو اور وفات کا اندیشہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس سے الگ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۶۷۴۔باب ۴۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۵۶:۔ اگر حائض عورت آیتِ سجدہ (توجہ سے) سنے تو حالتِ نجاست میں ہی فوراً سجدہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب حیض۔باب ۱۸۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۵۷:۔ حیض کے بند ہونے کی آخری حد پچاس سال ہے لیکن قریشی عورت اس سے زیادہ دنوں میں مایوس ہوتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب حیض۔باب ۲۰۔حدیث ۳،۴)

مسئلہ ۲۵۸:۔ جس عورت کا حیض دو سال سے بند ہو اور پھر کچھ خون دکھائی دے تو اسے چاہئے کہ حقیقت ظاہر ہونے تک نماز ترک کیے رہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب حیض۔باب ۲۰۔حدیث ۱)

احکامِ استحاضہ

استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔۱۔قلیلہ ۲۔متوسطہ ۳۔کثیرہ۔اور ان کی پہچان یہ ہے کہ عورت کچھ دیر کیلئے کچھ روئی رکھ کر دیکھے گی۔اگر صرف ایک حصے پر خون لگا ہو تو وہ قلیلہ ہے۔اگر خون اس کے اندر گھس جائے مگر باہر نہ نکلے تو یہ متوسطہ ہے۔اور اگر باہر بہہ نکلے تو یہ کثیرہ ہے۔

مسئلہ ۲۵۹:۔ اگر استحاضہ کثیرہ ہو تو عورت ہر دو، دو نمازوں کیلئے ایک ایک غسل اور نمازِ صبح کیلئے علیحدہ غسل (یعنی روزانہ تین غسل) کرے گی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۸۳۔باب ۱۔حدیث ۶)

مسئلہ ۲۶۰:۔ اگر استحاضہ متوسطہ ہو تو عورت دن میں صرف ایک غسل کرے گی اور ہر نماز کیلئے صرف وضو کرے گی اور اگر اس کا شوہر اس سے نزدیکی کرنا چاہے تو غسل کے بعد کرسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۸۳۔باب ۱۔حدیث ۶)

مسئلہ ۲۶۱:۔ اگر استحاضہ قلیلہ ہو تو عورت پر ہر نماز کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۸۳۔باب ۱۔حدیث ۶)

توضیح:۔ اس حکم سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ استحاضہ قلیلہ میں عورت پر غسل واجب نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ وہ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں نہیں پڑھ سکتی بلکہ ہر نماز کیلئے الگ وضو کرنا پڑے گا۔

احکامِ نفاس

خونِ نفاس وہ خون ہے جو عورت کو بچے کی ولادت کے ساتھ یا اس کے بعد آتا ہے جو کم از کم ایک لحظہ اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتا ہے۔ چونکہ خونِ نفاس دراصل خونِ حیض ہی ہوتا ہے جو حمل کیوجہ سے رکا رہتا ہے اور ولادت کے ساتھ بہنا شروع ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس کے احکام وہی ہیں جو حیض کے ہیں۔ وہی محرمات۔ وہی مکروہات اور وہی مستحبات جو وہاں تھے وہ یہاں بھی ہیں اور اس کے غسل کے احکام بھی وہی ہیں جو حیض کے ہیں اور اس کے احکام کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس عورت کی حیض میں عادت مقرر تھی تو اتنے ہی دنوں کو نفاس اور باقی کو استحاضہ قرار دے گی۔ اور اگر عادت مقرر نہ ہو تو پھر اپنے خاندان کو عورتوں کی عادت کیطرف رجوع کرے گی۔ اور اگر ان میں بھی اختلاف ہو تو دس دن خونِ نفاس کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکام پر اور اس کے بعد استحاضہ والے احکام پر عمل کرے گی اور یہ احکام پہلے ہی بیان کئے جا چکے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۲:۔ نفاس والی عورت نماز پڑھنے سے اتنے دن باز رہے گی جتنے دن حیض میں باز رہتی تھی۔اس کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو غسلِ نفاس کرکے استحاضہ والے احکام پر عمل کرے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۸۷۔باب ۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۶۳:۔ اس مدت کے گزر جانے کے بعد عورت کو چاہئے کہ غسل کرکے نماز پڑھے اور ہر دو یوم میں غسل کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتابِ حیض۔باب ۱۲۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۲۶۴:۔ نفاس والی عورت کے ساتھ ایامِ نفاس میں اس کا شوہر مباشرت نہیں کرسکتا۔ ہاں جب بچہ پیدا ہونے سے لیکر اس کے ایامِ حیض کے برابر ایام گزر جائیں تو مزید ایک دن استظہار و احتیاط کرے۔اور پھر اس کا شوہر اسے غسل کرنے کا حکم دے۔پھر اس کے بعد اگر چاہے تو بے شک کرسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۹۴۔باب ۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۶۵:۔ نفاس والی عورت کا خون جب بند ہو جائے مگر ابھی اس نے غسل نہ کیا ہو تو اگر اس کا شوہر چاہے تو اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۹۴۔باب ۷۔حدیث ۲)

توضیح:۔ گزشتہ مسئلے اور اس مسئلے میں فرق یہ ہے کہ اُس کا تعلق مدتِ حیض گزر جانے سے ہے لیکن خون بند ہونے کی شرط نہیں ہے اس لئے غسل کی شرط رکھی گئی ہے لیکن دوسرے مسئلے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

میں خون بند ہونے کی شرط رکھی گئی ہے اسلئے غسل کی شرط ساقط کردی گئی ہے۔ اس کے باوجود یہ محض ایک اجازت ہے اور بہتر یہی ہے کہ غسل کے بعد ہی مباشرت کی جائے تا کہ کراہت باقی نہ رہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ میّت

مسئلہ ۲۶۶:۔ اللہ مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر طرح کی موت دیتا ہے لیکن سلب عقل کی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ا۔حدیث ۱۰)

توضیح:۔ جس شے سے انسان ہادی کی معرفت حاصل کرے وہ عقل کہلاتی ہے۔چونکہ انسان مومن ہوتا ہی اس وقت ہے جبکہ وہ ہادی کی معرفت حاصل کر لے اس لئے عقلی اعتبار سے ایک لمحہ بھی ایسا تصور نہیں کیا جا سکتا جب مومن اور عقل کے درمیان رشتہ ٹوٹ جائے لہٰذا اللہ نے حفاظتِ ایمان کا یہ انتظام کیا ہے کہ وہ کبھی بھی مومن کو سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا اور جو شخص سلبِ عقل میں مبتلا ہو جائے یعنی اس پر ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ وہ حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے یا اپنے ہادی کو نہ پہچان سکے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ مومن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۷:۔ جب تک شہادتِ توحید۔شہادتِ رسالت اور شہادتِ ولایت یقین کے ساتھ ادا نہ کی جائے اس وقت تک نجات ممکن نہیں اور عذاب لازم ہے لہٰذا مرنے والے پر لازم ہے کہ وقتِ احتضار یہ تینوں شہادات ادا کرے۔

حوالہ:۔ (فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۷۔حدیث ۴،۵)

توضیح:۔ مرتے وقت یہ گواہیاں دینا اور وہ بھی یقین کے ساتھ۔صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ انسان ان کا عادی ہو اور زندگی میں بھی ہمیشہ یہ گواہیاں دیتا رہا ہو کیونکہ اللہ کے سامنے جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

غسلِ میّت

مسئلہ ۲۶۸:۔ میّت کے تین غسل ہیں۔ آب سِدرہ (بیری کے پتوں کے پانی) سے۔ آبِ کافور سے اور آبِ خالص سے۔ (تفصیل ایک الگ مسئلے میں بیان کی جائے گی)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۱۶۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۲۶۹:۔ مردے کو غسل دینے والے کیلئے مستحب ہے کہ وہ غسل دیتے وقت اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۱۶۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۲۷۰:۔ جنب آدمی میت کو غسل دے سکتا ہے۔ البتہ پہلے ہاتھ دھو کر وضو کر لے پھر غسل دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۴۔ باب ۳۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۷۱:۔ مردے کو غسل دینے والا غسلِ مَسِ میت سے پہلے اپنی زوجہ سے مباشرت کر سکتا ہے لیکن پہلے وضو کرے پھر مباشرت کرے۔ اس کے بعد اس کیلئے صرف ایک ہی غسل کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۴۔ باب ۳۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۷۲:۔ حائض اور جنب میت کو غسل دے سکتے ہیں لیکن تلقین پڑھتے وقت وہاں سے ہٹ جائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۴۔ باب ۳۴۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۲۷۳:۔ اگر کوئی مرد مر جائے اور عورتوں کے سوا کوئی غسل دینے والا موجود نہ ہو تو اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کی زوجہ اسے غسل دے۔یا کوئی قریبی رشتہ دار عورت اگر موجود ہو تو وہ غسل دے۔ہاں باقی عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں۔اور اگر مرد کی زوجہ وہاں موجود نہ ہو اور ساری عورتیں نامحرم ہوں تو اس کو بے غسل دفن کر دیا جائے گا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امیر المومنینؑ اور امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۷۔حدیث ۱،۷)

مسئلہ ۲۷۴:۔اگر عورت مر جائے (اور کوئی عورت غسل دینے والی نہ ہو تو) اس کا شوہر قمیض کے نیچے ہاتھ ڈال کر غسل دے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۷۵:۔جو عورت سفر میں مر گئی ہو اور اس کے ساتھ جو مرد ہوں وہ نامحرم ہوں اور عورت کوئی نہ ہو تو اس کے اعضائے تیمّم یعنی چہرے اور ہاتھوں کے اوپر کے حصے کو دھویا جائے گا۔(یعنی پورا غسل نہیں دیا جائے گا)۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۷۔حدیث ۱۳)

مسئلہ ۲۷۶:۔اگر لڑکا تین سال یا اس سے کم کا ہو تو عورت اسے غسل دے سکتی ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۷۷:۔جو میت کو غسل دے اس پر واجب ہے کہ حقِ امانت ادا کرے۔یعنی میت کی جو حالت دیکھے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۳۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۷۸:۔اگر میت جنب یا حائض ہو تو اس کو ایک غسل دینا کافی ہوگا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۳۔حدیث ۱،۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۲۷۹:۔ جب کوئی عورت نفاس کی حالت میں مر جائے اور اس کا خون بکثرت جاری ہو تو اسے ناف تک پاک چمڑے یا چمڑے کی طرح کسی دبیز چیز میں داخل کر کے اور اس کے آگے پیچھے پر کپاس رکھ کر اسے کفن دیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۹۴۔باب ۲۵۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۰:۔ جب میت کو کفن دینے کے بعد اس سے کچھ نجاست خارج ہو اور وہ کفن کو لگ جائے تو وہ حصہ کاٹ دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۹۴۔باب ۲۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۱:۔ غسل میت کا طریقہ امام جعفر صادقؑ۔نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

''اس کے (مردے کے) تلوے قبلے کی طرف کرو۔پھر اس کے بدن کے جوڑ آہستہ آہستہ ملو اور اگر کوئی امر مانع ہو جائے تو چھوڑ دو۔اور اس کی شرمگاہ کو تین بار آب سدرہ (بیری کے پتوں کے پانی) ۔بیسن یا صابن وغیرہ سے خوب دھوا ور زیادہ پانی ڈالو۔ پھر دونوں ہاتھوں سے ملو۔اس کے بعد سر کی طرف آؤ۔پہلے داہنی طرف کا حصہ نرمی سے دھوؤ۔سختی سے اپنے کو بچاؤ اور اچھا غسل دو۔پھر بائیں کروٹ دلاؤ تا کہ داہنی طرف کا حصہ ظاہر ہو۔پھر سر سے پیر تک دھوؤ اور ہاتھ سے ملو۔اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ۔ پھر داہنی طرف کروٹ دو تا کہ بایاں حصہ نمایاں ہو۔پھر اسے سر سے پیر تک دھوؤ۔اور اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ۔جب سدرہ سے غسل دے چکو تو اس کے بعد دوسرا غسل شروع کرو آب کافور سے۔پہلے تین بار اپنے ہاتھ سے ہلکے ہلکے اس کے پیٹ کو ملو۔پھر سر کی طرف آؤ اور جیسے پہلے کیا تھا وہی کرو۔اوّل اوّل داڑھی۔سر اور چہرے کو دونوں طرف سے دھوؤ۔آب کافور سے تین بار۔پھر بائیں طرف کروٹ دو تا کہ داہنی طرف کا حصہ نمایاں ہو۔پھر سر سے پیر تک تین بار دھوؤ اور اپنا ہاتھ کندھوں کے نیچے بغلوں میں لے جاؤ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اور ران کو دھوؤ۔اس طرح کہ اس کے ہاتھ اور بازو پہلو سے ملے رہیں جو کچھ بھی دھوؤ۔اور بغلوں کے ساتھ ہتھیلیاں بھی دھوؤ۔پھر چت لٹاؤ اور آبِ خالص سے اسی طرح غسل دو۔ پہلے شرمگاہ سے شروع کرو۔پھر سر اور داڑھی کیطرف آؤ اور سادہ پانی سے غسل دو جیسے کہ پہلے دیا تھا۔پھر کپڑے سے صاف کرو اور میت کے نیچے روئی رکھو اور زیادہ رکھ کر پھیلاؤ۔ پھر رانوں کو کپڑے سے کس کر باندھو تا کہ کسی چیز کے نکلنے کا خوف نہ رہے۔ایک لمبا کپڑا لو جس کا عرض ایک بالشت ہو اور اس کو دونوں کولھوں پر باندھو اور دونوں رانوں کو اچھی طرح ملاؤ اور بطور لنگوٹ کے دونوں کو کس کر باندھو۔پھر اس کا سرا پیروں میں سے نکالو اور داہنی طرف لے جاؤ اور لنگوٹ کیطرح باندھو۔یہ کپڑا بہت لمبا ہونا چاہئے جو کولھوں اور دونوں رانوں اور گھٹنوں کو اچھی طرح لپیٹ دے۔اور مُردے کو بٹھاؤ مت اور اس کے کانوں میں کوئی چیز نہ رکھو۔اگر کانوں سے کوئی چیز نکلنے کا خوف ہو تو رکھ دو ورنہ کچھ نہ کرو۔اور اگر روئی رکھ دو تو کوئی حرج نہیں۔مُردے کے ناخن نہ کاٹو۔یہی صورت عورت کیلئے بھی ہے۔"

حوالہ:۔ (فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۱۶۔حدیث ۵،۴)

مسئلہ ۲۸۲:۔ اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو پیٹ چاک کر کے بچے کو نکال لیا جائے گا اور پھر پیٹ کو سی دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۳:۔ اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ مر گیا ہو اور اس کی جان جانے کا خوف ہو تو بچے کو باہر نکال لینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیرالمومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۴۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۸۴:۔ غسلِ میت کے بعد اگر مردے میں سے کوئی شے از قسم پیشاب یا پاخانہ نکلے تو اسے دھو ڈالنا چاہئے۔اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امیرالمومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۶۔حدیث ۲)

احکامِ حنوط و کفن

مسئلہ ۲۸۵:۔ واجب کفن کم از کم تین کپڑوں میں ہے اور ایک چادر جو پورے بدن کو ڈھانپ دے۔اور جو اس سے زیادہ ہو وہ سنت ہے۔جبکہ پانچ کپڑوں سے نہ بڑھے۔ اس سے زیادہ ہو تو بدعت ہے۔

حولہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۱۷۔حدیث ۵)

مسئلہ ۲۸۶:۔ ران پیچ اور عمامہ دونوں ضروری ہیں مگر داخلِ کفن نہیں ہیں۔(یعنی پانچ کپڑوں میں شامل نہیں ہیں)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۱۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۷:۔ عورتوں کا کفن پانچ کپڑوں میں ہے جن میں سے ایک اوڑھنی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۱۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۸:۔ کفن کو دھونی دینا۔غسلِ میت کیلئے پانی گرم کرنا۔اس کے آس پاس آگ روشن کرنا اور مُشک سے حنوط کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۱۹۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۲۸۹:۔ مُردوں کو نیا کفن دینا مستحب ہے کیونکہ یہ ان کیلئے باعثِ زینت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیرالمومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۰۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۹۰:۔ مستحب ہے کہ کفن کپاس کا ہو اور اس کا رنگ سفید ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۹۱،۱۹۲۔باب ۲۰۔حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۹۱:۔ میت کے ساتھ خاکِ شفا رکھنا اور حنوط کے ساتھ خاکِ شفا ملانا مستحب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۔ صفحہ ۱۸۶۔ باب ۱۲۔ حدیث ۱)

مسئلہ۲۹۲:۔ امام جعفر صادقؑ حنوط و کفن کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"پہلے چادر پھیلاؤ۔ پھر اس پر نیچے کی طرف ازار رکھو اور کفنی کا اگلا حصہ میت پر ڈالو۔ پھر ملا ہوا کافور لو اور اسے میت کی پیشانی پر مقامِ سجدہ پر رکھ دو۔ پھر کافور سر سے لے کر پیر تک (سر۔ گردن۔ شانوں۔ کہنیوں اور بدن کے ہر جوڑ پر) ملو۔ پیروں پر بھی اور ہتھیلیوں پر بھی۔ پھر کفنی کا اگلہ حصہ میت کو ذرا سا اٹھا کر ڈالو اور کفنی چری ہوئی اور رکڑھی ہوئی نہ ہو۔ پھر خرمہ کی دو تازہ اور ہری شاخیں بقدر ایک ہاتھ کے لمبی لو۔ ان میں سے ایک اس طرح رکھو کہ نصف حصہ پنڈلی پر رہے اور نصف حصہ ران پر۔ اور دوسری کو میت کی داہنی بغل میں رکھو اور اس کی آنکھ۔ کان اور چہرے پر نہ تو روئی رکھو اور نہ کافور۔ پھر عمامہ باندھو۔ بیچ کا حصہ اس کے سر پر دائرے کی صورت میں پیچ دو اور پھر دونوں سرے سینے پر ڈال دو۔

حوالہ:۔ (فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۱۷۔ حدیث ۱)

جریدے

مسئلہ۲۹۳:۔ مُردے کے ساتھ جریدے ضرور رکھنے چاہئیں جنکی لمبائی کم از کم ایک بالشت اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ ہو۔ یہ میت کی حفاظت کیلئے ہوتے ہیں۔ پھر جب تک یہ تازہ رہتے ہیں اس وقت تک میت سے عذاب رُکا رہتا ہے۔ بلکہ خشک ہو جانے کے بعد بھی انشاء اللہ عذاب نہ ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۲۔ حدیث ۳،۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۹۴:۔ جریدہ اگر بقدر ایک ہاتھ کے ہو تو اس کے رکھنے کا طریقہ وہی ہے جو احکامِ حنوط و کفن میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور اگر بقدر ایک بالشت کے ہو تو ایک ہنسلی کے پاس چلدِ بدن سے متصل رکھا جائے اور دوسرا بائیں جانب ہنسلی کے پاس کفن سے ملا کر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۲۔ حدیث ۵)

مسئلہ۲۹۵:۔ اگر خرمہ کا جریدہ نہ ملے تو بیری کی لکڑی کا بنا لیا جائے۔ وہ بھی نہ ملے تو بید یا انار کی لکڑی کا بنا لیا جائے۔ اور وہ بھی نہ ملے تو ہر اُس درخت کا بنایا جا سکتا ہے جو وہاں پایا جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۲۔ حدیث ۱۰،۱۱)

احکامِ غسلِ مَسِ میّت

مسئلہ۲۹۶:۔ اگر کوئی مُردے کے بدن کو ایسی حالت میں چھوئے یا اس کا بوسہ لے جبکہ وہ گرم ہو تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر بدن ٹھنڈا ہو جانے کے بعد میت کو مَس کرے یا اس کا بوسہ لے تو اس پر غسلِ مَسِ میّت واجب ہے۔ البتہ بعدِ غسل چھونے یا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۹۔ حدیث ۱،۳)

مسئلہ۲۹۷:۔ اگر کسی کا کپڑا میت پر جا پڑے تو کپڑے کا جتنا حصہ میّت سے مَس ہوا ہے صرف اتنے کا دھو لینا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۹۔ حدیث ۴)

مسئلہ۲۹۸:۔ قبر میں داخل ہونے والے کیلئے غسل کی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۲۹۔ حدیث ۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۹۹:۔ اگر کوئی مُردہ جانور کو چھولے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ حکم صرف انسانی میّت کیلئے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۲۹۔حدیث ۴)

جنازے کے احکام

مسئلہ۳۰۰:۔ اگر مرنے والا مومنِ عارف تھا تو اس کے جنازے کے آگے چلا جاسکتا ہے۔لیکن اگر وہ مخالف تھا تو اس کے آگے ہرگز نہیں چلنا چاہیے۔ بلکہ یا تو پیچھے چلے یا دائیں بائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۳۸۔حدیث ۱،۶)

مسئلہ۳۰۱:۔ اگر کسی منافق کے جنازے میں جانا پڑے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی پڑے تو دورانِ نماز یہ کہنا چاہیے۔جب تکبیر کہی جائے تو کہے۔"اللہ اکبر۔یا اللہ اپنے اس بندے پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ۔مختلف طور سے نہیں۔یا اللہ اپنے اس بندے کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کر اور اس کو آتشِ جہنم کے سپرد کر اور سخت عذاب کا مزا چکھا۔کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا۔اور اہلبیتِ نبیؐ سے بُغض رکھتا تھا۔اے اللہ اس کے شکم اور قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر اور شیطان کو اس کا ساتھی قرار دے۔"

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۵۶۔حدیث ۳،۴)

تدفین کے احکام

مسئلہ۳۰۲:۔ میّت کو یکایک قبر میں داخل نہ کرے بلکہ قبر سے دو تین ہاتھ کے فاصلے پر رکھے اور ہلکے ہلکے قبر تک لے جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۵۸۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۳۰۳:۔ جو شخص قبر میں داخل ہو تو اس کے سر پر نہ تو عمامہ ہو نہ ٹوپی۔نہ پیر میں جوتا ہو نہ کندھوں پر ردا۔البتہ اگر موزے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔اور اپنے پائنچے اٹھالے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور سورۂ فاتحہ۔معوذتین اور قل ھواللہ اور آیت الکرسی پڑھے۔اور میّت کا چہرہ کھول کر زمین سے ملا دے اور ایسا ضرور کرے۔اور کلمہ شہادت زبان پر جاری کرے اور جو چاہتا ہے ذکر الٰہی کرتے ہوئے میّت کے پاس پہنچے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۰۔حدیث ۲)

مسئلہ۳۰۴:۔ قبر میں داخل چاہے کسی بھی طرف سے ہو جائے لیکن نکلے پیروں کی طرف سے۔کیونکہ قبر کا دروازہ پیروں کی طرف ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۰۔حدیث ۵)

مسئلہ۳۰۵:۔ ساقط شدہ بچے کیلئے غسل نہیں ہے بلکہ اسے مع خون کے دفن کر دیا جائے۔ لیکن اگر وہ خلقت مکمل ہونے کے بعد ساقط ہوا ہو تو اس پر غسل و کفن واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۷۱۔ حدیث ۵،۶)

مسئلہ۳۰۶:۔ جو شخص بجلی سے جل کر یا ڈوب کر مرا ہو تو اگر اس کے جسم میں تغیر نہ آئے تو تین دن انتظار کے بعد اسے دفن کرنا چاہئے کیونکہ بسا اوقات وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مر گیا۔حالانکہ وہ مرا نہیں ہوتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۷۲۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۳۰۷:۔ مقتول فی سبیل اللہ جس لباس میں ہو اسی میں دفن کر دیا جائے گا۔لیکن اگر

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جنگ کے بعد رمقِ حیات باقی ہو اور بعد میں مرے تو اسے غسل و کفن دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۰۸:۔ اہلِ مصیبت سے تعزیت بعدِ دفن کرنی چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۰۹:۔ عورت کی قبر میں وہ داخل ہو جس کے سامنے وہ بحالتِ حیات آتی ہو۔اور شوہر زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو قبر میں اتارے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۱۔حدیث ۵، ۶)

مسئلہ ۳۱۰:۔ بیٹا اپنے باپ کی قبر میں اترے۔لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۱۱:۔ باپ اور قریبی عزیز کیلئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے یا قریبی عزیز پر مٹی ڈالیں کیونکہ اس سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۴۔حدیث ۵)

مسئلہ ۳۱۲:۔ اگر قبر کی زمین تر ہو اور اس پر لکڑی یا اینٹ کا فرش بچھا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۶۳۔حدیث ۱)

نمازِ جنازہ

مسئلہ ۳۱۳:۔ نمازِ جنازہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔لیکن سورج کے طلوع یا غروب ہونے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے وقت پڑھنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۹۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۱۴:۔ مساجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۵۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۱۵:۔ جب عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانا ہو تو پیش نماز اس کے سر کے پاس کھڑا ہو۔ اور اگر مرد کا جنازہ ہو تو اس کی کمر کے مقابل۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۱۶:۔ جب عورت اور مرد دونوں کی نماز جنازہ پڑھنی ہو تو عورت کو مرد پر مقدم کیا جائے۔ اسی طرح اگر چھوٹے اور بڑے دو جنازے ہوں تو پہلے چھوٹے پر نماز پڑھی جائے۔ اور اگر مردوں۔ بچوں اور عورتوں کے جنازے بیک وقت جمع ہو جائیں تو آگے عورتوں کے جنازے رکھے جائیں۔ پھر بچوں کے۔ پھر مردوں کے۔ اور امام مردوں کے جنازوں کے متصل کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۳۔حدیث ۳،۵)

مسئلہ ۳۱۷:۔ نماز جنازہ جوتے پہن کر نہیں پڑھنا چاہیے۔ ہاں موزے پہن کر پڑھ سکتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۴۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۱۸:۔ نمازِ جنازہ بغیر وضو پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے پڑھی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۴۷۔حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۳۱۹:۔ اگر نماز جنازہ پڑھنے کیلئے مرد موجود نہ ہوں اور صرف عورتیں ہوں تو ایک عورت باقی عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر اس طرح پڑھائے کہ عورتیں اس کے دائیں بائیں ہوں اور وہ ان کے بیچ میں ہو اور تکبیریں کہکر نماز تمام کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۴۸۔ حدیث ۲)

مسئلہ۳۲۰:۔ اگر لوگ ایک جنازے پر ایک یا دو تکبیریں کہہ چکے ہوں کہ اتنے میں دوسرا جنازہ آجائے تو اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کر کے شروع سے تکبیریں کہیں۔ اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۵۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ۳۲۱:۔ اگر کسی جنازے پر نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہو اور پھر پتہ چلے کہ جنازہ الٹا رکھا ہوا تھا یعنی جدھر پاؤں ہونا چاہیئے ادھر سر اور جدھر سر ہونا چاہیئے ادھر پاؤں تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۴۷۰)

مسئلہ۳۲۲:۔ چھ سال سے کم کے بچے پر نمازِ جنازہ نہیں ہے اور اسے بغیر نماز پڑھے دفن کر دینا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الجنائز۔ باب ۷۱۔ حدیث ۳،۴)

اس لاش کے احکام جس کے ٹکڑے ہو چکے ہوں

مسئلہ۳۲۳:۔ جس شخص کو درندوں اور پرندوں نے کھا لیا ہو اور ہڈی کے سوا گوشت کا نام نہ رہا ہو تو اس کو غسل و کفن دے کر اس پر نماز پڑھی جائے گی اور دفن کر دیا جائے گا اور اگر بدن کے دو حصے ہو گئے ہوں تو جس حصے میں دل ہو اس پر نماز پڑھی جائے گی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الجنائز۔باب ۷۴۔حدیث ۱)

مسئلہ۳۲۴:۔ جب کوئی مقتول اس حالت میں پایا جائے کہ گوشت بغیر ہڈی کے ہو تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی ۔ہاں اگر ہڈی بغیر گوشت کے ہو تو اس پر نماز پڑھی جائے گی ۔اسی طرح جو سر بدن سے جدا ہو اس پر بھی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الجنائز۔باب ۷۴۔حدیث ۲)

مسئلہ۳۲۵:۔ اگر کسی مقتول کا عضو پورا پایا جائے تو اس پر نماز پڑھی جائے گی اور پورا نہ ہو تو بغیر نماز کے دفن کر دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الجنائز۔باب ۷۴۔حدیث ۳)

مسئلہ۳۲۶:۔ اگر کوئی عضو جسم انسان سے جدا ہو جائے تو وہ مردار ہے ۔اگر اس میں ہڈی ہے تو چھونے والے پر غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الجنائز۔باب ۷۴۔حدیث ۴)

توضیح:۔ان احکام کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہو گا جو بم دھماکوں میں جاں بحق ہو جاتے ہیں ۔لہٰذا ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ پڑھنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے اور مندرجہ بالا احکام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

کشتی میں مرنے والے کے احکام

مسئلہ۳۲۷:۔ اگر کوئی دریا کے سفر کے دوران کشتی کے اندر مر جائے اور کنارے پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو اس کو غسل و کفن دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور پھر اسے کسی مٹکے میں رکھ کر یا کپڑے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الجنائز۔ باب ۷۵۔حدیث ۱،۲،

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۳)

مسئلہ۳۲۸:۔ اگر کسی برہنہ میت کو دریا نے باہر پھینک دیا ہو اور لوگوں کے پاس کفن دینے کیلئے کپڑا نہ ہو تو ایک گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اس کی شرمگاہ پر ایک اینٹ رکھ دیں اور پھر نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۷۵۔حدیث ۱)

مسئلہ۳۲۹:۔ دفن کے بعد نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ ہی برہنہ پر جب تک اس کی ستر پوشی نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الجنائز۔باب ۷۵۔حدیث ۱)

جل کر مرنے والا

مسئلہ۳۳۰:۔ اگر کوئی شخص جل کر مر جائے تو اسے غسل دینے کیلئے اس پر پانی انڈیل دینا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیرالمومنینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۲۔صفحہ ۱۲۰۔باب ۱۶۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکام نماز

اب ایک ایسی عظیم عبادت کے مسائل بیان کئے جائیں گے جس کے بارے میں حضرت ختمی مرتبتؐ فرماتے ہیں کہ ''نماز مسلمان کی پہچان ہے''۔اور فروع کافی کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ کسی نے معصومؑ سے سوال کیا کہ افضل عبادات کیا ہے؟۔تو آپؑ نے فرمایا ''معرفت کے بعد نماز''۔ یہ مسائل تفصیلی ہوں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان کے بیان سے پہلے ایک اہم مسئلے کی وضاحت کردیں تا کہ جب ہم مسائل اذان واقامت و نماز بیان کریں تو ہر مقام پر ہم سے جدا جدا حوالوں کا مطالبہ نہ کیا جاسکے۔اس لئے ہم پہلے ہی اس مسئلے کو طے کئے لیتے ہیں تا کہ غیر ضروری تکرار میں وقت اور توانائی ضائع نہ ہوں۔اس مسئلے پر ہم نے اپنی تمام کتابوں میں گفتگو کی ہے خاص طور پر ''کشف المسائل'' میں اس کیلئے ایک الگ باب مختص کیا گیا ہے۔جن حضرات نے ہماری تمام کتابیں پڑھی ہیں ان سے ہم معذرت طلب ہیں کیونکہ ضرورت کے تحت کچھ باتوں کا ہمیں اعادہ کرنا پڑے گا۔

شہادتِ ثالثہ

کوئی بھی شخص اس بات کا انکار نہیں کرسکتا کہ روزِ الست اللہ نے تمام انسانوں سے ایک عہد لیا تھا اور اس عہد کو پورا کرنے یا نہ کرنے پر ہی انسان کی عاقبت کا دارومدار ہے۔ یہ عہد کیا تھا یہ ہم شہادت ولایت علیؑ صفحہ ۱۳۰ (بحوالہ بصائر الدرجات۔ الیقین۔ مدینۃ المعاجز۔اصول کافی اور عمدۃ المطالب ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب) سے نقل کرتے ہیں۔

''اللہ نے حضرت آدمؑ کی پشت سے ان کی قیامت تک پیدا ہونے والی اولاد کو نکالا اور اپنی ذات کی معرفت کرائی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کسی کو اللہ کی معرفت نہ ہوتی اور فرمایا۔'' کیا میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تمھارا رب نہیں ہوں؟"۔ سب نے کہا کہ "بے شک تو ہمارا رب ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے رسول اور علیؑ امیر المومنین ہیں"۔

معلوم ہو گیا کہ یہ عہد تین شہادات پر مبنی تھا۔ شہادتِ توحید، شہادتِ رسالت اور شہادتِ ولایت۔ یہ تھی انسانیت کی ابتدا۔ انسانی زندگی کے تین مراحل ہیں۔ خلقتِ اوّل، موت اور محشر۔ ہمارے تمام عقائد و عبادات انہی تین مراحل میں محصور ہیں۔ خلقت اوّل میں کیا ہوا عہد آپ نے جان لیا۔ اب ہم دوسرے مرحلے یعنی موت کا حال بیان کرتے ہیں۔ یہ وہ تلقین ہے جو مردے کو سب سے آخر میں پڑھائی جاتی ہے۔ یہ فروع کافی، من لا یحضرہ الفقیہ اور وسائل الشیعہ جلد دوئم تینوں کتابوں میں موجود ہے لیکن یہاں ہم اسے وسائل الشیعہ صفحہ ۲۶۷۔ باب ۳۵۔ حدیث ۱۰ سے بیان کرتے ہیں۔ تلقین کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ھل انت علیٰ العھد الذّی فارقتنا علیه من شھادة انّ لا اله الّا اللّه وحده' لاشریک له' و انّ محمّداً عبده' و رسوله' سیدالنبیّین وَ انّ علیاً امیرالمومنین و سید الوصییّن......الخ"۔

ترجمہ:۔ "کیا تجھے اس شہادت کا عہد یاد ہے جس پر تو ہم سے جدا ہوا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ وحدہ' لاشریک ہے۔ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ علیؑ امیر المومنین اور سید الوصیّین ہیں"۔

یہ کیسا ظلم ہے اور یہ کیسی اندھیر ہے کہ لوگ اللہ سے بھی جھوٹ بولتے ہیں اور اپنے اُس بے بس و لاچار مردے سے بھی جو غریب نہ اٹھ سکتا ہے اور نہ جواب دے سکتا ہے۔ اگر وہ اس پر قادر ہوتا تو یقیناً اٹھ بیٹھتا اور تلقین پڑھانے والوں کو اتنے جوتے لگاتا کہ قبر میں اُس مردے کی بجائے انہیں لیٹنا پڑ جاتا۔ وہ فریاد کرتا کہ "او بدبختو اور اے نامرادو! مجھ مُردے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے ساتھ ایسا سنگین مذاق کرتے ہو؟۔زندگی بھر تو تم مجھے یہ سبق پڑھاتے رہے کہ شہادتیں صرف دو ہی ہیں اور تیسری شہادت دینے سے کلمہ، اذان، اقامت اور نماز سب کے سب باطل ہو جاتے ہیں اور اب مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا تجھے اس شہادت کا عہد یاد ہے؟۔ اللہ تمھارا برا کرے۔ میں تو تم سے اس حال میں جدا ہوا ہوں کہ نہ تو تمھیں یہ عہد یاد تھا اور نہ مجھے۔اب کیا فرشتوں کے سامنے جھوٹ بلوا کر مجھے اور جوتے پڑوانا چاہتے ہو؟۔

یہ تھا موت کا مرحلہ۔اب ذرا یہ بھی دیکھ لیں کہ حشر کے دن کون سی شہادتیں چلیں گی۔

شہادت ولایت علیؑ صفحہ ۱۴۸ بحوالہ شجر طوبیٰ جلد ا صفحہ ۸ مطبوعہ نجف اشرف۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ "اے علیؑ! تیرے شیعہ اپنی اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے۔لا الٰہ الّا اللہ محمدؐ الرسول اللہ علیؑ حجۃ اللہ"۔

جب یہ تین شہادات انسان کے پورے دائرہ وجود پر محیط ہیں تو پھر انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ان سے خالی نہ رہا۔جب یہ طے ہوگیا کہ انسان کو تین شہادات دینے پر مامور کیا گیا ہے تو پھر جہاں بھی اور جب بھی وہ شہادت دے گا تو تین ہی شہادات دے گا چاہے وہ کلمہ ہو، اذان ہو، اقامت ہو یا نماز۔اور یہ بات ذہن میں رکھئے گا کہ اقرار اور چیز ہے اور شہادت دوسری چیز۔ یہ دونوں ضروری ہیں مگر ایک دوسرے کا متبادل نہیں بن سکتیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ اقرار کرنے میں کسی کو کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی (اور اقرار تو اہلسنت بھی کرتے ہیں) لیکن اصل دشمنی لوگوں کو ولایتِ علیؑ کی گواہی سے ہے۔لہٰذا ذیل میں چند ایسی احادیث پیش کی جارہی ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ اصل شے گواہی ہے نہ کہ اقرار بلکہ اقرار گواہی کا ایک جزو ہے۔

1۔تفسیر فرات صفحہ ۸۷۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جناب سیدہ کونین سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا۔ "معراج کی رات میں جب سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا تو میں نے ایک آواز دینے والے کی آواز کو سنا۔" اے میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور میری زمین میں رہنے والو! اور میرے عرش کو اٹھانے والو! گواہی دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا۔ "میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور زمین میں رہنے والو! اور میرے عرش کو اٹھانے والو! گواہی دو کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں"۔ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا۔ "میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور زمین میں رہنے والو! اور میرے عرش کو اٹھانے والو! گواہی دو کہ علیؑ میرا اور میرے رسولؐ کا اور مومنین کا میرے بعد ولی ہے"۔ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں"۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ گواہی پہلے ہے اور اقرار بعد میں اور یہ بھی کہ اللہ نے حکم گواہی دینے کا ہی دیا تھا۔ لہٰذا اصل شے گواہی دینا ہے اور اقرار اس کا ایک جزو ہے۔ دوسری حدیث جو ہم پیش کر رہے ہیں اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مقصود و منشاءِ خداوندی اپنی مخلوق سے گواہی دلوانا ہی ہے اس لئے وہ حکم بھی گواہی دینے ہی کا دے رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو گواہی دے گا وہ اقرار بھی کرے گا۔

۲۔ کمال دین و تمام النعمہ جلد اوّل صفحہ ۲۷۸

حضرت ختمی مرتبتؐ ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا۔ "جو شخص اس بات کی گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں۔ یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی گواہی نہ دے کہ علیؑ ابن ابی طالب میرے خلیفہ ہیں۔ یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

گواہی نہ دے کہ اس کی اولاد میں آئمہؑ میرے حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو کمتر جانا اور آیات وکتب کا انکار کیا''۔

اس حدیث سے بات اتنی واضح ہوگئی کہ اب مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ یہ ایک مطلق حکم ہے جس میں کسی خاص وقت یا کسی خاص جگہ کا تعیّن نہیں کیا گیا ہے بلکہ صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ مقام اور وقت چاہے کوئی بھی ہو مگر جب گواہی دی جائے گی تو وہ وہی ہوگی جس کا حکم صریح دیا گیا ہے اور جو شخص یہ گواہی نہیں دے گا تو وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کی آیات وکتب کا انکار کرنے والا اور اس کی عظمت کو کمتر جاننے والا ہوگا۔

۳۔تنویر الایمان از حضرت محمد بن یعقوب کلینیؒ مولفِ اصول کافی۔

حضرت ختمی مرتبتؐ فرماتے ہیں کہ معراج سے واپسی کے وقت اللہ نے فرمایا۔

''اپنی امت سے کہہ دینا کہ علیؑ ولی اللہ میرے اور تمھارے درمیان وسیلہ ہے اس سے غافل نہ ہونا۔ اور یاد رکھو نہ تمھاری اذان مکمل ہوگی نہ اقامت نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ نہ تمھاری ولادت نہ تمھاری موت مگر ذکرِ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے''۔

یہی وجہ ہے کہ ولادت وموت دونوں موقعوں پر علیؑ ولی اللہ کی وصیت کی جاتی ہے۔ بچے کے کانوں میں جب اذان اور اقامت کہی جاتی ہے تو ان میں شہادتِ ولایت علیؑ شامل ہوتی ہے۔ ماہرین سماعت کا کہنا ہے کہ اگرچہ بچہ کوئی زبان نہیں سمجھتا مگر جو آواز بھی سنتا ہے وہ اس کے حافظے پر نقش ہوجاتی ہے اور اس کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جب بچے کے کانوں میں علیؑ ولی اللہ کہا جاتا ہے تو یہ آواز بچے کے وجود پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نقش ہوجاتی ہے۔ اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اذان واقامت کہنے والا علیؑ ''ولی اللہ'' واجب کی نیت سے کہہ رہا ہے یا مستحب کی نیت سے۔ وہ تو ایک آواز سنتا ہے اور اسے محفوظ کرلیتا ہے۔ یہ واجب ومستحب ومباح کا فلسفہ تو اسے بڑا ہونے پر سمجھایا جاتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۴۔احتجاجِ طبرسی کی مشہور حدیث۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا" **اذا قال احدکم لا الٰه الّا اللّٰه محمدٌ الرسول اللّٰه فلیقل علیٌّ امیر المومنین ولی اللّٰه** "۔تم میں سے کوئی بھی جب بھی اور جہاں بھی کہے لا الٰہ الّا اللہ محمدؐ الرسول اللہ تو فوراً کہے علیؑ "امیر المومنین ولی اللہ"۔

مندرجہ بالا احادیث سے حجت تمام ہو جاتی ہے اور ہر دلیل قطع ہو جاتی ہے اور یہ بات پوری طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ شہادتِ ولایت علیؑ کے بغیر ہر شہادت ادھوری ہے چاہے وہ شہادتِ توحید ہو یا شہادتِ رسالت اور یہ کہ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں اوّل الذکر دو شہادتیں ہوں اور تیسری شہادت نہ ہو۔اور یہ ایک قاعدہ کلّیہ ہے اور اس کے بعد ہم پر سے یہ تکلیف اٹھ جاتی ہے کہ ہر ہر مقام پر شہادتِ ولایت کو جدا جدا ثابت کریں۔

منکرین ولایت کی یہ عادت ہے کہ وہ لوگوں کو صرف وہ احکام بتاتے ہیں جو عمومی طور پر اذان و نماز کے بارے میں وارد ہوئے ہیں اور جن میں آئمہؑ نے اپنے شیعوں کی جانیں بچانے کیلئے حکمت الٰہیہ سے کام لیتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے اور ایسے احکام صادر کرنے سے گریز کیا ہے جن سے شیعوں کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ منکرین تمام احکامِ خدا کو ایسی ہی روایات تک محدود کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی جان ولایتِ علیؑ سے چھوٹی رہے اور ان محکم ترین نصوص سے لوگوں کو بے خبر رکھتے ہیں جو قرآن و احادیث میں وارد ہوئے ہیں اور جن میں ولایتِ علیؑ کے ترک کرنے والوں کیلئے شدید ڈراوے دیئے گئے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث سے ظاہر ہے۔

بہر حال اپنے موضوع سے انصاف کرنے کی خاطر ہم حجت تمام ہو جانے کے باوجود کلمہ و اذان و نماز کے بارے میں جدا جدا دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ مومنین کے دلوں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کو تقویت ملے اور منکرین کا منہ بند ہو۔

کلمہ اور ولایتِ علیؑ

1۔ فاطر ۱۰۔"الیه یصعدُ الکِلَمُ الطَّیِّبُ و العمل الصالح یرفعه"

ترجمہ:۔"اسی کے حضور پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں اور نیک عمل بلند ہوتے ہیں"۔

آیت میں لفظِ "کلم" جمع کا صیغہ ہے جس کیلئے کم از کم تین کلموں کا ہونا ضروری ہے۔ گویا قرآن نے ہمیشہ کیلئے یہ طے کر دیا کہ جن شہادتوں کو ادا کرنے پر ہمیں مامور کیا گیا ہے ان کی تعداد دو نہیں بلکہ تین ہے اور اس طرح "شہادتین" یعنی دو شہادتوں کی مکمل نفی ہو گئی۔ اب صرف یہ دیکھنا باقی رہ گیا کہ یہ تین شہادتیں کون سی ہیں۔

اس آیت کا مفہوم جب صادقِ آلِ محمدؐ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:۔

"الکلام الطیب" سے مراد مومن کا وہ قول ہے جس میں وہ کہتا ہے لا الٰہ الّا اللہ۔ محمدؐ الرسول اللہ۔ علیؑ ولی اللہ"۔

(شہادتِ ولایت علی صفحہ ۱۵۲ بحوالہ تفسیرِ صافی۔ تفسیر مراۃ الانوار۔ تفسیرِ البرہان)

پس جب بھی اور جس مقام پر بھی شہادت دی جائے گی تو یہی تین شہادتیں دی جائیں گی ورنہ نہ تو کلمہ بارگاہِ خداوندی تک پہنچے گا اور نہ کوئی عمل قبول ہوگا۔

۲۔ فتح ۲۶۔"فانزل الله سکینته علٰی رسوله و علی المومنین والزمهم کلمته التقویٰ"۔

ترجمہ:۔"پس اللہ نے اپنے رسولؐ اور مومنین پر تسکین اتار دی اور کلمۂ تقویٰ ان پر لازم کر دیا"۔ اس آیت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے اوّل یہ کہ اللہ نے اپنے رسولؐ اور تمام مومنین پر کلمۂ تقویٰ لازم کیا ہے اور لازم وہ شے ہوتی ہے جسے ایک لمحے کیلئے بھی ترک نہ کیا جا سکے چاہے وقت اور مقام کوئی بھی ہو۔ دوئم یہ کہ متقی بننے کیلئے کلمۂ تقویٰ پڑھنا ایک لازمی شے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے اور ہم آپ کو یا دو لا دیں کہ اللہ ہدایت صرف متقین ہی کی کرتا ہے لہٰذا جس کے پاس یہ کلمہ نہ ہوگا وہ ہمیشہ گمراہ رہے گا۔ اسی طرح مائدہ ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے۔ ''بس اور بس اللہ صرف متقین ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔ پس جسکے پاس کلمۂ تقویٰ نہ ہوگا اسکے کسی بھی عمل کا قبول ہو جانا محالات سے ہے کیونکہ اللہ کی سنت کبھی نہیں بدلتی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کلمۂ تقویٰ کیا چیز ہے۔

تفسیر فرات صفحہ ۲۵۳ تا ۲۶۱ پر حدیث ابوذرؓ میں حضرتِ ختمی مرتبت اِس کلمہ التقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''علیؑ وہ کلمہ ہیں جس کو متقین نے گرہ باندھ لیا ہے''۔

ہمارے بزرگوں کا ایک طریقہ تھا کہ جس بات کو وہ یاد رکھنا چاہتے تھے یا جس بات کے متعلق انہیں اندیشہ ہوتا تھا کہ شاید وہ یاد نہ رہے تو وہ اپنے رومال، چادر یا پگڑی میں ایک گرہ لگا لیتے تھے تا کہ وہ بات بھولنے نہ پائے۔ پس کلمۂ علیؑ ولی اللہ کو تو ایک لمحے کیلئے بھی فراموش تک نہیں کیا جا سکتا۔ کجا یہ کہ اسے کسی مقام پر ترک کر دیا جائے۔

۳۔ مودۃ القربیٰ میں عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ ''ہم نے اس قول پر حضورؐ سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور حضورؐ اس کے رسول ہیں اور علیؑ آنحضرتؐ کے وصی ہیں۔ پس ان شرطوں میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو کافر ہو جائیں گے''۔

۴۔ سیدۂ کونین حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا کلمہ:۔

بحار الانوار (اردو) جلد ۳ صفحہ ۹ اور ۱۰ پر درج ہے کہ جناب سیدہؑ نے بعدِ ظہور یہ کلمہ پڑھا۔

''اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ و انّ ابی رسول اللہ سید الانبیاء و انّ بَعلی سید الاوصیاء و ولدی سادۃ الاسباط'' ۔ (میں گواہی دیتی ہوں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے والدؑ اللہ کے رسول اور تمام انبیأ کے سردار ہیں اور یہ کہ میرے شوہرؑ سردار اوصیأ ہیں اور میرے بیٹے سردار ہیں آئندہ نسل کے) یہی روایت منتہی الآمال، شجرِ طوبیٰ، مشارق الانوار اور روضتہ الواعظین میں بھی موجود ہے۔

۵۔امام حسنؑ کا کلمہ:۔

دمعتہ الساکبہ میں مرقوم ہے کہ جب امام حسنؑ کا آخری وقت آیا تو آپؑ نے یہ کلمات اپنی زبانِ مبارک پر جاری فرمائے۔

"لا الٰہ الّا اللہ محمدؐ الرسول اللہ علیؑ "ولی اللہ"۔

۶۔امام حسینؑ کا کلمہ:

دمعتہ الساکبہ میں ہی درج ہے کہ وقتِ ظہور امامؑ مظلوم نے یہ کلمہ پڑھا۔ **"اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشھد انّ جدّی محمداً رسول اللہ و اشھد انّ اَبیّ ولی الاولیاء و اشھد انّ امّیّ سیّدۃ انساء اھل الجنتہ"** ۔(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے جدِ بزرگوار محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والدؑ تمام اولیاء کے ولی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میری والدہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔)

۷۔امام محمدؑ باقر کا کلمہ:۔

دمعتہ الساکبہ میں ہی یہ بات موجود ہے کہ وقتِ ظہور امام محمدؑ باقر نے یہ کلمہ پڑھا۔

"اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد انّ جدّی محمداً رسول اللہ و اشھد انّ امیرّ المومنین ولی اللہ"۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۸۔حضرت صاحب الزمانؑ کا کلمہ:۔

بحارالانوار (اردو) جلد ۱۱ صفحہ ۵۸ پر بیان کیا گیا ہے کہ وقتِ ظہور ہمارے زمانے کے امامؑ نے اس طرح کلمہ پڑھا۔

"اشھد ان لّا الٰہ الّا اللہ وحدہ' لا شریک لہ و اشھد انّ محمداً رسول اللہ و انّ علیاً امیر المومنین ولی اللہ"۔

اذان اور ولایتِ علیؑ

جب اذان دی جاتی ہے تو لوگوں کو نماز ہی کیطرف بلایا جاتا ہے اور نماز کو تین ناموں سے پکارا جاتا ہے۔صلوٰۃ، فلاح اور خیر العمل۔خیر العمل کے بارے میں تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ یومِ غدیر جب ولایتِ علی کی طرف لوگوں کو بلایا گیا تھا تو **"حیّ علٰی خیر العمل"** کہہ کر ہی آواز دی گئی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خیر العمل ولایتِ علیؑ ہی کا دوسرا نام ہے۔جیسا کہ وسائل الشیعہ جلد ۴ صفحہ ۶۱ حدیث ۱۵ میں امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں "خیر العمل سے مراد ولایت ہے"۔لہٰذا یوں کہا جائے کہ نماز ولایتِ علیؑ ہی کا دوسرا نام ہے۔صاحبانِ عقل کو غور کرنا چاہئے کہ جب اذان میں ولایتِ علیؑ ہی کیطرف بلایا جاتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اذان سے شہادتِ ولایت علیؑ مفقود ہو جائے۔اگر اذان میں سے نماز کو ہی نکال دیا جائے تو باقی کیا رہ جائے گا؟ یہاں ہم بحرالمصائب سے ایک روایت پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ اصل اذان کیا ہے کیونکہ یہ وہ اذان ہے جو حسینِ مظلوم نے گردن کٹا کر بلند کی ہے۔

"جناب سید الساجدینؑ رہا ہو کر کربلا پہنچے تو وہاں ایک شخص کو مجاور پایا جو کہ لشکر یزید سے تعلق رکھتا تھا۔اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ میں گیارہ محرم کو کسی کام کیلئے کربلا میں ٹھہر گیا۔جب شام ہوئی تو مقتل سے ایک سر بریدہ گردن سے اذان بلند ہوئی جو گواہی دے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

رہا تھا" **اشھد انّ علیاً امیرالمومنین ولی اللہ**" جب میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ لاشہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا تھا۔ وہ سپاہی کہتا ہے کہ میں حیران ہوا کہ یہی گواہی ختم کرنے کے لئے تو کربلا میں یہ جنگ معرض وجود میں آئی تھی۔

وسائل الشیعہ جلد ۴ صفحہ ۶۱ پر اذان واقامت کی فصول کے بارے میں کئی روایات بیان کی گئی ہیں جن میں سے حدیث ۱۸ میں کہا گیا ہے کہ اذان واقامت کی ۳۸ فصول ہیں۔ یعنی ۲۰ فصول اذان کی اور ۱۸ فصول اقامت کی۔ یہی وہ اذان واقامت ہیں کہ جن میں علیؑ ولی اللہ لازم ہے۔ اذان میں دو مرتبہ اور اقامت میں ایک مرتبہ۔

فصول	اذان میں	اقامت میں
اللہ اکبر	۴ مرتبہ	۲
اشہد ان لا الہ الا اللہ	۲ مرتبہ	۲
اشہد ان محمداً رسول اللہ	۲ مرتبہ	۲
اشہد انّ امیرالمومنین علیاً ولی اللہ	۲ مرتبہ	۱
حیّ علی الصلوٰۃ	۲ مرتبہ	۲
حیّ علی الفلاح	۲ مرتبہ	۲
حیّ علی خیر العمل	۲ مرتبہ	۲
قد قامت الصلوٰۃ	-	۲
اللہ اکبر	۲ مرتبہ	۲
لا الہ الا اللہ	۲ مرتبہ	۱
کل فصول	۲۰	۱۸

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پس ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے کہ ہم اس حدیث کو رد کر سکیں۔ اس حدیث کو وہی رد کرے گا جس کے دل میں علیؑ کی دشمنی پروان چڑھ رہی ہو۔ لہٰذا ہم اگر فصولِ نماز و اقامت کی مختلف روایات میں سے اس روایت کو اختیار کرتے ہیں تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ ہم پر کوئی الزام دھرے۔ ہم بانگِ دہل کہتے ہیں کہ یہی وہ روایت ہے جس پر عمل کر کے اذان و اقامت میں ولایتِ علیؑ کیطرف بلایا جاتا ہے اور یقیناً یہی مقصودِ قیوم لایزال ہے۔ **الحمد للہ الذی ھدانا لھٰذا۔**

یہ بالکل وہی معاملہ ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے تین افراد کو اپنا وصی قرار دیا تھا۔ امام موسیٰ کاظمؑ۔ ان کی والدہ جنابِ حمیدہؑ خاتون اور عباسی خلیفہ منصور۔ لیکن جو اہلِ معرفت تھے انہوں نے فوراً پہچان لیا کہ حقیقی وصی امام موسیٰ کاظمؑ ہی تھے۔ احکام کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔ جب امام کی محفل میں اغیار موجود ہوتے تھے تو وہ اذان و نماز کے ایسے احکام بیان کرتے تھے جو تقیے پر مبنی ہوتے تھے تاکہ شیعوں کی جانیں محفوظ رہیں۔ لیکن جب صرف مومنینِ خالصین موجود ہوتے تو آپ حقیقی احکام بیان فرماتے اور بعد میں آنے والے اپنے نورِ ایمان کی روشنی میں ان احکام کو پا لیا کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا حدیث بھی وہی ہے جسے صرف مومنین ہی پہچان سکتے ہیں۔ منافق کو تو یہ نظر بھی نہیں آئے گی۔ اگر کوئی نفاق کا مارا اس حدیث میں اشتباہ پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے وصی امام جعفر صادقؑ کے معاملے میں بھی اشتباہ ڈالے اور امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کو نہ مانے بلکہ منصورِ عباسی کو اپنا امام بنائے کیونکہ امامؑ کی ظاہری وصیت میں ایک وصی وہ بھی تھا۔

نماز اور شہادتِ ولایت

اگر انسان کو کوئی بات معلوم نہ ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے تو اسے محض اسلئے رد

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ آج تک ہمیں معلوم نہیں تھا اس لئے ہم معلوم ہو جانے کے بعد بھی اسے تسلیم نہیں کریں گے ۔ کئی صدیوں تک یہ نظریہ رائج رہا کہ زمین چپٹی ہے ۔ بعد میں جب تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ زمین چپٹی نہیں بلکہ گول ہے ۔ کیا کوئی فرد واحد بھی زمین کے گول ہونے کا صرف اس بنیاد پر انکار کرسکتا ہے کہ چونکہ صدیوں تک زمین کو چپٹی مانا گیا ہے اسلئے ہم نئی تحقیق کو تسلیم نہیں کریں گے؟ ۔ دین کے بارے میں بھی اس قسم کے منفی اور احمقانہ رویے کو ہرگز تسلیم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اوائل اسلام سے لیکر آج تک درمیان میں جتنے بھی حکومتی ادوار گزرے ہیں ان کے وحشیانہ مظالم تاریخ کے سینے پر آج تک ناسور بن کر رِس رہے ہیں اور شیعانِ علیؑ کے خونِ ناحق کی بو آجتک فضاؤں میں پھیلی ہوئی ہے ۔ ہر صاحبِ عقل کا فرض ہے کہ وہ ان معروضی حالات پر گہری نظر رکھے ۔ خاص طور پر ولایتِ علیؑ کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے کیلئے ایک گہرے شعور اور فکری بلوغت کی ضرورت ہے کیونکہ تاریخ خود اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ غدیر کے دن سے لیکر آج تک ہر دور میں دشمنانِ اہلبیتؑ نے ولایتِ علی کو ہی اپنا ہدف بنائے رکھا ہے کیونکہ اس ولایت کو ختم کرکے ہی وہ اپنے وجود کو قائم رکھ سکتے تھے اور اس مقصد کیلئے کوئی ظلم ایسا نہ تھا جو انہوں نے چھوڑ دیا ہو ۔ ہمارے گیارہ آئمہ کو اسی مقصد کی تکمیل کی خاطر قتل کیا گیا ۔ شیعوں کی جان مال اور آبرو کو مباح کردیا گیا اور اس زمانے کے شیعوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو اس ظلم سے امان میں رہا ہو اور یہ سب کچھ کیوں کیا جارہا تھا؟ ۔ صرف اور صرف ولایتِ علی کو نیست و نابود کرنے کیلئے! ۔ ان حالات میں کیا یہ بات ممکن تھی کہ آئمہ معصومین کھلم کھلا ولایتِ علی کی تبلیغ کرتے اور اپنی اور اپنے شیعوں کی جان مال اور آبرو کو خطرے میں ڈالتے؟ ۔ جب یہ سب کچھ نہ کرنے کے باوجود وہ اور ان کے شیعہ مسلسل ظلم و ستم کا نشانہ بنے رہے تو اگر وہ کھل کر بیان کرنے لگتے تو خدا جانے کیا حال ہوتا اور یہ بات یقین کے ساتھ کہی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جا سکتی ہے کہ اُس صورت میں آج نہ تو شیعوں کا کوئی وجود باقی رہتا نہ مذہب شیعہ کا۔
لہٰذا عقائد و احکام کا انتخاب کرتے وقت اس پورے پس منظر کو نگاہ میں رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ ہم ایسی احادیث پر اپنے عقیدے اور اعمال کو استوار کریں جن کی بنیاد ولایتِ علیؑ ہو۔ یہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم حق کو پا سکتے ہیں اور دشمنانِ آلِ محمدؐ کے مشن کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ اور ہم کیوں ایسا نہ کریں جبکہ ایسی تمام احادیث کی دلیل ہمیں قرآن سے بھی ملتی ہو۔ ایسی صورت میں ان احادیث کا انکار کرنا گویا قرآن کی تکذیب کرنا ہوگا۔

جو لوگ صاحبانِ عقل ہیں وہ ضرور اس چیز کا مشاہدہ کریں گے کہ جس شے کا منکرینِ ولایتِ علیؑ ڈھول پیٹتے ہیں یعنی ''شہادتین'' (دو شہادتیں) وہ شے پورے قرآن میں کسی ایک مقام پر بھی موجود نہیں ہے۔ اللہ نے اس لفظ کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اسے اپنی کتاب میں داخل کیا جا سکے۔ جبکہ ہم جس شے کا اِدّعا کرتے ہیں یعنی ''شہادات'' (تین یا اس سے زیادہ شہادتیں) تو اس لفظ کو اللہ نے اتنا مقدس جانا ہے کہ اسے ایک خاص اہتمام کے ساتھ سورۃ المعارج میں ایک ایسے مقام پر رکھا جہاں اللہ کی پسندیدہ نماز اور اس کے محبوب نمازیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ کیا کسی کا نہ جاننا یا ملّاؤں کا کتر بیونت کرنا یا کسی کا اپنے خوف یا مصلحتِ وقتی کے تحت احادیث ولایت کا نقل نہ کرنا اس بات کا جواز بن سکتا ہے کہ خود قرآن مجید کا ہی انکار کر دیا جائے؟۔ کیا حرمتِ ملّا کو بچانے کیلئے اللہ سے بغاوت کی جا سکتی ہے؟۔ صاحبانِ انصاف کو اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے تبھی ان کو معلوم ہو سکے گا کہ ولایتِ علیؑ پر پردہ ڈالنے کیلئے کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ا۔ المعارج ۳۳ تا ۳۵

"والّذینِ ہم بشہٰدٰ تہم قائمون۔ والّذینِ ہم علیٰ صلاتہم یحافظون۔ اولٰئک فی جنّاتٍ مکرّمون۔"

ترجمہ:۔ "اور جو لوگ اپنی شہادات پر قائم رہنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ایسے ہی لوگ جنّتوں میں عزت پانے والے ہوں گے"۔

قیمتی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے اور اگر حفاظت نہ کی جائے تو وہ چیز یقیناً برباد ہو جاتی ہے۔ نماز سے زیادہ قیمتی چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس کی حفاظت تو ہر شے سے بڑھ کر کی جانی چاہئے ورنہ اس کے برباد ہو جانے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا اور ایسا شخص جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اس حال میں کہ اس کا دامن خالی ہوگا بلکہ الٹا اس کی گردن پر یہ الزام ہوگا کہ اس نے امانتِ خدا کی حفاظت میں کوتاہی کیوں کی؟۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ نماز کی حفاظت کا واحد طریقہ یہ ہے کہ نماز میں شہادات یعنی تین گواہیاں ادا کی جائیں۔ اس طرح انسان امین سمجھا جائے گا اور وہ نہ صرف یہ کہ جنّتی ہو جائے گا بلکہ اہلِ جنت پر واجب ہو جائے گا کہ اس کا اکرام کریں جیسا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ "اہلِ جنت ہمارے شیعوں کے مقامات کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو" پس بغیر شہادات کے جو نماز ہوگی وہ نہ تو محفوظ رہے گی اور نہ اپنے پڑھنے والے کو جنت میں لے جائے گی۔

۲۔ احتجاج طبرسی والی روایت پہلے گزر چکی جس میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی بھی جب بھی کہے **لا الٰہ الّا اللہ محمدٌ الرسول اللہ** تو فوراً کہے "**علیٌّ امیر المومنین**"۔ معصومؑ نے اس حدیث میں کسی بھی مقام یا کسی بھی وقت کا استثنٰی نہیں فرمایا۔ سوال یہ ہے کہ کیا نماز اس "جب بھی" سے خارج ہے؟ اور

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اگر نہیں ہے تو پھر تشہد نماز میں شہادتِ ولایت علیؑ کا وجوب ثابت ہے کیونکہ عربی کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر صیغۂ امر سے پہلے "ف" آجائے تو یہ دلیلِ وجوب ہوتی ہے اور امامؑ نے اس مقام پر "فلیقل" ارشاد فرمایا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب شہادتِ ولایت کے بغیر رسول کی رسالت نہ بچتی ہو تو اس کے بغیر کسی کی نماز کیونکر بچ جائے گی؟۔

۳۔ تشہد نماز ہی کا ایک رکن ہے اور جس نماز کا یہ رکن ہے اس کے بارے میں شیخ مفید "الاختصاص" صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ نجفِ اشرف میں اور دیگر علماء اپنی اپنی کتابوں میں امام محمد باقرؑ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ "نماز امیر المومنین ہیں۔ یعنی صلوٰۃ سے مراد ولایت ہے اور یہی ولایتِ کبریٰ ہے"۔ (شہادتِ ولایت علی ص ۱۸۱)۔ کیا عقل اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو مجسم نماز اور حقیقتِ نماز ہو اسی کے ذکر کو نماز سے باہر رکھا جائے؟۔ اور کیا اس کی شہادت کے بغیر نماز کا کوئی وجود ہو سکتا ہے؟۔

۴۔ شیخ صدوق اپنی امالی میں امام رضاؑ سے منقول ایک طویل حدیثِ قدسی بیان فرماتے ہیں جس میں اللہ فرماتا ہے۔ "میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کروں گا جب تک وہ احمدؐ کی رسالت کے ساتھ علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے"۔

کیا نماز عمل نہیں ہے؟۔ پھر بغیر ولایتِ علیؑ کے یہ کیونکر قبول ہو جائے گی؟۔

۵۔ شہادتِ ولایت علی صفحہ ۸۴ بحوالہ مقدمہ مشکوٰۃ الانوار۔

جنابِ امیر المومنین فرماتے ہیں۔ "جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے محمدؐ کی نبوت کا اقرار کوئی فائدہ اور نفع نہیں دے گا۔ آگاہ رہو کہ یہ (دونوں) شہادتیں لازم و ملزوم ہیں"۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وقت اور مقام چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ ان دو شہادتوں کو کسی بھی حال میں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور نماز کو کسی بھی منطق کے لحاظ سے اس لزوم سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۶۔القطرۃ من بحار جلد۲ صفحہ۹۳ پر بحوالہ فقہ مجلسی صفحہ۲۹ لکھا ہے کہ امام جعفر صادقؑ اپنی نماز میں تشہد کے دوران یہ جملہ پڑھا کرتے تھے:۔

"اشھدانّ ربّی نعم الرّب و انّ محمداً نعم الرسول و انّ علیاً نعم الوصی و نعم الامام"۔

جتنے دلائل ہم نے پیش کیے ہیں وہ انتہائی اجمال اور اختصار کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ تفصیل کیلئے ہماری کتابوں خصوصاً کشف المسائل کا مطالعہ فرمایا جائے۔ مولوی نے ایک عجیب مغالطہ پھیلایا ہوا ہے کہ نماز توقیفی ہے (یعنی اس کی ہر شے معیّن ہے) لہٰذا اس میں کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ نماز کی کوئی اور شے توقیفی ہو تو ہو لیکن تشہد ہرگز ہرگز توقیفی نہیں ہے اور یہ پڑھنے والے کی سہولت پر منحصر ہے کہ وہ جس طرح چاہے پڑھے۔ شرط صرف یہ ہے کہ تین گواہیوں کا نصاب پورا ہو جائے۔ چنانچہ فروع کافی باب تشہد میں امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔ "اگر ہم تشہد کا تعین کر دیتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے"۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تشہد توقیفی نہیں ہے اور امامؑ نے لوگوں کو ہلاکت سے بچانے کیلئے اس کا تعین نہیں کیا کیونکہ اگر وہ کھلم کھلا شہادت ثالثہ پڑھتے تو یقیناً جان سے ہاتھ دھوتے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ انسان تنہائی میں یا مومنین کے مجمع میں بھی نہ پڑھے۔

جزو اور کُل

اس پُرآشوب اور ہولناک زمانے میں جہاں ایک طرف شیاطین کے شوروغوغا میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی وہیں یہ بات قابلِ اطمینان ہے کہ آج بھی کچھ علماءِ حق ایسے موجود ہیں، اللہ انکی تعداد میں اضافہ فرمائے، جو گمراہی کے اس بدترین طوفان میں بھی حق کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں اور کلمۂ علی "ولی اللہ" کے دفاع کے لئے انھوں نے اپنے روزو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

شب وقف کرر کھے ہیں۔ایسے ہی صاحبانِ ضمیر علماء سے میں دست بستہ ایک التماس کرنا چاہتا ہوں۔انھوں نے جو بحث قائم کی ہے اور جو بات ثابت کرنے کے لئے وہ اپنی پوری توانائی صرف کرر ہے ہیں وہ یہ ہے کہ علیؑ ولی اللہ کلمہ واذان واقامت ونماز کا جزوِلازم ہے اور اسے ہر مقام پر واجب کی نیت سے پڑھنا چاہئے۔اللہ انھیں اس جہاد کا بہترین اجر عطا فرمائے لیکن میری گزارش صرف اتنی ہے کہ وہ اس میں تھوڑی سی ترمیم فرمالیں کیونکہ کلمۂ علیؑ ولی اللہ جزو نہیں بلکہ کُل ہے اور باقی ہر شے اسکا جزو ہے۔

علیؑ ایمان ہے!۔تو کیا جزوِ ایمان ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ کُلِ ایمان ہے۔اور جو جو چیزیں ایمان میں آتی ہیں وہ اس کُل کا جزو ہیں۔

علیؑ دین ہے!۔تو کیا جزوِ دین ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ کُلِ دین ہے۔اور وہ تمام چیزیں جو دین میں شامل ہیں اس کُل کا جزو ہیں۔

علیؑ حق ہے!۔تو کیا جزوِ حق ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ کُلِ حق ہے۔اور وہ تمام چیزیں جنھیں حق کہا جاتا ہے اس کُل کا جزو ہیں۔

علیؑ نعمت ہے!۔تو کیا جزوِ نعمت ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ کُلِ نعمت ہے۔اور جتنی بھی نعمات الٰہیہ ہیں وہ تمام اس کُل کا جزو ہیں۔

توحید بغیر علیؑ کے ثابت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ علیؑ مظہرِ ذات ہے۔عدل کی واحد دلیل علیؑ ہے کیونکہ وہ نقطہ ہے اور اسطرح عینِ عدل ہے۔نبوت کا دارومدار علیؑ کی ذات پر ہے کیونکہ آپؑ رسالتِ محمدؐ کے گواہ ہیں اور بغیر گواہ کے مقدمہ خارج ہو جایا کرتا ہے۔علیؑ دلیلِ امامت ہے کیونکہ وہؑ سرچشمۂ امامت ہے۔علیؑ دلیل قیامت ہے کیونکہ وہ مالک یوم الدین ہے۔لہٰذا کلمۂ علیؑ ولی اللہ بھی جزو نہیں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بلکہ کُل ہے اور کلمۂ توحید اور کلمۂ نبوت دونوں کی افادیت کا پورا کا پورا انحصار اسی مقدس شہادتِ ولایت پر ہے۔

الحمدللہ ہم اپنی ذمہ داری سے بحسن وخوبی عہدہ برا ہوئے اور جب ہم احکامِ اذان واقامت ونماز بیان کریں گے اس وقت کسی کو ہم سے دلیل یا حوالہ مانگنے کا حق نہ ہوگا کیونکہ یہ تمام چیزیں پہلے ہی ثابت کی جا چکیں۔

فضیلتِ نماز

مسئلہ ۳۳۱:۔ جو شخص نماز پڑھے اور نماز میں جو کچھ کہتا ہو اس کو جانتا اور پہچانتا بھی ہو تو اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ا۔ حدیث ۱۲)

توضیح:۔ اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ نماز کی معرفت حاصل کئے بغیر نماز پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ معرفتِ نماز کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کیلئے ہماری کتاب کشف المسائل میں ''حقائق الصلوٰۃ'' کا مطالعہ فرمایا جائے۔

مسئلہ ۳۳۲:۔ جس کی ایک نماز بھی قبول ہوگئی اس پر عذاب نہ ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ا۔ حدیث ۱۱)

توضیح:۔ اس حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اصل مقصد نماز پڑھنا نہیں بلکہ حقیقتِ نماز کو جاننا ہے۔ جس نے اس حقیقت کو جان لیا وہ عذابِ خدا سے مامون ہوگیا چاہے اس نے زندگی بھر میں ایک ہی نماز کیوں نہ پڑھی ہو کیونکہ بے مقصد پڑھی گئی نمازوں کا پڑھنا یا نہ پڑھنا دونوں برابر ہیں اور ایسی نمازیں کسی شمار میں نہیں آتیں بلکہ اکثر اوقات عذاب میں زیادتی کا سبب بنتی ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۳۳۳:۔ واجب نماز کو مختصر پڑھنا چاہئے اور مستحب نمازوں کو طول دینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۹۳۔ باب ۴۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ چونکہ واجب نمازیں ہر حال میں پڑھنی ہوتی ہیں چاہے کیسی ہی مصروفیت کیوں نہ لاحق ہو اسلئے اللہ نے یہ آسانی عطا فرمائی ہے۔ لیکن مستحب نمازیں انسان اسی وقت پڑھتا ہے جب وہ فرصت میں ہو اس لے یہاں طول دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

واجباتِ نماز

مسئلہ ۳۳۴:۔ نماز میں مندرجہ ذیل چیزیں واجب ہیں:۔

۱۔ وقت کی پہچان ۔ ۲۔ طہارت ۔ ۳۔ قبلے کیطرف رخ ۔ ۴۔ توجہِ خاطر ۔ ۵۔ رکوع ۔ ۶۔ سجود ۔ ۷۔ حمد و سورہ کی قراءت ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروع کافی ۔ کتاب الصلوٰۃ ۔ باب ۳۔ حدیث ۴)

اوقاتِ نماز

مسئلہ ۳۳۵:۔ جب صبح ظاہر ہو جائے اور سفیدیِ سحر آسمان پر پھیل جائے تو یہ نمازِ صبح کا وقت ہوتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی ۔ کتاب الصلوٰۃ ۔ باب ۶۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۳۳۶:۔ جب سورج ڈھل جائے تو ظہر اور عصر دونوں نمازوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ مگر نمازِ عصر سے پہلے ظہر کا وقت ہے۔ جیسے ہی ظہر کی نماز ختم ہوگی تو فوراً عصر کا وقت داخل ہو جائے گا۔ اور یہ دونوں نمازیں سورج غروب ہونے تک پڑھی جا سکتی ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی کتاب الصلوٰۃ ۔ باب ۴۔ حدیث ۶، ۷، ۱۰)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۳۳۷:۔ نمازِظہر کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۱۰۔حدیث ۲)

مسئلہ۳۳۸:۔ جب مشرق کی سرخی زائل ہو جائے تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔مگر مغرب کی نماز پہلے ہوگی اور عشاء کی بعد میں۔عشاء کا وقت آدھی رات تک باقی رہتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۵۔حدیث ۱،۱۲)

مسئلہ۳۳۹:۔ جو شخص غیر وقت میں (صحیح وقت سمجھ کر) نماز پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔لیکن اگر قبل از وقت نماز شروع کر دے اور نماز کے دوران نماز کا وقت داخل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۷۔حدیث ۶،۱۲)

مسئلہ۳۴۰:۔ اگر انسان کو یاد آئے کہ اس نے نمازِ ظہر نہیں پڑھی ہے اور وہ عصر کی دو رکعات پڑھ چکا ہے تو اسے چاہئے کہ ظہر کی نیت کر کے باقی دو رکعت پڑھ لے۔اور یہی صورت اس وقت ہوگی جب وہ مغرب کی نماز پڑھنا بھول جائے اور عشاء کی نماز پڑھنا شروع کر دے۔اگر تیسری رکعت تک بھی اسے یاد آجائے تو وہ مغرب کی نیت کر کے سلام پر ختم کرے اور پھر نمازِ عشاء پڑھے۔بہر حال جو نماز پہلے ہے وہ پہلے ہی پڑھی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۱۱۔حدیث ۱)

مسئلہ۳۴۱:۔ اگر کوئی شخص ظہر یا مغرب کی نماز پڑھنا بھول جائے اور وقت صرف اتنا رہ گیا ہو کہ اس میں عصر اور عشاء ہی کی نمازیں پڑھی جاسکتی ہوں تو اسے چاہئے کہ وقت والی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نماز پڑھے اور پہلی نمازوں کی قضا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۱۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۴۲:۔ اگر کوئی اس حالت میں نماز پڑھے کہ نماز کا وقت جارہا ہو تو یہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اس شک میں نماز پڑھے کہ نماز کا وقت آگیا ہے یا ابھی قبل از وقت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۲۳۔حدیث ۶۷۱)

توضیح:۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز قبل از وقت کسی صورت میں بھی نہیں پڑھی جاسکتی البتہ تاخیر سے پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۴۳:۔ زوال سے پہلے نمازِ ظہر ہرگز نہیں پڑھنی چاہیے۔اگر اسے نمازِ عصر کے وقت میں پڑھا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ زوال سے پہلے پڑھے۔کیونکہ جو شخص وقت سے پہلے نماز پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۱۱۹۔باب ۱۳۔حدیث ۶، ۷)

مسئلہ ۳۴۴:۔ جو شخص وقت سے پہلے نماز پڑھے اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹۔باب ۱۳۔حدیث ۳، ۴)

مسئلہ ۳۴۵:۔ آئمہ معصومین کے نزدیک وہ نمازِ مغرب زیادہ پسندیدہ ہے جو ایسے وقت میں پڑھی جائے جبکہ آسمان پر کوئی تارہ نظر آنے لگے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۲۔باب ۱۶۔حدیث ۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۳۴۶:۔ جو شخص وقت کے اندر ایک رکعت پڑھ لے تو گویا اس نے تمام نماز پڑھ لی ہے۔(یعنی وہ نماز ادا سمجھی جائے گی نہ کہ قضا)

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۱۔باب ۳۰۔حدیث ۴)

مسئلہ ۳۴۷:۔ بغیر کسی علّت و سبب و عذر کے ظہر اور عصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اور مغرب و عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھنا سنتِ رسولؐ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۲۔باب ۳۲۔حدیث ۱)

اذان و اقامت

مسئلہ ۳۴۸:۔ انسان اگر چاہے تو اذان بغیر وضو کے۔کھڑے ہو کر۔بیٹھ کر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر کہہ سکتا ہے مگر اقامت میں باوضو۔قبلہ رخ۔کھڑے ہو کر اور نماز کیلئے آمادہ ہو کر کہنا ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۵۵۔حدیث ۸۲۶)۔

مسئلہ ۳۴۹:۔ اذان سواری پر بیٹھ کر دی جاسکتی ہے لیکن اقامت زمین پر ہی کہی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۱۷۔حدیث ۱۶)

مسئلہ ۳۵۰:۔ اذان جنابت کی حالت میں بھی دی جاسکتی ہے لیکن اقامت بغیر غسل کئے نہیں کہی جاسکتی۔اسی طرح اذان کے دوران کلام کیا جاسکتا ہے لیکن اقامت کے دوران نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۴۸،۴۹۔باب ۹۔حدیث ۴

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اور باب ۱۰۔حدیث ۴)۔

مسئلہ ۳۵۱:۔ کسی ایسے شخص کو اذان دینے پر مقرر نہیں کیا جا سکتا جو اذان دینے کی اجرت لیتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۵۶۔حدیث ۸۷۰)

مسئلہ ۳۵۲:۔ اجرت پر اذان دینے والے اور قرآن پڑھانے والے کو آئمہ معصومینؑ دشمن رکھتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۷۵۔باب ۳۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۵۳:۔ اذان ٹھہر ٹھہر کر دینی چاہئے جبکہ اقامت جلدی جلدی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۶۶۔باب ۲۴۔حدیث ۳)

مسئلہ ۳۵۴:۔ سفر کی حالت میں اذان اسی طرح قصر ہو جاتی ہے جس طرح نماز قصر ہوتی ہے۔لہٰذا سفر کے دوران صرف اقامت کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۴۴۔باب ۵۔حدیث ۷)

مسئلہ ۳۵۵:۔ اگر کوئی شخص اذان دینا چاہتا ہو مگر وہ مومنِ عارف نہ ہو تو نہ تو اس کی اذان جائز ہے اور نہ اقامت اور نہ اس کی اقتداء کی جا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۶۷۔باب ۲۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۵۶:۔ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنی چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۸۰۔باب ۴۶۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۵۷:۔ عورت کے لئے نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۱۷۔حدیث ۱۹)

استقبالِ قبلہ

مسئلہ ۳۵۸:۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور رو بہ قبلہ نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ رو بہ قبلہ نہ تھا تو اگر وقتِ نماز باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر وقت نکل گیا ہو تو اس پر اعادہ واجب نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۳۵۹:۔ اگر کوئی نابینا غیر قبلہ کیطرف رخ کر کے نماز پڑھ لے یا کوئی اور شخص گھرے بادل ہونے کیوجہ سے نماز پڑھ لے اور جب بادل چھٹیں تو اس کو معلوم ہو کہ اس نے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو اگر اس نماز کا وقت باقی ہے تو ان دونوں کو چاہئے کہ نماز کا اعادہ کریں۔لیکن اگر وقت گزر گیا ہے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۵۱۔حدیث ۸۴۶)

مسئلہ ۳۶۰:۔ اگر کوئی شخص اپنی دانست میں قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو لیکن نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسے معلوم ہو کہ وہ قبلے سے ذرا سا دائیں یا بائیں منحرف تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۵۲۔حدیث ۱۴۸)

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ نادانستگی میں سمتِ قبلہ میں تھوڑا سا فرق پڑ جانے سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔گزشتہ احکام کا تعلق اس صورتِ حال سے ہے جبکہ انسان سمتِ قبلہ سے بالکل ہی منحرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۶۱:۔ جب سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو تو جو صورت بہتر معلوم ہو اس کی طرف رخ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۷۔حدیث ۷)

مسئلہ ۳۶۲:۔ ایسا شخص جو باوجود کوشش کے یہ معلوم نہ کر سکے کہ قبلہ کدھر ہے تو اس کیلئے تا ابد جائز ہے کہ وہ جدھر چاہے رخ کر کے نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۵۲۔حدیث ۸۴۷)

توضیح:۔ معصومؑ نے اس حکم کی دلیل سورہ بقرہ کی آیت ۱۱۵ کو قرار دیا ہے جس میں ارشاد ہوتا ہے۔ ''مشرق و مغرب سب اللہ ہی کیلئے ہے۔جدھر رخ کرو اُدھر اللہ کا چہرہ ہے''۔

مسئلہ ۳۶۳:۔ اگر کوئی شخص کسی بلند مقام پر نماز پڑھے جبکہ کعبہ اس کے نیچے ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔کیونکہ حدودِ قبلہ اپنی جگہ سے لیکر آسمان تک ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۰۲۔باب ۱۸۔حدیث ۱)

توضیح:۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ ہوائی جہاز میں نماز پڑھتے وقت کعبہ نیچے رہ جانے سے کوئی نیا مسئلہ کھڑا نہیں ہوتا۔

نیت

مسئلہ ۳۶۴:۔ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ہر شخص کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۱۲۔باب ۱۔حدیث ۲)

توضیح:۔ ہر عمل کا مقصد اطاعتِ خدا ہوتا ہے لہٰذا عمل کرتے وقت اگر انسان کی نیت اطاعتِ معصومؑ کی ہے تو وہ یقیناً مقبول ہوگا چاہے قلیل ہی کیوں نہ ہو اور اگر نیت اطاعتِ غیر معصوم کی ہے تو ہر عمل مردود ہے چاہے کثیر ہی کیوں نہ ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۳۶۵:۔ ایک شخص نے نمازِ واجب شروع کی مگر بعد میں وہ بھول گیا اور یہ سمجھا کہ نافلہ پڑھ رہا ہے۔یا اس کے برعکس اس نے نمازِ نافلہ شروع کی اور بعد میں گمان ہوا کہ شاید یہ نمازِ واجب ۳ ہے۔تو اس کی وہی نماز تصور کی جائے گی جو اس نے شروع کی تھی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۱۳۔باب ۲۔حدیث ۲)

افتتاحِ نماز

مسئلہ۳۶۶:۔ نماز کو شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ چہرے تک اٹھانا چاہئے۔اس سے زیادہ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۱۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۳۶۷:۔ آغازِ نماز میں ایک تکبیر کہنا کافی ہے لیکن تین بہتر اور سات افضل ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۱۹۔حدیث ۲)

مسئلہ۳۶۸:۔ اگر تکبیرۃ الاحرام ترک ہو جائے تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اگرچہ بھول کر ترک ہوئی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ ترک کا یقین ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۱۵۔باب ۲۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۳۶۹:۔ اگر کوئی شخص باجماعت نماز پڑھ رہا ہے اور تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول جاتا ہے تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا کیونکہ پیش نماز اپنے مقتدیوں کے تمام شکوک کو برداشت کرتا ہے سوائے تکبیرۃ الاحرام کے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۱۶۔باب ۲۔حدیث ۴)

مسئلہ۳۷۰:۔ اگر ایک شخص کو رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں یاد آجائے کہ اس نے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ تکبیر کہے اور بعد ازاں قراءت و رکوع و سجود کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لیکن اگر رکوع میں جانے کے بعد اس کو گمان ہو تو اسے چاہئے کہ نماز جاری رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۹۱۶۔ باب ۲۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۳۷۱:۔ جب پیش نماز رکوع کی حالت میں ہو اور کوئی مقتدی جلدی جلدی آئے اور جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی تکبیر۔ تکبیرۃ الاحرام اور تکبیرِ رکوع کیلئے کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۷۱۷۔ باب ۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۳۷۲:۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت۔ رکوع کرتے وقت۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ سجدہ کرتے وقت۔ الغرض ہر واجبی یا مستحبی تکبیر کہتے وقت رفعِ یدین ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۷۲۳۔ باب ۹۔ حدیث ۱۳)

مسئلہ ۳۷۳:۔ تکبیرۃ الاحرام کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو چہرے کے برابر تک اس طرح بلند کرے کہ ہتھیلیاں قبلے کی طرف ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۷۲۲۔ باب ۹۔ حدیث ۶)

قیام وقعود

مسئلہ ۳۷۴:۔ انسان جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو ایک قدم کو دوسرے سے نہ ملائے بلکہ ان کے درمیان کم سے کم چند انگلیوں کا اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ رکھے۔ اپنے کندھے سیدھے اور برابر رکھے اور اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دے اور اپنی انگلیاں کھولے نہیں اور دونوں ہاتھ دو گھٹنوں کے مقابل اپنی رانوں پر رکھے اور اس کی نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔ اور جب سجدے میں جانے لگے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور پہلے ہاتھ زمین پر رکھے اور گھٹنے بعد میں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۷۵:۔ جو شخص قیام کے دوران پشت سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے۔لہذا انسان کو چاہیئے کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو اور اپنی پشت اور سینے کو سیدھا رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۹۸،۹۹۔باب ۲۔حدیث ۱،۳)

مسئلہ ۳۷۶:۔ جب عورت نماز کیلئے کھڑی ہو تو وہ اپنے دونوں قدم ملا کر رکھے اور ان کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے ہاتھ ملا کر اپنی پستان کی جگہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۷۷:۔ جب نمازی تشہد کیلئے بیٹھے تو اپنے دونوں زانو زمین سے ملا دے اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ دے۔اس کے بائیں قدم کی پشت زمین پر ہو اور دائیں قدم کی پشت بائیں قدم کے تلوے سے مل جائے اور اس کے کولہے زمین پر ہوں اور دائیں پاؤں کا انگوٹھا زمین سے ملا ہوا ہو اور اپنے قدموں پر ہرگز نہ بیٹھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۷۸:۔ عورت جب بیٹھے تو دونوں زانو ملا لے اور زمین سے گھٹنے اٹھے ہوئے ہوں۔اور اٹھے تو ہلکے سے۔اپنا پچھلا حصہ پہلے نہ اٹھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۳۷۹:۔ سجدے کے بعد جب انسان کھڑا ہو تو اپنے ہاتھوں کے سہارے پر اور کہے۔

"بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ"۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۹۔حدیث ۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۳۸۰:۔ اگر قیام لمبا ہو جائے تو ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۹۹۔باب ۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۸۱:۔ قیام کی حالت میں بوقتِ ضرورت جھک کر زمین سے کوئی چیز اٹھانا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۰۶۔باب ۱۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۸۲:۔ بیمار آدمی پہلے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔اور اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔اور اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر پڑھے۔اور اگر دائیں کروٹ نہ لیٹ سکے تو پھر بائیں کروٹ لیٹ کر پڑھے۔اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو پھر چت لیٹ کر پڑھے اور روبقبلہ ہو کر اشارے سے پڑھے اور بہ نسبت رکوع کے سجدے کیلئے اشارہ اور بھی ذرا نیچا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۹۷۔باب ۱۔حدیث ۱۵)

مسئلہ ۳۸۳:۔ جس شخص کی نکسیر پھوٹتی ہے یا قے ہوئی ہے تو وہ ہر نماز سر کے اشارے سے پڑھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۰۳۔باب ۸۔حدیث ۱،۲)

قراءتِ قرآن

مسئلہ ۳۸۴:۔ جو شخص اپنی نماز میں بلند آواز سے یا دھیمی آواز سے سورۂ حمد کی تلاوت نہ کرے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۲۸۔باب ۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۸۵:۔ سورۂ فاتحہ اور ہر سورہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہر سورہ کا جزو ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوۃ۔ باب ۲۰۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۳۸۶:۔ نمازِ واجب میں سورۂ حمد کے بعد صرف ایک سورہ پڑھنا چاہیئے۔ نہ کم اور نہ زیادہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۱۔ باب ۴۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۳۸۷:۔ اگر کسی آدمی کو کسی ضروری کام کی وجہ سے جلدی ہو یا کسی چیز کا خوف دامن گیر ہو تو پھر نمازِ واجب کی پہلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کی جا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۲۹۔ باب ۲۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۳۸۸:۔ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد الگ الگ سورہ پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر اسے کوئی دوسرا سورہ یاد ہی نہیں تو پھر ایک ہی سورہ پڑھا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۳۔ باب ۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۳۸۹:۔ سورۂ ''قل ھو اللہ'' وہ واحد سورہ ہے جسے دونوں رکعات میں پڑھا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۴۔ باب ۷۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۳۹۰:۔ سورۂ وَالضُّحٰی اور الم نشرح مل کر ایک سورہ بنتا ہے۔ اسی طرح سورۂ فیل اور سورۂ لایلاف قریش بھی مل کر ایک سورہ بنتے ہیں۔ اس لئے حمد کے بعد اگر یہ سورے پڑھے جائیں تو ہمیشہ دونوں کو ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۷۔ باب ۱۰۔ حدیث ۴، ۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۳۹۱:۔ نماز میں سورہ حمد کے ساتھ معوذتین کی تلاوت کی جا سکتی ہے کیونکہ یہ قرآنی سورے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۰۔حدیث ۲۷)

مسئلہ۳۹۲:۔ جو شخص جان بوجھ کر سورہ حمد اور دوسرے سورے کی قراءت ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔لیکن اگر سہو و نسیان کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۵۵۔باب ۲۷۔حدیث ۴)

مسئلہ۳۹۳:۔ اگر کوئی شخص حمد اور سورہ پڑھنا بھول جائے مگر رکوع میں جانے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو اس کا اعادہ کرے اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو نماز کو جاری رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶۔باب ۲۸۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۳۹۴:۔ جو شخص حمد و سورہ پڑھنا بھول جائے تو اسے چاہیئے کہ اگلی رکعت میں دونوں پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۵۵۔باب ۲۸۔حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ رکوع میں جانے سے پہلے یاد نہ آیا ہو۔اور اگر یاد آ گیا ہو تو جیسا کہ بیان کیا جا چکا کہ وہ پہلے حمد و سورہ پڑھ لے اور پھر رکوع میں جائے۔

مسئلہ۳۹۵:۔ ہر سورہ کو جو غلطی سے شروع کیا جائے چھوڑ کر کسی اور سورے کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔لیکن اگر سورہ ''قل ھواللہ احد'' اور ''یا ایھا الکافرون'' شروع کر دے تو پھر کسی اور سورے کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴ ۔صفحہ ۱۶۲ ۔باب ۳۵ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۹۶:۔ واجب نمازوں میں سورۂ عزائم (جن کو پڑھنے یا توجہ سے سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے) میں سے کوئی سورہ نہیں پڑھا جا سکتا کیونکہ نماز واجب میں سجدوں کی تعداد میں اضافہ کرنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴ ۔صفحہ ۱۶۵ ۔باب ۴۰ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۹۷:۔ نماز چاہے بہ آواز بلند پڑھنے والی ہو یا دھیمی آواز میں پڑھنے والی ہو۔ دونوں نمازوں میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بہ آوازِ بلند پڑھنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۴ ۔صفحہ ۱۳۸ اور ۱۴۹ ۔ باب ۱۱ ۔ حدیث ۱ اور ۵)

مسئلہ ۳۹۸:۔ جب انسان با جماعت نماز پڑھ رہا ہو تو اسے سورۂ حمد کی قراءت کے بعد **الحمد للّٰہ رب العالمین** کہنا چاہیئے اور آمین ہرگز نہیں کہنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴ ۔صفحہ ۱۴۳ ۔باب ۱۷ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۳۹۹:۔ فجر ۔مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتیں بہ آوازِ بلند پڑھنا واجب ہے اور باقی سب نمازوں میں سوائے بسم اللہ کے خاموشی سے پڑھنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ ۔صفحہ ۱۵۲ ۔ باب ۲۵ ۔ حدیث ۱، ۲، ۳، ۵)

مسئلہ ۴۰۰:۔ جو شخص جان بوجھ کر جہر و اخفات کو ان کے مقام پر ترک کرے (یعنی جہاں بہ آوازِ بلند پڑھنا ہو وہاں آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا ہو وہاں بہ آوازِ بلند پڑھے) اس کی نماز باطل ہے اور اس پر نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر بھول کر یا جہالت و لاعلمی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کی بنا پر ایسا ہو جائے تو پھر اعادہ واجب نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۵۴۔باب ۲۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۰۱:۔ قراءت اور دعا اتنی آواز سے ہو کہ انسان کا نفس سن لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۰۔حدیث ۶)

توضیح:۔ بہ آوازِ بلند پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان خود سن سکے نہ کہ دوسروں کو سنانے کیلئے پڑھے۔

مسئلہ ۴۰۲:۔ گونگے آدمی کیلئے تکبیر و تشہد و قراءت میں صرف زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۰۔حدیث ۱۷)

مسئلہ ۴۰۳:۔ عورت کو کوئی بھی نماز بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۵۹۔باب ۳۱۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۰۴:۔ جو شخص ایک جگہ نماز پڑھ رہا ہو اور پھر آگے بڑھنا چاہے تو چلتے ہوئے قراءت نہ کرے اور جب اس جگہ پر پہنچ جائے جہاں پہنچنا چاہتا ہے تو اس کے بعد قراءت کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۶۱۔باب ۳۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۰۵:۔ جو شخص جمعہ کے دن نمازِ ظہر پڑھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ قراءت بہ آوازِ بلند کرے اور قنوت صرف دوسری رکعت میں پڑھے اور قصر نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۹۵۔باب ۷۳۔حدیث ۱، ۷)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۴۰۶:۔ آخری دو رکعتوں میں نمازی کو اختیار ہے کہ سورۂ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۲۔حدیث ۱)

توضیح:۔ دُرِ مقصود میں حضرتِ صاحب الزماںؑ کی ایک توقیعِ مبارک موجود ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں۔"آخری دو رکعات میں سورۂ حمد کا پڑھنا تسبیحات اربعہ کی قراءت کو منسوخ کر دیتا ہے۔مگر ہاں وہ شخص البتہ پڑھ سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ہم سورۂ حمد پڑھیں گے تو ہم کو سہو ہو جائے گا یا ہمارا مرض بڑھ جائے گا"۔اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تسبیحاتِ اربعہ صرف بحالت مجبوری پڑھ سکتا ہے ورنہ عام حالات میں سورۂ حمد ہی پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ ۴۰۷:۔ جب سورۂ عزائم میں سے وہ آیات پڑھی جائیں جن میں سجدہ واجب ہے تو سجدے سے پہلے تکبیر نہ کہے بلکہ سجدے سے سر اٹھا کر کہے۔اور سورہ عزائم چار ہیں۔حم سجدہ۔تنزیل السجدہ۔والنجم اور اقراء باسم ربک۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۴۲۔باب ۴۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۰۸:۔ جب سورۂ عزائم پڑھی جائیں اور کوئی اسے کان لگا کر توجہ سے سنے تو اس پر واجب ہے کہ سجدہ کرے اگر چہ وہ باوضو نہ ہو اور بلکہ اگر چہ جنب بھی ہو اور چاہے عورت بھی حالتِ حیض و نفاس میں ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۴۲،۲۴۳۔باب ۴۲،۴۳۔حدیث ۱،۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

رکوع

مسئلہ ۴۰۹:۔ نماز کا پہلا بڑا فریضہ رکوع ہے۔ اور جو شخص رکوع کرنا بھول جائے تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۹۳۲۔ باب ۹، ۱۰۔ حدیث ۶،۱)

مسئلہ ۴۱۰:۔ رکوع میں جانے سے پیشتر بالکل سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔ جب قیام پورا ہو جائے تو رکوع میں جائے۔ اس طرح کہ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے پہلے گھٹنے پر رکھے۔ اس کے پیروں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو۔ وہ اپنی پشت کو تان لے۔ گردن کو آگے بڑھائے اور دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو دبائے اور اس کے بعد کہے۔ ''سبحان ربّی العظیم وبحمدہ''۔ یہ ایک مرتبہ کہنا واجب اور اس سے زائد بار کہنا مستحب ہے۔ مگر بہتر ہے کہ تین مرتبہ پڑھے۔ رکوع میں جانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا لازمی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ حضرتِ امیرالمومنینؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱، ۳، ۴، ۵)

توضیح:۔ رکوع کی صحت کا یقین کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ حضرتِ امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ جس کا رکوع صحیح نہیں ہے اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۱۱:۔ عورت جب رکوع میں جائے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے اوپر ران پر رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۲۸۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۴۱۲:۔ رکوع سے سر اٹھانے اور قیام پورا کرنے کے بعد ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنا مستحب ہے۔

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۸۸۔باب ۱۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۱۳:۔ اگر ایک شخص رکوع کرے مگر اس میں تسبیح پڑھنا بھول جائے تو اس کی نماز درست ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۸۶۔باب ۱۵۔حدیث ۱)

قنوت

مسئلہ ۴۱۴:۔ قنوت تمام نمازوں میں دوسری رکعت کے اندر رکوع سے پہلے اور قراءت کے بعد پڑھنا سنتِ واجبہ ہے اور جو شخص بے رغبتی سے سبک سمجھ کر قنوت ترک کردے تو اس کی نماز نامکمل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۵۷۔باب ۱۔حدیث ۶، ۱۱)

مسئلہ ۴۱۵:۔ قنوت میں اتنا ذکر کافی ہے۔ **"اَللّٰھم اغفرلنا وَ ارحمنا وَ عافِنا وَ اعفُ عنّافي الدُّنیا والاٰخرۃ انّکَ علٰی کُلِّ شئٍ قَدیر"**۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۳۰۔حدیث ۵، ۶، ۱۱)

مسئلہ ۴۱۶:۔ قنوت میں ہر وہ جائز دعا مانگنا جائز ہے جو زبان پر جاری ہوجائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۶۴۔باب ۹۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۱۷:۔ واجب نمازوں میں قنوت کے بعد ہاتھوں کو سر اور منھ پر پھیرنا جائز نہیں ہے بلکہ نمازی قنوت سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سینے کے اوپر سے نہایت آہستگی کے ساتھ گھٹنوں تک نیچے لے جائے اور تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ البتہ مستحب نمازوں میں قنوت کے بعد ہاتھوں کو منھ اور سینے پر پھیرنا افضل ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ صاحب الزمانؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۱۲۷۲۔باب ۲۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۴۱۸:۔ اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا بھول جائے اور اسے راستے میں یاد آئے تو اسے چاہیئے کہ راستے میں ہی روبقبلہ ہو کر پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۳۰۔حدیث ۹)

سجدہ

مسئلہ ۴۱۹:۔ جائے سجدہ پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے لیکر بھنوؤں تک ہے۔اس میں سے اگر ایک درہم کے برابر بھی زمین پر لگ جائے تو کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۲۰:۔ جائے سجدہ کی سطح جائے قیام کے برابر ہونا چاہیئے۔لیکن مجبوری کی حالت میں ایک اینٹ کے برابر بلندی پر سجدہ کرنا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۲۱:۔ اگر غلطی سے کسی بلند جگہ پر سر رکھ دیا جائے اور اس کو صحیح سطح پر لانا ہو تو سر کو اٹھائے نہیں بلکہ گھسیٹ کر پستی کیطرف لائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۲۲:۔ اگر پیشانی پر پھوڑا نکلا ہوا ہو تو انسان کو چاہیئے کہ ایک گڑھا کھود کر اپنا سر اس گڑھے میں اس طرح رکھے کہ اس کی پیشانی زمین کو مس کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۴۲۳:۔ اگر کوئی ایسا روگ ہو جائے جس کی وجہ سے انسان سجدہ نہ کر سکے تو وہ پیشانی کی بجائے اپنی ٹھوڑی زمین پر رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۵)

مسئلہ ۴۲۴:۔ سنگریزوں پر سجدہ کرنا جائز اور صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۶)

مسئلہ ۴۲۵:۔ جائے سجدہ پر پھونک مارنا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۷)

مسئلہ ۴۲۶:۔ سجدہ کرتے وقت دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھے اور ہاتھ اس طرح پھیلائے جیسے درندہ پھیلاتا ہے۔اور کہنیوں کو گھٹنوں پر نہ رکھے اور نہ رانوں پر بلکہ کہنیوں کو تھوڑا سا پھیلا لے اور گھٹنوں سے نہ ملائے اور نہ اپنے ہاتھ چہرے کے قریب رکھے۔اور ہاتھ کندھوں کے برابر ہوں اور گھٹنوں کے سامنے نہ ہوں بلکہ کچھ ہٹے ہوئے ہوں۔اور انہیں زمین پر پھیلا لے اور ان کی گرفت اپنی طرف رکھے۔اور سجدے میں اپنی انگلیاں نہ کھولے بلکہ ان کو ملائے رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۲۷:۔ عورت جب سجدہ کرے تو وہ سکڑ جائے اور جب مرد سجدہ کرے تو وہ پھیل جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۹۹۔باب ۳۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۲۸:۔ عورت جب سجدے کے بعد قیام کیلئے اٹھنا چاہے تو مرد کی طرح ہاتھ زمین پر رکھ کر اور پہلے پیچھا اٹھا کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنے اٹھا کر اٹھ کھڑی ہو اور پہلے کولہے نہ اٹھائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۸۴۔باب ۱۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۲۹:۔ مقاماتِ سجدہ سات ہیں۔(۱) پیشانی۔(۲،۳) دونوں ہتھیلیاں۔(۴،۵) دونوں گھٹنے۔(۶،۷) پاؤں کے دونوں انگوٹھے۔البتہ ناک کو خاک پر رکھنا آئمہ معصومین کو محبوب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۲۹۹۔باب ۴۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۳۰:۔ انسان جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور اٹھنا چاہے تو پہلے آرام سے بیٹھے اور پھر اٹھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۳۰۱۔باب ۵۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۳۱:۔ نمازی دو سجدوں کے درمیان اس طرح ایڑیوں پر نہ بیٹھے جس طرح کتا ایڑیوں کے اوپر بیٹھتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۳۰۱۔باب ۶۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۳۲:۔ عورت جب سجدے میں جائے تو گھٹنوں کے بل جائے نہ کہ ہاتھوں کے بل جیسا کہ مرد کرتا ہے۔اور جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ پھیلا کر رکھے اور اعضاء کو ملا لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۴۳۳:۔ انسان سجدے کے دوران دنیا و آخرت کیلئے کوئی بھی دعا کر سکتا ہے چاہے وہ نماز واجب ہو یا نمازِ مستحب۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۳۱۲۔باب ۱۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۳۴:۔ واجب نماز میں دورانِ سجدہ اللہ سے کسی بھی زبان میں دعا کی جاسکتی ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۴۔حدیث ۸،۱۱)

مسئلہ ۴۳۵:۔ مستحب ہے کہ سجدۂ شکر کرتے وقت اپنے ہاتھ زمین پر پھیلائے جائیں اور اپنا سینہ اور شکم زمین سے ملا لیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسن عسکریؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۴۔حدیث ۱۵)

مسئلہ ۴۳٦:۔ سجدے میں **"سبحان ربی الاعلٰی"** ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور اس سے زائد مستحب ہے۔مگر بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۵۔حدیث ۱)

سجدہ کس چیز پر کرنا چاہیے

مسئلہ ۴۳۷:۔ سجدہ زمین پر کرنا فرض ہے اور کسی اور شے پر سجدہ کرنا سنت ہے۔اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب زمین پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۴۷۔حدیث ۸۲۸)

مسئلہ ۴۳۸:۔ ایسی اینٹ پر سجدہ کرنا جائز ہے جس کو بھٹہ میں گندگی اور مردار جانوروں کی ہڈیاں وغیرہ جلا کر پکایا جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲٦۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۳۹:۔ ایسی گھنی گھاس پر سجدہ کرنا جس پر سجدہ کرتے وقت ماتھا زمین تک پہنچ جائے جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲٦۔حدیث ۱۳)

مسئلہ ۴۴۰:۔ مندرجہ ذیل چیزوں پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے:۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۱۔روئی ۔۲۔کپڑا ۔۳۔اون ۔۴۔حیوان کا کوئی حصہ ۔۵۔کھانے کی کوئی چیز ۔۶۔پھل ۔۷۔بال ۔۸۔پرندوں کے پَر ۔۹۔لکھا ہوا کاغذ ۔۱۰۔قبر ۔۱۱۔شیشہ ۔۱۲۔سونا ۔۱۳۔چاندی ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔امام رضاؑ ۔امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصلوٰۃ ۔باب ۲۶ ۔حدیث ۱،۶،۹،۱۲،۱۴)

مسئلہ ۴۴۱:۔ قبرِ امام حسینؑ کی مٹی پر سجدہ کرنا سب سے افضل ہے اور ایسا کرنے سے زمین کے ساتوں طبق روشن اور نورانی بن جاتے ہیں اور جس شخص کے پاس قبرِ حسینؑ کی مٹی کی تسبیح ہو تو اگر وہ تسبیح نہ بھی پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا نام تسبیح پڑھنے والوں میں لکھ دیا جائے گا ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ۔ج ۱۔صفحہ ۱۴۷۔حدیث ۸۲۹)

توضیح:۔ قبرِ امام حسینؑ سے پانچ فرسخ یعنی تقریباً ۲۵ کلومیٹر کے اندر تمام زمین خاکِ شفاء ہے ۔

مسئلہ ۴۴۲:۔ ناریل پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۴۹۔حدیث ۸۳۶)

مسئلہ ۴۴۳:۔ اگر کوئی شخص ٹوپی یا عمامہ پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو اگر اس کی پیشانی سر کے بال کی جڑ سے ابروؤں تک زمین سے ذرا بھی مس ہو جائے تو وہ کافی ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۴۹۔حدیث ۸۳۷)

مسئلہ ۴۴۴:۔ اگر کوئی ایسی شے میسر نہ ہو جس پر سجدہ کیا جا سکے یا گرمی کی تیزی کی وجہ سے چہرے کے جھلسنے کا اندیشہ ہو تو اپنی ہتھیلی کی پشت پر سجدہ کیا جائے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۴۴۱۔باب ۴۔حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۴۴۵:۔ کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے لیکن اگر کاغذ پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس پر سجدہ نہ کیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۴۳۔ باب ۷۔ حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۴۴۶:۔ جو چیزیں معدنیات سے نکلتی ہیں مثلاً سونا۔ چاندی۔ شیشہ اور نمک وغیرہ تو ان پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۴۵۔ حدیث ۱،۲)

تشہد اور سلام

مسئلہ ۴۴۷:۔ تشہد میں تین گواہیاں دینا لازم ہے اور بہتر یہ ہے کہ تمام آئمہ کی گواہی دی جائے۔ وہ مختصر ترین تشہد جس میں تین شہادات کا نصاب پورا ہو جاتا ہے یہ ہے:۔

"اَشھَدُاَن لّا الٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وَاَشھدُاَنّ محمداً عَبدہٗ و رَسولہٗ وَ اَشھدُ اَنَّ امیرَ المومنین علیاً ولیُّ اللہ وَ اَولادہُ المعصومین حُجَجَ اللہ"

حوالہ:۔ (تمام جامع حوالہ جات اس باب کی ابتداء میں بیان کئے جا چکے)

مسئلہ ۴۴۸:۔ تشہدِ نماز میں آئمہؑ کا ذکر خوبصورت ترین طریقے سے کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۱۷۸۔ حدیث ۹۳۸)

مسئلہ ۴۴۹:۔ اگر تشہد میں جان بوجھ کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود و سلام نہ بھیجا جائے تو نماز باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۳۳۳۔ باب ۱۰۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

مسئلہ ۴۵۰:۔ تشہد میں جو کچھ عام لوگ پڑھتے ہیں (تو بحالتِ خوف وتقیہ) وہی کچھ پڑھا جا سکتا ہے۔ اور اگر اس کے لئے کوئی مخصوص چیز لوگوں پر واجب ہوتی تو وہ ہلاک ہوجاتے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۹۹۰۔ باب ۵۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ اس حدیث مبارکہ سے چند امور واضح ہوجاتے ہیں:۔

۱۔ یہ کہ تشہدِ نماز توقیفی ہرگز نہیں ہے جیسا کہ لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ ۲۔ یہ کہ عام لوگوں کی طرح تشہد پڑھنے کی صرف اجازت دی گئی ہے اور وہ بھی بحالتِ خوف۔ ۳۔ یہ کہ چونکہ مکمل تشہد پڑھنے سے بعض حالات میں شیعوں کے لئے جان کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے اس لئے یہ اجازت دی گئی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ بغیر کسی خطرے کے بھی ہم وہی تشہد پڑھیں جو مخالف پڑھتے ہیں کیونکہ اس کا مقصد شیعوں کی جان و مال کو محفوظ رکھنا ہے نہ کہ شہادتِ ولایت کو ترک کرنا۔

مسئلہ ۴۵۱:۔ نماز کے بعد دشمنانِ اہلبیت پر لعنت کرنا مستحب اور سنتِ آئمہؑ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۱۰۳۶۔ باب ۱۹۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۴۵۲:۔ اگر کوئی شخص پہلی دو رکعتوں میں تشہد پڑھنا بھول جائے تو اگر تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو نماز کو پورا کرے اور سلام پھیر کر تشہد کی قضا کرے اور کلام کرنے سے پہلے دو سجدۂ سہو ادا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۹۹۲۔ باب ۷۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۴۵۳:۔ جب تشہد ختم کر چکے تو سلام پڑھے کیونکہ سلام پر ہی نماز کا خاتمہ ہوتا ہے۔

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اور سلام پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کہے:۔

"السَّلامُ علیک اَیّھا النَّبِیُّ و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ السَّلامُ عَلٰی الاَئمّۃِ الرَّاشِدِینَ المَھدِیّیِن۔ السَّلامُ عَلینا وَ علٰی عبادِ اللّٰہِ الصّالحین۔ السَّلامُ علیکم و رحمتہ اللّٰہِ و برکاتہ"۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۲۹۔حدیث ۶۔اور من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۱۷۹۔حدیث ۹۴۴)

مسافر کی نماز

مسئلہ ۴۵۴:۔ مسافر اگر چار فرسخ (بارہ میل یعنی تقریباً ۲۰ کلومیٹر) مسافت تک پہنچ جائے تو اسے چاہیئے کہ قصر کرے۔خواہ وہاں مقیم ہو یا واپس پلٹے۔اور اگر مسافت چار فرسخ سے کم ہے تو نماز پوری پڑھے چاہے قیام کرے یا واپس لوٹے۔لیکن جب آگے بڑھے اور چار فرسخ کی مسافت پوری ہو جائے تو قصر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۷۶۔حدیث ۵)

توضیح:۔ قصر کیلئے کم سے کم مجموعی مسافت آٹھ فرسخ ہے۔اس طرح انسان جب چار فرسخ تک چلا جائے گا تو یقینی طور پر آنے اور جانے کی مجموعی مسافت آٹھ فرسخ ہو جائے گی۔ لیکن اگر جانے کی مسافت چار فرسخ سے کم ہے تو اس بات کا یقین حاصل نہیں کیا جا سکتا کہ آنے اور جانے کی مسافت مل کر آٹھ فرسخ ہو جائے گی۔اس لئے ایسی صورت میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی۔

مسئلہ ۴۵۵:۔ جب کوئی کسی مقام پر وارد ہو اور اسے یہ یقین ہو جائے کہ وہاں دس روز قیام رہے گا تو پوری نماز پڑھے اور اگر یہ طے نہ ہو کہ کب تک وہاں سے جانا ہوگا اور آج کل

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

میں وقت گزر رہا ہو تو ایک ماہ تک قصر ہوگا اور اس کے بعد پوری نماز۔ اگرچہ بعد میں ایک گھڑی بعد ہی کوچ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۷۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۵۶:۔ قصر اس وقت شروع ہوتا ہے جب مسافر کی آبادی کے مکانات نظر سے چھپ جائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۷۷۔حدیث ۱)

توضیح:۔ زبانِ شرع میں اسے "حدِ ترخّص" کہتے ہیں۔آبادی سے مراد وہ شہر۔قصبہ یا گاؤں ہے جہاں انسان رہتا ہے نہ کہ اس کا محلّہ یا گھر۔آج کے زمانے میں حدِ ترخّص کی شناخت کوئی مشکل کام نہیں رہا کیونکہ تیز رفتار سواریوں کیوجہ سے یہ فاصلہ بہت جلد طے ہو جاتا ہے اور زمینی سفر کی صورت میں راستے پر نصب سنگِ میل سے بخوبی اندازہ ہوتا رہتا ہے کہ انسان اپنے شہر سے کتنی دور نکل آیا ہے۔رہے وہ لوگ جو آج کے دور میں بھی جانوروں پر سفر کرتے ہیں تو انہیں بھی اس بات کا اندازہ رہتا ہے کہ وہ اپنی بستی سے کتنی دور نکل آئے ہیں۔اسلئے یہ مسئلہ بہت واضح ہے اور اس میں بے مقصد الجھنیں پیدا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

مسئلہ ۴۵۷:۔ تمام فرض نمازیں سفر میں دو رکعت کی ہوں گی سوائے مغرب کے۔کہ اس میں قصر نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۲۶۵)

مسئلہ ۴۵۸:۔ اگر کسی کے پاس اونٹوں کا گلّہ ہو اور وہ عام طور پر انہیں کرائے پر نہ چلاتا ہو بلکہ صرف حج کیلئے انہیں استعمال کرتا ہو تو ایسا شخص نماز قصر کرے گا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۷۹۔ حدیث ۱۲)

مسئلہ ۴۵۹:۔ مندرجہ ذیل قسم کے لوگوں پر دورانِ سفر پوری نماز پڑھنا واجب ہے:۔
۱۔ گماشتہ (وہ شخص جو کسی کی طرف سے کسی کام پر مقرر کیا گیا ہو)۔ ۲۔ جانور (یا گاڑی) کرائے پر چلانے والا۔ ۳۔ چرواہا۔ ۴۔ قاصد (ڈاکیہ)۔ ۵۔ ملاّح۔ ۶۔ کھیتوں اور کھلیانوں کی حفاظت کرنے والا۔ ۷۔ خراج اور زکوٰۃ کا تحصیل دار جو وصولی کیلئے دورے پر رہتا ہو۔ ۸۔ وہ امیر جو اپنی قلمرو کے اندر دورہ کر رہا ہو۔ ۹۔ وہ تاجر جو اپنی تجارت کے سلسلے میں ایک بازار سے دوسرے بازار جایا کرتا ہے۔ ۱۰۔ خانہ بدوش۔ ۱۱۔ وہ شخص جو چراگاہوں کی تلاش میں پھرتا رہتا ہے۔ ۱۲۔ وہ شکاری جو محض لہو و لعب کیلئے شکار کی تلاش میں نکلتا ہے۔ ۱۳۔ وہ قزاق جو رہزنی کیا کرتا ہے۔

حوالہ:۔ (۱۔ فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۷۶۔ ۲۔ فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۸۱)

مسئلہ ۴۶۰:۔ گماشتہ جب اپنی منزل پر پانچ دن یا اس سے کم قیام کرے گا تو وہ دن کی نمازوں میں قصر کرے گا اور رات کی نمازوں کو پورا پڑھے گا۔ اور اس پر رمضان کا روزہ رکھنا بھی واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۷۷)

مسئلہ ۴۶۱:۔ کرائے پر گاڑی چلانے والا اور اجرت پر روانہ کیا ہوا گماشتہ جب سیر میں مشغول ہو تو دو منزلوں کے درمیان جب چلیں گے تو قصر کریں گے اور جب منزلوں پر رہیں گے تو پوری نماز پڑھیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۷۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۴۶۲:۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کی قضا اس پر واجب ہے۔ اگر وہ گھر پر چار رکعت بھولا ہے تو وہ چار رکعت ہی قضا پڑھے گا چاہے وہ حالتِ سفر میں ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر وہ (حالتِ سفر میں) دو رکعت بھولا ہے تو جب یاد آئے تو دو رکعت ہی قضا پڑھے گا خواہ وہ گھر پر ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۲۸۲)

مسئلہ ۴۶۳:۔ انسان سفر کے بعد جب تک اپنے گھر نہ پہنچ جائے اس وقت تک نماز قصر پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۲۹۰)

مسئلہ ۴۶۴:۔ اگر کوئی شخص اپنی جائیداد اور زمینوں پر جاتا ہے تو اگر اس کی نیت وہاں دس دن قیام کی نہیں ہے تو قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وہاں اس کا کوئی مکان ہو اور وہ وہاں کم از کم چھ ماہ تک وطن بنا کر رہ چکا ہو تو ایسی صورت میں وہ پوری نماز پڑھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۳۰۸)

مسئلہ ۴۶۵:۔ شکاری کے قصر کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ اپنے یا اپنے عیال کے لئے رزق تلاش کرنے نکلا ہے تو وہ روزہ بھی قصر کرے گا اور نماز بھی قصر پڑھے گا۔ لیکن اگر تفریح کیلئے نکلا ہے تو نہ روزہ قصر کرے گا اور نہ نماز۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۷۹۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ ۴۶۶:۔ ایسا مسافر کہ جس پر قصر واجب ہے اگر وہ اپنے راستے سے ہٹ کر شکار کی طرف مائل ہو گیا تو شکار کی تلاش کی وجہ سے وہ نماز پوری پڑھے گا۔ اور جب شکار سے اپنے راستے کی طرف واپس ہو گا تو واپسی میں اس پر قصر لازم ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۳۱۲)

مسئلہ ۴۶۷:۔ وہ شخص جس کا سفر اللہ کی نافرمانی اور معصیت کیلئے ہے وہ پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔حدیث ۱۳۱۲)

مسئلہ ۴۶۸:۔ انسان جب تک اپنے گھر سے آٹھ فرسخ کا قصد کرکے سفر نہ کرے اس وقت تک اسے مسافر نہیں سمجھا جائے گا اور اسے چاہیئے کہ نماز پوری پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۱۷۔باب ۴۔حدیث ۴)

مسئلہ ۴۶۹:۔ اگر کوئی شخص کسی کام کے سلسلے میں گھر سے نکلے مگر سفر کا ارادہ نہ ہو تو اگر وہ چلتے چلتے آٹھ فرسخ تک پہنچ جائے تو واپسی کے سفر میں نماز قصر کرے مگر جاتے وقت پوری پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ۔ج ۵۔صفحہ ۴۱۷۔باب ۴۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۷۰:۔ اگر کوئی شخص کسی ایسے مقام پر جہاں اس کا دس دن قیام کرنے کا ارادہ ہو بجائے پوری نماز پڑھنے کے محض اپنی جہالت کی وجہ سے نماز قصر پڑھ لے تو اسے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۳۶۔باب ۱۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۴۷۱:۔ جو شخص (جان بوجھ کر) سفر میں نماز قصر نہ کرے اس کی نماز باطل ہے کیونکہ اس نے خدائے عزوجل کے فریضے میں زیادتی کی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۳۷۔باب ۱۷۔حدیث ۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۴۷۲:۔ اگر ایک مسافر دورانِ سفر اپنے بعض رشتہ داروں کے ہاں ایک شب و روز تک ٹھہرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ نماز قصر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۲۸۔باب ۱۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۴۷۳:۔ اگر سفر پر روانہ ہوتے وقت کسی کا ارادہ دس دن قیام کرنے کا نہ ہو لیکن نماز پڑھتے وقت دس دن قیام کی نیت کرلے تو پھر نماز پوری پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۲۹۔باب ۲۰۔حدیث ۱)

مسئلہ۴۷۴:۔ اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور نماز کا وقت داخل ہو جائے مگر وہ نماز پڑھنے سے پہلے گھر پہنچ جائے تو اسے چاہیئے کہ پوری نماز پڑھے۔اسی طرح اگر وہ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ گھر میں نماز کا وقت داخل ہوگیا مگر ابھی پڑھی نہ تھی کہ سفر پر روانہ ہوگیا تو اس کو چاہیئے کہ نماز قصر پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۳۹۔باب ۲۱۔حدیث ۲)

مسئلہ۴۷۵:۔ جو شخص سفر کیلئے روانہ ہو اور نماز قصر پڑھے مگر اس کے بعد کسی کام سے لوٹ آئے اور پھر سفر پر نہ جاسکے تو اسے قصر پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۴۴۔باب ۲۳۔حدیث ۱)

مسئلہ۴۷۶:۔ چار مقامات پر نماز قصر نہیں ہوتی بلکہ پوری پڑھنی ہوتی ہے۔۱۔حرمِ خدا (مکّہ)۔۲۔حرمِ رسولؐ (مدینہ)۔۳۔حرمِ امیرالمومنینؑ (کوفہ)۔۴۔حرمِ امام حسینؑ (کربلا)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۴۴۵۔باب ۲۵۔حدیث ۱)

مسئلہ۴۷۷:۔ جب شرائط مکمل ہوں تو سمندر میں بھی مسافر پر نماز قصر پڑھنا واجب ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امیر المومنین ۔وسائل الشیعہ ج ۵ ۔صفحہ ۴۵۳ ۔باب ۲۸ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۴۷۸:۔ جس شخص کو سفر کرنے پر مجبور کیا جائے اس پر بھی قصر واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۵ ۔صفحہ ۴۵۳ ۔باب ۲۹ ۔حدیث ۱)

نمازِ جمعہ و عیدین

ان مسائل پر ملّتِ شیعہ ایک مدت سے اختلافات کا شکار ہے جن پر مکمل بحث ہم اپنی کتابوں کشف الحقائق اور کشف التضاد میں کر چکے ہیں لیکن چونکہ اس مقام پر ہمیں حقیقتِ مسئلہ بیان کرنا ہے اس لئے لازماً ہمیں اپنی گفتگو کا اعادہ کرنا پڑے گا تاکہ عمل کرنے والے یقین کے ساتھ عمل کر سکیں۔ قبل اس کے کہ گفتگو کا آغاز کیا جائے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ احکامِ نمازِ جمعہ و عیدین بیان کر دیئے جائیں تاکہ ان سے نتائج نکالے جا سکیں۔

مسئلہ ۴۷۹:۔ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کُل ۳۵ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ۔حدیث ۱۲۱۹)

توضیح:۔ اس حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ ظہر کسی صورت نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ اس صورت میں ہفتے کی نمازوں کی تعداد ۳۶ ہو جائے گی اور یہ فرائضِ خدا میں زیادتی کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۴۸۰:۔ مندرجہ ذیل طرح کے لوگوں پر نمازِ جمعہ ساقط ہے:۔

۱۔ بچہ۔ ۲۔ بوڑھا۔ ۳۔ مجنون۔ ۴۔ مسافر۔ ۵۔ غلام۔ ۶۔ عورت۔ ۷۔ مریض۔ ۸۔ اندھا۔ ۹۔ وہ شخص جو مقامِ نمازِ جمعہ سے دو فرسخ پر ہو (تقریباً دس کلومیٹر)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ۔حدیث ۱۲۱۹)

مسئلہ ۴۸۱:۔ اگر بارش کی وجہ سے کوئی نمازِ جمعہ چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۲۳)

مسئلہ ۴۸۲:۔ نمازِ جمعہ صرف اسی صورت میں پڑھی جائے گی جبکہ امام اور نمازیوں کو کوئی خوف نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۲۰)

مسئلہ ۴۸۳:۔ سفر میں نہ نمازِ جمعہ ہے اور نہ نمازِ عیدین۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۳۸)

مسئلہ ۴۸۴:۔ خوف کی حالت میں مخالفین کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن سلام کے بعد اپنی جگہ سے نہ اٹھے جب تک چار رکعت ظہر کی نماز نہ پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۵۷۔ باب ۲۹۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۴۸۵:۔ نمازِ جمعہ نہیں ہوتی مگر اس شہر میں جس میں حدودِ الٰہی جاری کیے جاتے ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۳۹۔ باب ۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۴۸۶:۔ اگر سات نفر مومنین کی تعداد ہے تو نمازِ جمعہ واجب ہے۔ اور اس سے کم تعداد پر واجب نہیں ہے۔ (۱) امامؑ (۲) قاضی (۳) مدعی (۴) مدعا علیہ (۵،۶) دو گواہ (۷) وہ جو امامؑ کے سامنے حد جاری کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۲۴)

مسئلہ ۴۸۷:۔ عید الفطر اور عید قربان دونوں کی نماز واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۸۷۔ باب ۱۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ نمازِ عیدین ہر حال میں واجب ہے نہ یہ کہ کبھی واجب ہو جائے اور کبھی مستحب جیسا کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کیونکہ وجوبِ نمازِ عیدین میں استثنٰی کسی مقام پر بھی وارد نہیں ہوا ہے۔

مسئلہ ۴۸۸:۔ (الف) نمازِ عیدین صرف امامؑ ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۸۷۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۴۸۹:۔ (ب) نمازِ عید صرف اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب امامؑ عادل موجود ہو اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۴۵۴)

توضیح:۔ ''امامؑ عادل'' سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ اس سے ایک عام پیش نماز مراد ہو سکتا ہے کیونکہ عادل ہونا اوّلین شرطِ امامتِ نماز ہے لہٰذا الگ سے یہ لفظ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ یہ لفظ احادیث میں اکثر مقامات پر امامِ معصوم کیلئے استعمال ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اصولِ کافی۔ کتابِ حجت۔ بات ۹۰۔ حدیث ۶ میں امام محمد باقرؑ ایک حدیثِ قدسی بیان فرماتے ہیں کہ ''میں ضرور ضرور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کرے گا اس امامؑ کے تحت جو عادل ہو اور من جانب اللہ ہو''۔ اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ امامِ عادل سے مراد امامِ معصوم ہے نہ کہ ایک عام پیش نماز جسے لوگ خود ہی بنا لیتے ہیں اور جو نماز پڑھانے کی باقاعدہ اجرت وصول کرتا ہے۔

مسئلہ ۴۹۰:۔ جب دو شرعی گواہ امام کے پاس شہادت دیں کہ انہوں نے ۳۰ ماہ رمضان کو چاند دیکھا ہے تو یہ شہادت اگر زوالِ آفتاب سے پہلے ہو تو امام لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم دے گا اور نماز بھی پڑھائے گا اور اگر زوالِ آفتاب کے بعد ہو تو روزہ افطار

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کرنے کا حکم تو دے گا مگر نمازِ عید کو دوسرے دن تک موخر کردے گا اور دوسرے دن پڑھائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۹۳۔باب ۹۔حدیث ۱)

توضیح:۔ اس حدیث سے ایک بار پھر ثابت ہوتا ہے کہ نماز جمعہ وعیدین کے حوالے سے ''امام'' سے مراد امامِ معصوم ہے نہ کہ پیش نماز کیونکہ ایک عام پیش نماز کے پاس گواہیاں قبول کرنے اور روزہ افطار کرانے کا اختیار نہیں ہوتا کیونکہ ایسا شخص نہ تو عادل وغیر عادل میں تمیز کرسکتا ہے اور نہ دوسروں کے روزوں کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۹۱:۔ نمازِ عیدین صرف مقیم آدمی پر فرض ہے اور وہ بھی اس شرط پر کہ امامؑ موجود ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۸۸۔باب ۲۔حدیث ۶، ۷، ۸)

حقیقتِ نمازِ جمعہ وعیدین

مندرجہ بالا احادیث سے چند امور واضح طور پر سامنے آتے ہیں

۱۔نمازِ جمعہ وعیدین کیلئے امامِ معصوم کا موجود ہونا شرطِ لازمی ہے۔

۲۔ان نمازوں کا براہ راست تعلق اجرائے حدود سے ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ امامؑ نہ صرف یہ کہ موجود ہو بلکہ اس کی حکومتِ ظاہری بھی قائم ہو جیسا کہ مستدرک الوسائل صفحہ ۴۵۸ پر حضرت امیرؑ المومنین فرماتے ہیں۔''اصلاح نہیں پاتا کوئی فیصلہ۔حدود اور جمعہ مگر امام کے ساتھ''۔

اگر غور کیا جائے تو پہلے ہی مرحلے میں ہماری بات ثابت ہوجاتی ہے کیونکہ یہ نمازیں عام

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نمازوں سے قطعاً مختلف ہیں۔عام نمازوں کی قضا ہوتی ہے جبکہ ان نمازوں کی قضا نہیں ہوتی۔عام نمازوں میں خطبہ نہیں ہوتا جبکہ ان نمازوں میں خطبہ جزوِ لازمی کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ نمازِ جمعہ میں تو یہ خطبہ جزوِ نماز ہوتا ہے۔خطیب کو ہاتھ میں عصا لینا ضروری امر ہوتا ہے جبکہ بادی النظر میں نماز کا ڈنڈے سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔حقیقتاً یہ عصا حکومت واقتدارِ ظاہری کی علامت ہوتا ہے لہٰذا امام کی حکومتِ ظاہری کی عدم موجودگی میں نمازیوں کے سامنے ڈنڈا لے کر کھڑا ہونا سوائے ایک احمقانہ فعل کے اور کچھ بھی نہیں۔ان نمازوں کا مقصدِ اصلی یہی ہے کہ امام کی حکومتِ ظاہری کی شان وشوکت کا اظہار کیا جائے۔یہ مسئلہ سنّی شیعہ مکاتب فکر میں مشترک ہے لیکن ہمارے بھائیوں کو یہ نمازیں پڑھنے میں اسلئے کوئی قباحت درپیش نہیں ہوتی کیونکہ ان کے نزدیک ہر حکمران اولی الامر ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔چنانچہ جب برصغیر میں انگریز کی حکومت قائم ہوئی تو اہلسنت نے نمازِ جمعہ بند کردی کیونکہ کافر حکمراں کو وہ اولی الامر نہیں سمجھتے تھے۔بعد میں جب انگریزوں نے ملاؤں کو کچھ دے دلا کر راضی کرلیا تب نمازِ جمعہ دوبارہ شروع ہوئی۔لیکن چونکہ شیعوں میں سوائے امامِ معصوم کے کسی اور کو اولی الامر تسلیم نہیں کیا جاتا جیسا کہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔اس لئے ان کے یہاں غیبتِ امامؑ میں نمازِ جمعہ کا کوئی تصور تھا ہی نہیں۔برصغیر میں لکھنؤ کے ایک مجتہد دلدار حسین غفران مآب نے پہلی بار یہ بدعت قائم کی اور اس کا واحد مقصد خالق کی نافرمانی کرکے مخلوق کو راضی کرنا تھا کیونکہ اس مسئلے پر شیعوں کو ہمیشہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا تھا۔اوّل اوّل نمازِ جمعہ کو صرف قربت کی نیت سے پڑھوایا گیا جو صریحاً نافرمانیٔ خدا تھی اور جس چیز کو اللہ نے واجب قرار دیا تھا اس کے وجوب کو ساقط کرکے شریعتِ محمدیؐ میں تغیر وتبدل کرنا تھا لیکن جب شیعوں میں بھی امام بننے لگے تو اسے ایک بار پھر وجوب کا درجہ عطا فرما دیا گیا لیکن اس کیلئے انہیں واجبِ تخییری کی ایک نئی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اصطلاح وضع کرنا پڑی۔ نمازِ عیدین میں تو وہ یہ جراءت بھی نہ کر سکے اور یہ نماز آج بھی قربت کی نیت سے پڑھائی جاتی ہے جبکہ آپ یہ جان چکے کہ نمازِ عیدین واجبِ عینی ہے اور اس بارے میں احکامِ معصومینؑ میں کوئی ابہام موجود نہیں ہے۔ لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ غیبتِ امامؑ سے کوئی نہ کوئی فرق تو ضرور پڑا ہے جس کی وجہ سے اہلِ ظن و قیاس میں اس قدر اضطراب پایا جاتا ہے کہ ان کو ایک واجبِ عینی کو واجب تخییری میں بدلنا پڑا اور دوسرے واجبِ عینی کو مستحب قرار دینا پڑا۔ یہ اسی شک کا نتیجہ ہے کہ بعض مجتہدین نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ ظہر پڑھنے کی بھی تاکید کرتے ہیں اور بعض مجتہد غیبتِ امامؑ میں اسے حرام سمجھتے ہیں۔

اس سلسلے میں عام طور پر جو دلیل دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز کا حکم قرآن میں موجود ہے اسے ہم کیسے ترک کردیں؟ ۔ یہ بات احکامِ خدا سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ قرآن میں تو عام نمازوں ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ اور جہاد بھی کا حکم موجود ہے لیکن لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تمام فرائض جن کا حکم قرآن میں دیا گیا ہے وہ سب کے سب کسی نہ کسی شرط سے مشروط ہیں اور یہ صرف اسی وقت واجب ہوتے ہیں جبکہ متعلقہ شرائط پوری ہوجائیں اور اگر شرائط پوری نہ ہو رہی ہوں تو یہ تمام چیزیں بجائے واجب ہونے کے حرام ہوجاتی ہیں۔ مثلاً غصبی زمین پر یا غصبی لباس میں نماز حرام۔ حالتِ سفر اور حالتِ مرض میں روزہ حرام۔ صاحبِ نصاب نہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دینا حرام۔ صاحب استطاعت نہ ہوتے ہوئے حج کرنا حرام اور بغیر حکمِ امامؑ جہاد کرنا حرام قرار پاتا ہے۔ جب یہ ثابت ہوچکا کہ امامؑ کی حکومتِ ظاہری ان نمازوں کیلئے شرط لازمی ہے تو پھر بغیر شرط پوری ہوئے یہ نمازیں کیونکر پڑھی جاسکتی ہیں؟ ۔ یہ عجیب مسخرہ پن ہے کہ نافرمانی خدا کیلئے خود کتابِ خدا کا سہارا لیا جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حجتِ قاطع

ہم نے احادیثِ معصومینؑ سے اپنا مدعا اچھی طرح ثابت کردیا ہے لیکن آخری اور حتمی دلیل کے طور پر ہم صحیفۂ کاملہ (مترجمہ مفتی جعفری حسین) کے صفحہ ۳۷۶ اور ۳۷۷ سے امام زین العابدین کی اُس دعا کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جو آپ عیدالاضحٰی اور جمعہ کے دن پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی یہ نمازیں پڑھنا چاہتا ہے تو شوق سے پڑھے کیونکہ اہلبیت کو اذیت دینا اور ان کا حق غصب کرنا بعض لوگوں کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے۔

اس دعا میں امامؑ فرماتے ہیں:۔

"بارِالٰہا! یہ مقامِ (خطبہ و امامتِ نمازِ جمعہ) تیرے جانشینوں اور برگزیدہ بندوں کیلئے تھا اور تیرے امانت داروں کا محل تھا۔ درآنحالیکہ تو نے اس بلند منصب کے ساتھ انہیں مخصوص کیا تھا۔ (غصب کرنے والوں نے) اسے چھین لیا۔ اور تو روزِ ازل سے اس چیز کا مقدر کرنے والا ہے۔ نہ تیرا امر و فرمان مغلوب ہو سکتا ہے اور نہ تیری قطعی تدبیر (قضا و قدر) سے جس طرح تو نے چاہا اور جس وقت چاہا تجاوز ممکن ہے۔ اس مصلحت کی وجہ سے جسے تو ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر حال تیری تقدیر اور تیرے ارادہ و مشیت کی نسبت تجھ پر الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ (اس غصب کے نتیجے میں) تیرے برگزیدہ اور جانشین مغلوب و مقہور ہو گئے اور ان کا حق ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ تیرے احکام بدل دیئے گئے۔ تیری کتاب پسِ پشت ڈال دی گئی۔ تیرے فرائض و واجبات تیرے واضح مقصد سے ہٹا دیئے گئے اور تیرے نبیؐ کے طور طریقے متروک ہو گئے۔ بارِالٰہا! تو ان برگزیدہ بندوں کے اگلے اور پچھلے دشمنوں پر اور ان پر جو ان دشمنوں کے عمل و کردار پر راضی و خوشنود ہوں اور جو ان کے تابع و پیروکار ہوں لعنت فرما۔"

امامؑ کی یہ دعا درحقیقت دعا نہیں بلکہ فریاد ہے۔ ایسی فریاد جو ایسے دل سے بلند ہوئی ہو جو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

زخموں سے چور چور ہو۔ اس بارے میں مزید کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانا ہوگا لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے کیا کیا نتائج برآمد ہو رہے ہیں:۔

۱۔ نمازِ جمعہ وعیدین پڑھانا اور خطبہ دینا صرف اور صرف امامِ معصوم کا حق ہے جو صرف انہی سے مخصوص ہے اور جب مخصوص ہے تو یہ خصوص کسی بھی صورت عموم میں نہیں بدل سکتا چاہے حالات اور زمانہ کوئی بھی ہو اور امامؑ کا ''اگلے پچھلے دشمن'' کے الفاظ استعمال فرمانا اس بات پر دلیل ہے۔

۲۔ جو بھی نمازِ جمعہ وعیدین پڑھائے گا۔ پڑھے گا یا ان دونوں سے راضی وخوشنود ہوگا اس کو امامؑ نے اپنا دشمن قرار دیا ہے۔

۳۔ ان تینوں قسم کے لوگوں پر امامؑ نے لعنت فرمائی ہے۔

مسئلہ بالکل واضح ہو چکا اور اس میں کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہا کہ جب تک حکومت ظاہری خلیفۃ اللہ تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک یہ دونوں نمازیں پڑھنا اور پڑھانا حرام۔ امامؑ سے دشمنی کرنا۔ امام کا حق غصب کرنا اور امامؑ کی لعنت کا مستحق بننا ہے۔ اور جو لوگ بے خبری میں آج تک اس فعل کے مرتکب ہوتے رہے ہیں وہ گڑگڑا کر بارگاہِ امامؑ میں توبہ کریں اور معافی مانگیں کیونکہ آج تک وہ ان لوگوں میں شامل رہے ہیں جنہوں نے امامؑ کے دل کو زخمی کیا اور جن کے خلاف امامؑ نے فریاد کی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر مفتی جعفر حسین صاحب کی گواہی بھی پیش کر دی جائے اور دیکھا جائے کہ خود انہوں نے (جو خود ایک جید مجتہد تھے اور نماز جمعہ وعیدین باقاعدگی سے پڑھایا کرتے تھے) اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اس دعا کی توضیح وتشریح فرماتے ہوئے صفحہ ۳۸۱ پر لکھتے ہیں:۔

''امامؑ نے اس دعا میں چند امور واضح طور پر بیان فرمائے ہیں:۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین کی امامت آئمہ اہلبیتؑ سے مخصوص ہے اور ان کی موجودگی میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ وظائفِ امامت سرانجام دے۔ (یہاں بھی مفتی صاحب نے انتہائی بد دیانتی سے کام لیتے ہوئے ''ان کی موجودگی میں'' کی شرط لگاتے ہوئے اپنے لئے امامتِ نمازِ جمعہ و عیدین کی گنجائش نکالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ پوری دعا میں ایسا قرینہ کہیں نظر نہیں آتا)۔ چنانچہ عبداللہ بن دینار نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ ''اے عبداللہ! مسلمانوں کی عید الاضحیٰ ہو یا عیدِ فطر۔ اس میں آلِ محمدؐ کا غم و حزن تازہ ہو جاتا ہے''۔ (عبداللہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ یہ کس لئے؟۔ فرمایا ''اس لئے کہ وہ اپنے حق کو اغیار کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں''۔ اسی طرح نمازِ جمعہ کی امامت کا حق بھی امامؑ یا اس شخص کے علاوہ جسے امامؑ مامور فرمائیں کسی دوسرے کو نہیں پہنچتا''۔ (اقتباس ختم ہوا)

شکّیاتِ نماز

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو دورانِ نماز کسی رکن کے بارے میں اشتباہ ہو جاتا ہے۔ شریعتِ مقدسہ نے ایسے اشتباہات کی صورت میں ان کے ازالے کا طریقہ کار بیان فرمایا ہے۔ لیکن یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اِن مسائل کا تعلق صرف ان لوگوں سے ہے جو کبھی کبھی بھولتے ہوں۔ جس شخص کو کثرت سے سہو ہوتا ہو اس پر کچھ نہیں ہے اور باوجود بھول جانے کے اس کی ہر نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۹۲:۔ اگر کوئی شخص نماز میں بہت بھولنے لگے تو وہ اپنی بھول کی پروا نہ کرے اور نماز جاری رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امامِ رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۹۸۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تکبیر میں سہو

مسئلہ۴۹۳:۔ اگر کوئی شخص ابتدائی تکبیر (تکبیرۃ الاحرام) بھول جاتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۳۳۔حدیث ۱)

قراءت میں سہو

مسئلہ۴۹۴:۔ جس شخص نے قراءت کو عمداً ترک کیا وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔اور جو بھول گیا ہو تو اگر اسے رکوع میں جانے سے قبل یاد آجائے تو اس کو چاہیئے کہ پڑھ لے اور اس کے بعد رکوع میں جائے۔لیکن اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوہ۔باب ۳۴۔حدیث ۲،۳)

پہلی دو رکعتوں میں سہو

مسئلہ۴۹۵:۔ اگر پہلی دو رکعتوں میں سہو ہو جائے تو نماز کا اعادہ واجب ہے اور اس کا کوئی مداوا نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۳۷۔حدیث ۱)

مسئلہ۴۹۶:۔ مغرب اور صبح کی نماز میں شک واقع ہو جائے تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۳۸۔حدیث ۱)

دوسری اور تیسری رکعت میں سہو

مسئلہ۴۹۷:۔ اگر ایک شخص دو رکعت نمازِ واجب پڑھتا ہے اور پھر بھول کر تیسری رکعت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے تو اگر رکوع نہیں کیا ہے تو بیٹھ جائے اور اپنی نماز قائم کرے۔ اور اگر رکوع تک یاد نہ آئے اور بعد میں یاد آئے تو نماز کو جاری رکھے اور سلام کے بعد بیٹھ کر دو سجدۂ سہو بجالائے اور سجدے میں یہ کہے:۔

"بسم اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اللّٰھم صلِّ علٰی محمدٍ و آلِ محمدٍ"۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۱۔ حدیث ۲،۵)

مسئلہ ۴۹۸:۔ اگر چار رکعتی نماز میں یہ شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اگر یہ شک تیسری رکعت میں ہوا ہے تو چاہیئے کہ تیسری رکعت کو جاری رکھے اور پھر چوتھی رکعت پڑھے اور پھر سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ اس کے علاوہ اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۳۷۔ حدیث ۳)

دوسری اور چوتھی رکعت میں سہو

مسئلہ ۴۹۹:۔ اگر یہ شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی تو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نمازِ احتیاط پڑھے اور قراءت میں صرف الحمد پڑھے اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۳۷۔ حدیث ۳ اور باب ۳۹۔ حدیث ۳)

تیسری اور چوتھی رکعت میں سہو

مسئلہ ۵۰۰:۔ اگر شک تیسری اور چوتھی رکعت میں ہو تو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ پھر دو رکعت چار سجدوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے اور صرف سورۂ الحمد پڑھے اور مختصر تشہد۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۳۹۔حدیث ۲)

مسئلہ ۵۰۱:۔ اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو لیکن تیسری پر گمانِ غالب ہو تو کھڑے ہو کر چوتھی رکعت بجالائے۔یہ اس کے لئے کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۳۹۔حدیث ۳)

مسئلہ ۵۰۲:۔ جب بھی چار رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک ہو تو (اگر گمان برابر جاتا ہو تو) اکثر پر بناء رکھے (یعنی یہ گمان کرے کہ یہ چوتھی رکعت ہے) اور سلام کے بعد جس قدر کی کا خیال ہوا سے نمازِ احتیاط کے ذریعے پورا کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۲۷۰،۲۷۳۔باب ۸،۱۰۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۵۰۳:۔ ایک شخص نے نمازِ ظہر پڑھی اور نمازِ عصر شروع کی۔جب اس کی دو رکعت پڑھ چکا تو اسے یقین ہوگیا کہ اس نے ظہر کی نماز بھول کر صرف دو رکعت پڑھی تھی تو اسے چاہیئے کہ نیت بدل لے اور اس نماز کو ظہر کی نماز قرار دے اور مزید دو رکعت پڑھ کر اسے مکمل کرے اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت صاحب الزمانؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۲۷۶۔باب ۱۲۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۰۴:۔ اگر ایک شخص کو کچھ سوجھتا ہی نہیں اور اسے بالکل کچھ بھی معلوم نہیں کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کتنی باقی ہیں تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۲۷۸،۲۷۹۔باب ۱۵۔ حدیث ۳،۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چوتھی اور پانچویں رکعت میں سہو

مسئلہ ۵۰۵:۔ انسان کو اگر یہ یاد نہ رہے کہ اس نے چار رکعات پڑھی ہیں یا پانچ تو اسے چاہیئے کہ نماز تمام کرنے کے بعد دو سجدۂ سہو کرے اور ان کے بعد سلام پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۰۔ حدیث ۳)

رکوع میں سہو

مسئلہ ۵۰۶:۔ جس شخص کو بحالتِ قیام شک ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو اس کو چاہیئے کہ دوبارہ رکوع کرے اور پھر سجدے میں جائے۔ (اگرچہ فی الواقع وہ دوسرا رکوع ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۳۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۰۷:۔ جس شخص کو شک ہو جائے کہ وہ رکوع بھول گیا تھا اور سجدہ کر کے کھڑا ہو گیا تھا تو اپنی نماز کو جاری رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۳۵۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ اس سے پہلی حدیث میں اس حالت کے متعلق حکم دیا گیا ہے جبکہ انسان کو بحالتِ قیام سہو ہو جائے جبکہ دوسرا حکم ایسی صورت کے بارے میں ہے جبکہ انسان سجدہ میں چلا جائے اور پھر اسے سہو ہو۔

مسئلہ ۵۰۸:۔ اگر یقین ہو کہ نمازِ واجب میں ایک رکوع زیادہ ہو گیا ہے تو وہ اس کو شمار نہ کرے اور نماز کو آگے بڑھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰہ۔ باب ۳۵۔ حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سجدے میں سہو

مسئلہ۵۰۹:۔ ایک شخص سجدہ کرنا بھول جاتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ ایک سجدہ بھولا ہے یا دو تو اسے چاہیئے کہ وہ آخری سجدہ بجالائے اور نماز کو ختم کرے۔اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصلوۃ ۔باب ۳۶۔حدیث ۱)

مسئلہ۵۱۰:۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ ادا کرنا بھول گیا ہو اور اسے حالتِ قیام میں یاد آئے تو اگر وہ رکوع میں نہیں گیا ہے تو سجدہ بجالائے اور اگر رکوع یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز میں مشغول رہے۔البتہ جب سلام پھیر چکے تو اس سجدے کی قضا کرے اور اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔البتہ اگر دونوں سجدے بھول جائے تو نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۹۱۰۔ باب ۱۴۔حدیث ۴،۵)

سجدۂ سہو

مسئلہ۵۱۱:۔ سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے جاتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۵۔صفحہ ۲۶۷۔باب ۵۔حدیث ۱)

مسئلہ۵۱۲:۔ سجدۂ سہو اس شخص پر واجب ہے جسے معلوم نہ ہو سکے کہ آیا اس نے نماز میں زیادتی کی ہے یا کمی۔اور جس کو اپنا شک یاد ہو۔یعنی جب علم ہو جائے اور شک ختم ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔وسائل الشیعہ جلد ۵۔صفحہ ۲۷۸۔باب ۱۴۔حدیث ۶)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سہو کے بارے میں متفرق احکام

مسئلہ۵۱۳:۔ جب انسان ایک حالت سے نکل جائے اور دوسری حالت میں داخل ہو جائے اور پھر پہلی حالت میں شک ہو تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۲۸۵۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱، ۳)

مسئلہ۵۱۴:۔ جس شخص کو نماز پڑھ چکنے کے بعد شک پڑے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۲۹۰۔ باب ۲۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۱۵:۔ اگر آدمی اپنی نماز کی رکعتوں کو ہاتھ میں کنکریاں لے کر ان سے شمار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۲۹۱۔ باب ۲۸۔ حدیث ۳)

احکامِ سہو کا خلاصہ

مومنین کی آسانی کیلئے ہم سہو کے بارے میں مندرجہ بالا احکام کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ یہ خلاصہ بھی ہم نے فروعِ کافی۔ کتاب الصلوۃ سے اخذ کیا ہے۔

وہ مقامات جہاں نماز کا اعادہ کرنا ہے

۱۔ افتتاح تکبیر (تکبیرۃ الاحرام) جب رکوع تک یاد نہ آئے۔

۲۔ جب پہلی دو رکعات میں سہو ہو جائے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔

۳۔ مغرب یا صبح کی نماز میں سہو ہو جائے۔

۴۔ جب انسان بالکل ہی بھول جائے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۵۔جب انسان نماز کے تمام ہونے سے پہلے بھول کر مصلّے سے ہٹ جائے۔

۶۔جب دونوں سجدے یا دونوں رکوع بھول جائے۔

وہ مقامات جہاں اعادۂ نماز نہیں ہے بلکہ دو سجدۂ سہو ہیں

۱۔جب انسان دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پڑھ لے یا کلام کرلے بغیر اس کے کہ اپنا رخ پھیرے اور قبلے سے منحرف ہو۔

۲۔جب کوئی تشہد بھول جائے اور دو رکعتوں کے بعد نہ بیٹھے اور تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد نہ آئے تو اس کو چاہیۓ کہ دو سجدۂ سہو بجالائے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی تشہد پڑھ لے۔

۳۔جو شخص نہ جانے کہ چار رکعات پڑھی ہیں یا پانچ تو دو سجدۂ سہو بجالائے۔

۴۔جب انسان نماز کے کسی حصے میں بھول کر ایسا کلام کرے جو مناسب نہ ہو۔مثلاً کوئی حکم دے یا وعدہ کرے تو اس پر دو سجدۂ سہو ہیں۔

وہ مقامات جہاں نہ اعادہ ہے اور نہ سجدۂ سہو

۱۔ایسی صورت میں جبکہ انسان بھول کر جہاں بیٹھنا ہے وہاں کھڑا ہو جائے اور جہاں کھڑا ہونا ہے وہاں بیٹھ جائے اور قبل اس کے کہ وہ دوسری حالت میں داخل ہو یاد آجائے تو وہ نماز کو جاری رکھے۔اس میں سہو نہیں ہے۔

۲۔سہو میں سہو نہیں ہے۔یعنی انسان یہ بات ہی بھول جائے کہ وہ بھول گیا تھا۔

۳۔نماز پڑھ چکنے کے بعد اگر کوئی شک واقع ہو تو اس کا کوئی شمار نہیں ہے۔

۴۔وہ صورت کہ انسان پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام پڑھ لے اور پھر یاد آئے اور کلام کرنے سے قبل نماز پوری کرے تو اس پر سہو نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۵۔ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو اس پر سوائے تکبیرۃ الاحرام کے اور کوئی سہو نہیں ہے۔

۶۔ نافلہ نمازوں میں سہو کا اعتبار نہیں ہے اور نہ سجدۂ سہو ہے۔

مبطلاتِ نماز

مسئلہ ۵۱۶:۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ ریح یا کسی سے گفتگو کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۴۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۵۱۷:۔ تبسم سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ قہقہے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۱۸:۔ نمازِ واجب کے دوران انسان اگر کسی اور کیطرف متوجہ ہو جائے جبکہ وہ التفاتِ بیہودہ ہو تو نماز کا اعادہ واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر تشہد پڑھ لیا ہے تو اعادے کی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۴۔ حدیث ۱۰)

مسئلہ ۵۱۹:۔ نکسیر۔ قے یا خون نکلنے سے نماز قطع نہیں ہوتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب اصلوٰۃ۔ باب ۴۴۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ ۵۲۰:۔ حالتِ نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۴۴۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۵۲۱:۔ اگر ایک شخص نماز میں اپنی کسی ضرورت کا اظہار چاہے تو اپنے سر سے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے۔ یا ''سبحان اللہ'' کہے۔ اور عورت اپنے ہاتھ کو مار کر ظاہر کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۴۔حدیث ۷)

مسئلہ ۵۲۲:۔ اگر نماز کے دوران کوئی آنے والا شخص نمازی کو سلام کرے تو اسے چاہئے کہ "سلام علیکم" کہکر جواب دے اور "وعلیکم السلام" نہ کہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۵۔حدیث ۱)

مسئلہ ۵۲۳:۔ اگر نمازی دورانِ نماز کسی مومن بھائی کی چھینک سنے تو "الحمد اللہ" کہے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور اگر خود کو چھینک آجائے تب بھی دورانِ نماز ہی "الحمد اللہ" کہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۵۔حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۵۲۴:۔ اگر کوئی شخص حالتِ نماز میں سانپ یا بچھو (یا کسی اور موذی جانور) کو دیکھے تو نماز قطع کرے اور ان کو مارے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۶۔حدیث ۱،۵)

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ اگر اس نے موذی جانوروں کو نہ مارا اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر نماز پڑھتا رہا تو اس صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچ گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری خود اسی پر ہوگی۔

مسئلہ ۵۲۵:۔ دورانِ نماز پسو۔مچھر۔کھٹمل یا مکھی مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۶۔حدیث ۲)

مسئلہ ۵۲۶:۔ اگر کوئی اپنا تھیلا اور سامان بھول جاتا ہے جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز کو قطع کرے اگر چہ وہ واجب نماز ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۴۶۔حدیث ۳)

مسئلہ ۵۲۷:۔ اگر نمازی پر کوئی چوپایہ حملہ کرے یا اس کا چوپایہ بھاگ جائے یا اس کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بھاگ جانے کا اندیشہ ہو یا کسی مصیبت میں پھنسنے کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز قطع کردے اور پہلے خود کو مصیبت سے بچائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوۃ۔ باب ۴۶۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۵۲۸:۔ نماز کے کسی حصے میں بھی سونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور اگر دورانِ نماز اسے نیند آجائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۱۷۔ باب ۱۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۲۹:۔ نیند کو روک کر اونگھتے ہوئے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ اور اگر دورانِ نماز اس پر نیند کا غلبہ ہوجائے تو اسے چاہیئے کہ نماز توڑ دے اور سو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۷۔ باب ۳۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۵۳۰:۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ دوسرے شخص نے اسے کوئی چیز ماردی جس سے اسے زخم آگیا اور خون بہہ نکلا۔ تو اس سے اس کا وضو تو نہیں ٹوٹے گا مگر خون کے بکثرت جسم اور لباس پر لگ جانے کی وجہ سے نماز باطل ہوجائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۲۱۔ باب ۲۔ حدیث ۱۶)

مسئلہ ۵۳۱:۔ نماز کے دوران انسان اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرسکتا کیونکہ قبلے کی طرف سے رخ پھر جانے پر اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ ۵۲۲۔ باب ۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۳۲:۔ جو مرد یا عورت پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور ایسا شخص اس طرح ہے جیسے اس کے کپڑوں پر پیشاب پاخانہ لگا ہوا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۲۶۔ باب ۸۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۵۳۳:۔ اگر کوئی شخص دورانِ نماز کسی کا کلام سننے کے لئے خاموش ہوجائے تو اگرچہ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی لیکن یہ بات نماز میں نقص اور کمی کا باعث ضرور ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۵۲۹۔باب ۱۰۔حدیث ۳)

مسئلہ۵۳۴:۔ اگر کوئی شخص دورانِ نماز قراءت بھول گیا ہو تو اس کیلئے جائز ہے کہ کچھ دیر خاموش ہو کر بھولی ہوئی قراءت کو یاد کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۵۲۹۔باب ۱۰۔حدیث ۵)

مسئلہ۵۳۵:۔ نماز کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہونا۔ جمائی یا انگڑائی لینا اور اپنے ہاتھوں سے اپنے سر اور اپنی داڑھی سے کھیلنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۵۳۰، ۵۳۱۔باب ۱۱، ۱۲۔حدیث ۲، ۵)

مسئلہ۵۳۶:۔ اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دیکھے کہ ایک بچہ آگ کی طرف گھسٹتا ہوا جارہا ہے۔یا کسی بکری کو دیکھے جو گھر میں داخل ہو رہی ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ گھر کے سامان کو توڑ پھوڑ دے گی تو اسے چاہیئے کہ بچے کو آگ میں گرنے اور بکری کو توڑ پھوڑ کرنے سے باز رکھے۔اور پھر واپس آ کر نماز وہیں سے شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی۔بشرطیکہ کسی سے کلام نہ کیا ہو اور قبلے سے انحراف بھی نہ کیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۴۔صفحہ ۵۲۸۔باب ۲۱۔حدیث ۳)

مسئلہ۵۳۷:۔ اگر کوئی عورت نماز پڑھتے ہوئے اپنے بچے کو اٹھائے اور تشہد پڑھتے ہوئے اسے دودھ پلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن حالتِ قیام میں جھک کر بچے کو اٹھانا مکروہ ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۰۔ باب ۲۴۔ حدیث ۱، ۳)

مسئلہ ۵۳۸:۔ نماز میں کراہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ کراہنا بمنزلہ کلام کرنے کے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۱۔ باب ۲۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۵۳۹:۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اسے آواز دے اور وہ بھول کر اس کی بات کا جواب دیدے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور وہ اپنی نماز جاری رکھے۔ (بشرطیکہ وہ قبلے کیطرف سے منحرف نہ ہوا ہو)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۱۔ باب ۲۵۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۵۴۰:۔ اگر مرد یا عورت نماز کے دوران کسی وجہ سے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۱ اور ۵۴۲۔ باب ۲۶۔ حدیث ۱، ۲)

مسئلہ ۵۴۱:۔ اگر کوئی شخص دورانِ نماز بدن کے کسی حصے میں کھجلی محسوس کرے اور پھر کھجالے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی چیز اسے اذیت پہنچا رہی ہو یا اس کا برا ذائقہ اسے محسوس ہو رہا ہو اور وہ اپنے دانت یا منھ کے اندرونی حصے کو چھوئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر نماز پڑھتے ہوئے پیٹھ میں یا جسم کے کسی اور حصے میں کوئی تکلیف محسوس ہو اور وہ وہاں ہاتھ رکھے یا اسے دبائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۴۔ صفحہ ۵۴۳۔ باب ۲۸۔ حدیث ۲،

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۴،۳)

پیش نماز کے احکام

مسئلہ ۵۴۲:۔ نماز پڑھانے کا حقدار وہ ہے جو تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ عالم۔ سب سے زیادہ مسائل کا جاننے والا اور سب سے اچھا قاری ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۵۰۔حدیث ۵)

مسئلہ ۵۴۳:۔ امامتِ نماز وہی شخص کر سکتا ہے جو اپنے ماموین میں سب سے افضل ہو۔ اگر ماموین میں سے کوئی ایک بھی اس سے زیادہ عالم ہو تو اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔صفحہ ۲۱۶۔حدیث ۱۱۰۰، ۱۱۰۲)

مسئلہ ۵۴۴:۔ مندرجہ ذیل لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں:۔

ا۔ جسے جزام کی بیماری ہو۔۲۔ جسے برص کی بیماری ہو۔۳۔ دیوانہ۔۴۔ چیچک زدہ (یعنی جس کو چیچک نکلی ہوئی ہو)۔۵۔ ولد الزنا۔۶۔ ایسا شخص جو مسائلِ دین سے کما حقہ واقف نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۵۰۔حدیث ۴)

مسئلہ ۵۴۵:۔ قیدی امامت نہیں کرے گا آزادوں کی۔ اور نہ مفلوج تندرستوں کی۔ اور نہ تیمم والا وضو والوں کی۔ اور نہ اندھا جنگل میں مگر اس وقت جب اسے رو بقبلہ کر دیا جائے۔

حوالہ:۔ فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۵۰۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۵۴۶:۔ نمازِ فریضہ میں مرد عورتوں کی امامت کرسکتا ہے اور اگر ان کے ساتھ کوئی لڑکا ہو تو وہ امام کے برابر کھڑا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۵۱۔حدیث ۳)

مسئلہ ۵۴۷:۔ نابالغ لڑکے کے امام بنانے اور اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔(بشرطیکہ وہ اِن مسائل سے واقف ہو اور اس کی قراءت بھی صحیح ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصلوۃ۔باب ۵۰۔حدیث ٦)

مسئلہ ۵۴۸:۔ بے وقوف اور فاسق امامتِ نماز نہیں کرسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۲۱٦۔حدیث ۱۱۰۲)

مسئلہ ۵۴۹:۔ جس کی ختنہ نہ ہوئی ہو وہ امامتِ نماز نہیں کرسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۲۱۷۔حدیث ۱۱۰٦)

مسئلہ ۵۵۰:۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جو آئمہ معصومین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۲۱۷۔حدیث ۱۱۱۲)

مسئلہ ۵۵۱:۔ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جو تمھیں کافر کہتا ہو۔ نہ اُس کے پیچھے جسے تم کافر کہتے ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۲۱۸۔حدیث ۱۱۱۴)

مسئلہ ۵۵۲:۔ عاق کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔صفحہ ۲۱۷۔حدیث ۱۱۱۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۵۵۳:۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جو حضرت امیرؑالمومنین سے محبت کا دعویٰ تو کرتا ہو مگر ان کے دشمن سے براءت کا اظہار نہ کرتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۲۱۸۔ حدیث ۱۱۱۷)

مسئلہ۵۵۴:۔ ناصبی اور اس شخص کے پیچھے جس کے دین ۔ ایمان اور عقیدے پر اعتبار نہ ہو، نماز پڑھنا جائز نہیں ۔ اور اگر مجبوراً پڑھنا پڑے تو اپنی قراءت خود کرے ۔ گویا وہ فرادا نماز پڑھ رہا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷۔ باب ۱۰۔ حدیث ۲، ۴)

مسئلہ۵۵۵:۔ سوائے اہلِ ولایت کے کسی کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی رضاؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۳۲۸۔ باب ۱۰۔ حدیث ۱۱)

توضیح:۔ اہلِ ولایت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ہر عقیدے اور ہر عمل کی بنیاد ولایتِ امیرؑالمومنین ہو اور اِس ولایت کے بغیر نہ ان کا کلمہ مکمل ہوتا ہو نہ اذان نہ اقامت اور نہ نماز۔ کیونکہ یہی ولایت ہے جس کی وجہ سے اللہ کا دین مکمل ہوا ہے۔ اس لئے کوئی بھی عقیدہ یا عمل جس کا تعلق دین سے ہو بغیر ولایتِ علیؑ مکمل نہیں ہو سکتا اور جو شخص ادھوری نماز پڑھتا ہو اس کی اقتداء میں نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟۔

مسئلہ۵۵۶:۔ جو شخص موزوں پر مسح کرنے کو جائز سمجھتا ہو اس کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۵۔ صفحہ ۳۲۸۔ باب ۱۰۔ حدیث ۱۴)

توضیح:۔ تمام مجتہدین نے اپنی اپنی توضیح المسائل میں چند مخصوص حالات میں موزوں پر مسح

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ معصومؑ کے فرمان کے مطابق ان کی یا ان کے کسی مقلد کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ۵۵۷:۔ جس شخص کو انسان پہچانتا نہ ہو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج۵۔ صفحہ۳۳۲۔ باب۱۲۔ حدیث۱)

توضیح:۔ یہ حدیث بالکل واضح ہے۔ انسان اسی کو پہچان سکتا ہے جس کے ساتھ اس نے ایک مدت تک زندگی گزاری ہو اور اسے اچھی طرح پر کھ لیا ہو۔ اس طرح جن پیش نمازوں کو دور دراز علاقوں سے درآمد کر کے نمازیوں پر مسلط کر دیا جاتا ہے ان کی اقتداء میں ازروئے حکمِ امامؑ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ۵۵۸:۔ جو شخص ریاستِ باطلہ (حکومت و اقتدار) کی خواہش رکھتا ہو اور اس کے حصول کی تگ و دو میں مصروف رہتا ہو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ بلکہ اس سے انتہائی ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ۔ وسائل الشیعہ ج۵۔ صفحہ۳۳۱۔ باب۱۱۔ حدیث ۱۳)

توضیح:۔ یہ واضح حکم تو ہم نے بیان کر دیا لیکن مومنین کی تقویتِ محبت و ایمان کیلئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ پوری حدیث نقل کریں۔ پھر اس کی روشنی میں لوگوں کو پہچاننا خود مومنین کا کام ہے۔ یہ حدیث جس باب میں درج کی گئی ہے اس کا عنوان ہے ”فاسق و فاجر کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں“۔ اس حدیث سے مومنین کو اچھی طرح اندازہ ہو جائے گا کہ غیر معصوم کی تقلید تو رہی دور کی بات۔ اس کے پیچھے نماز تک پڑھنے میں کس قدر قباحتیں موجود ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

"جناب طبرسیؒ اپنی کتاب الاحتجاج میں حضرتِ امام رضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں:۔

"جب دیکھو کہ کسی شخص کی ظاہری ڈیل ڈول اچھی ہے، گفتگو میں نرمی اور ٹھہراؤ ہے اور حرکات وسکنات میں تواضع وفروتنی ہے تو ٹھہرنا! وہ تمہیں دھوکہ نہ دے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی جسمانی ساخت۔ خستِ نفس اور بزدلی کی وجہ سے دنیا حاصل نہیں کرسکتے اور فعلِ حرام کا ارتکاب نہیں کرسکتے۔ اس لئے وہ دین کا لبادہ اوڑھ کر اسے دنیا کمانے کا جال بناتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے ظاہر سے برابر لوگوں کو دھوکہ اور فریب دیتے رہتے ہیں۔ مگر جونہی ان کی مالِ حرام تک دسترس ہوتی ہے تو اس پر جھپٹ پڑتے ہیں۔ اور اگر دیکھو کہ کوئی شخص مالِ حرام سے بھی اجتناب کرتا ہے تو خبردار! جلدی نہ کرنا۔ وہ تمہیں کہیں دھوکہ نہ دے۔ کیونکہ لوگوں کی شہوات وخواہشات مختلف ہوتی ہیں۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مالِ حرام سے تو بچتے ہیں اگرچہ زیادہ بھی ہو۔ مگر ایک انتہائی بدشکل وبدصورت عورت پر فریفتہ ہوکر زنا جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اور جب دیکھو کہ کوئی شخص اس (زنا کاری) سے بھی دامن بچاتا ہے تو ٹھہر جانا! جلدی نہ کرنا۔ وہ تمہیں کہیں دھوکہ نہ دے دے۔ اس کی عقل وخرد دیکھنا۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص تمام برے کاموں سے بچتا تو ہے مگر اس کی عقل وخرد نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ اپنی کمیِ عقل کی وجہ سے اتنی اصلاح نہیں کرتا جتنی اپنی جہالت اور حماقت کی وجہ سے خرابی پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اس کی عقل وخرد بھی بالکل درست ہو تو پھر بھی جلدی نہ کرنا!۔ وہ کہیں تمہیں دھوکہ نہ دے دے۔ پہلے یہ دیکھنا کہ وہ خواہشاتِ نفس اور عقل کی کشاکش میں اپنی خواہشِ نفس کا ساتھ دیتا ہے یا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عقل وخرد کا ساتھ دیتا ہے؟۔اور جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ آیا وہ ریاست باطلہ کی خواہش رکھتا ہے یا نہیں رکھتا؟۔کیونکہ لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو دنیا کو دنیا کے لئے ترک کر کے دنیا و آخرت میں نقصان و زیان اٹھاتے ہیں۔وہ خیال کرتے ہیں کہ رئیس و سردار بننے کی جو لذّت ہے وہ مال و دولت اور حلال و جائز نعمتوں کی لذّت سے کہیں بہتر و برتر ہے۔اس لئے وہ یہ سب لذّتیں اس لذّت کی خاطر ترک کر دیتے ہیں۔ہاں! آدمی اور بہترین آدمی وہ ہے جو اپنی خواہش نفس کو خدا کے حکم کے تابع بنائے اور اس کی تمام قوتیں خدا کی رضا جوئی میں صَرف ہوں۔اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ حق کا ساتھ دینے کی ذلّت، ابدی و سرمدی عزت کے زیادہ قریب ہے۔بہ نسبت اس عزت کے جو باطل کا ساتھ دینے سے حاصل ہوتی ہے۔بس یہ ہے بہترین آدمی۔ پس اس کے دامن کو پکڑ لو اور اس کی روش و رفتار کی اقتداء کرو (یعنی اُس جیسا بننے کی کوشش کرو) اور بارگاہِ خداوندی میں اس سے توسّل حاصل کرو کیونکہ ایسے شخص کی دعا رد نہیں ہوتی اور وہ اپنے مطالبے میں خائب و نامراد نہیں ہوتا"۔ (اقتباس ختم ہوا)

ساری دنیا کی خاک چھان کر اگر کسی کو ایسا آدمی مل جائے تو اس کو دنیا و آخرت کی سعادتیں مبارک ہوں!!

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا ممنوع ہے

مسئلہ ۵۵۹:۔ جہاں گھوڑے۔ خچر اور گدھے بندھتے ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۵۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۵۶۰:۔ گزرگاہِ عام پر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ۵۷۔حدیث ۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۵۶۱:۔ آٹھ مقامات پر نماز نہیں پڑھنا چاہیے:۔

ا۔کیچڑ میں ۔۲۔حمام میں ۔۳۔قبرستان میں ۔۴۔چیونٹیوں کی وادی میں ۔۵۔اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں ۔۶۔پانی بہنے کی جگہ میں ۔۷۔کھاری زمین میں ۔۸۔برف زار میں ۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصلوٰۃ ۔باب ۵۷۔حدیث ۱۲،۱۳)

توضیح:۔ اسی حدیث میں وضاحت فرمائی گئی ہے کہ تر مٹی یا کیچڑ کی حد یہ ہے کہ پیشانی اس کے اندر سما جائے اور زمین پر نہ رہے۔اور قبروں کے درمیان نماز پڑھنا اس صورت میں جائز ہے جبکہ نمازی اور قبروں کے درمیان چاروں طرف سے دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

مسئلہ ۵۶۲:۔ گھر کے اندر اگر مورتیاں رکھی ہوئی ہوں تو وہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ دائیں طرف ۔بائیں طرف ۔پیچھے یا قدموں کے نیچے ہوں ۔اور اگر وہ قبلے کی طرف ہوں تو ان پر کپڑا ڈال دینا چاہیے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصلوٰۃ ۔باب ۵۷۔حدیث ۲۰)

مسئلہ ۵۶۳:۔ کوئی حرج نہیں اگر ایک شخص نماز پڑھے اور آگ اور چراغ اور تصویر اس کے سامنے ہو۔اس لئے کہ جس ذات کیلئے وہ نماز پڑھ رہا ہے وہ ان چیزوں سے زیادہ قریب ہے جو اس کے سامنے ہیں۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔صفحہ ۱۳۸۔حدیث ۷۶۵)

توضیح:۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۴۵۴۔باب ۳۰۔ حدیث ۳،۴ میں خود امام جعفر صادقؑ اور حضرت صاحب الزمانؑ فرماتے ہیں۔"اگر نمازی کے سامنے آگ۔چراغ یا کوئی تصویر موجود ہو تو کوئی حرج نہیں۔لیکن جو شخص بت پرستوں اور آتش پرستوں کی اولاد میں سے ہو تو اس کیلئے یہ جائز نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۵۶۴:۔ اگر کسی شخص کے بالمقابل دوسرے کونے میں اس کی بیوی یا بیٹی نماز پڑھ رہی ہو تو ایسی حالت میں مرد کو نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔ ہاں اگر ان کے درمیان ایک بالشت یا اس سے زائد کا فاصلہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (یعنی مرد عورت سے ایک بالشت آگے ہوگا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۲۳۔ باب ۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۶۵:۔ اگر عورت مرد کے آگے نماز پڑھ رہی ہو تو ان کے درمیان دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ ہونا چاہیے۔ اور اگر عورت مرد کے دائیں یا بائیں پڑھ رہی ہو تب بھی اتنا ہی فاصلہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۲۵۔ باب ۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۶۶:۔ اگر عورت مرد کے آگے نماز پڑھ رہی ہو لیکن درمیان میں کوئی پردہ حائل ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۲۶۔ باب ۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۶۷:۔ جو چیزیں نماز گزار کے سامنے سے گزرتی ہیں ان میں سے کوئی چیز اس کی نماز کو باطل نہیں کرتی۔ لیکن نماز کے ادب و احترام کے پیشِ نظر انسان کو چاہیے کہ کوئی چیز اپنے سامنے رکھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۴۳۸۔ باب ۱۱۔ حدیث ۷، ۸)

مسئلہ ۵۶۸:۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح مجوسیوں کے گھروں میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن وہاں نماز سے پہلے پانی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چھڑک دینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱۔ باب ۱۳۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۵۶۹:۔ انسان جب کسی بھی امام کی قبر پر جائے تو قبر کے آگے یا دائیں بائیں کھڑے ہو کر ہرگز نماز نہ پڑھے۔ کیونکہ نہ تو امامؑ سے آگے بڑھا جا سکتا ہے اور نہ اس کی برابری کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ قبر کی پشت پر کھڑے ہو کر (یعنی قبرِ امامؑ کو قبلہ بنا کر) نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت صاحب الزمانؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۰۔ باب ۲۶۔ حدیث ۱،۲،۷)

مسئلہ ۵۷۰:۔ اگر قبلے کی جانب کھلا ہوا قرآن موجود ہو تو اس حالت میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہاں اگر قرآن غلاف میں لپٹا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ باب ۲۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۷۱:۔ جس گھر میں کتا موجود ہو وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ البتہ اگر شکاری کتا ہو اور اس کے اور نمازی کے درمیان حجاب حائل ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۷۔ باب ۳۳۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۵۷۲:۔ اگر نماز کے دوران کوئی شخص ضرورتاً آگے کی طرف بڑھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۶۴۔ باب ۴۴۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نمازی کالباس

مسئلہ۵۷۳:۔ جس شخص کے پاس ایک ہی کپڑا ہو اور وہ جنب ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو وہ تیمم کرے اور برہنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اس کے لئے نہ رکوع ہے نہ سجدہ بلکہ اس کو چاہئے کہ اشارے سے یہ ارکان بجالائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۵۸۔ حدیث ۱۵)

مسئلہ۵۷۴:۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے کپڑے پر چند دن نماز پڑھے اور پھر کپڑے والا اسے بتائے کہ اس پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے تھی تو اس پر کسی نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ (البتہ دوبارہ اس کپڑے پر نماز نہ پڑھے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۰۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۷۵:۔ اگر کسی شخص کے لباس پر آدمی، بلّی یا کتّے کا پاخانہ لگا ہو اور وہ اس میں نماز پڑھ لے تو اگر اسے علم نہ تھا تو اس نماز کا اعادہ نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۰۔ حدیث ۲،۱۱)

مسئلہ۵۷۶:۔ اگر کسی بھی لباس پر خون لگا ہوا ہو اور وہ لاعلمی کیوجہ سے اس میں نماز پڑھ لے تو نماز کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ حیض کا خون تھا۔ کم ہو یا زیادہ۔ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۰۔ حدیث ۳)

مسئلہ۵۷۷:۔ اگر کوئی شخص اپنے دینی بھائی کے لباس میں خون دیکھے جبکہ وہ نماز میں مشغول ہو تو جب تک وہ نماز ختم نہ کرے اسے اس بات سے آگاہ نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۰۔ حدیث ۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۵۷۸:۔ مردار کے چمڑے میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ اور نہ درندوں کے چمڑے میں نماز پڑھی جائے۔ اگر چہ ان کا تزکیہ بھی کیا گیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ ۲۱۰۔ حدیث ۳،۴، ۶)

مسئلہ۵۷۹:۔ خز کے چمڑے اور اس کے خالص بالوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام محمد تقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ۲۱۲۔ باب ۸۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ۵۸۰:۔ خالص خز میں نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس خز میں نماز پڑھنا جائز نہیں جس میں خرگوش اور لومڑی کے بالوں کی آمیزش ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ۲۱۳۔ باب ۹۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۸۱:۔ مرد کیلئے جائز نہیں کہ وہ (خالص) ریشمی کپڑا یا سونے کی انگوٹھی پہنے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ۲۱۶۔ باب ۱۱۔ حدیث ۵)

مسئلہ۵۸۲:۔ اگر ریشم خالص نہ ہو بلکہ اس میں اس چیز کی آمیزش ہو جس میں نماز پڑھنا جائز ہو تو مرد کیلئے اس کا پہننا جائز ہے۔ اگر چہ ریشم نصف سے زائد ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ۲۱۸۔ باب ۱۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۸۳:۔ جو جانور پتے کھاتا ہے تو اس کے چمڑے میں اگر نماز پڑھی جائے (بشرطیکہ وہ ذبیحہ ہو) تو کوئی حرج نہیں ہے اور وہ جانور جو مردار کھاتے ہیں (خواہ وہ ذبیحہ ہوں یا نہ ہوں) ان کے چمڑے میں نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ۱۴۲۔ حدیث ۷۹۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۵۸۴:۔ خالص ریشم کا فرش بنانا اور اس پر سونا اور تکیہ لگانا اور ریشم کا مصلّی بنانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس پر سجدہ نہ کیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۲۱۔ باب ۱۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۸۵:۔ عورتیں ریشم و دیباج پہن سکتی ہیں سوائے حالتِ احرام کے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۲۱۔ باب ۱۶۔ حدیث ۳)

مسئلہ۵۸۶:۔ اگر کوئی شخص بال اور ناخن کٹواتا ہے اور ان کو کپڑے سے جھاڑے بغیر نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چاہے وہ بال اور ناخن کپڑے سے چمٹے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۲۳۔ باب ۱۸۔ حدیث ۱، ۲)

مسئلہ۵۸۷:۔ عورت ایسا باریک کپڑا پہن کر نماز نہیں پڑھ سکتی جو اس کے بدن کو مکمل طور پر نہ ڈھانکتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۲۵۔ باب ۲۱۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۸۸:۔ عورت کو تین کپڑوں میں نماز پڑھنا چاہئے۔ ۱۔ تہبند (یا شلوار)۔ ۲۔ قمیض۔ ۳۔ اوڑھنی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۵۔ باب ۲۸۔ حدیث ۷)

مسئلہ۵۸۹:۔ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ اس کی شرم گاہ ظاہر ہو مگر اسے اس بات کا علم نہ ہو تو اس پر نماز کا اعادہ واجب نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۳۔ باب ۲۷۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۵۹۰:۔ کوئی شخص اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ یا اس کے ازار بند کے ساتھ لوہے کی چابی بندھی ہوئی ہو۔ لیکن جب ضرورت ہو تو مسافر کیلئے چھری اور (لوہے کا) کمر بند ہمراہ رکھنے میں کوئی مذائقہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر چابی کی گمشدگی یا بھول جانے کا خطرہ ہو تو اس کے ہمراہ رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عام حالات میں لوہے میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۰۔ باب ۳۲۔ حدیث ۱، ۲، ۲)

مسئلہ۵۹۱:۔ اگر ایک شخص پگڑی باندھ کر اور منہ ڈھانپ کر سواری پر اشارے سے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہیے کہ مقامِ سجدہ یعنی پیشانی کو کھلا رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۲۔ باب ۳۴۔ حدیث ۱، ۲)

مسئلہ۵۹۲:۔ عورت منہ پر نقاب ڈال کر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اس کی جائے سجدہ یعنی پیشانی کھلی ہوئی ہو۔ لیکن اگر وہ چہرہ کھلا رکھے تو یہ افضل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۱۔ باب ۳۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ۵۹۳:۔ اگر موزوں کے بارے میں یہ علم و یقین نہ ہو کہ وہ مردار کے چمڑے سے تیار کئے گئے ہیں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۴۔ باب ۳۸۔ حدیث ۲)

مسئلہ۵۹۴:۔ نمازی کیلئے بہتر ہے کہ نماز پڑھتے وقت ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالے رکھے۔ لیکن اگر نہ بھی نکال سکے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۷۔ باب ۴۰۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۵۹۵:۔ خوشبو لگا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ، امام زین العابدینؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۸۔ باب ۴۳۔ حدیث ۱،۵)

مسئلہ ۵۹۶:۔ مرد عورت کے لباس میں نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ عورت امین ہو۔ (یعنی پاک و پاکیزہ رہتی ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۴۔ باب ۴۹۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۵۹۷:۔ جس شخص کے پاس کپڑے نہ ہوں اسے چاہئے کہ جب تک نماز کا وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ دامن گیر نہ ہو جائے اس وقت تک نماز نہ پڑھے۔ بلکہ کپڑوں کی تلاش جاری رکھے۔ ہاں اگر آخرِ وقت تک کپڑا نہ ملے تو پھر بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۷۔ باب ۵۲۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ اس قسم کے احکام سے مزاجِ معصومینؑ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جن کی انتہائی تاکید اور منشاء و مراد یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انسان برہنہ حالت میں نماز نہ پڑھے چاہے نماز کو آخرِ وقت تک موخر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ دوسرے یہ کہ اگر انتہائی مجبوری کے عالم میں انسان کو برہنہ نماز پڑھنی پڑ بھی جائے تب بھی اس کا فرض ہے کہ کھڑا ہو کر نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ پڑھے یعنی نہ رکوع کرے اور نہ سجدہ۔ تاکہ ممکنہ حد تک اس کی پردہ داری باقی رہے۔ اسلام شرم و حیا کا دین ہے لہٰذا بات بات پر برہنہ ہو کر نماز پڑھنے کا حکم لگانے والے روحِ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسئلہ ۵۹۸:۔ ایسی پوستین اور ایسا موزہ پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے جس کے متعلق علم نہ ہو کہ وہ تزکیہ شدہ ہے یا نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۶۰۔باب ۵۵۔حدیث ۴)

مسئلہ ۵۹۹:۔ جانور کے بال، پشم، ہڈی، پَر اور اس کے جسم پر اُگنے والی ہر چیز مردار نہیں ہوتی۔اس لئے مُردہ حیوان کی پشم سے تیار شدہ کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔اسی طرح پَروں کا تکیہ استعمال کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۶۰۔باب ۵۶۔حدیث ۱،۲،۳)

مسئلہ ۶۰۰:۔ عورت کیلئے مکروہ ہے کہ وہ بغیر زیور پہنے اور بغیر زیب و زینت کے نماز پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۶۲۔باب ۵۸۔حدیث ۱، ۲)

مسئلہ ۶۰۱:۔ ہر زمانے میں بہترین لباس وہ ہوتا ہے جو اُس دور کے لوگوں کا لباس ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۳۔باب ۷۔حدیث ۶)

مسئلہ ۶۰۲:۔ جو شخص زمانے کی عام وضع قطع سے ہٹ کر ایسا لباس پہنے جو اسے مشہور کر دے تو خدا اسے بروزِ قیامت آتشِ جہنم کا لباس پہنائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۸۔باب ۱۲۔حدیث ۴)

توضیح:۔ مندرجہ بالا دو احادیث پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ کوئی معمولی مسائل نہیں ہیں بلکہ ان کی عدم تعمیل کی صورت میں آتشِ جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔لہٰذا اگر کوئی شخص یا جماعت عام وضع قطع سے ہٹ کر اپنے لئے ایک ایسے مخصوص لباس کا انتخاب کرے جو اس کی پہچان اور باعثِ شہرت بن جائے تو امام حسینؑ کے فرمان کے مطابق

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ایسے شخص یا جماعت کا ٹھکانا یقیناً جہنم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آئمہ معصومین کے زمانے میں صورتِ حال کچھ ایسی تھی کہ اگر امامؑ ایک گروہ کے ساتھ تشریف فرما ہوں اور کوئی اجنبی آجائے جو امامؑ سے واقف نہ ہو تو وہ محض امامؑ کے لباس کی وجہ سے انہیں ہرگز نہیں پہچان سکتا تھا اور تاریخ میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں جبکہ آنے والے کو پوچھنا پڑا تھا کہ "آپ لوگوں میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کون ہیں؟"۔ ایسی صورت میں کسی بھی زمانے میں مروّجہ لباس سے ہٹ کر ایک مخصوص لباس اختیار کرنا۔ اسے لباسِ علم قرار دینا (حالانکہ علم کا کوئی لباس نہیں ہوتا۔ علم تو زبان۔ رویّے اور حرکات وسکنات سے ظاہر ہوتا ہے) ۔ اسے اپنی شناخت بنالینا اور اس کیوجہ سے شہرت حاصل کرنا درحقیقت آئمہ اہلبیتؑ کی مخالفت کرنا اور ان کے متوازی ایک الگ مکتبِ خیال قائم کرنا ہے۔ اگر عملی اعتبار سے آج بھی آپ مشاہدہ کریں تو دنیا کے ہر معاشرے میں جو شخص مختلف علوم میں مہارت رکھتا ہے وہ بھی وہی لباس پہنتا ہے جو اس معاشرے کے شرفاء پہنتے ہیں اور محض اس کے لباس کو دیکھ کر کوئی بھی اندازہ نہیں کرسکتا کہ یہ شخص کتنا پڑھا لکھا ہے بلکہ یہ اس کا کام اور اس کے آثار ہوتے ہیں جو اس کے علمی مقام کا تعیّن کرتے ہیں نہ کہ اس کا لباس۔ ایسی ہی کچھ صورتِ حال عمامے کی بھی ہے جس کا بیان آئندہ احکام میں آئے گا۔ لیکن اپنے موقف کی تائید کیلئے ہم اسی باب کی تیسری حدیث نقل کرتے ہیں جو امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "شہرت اچھی ہو یا بُری۔ جو آدمی خود کوشش کرکے حاصل کرے وہ دوزخ میں جائے گا"۔

<u>مسئلہ ۲۰۳:۔</u> مَردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مَردوں کی مشابہت اختیار کرنا سخت ممنوع ہے۔

<u>حوالہ:۔</u> (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۹۔ باب ۱۳۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ بات صرف اتنی ہی نہیں بلکہ شوخ وشنگ لباس پہننے کی بھی رسولؐ اللہ نے مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ اسی باب کی تیسری حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں۔ ''تمھارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بزرگوں سے مشابہت پیدا کریں اور تمھارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں سے مشابہت پیدا کریں''۔ حقیقت یہی ہے کہ سن وسال کچھ بھی ہو مگر ہر حال میں بردباری اور وقار انسان کا زیور ہے۔ بننا ٹھننا اور بھڑکیلے لباس پہننا عورت کو ہی زیب دیتا ہے۔ مَردوں کو نہیں۔

مسئلہ۲۰۴:۔ ایسے لباس میں نماز نہیں پڑھنا چاہیے جس میں انسان کی شرمگاہ اور زمین کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۸۔ باب ۱۱۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ وہ صورت ہے کہ مثلاً انسان صرف لنگی باندھ کر نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو جائے جبکہ نیچے کوئی انڈرویئر نہ ہو۔ چنانچہ امامؑ فرماتے ہیں۔ ''خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ زمین کو تمھاری قابلِ ستر چیز کے دیکھنے سے جو شرم آتی ہے اس نے اس کی میری بارگاہ میں شکایت کی ہے۔ لہٰذا زمین اور اپنے درمیان کوئی پردہ قرار دو۔ چنانچہ آپ (یعنی حضرتِ ابراہیمؑ) نے ایک چیز بنائی جو تمام کپڑوں سے بڑی اور پاجامے سے چھوٹی تھی (انڈرویئر) جو پہنی تو گھٹنوں تک پہنچی''۔

مسئلہ۲۰۵:۔ غصبی مکان اور غصبی لباس میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیرالمومنینؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۳۳۰۔ باب ۲۔ حدیث ۲)

مسئلہ۲۰۶:۔ عمامہ ایسا ہونا چاہیے جس کے دونوں سرے شانوں کے درمیان لٹکے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوئے ہوں (ایک سینے پر اور ایک پیچھے)۔ کیونکہ حضرت ختمی مرتبتؐ نے یومِ غدیر حضرتِ امیرالمومنینؑ کے سرِ مبارک پر جو عمامہ باندھا تھا وہ ایسا ہی تھا۔ اور اللہ نے حُنین والے دن جن فرشتوں کو مدد کیلئے بھیجا تھا انہوں نے بھی اسی طرح کے عمامے باندھے ہوئے تھے اور اسی سے مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان امتیاز ہوتا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۷۔ باب ۳۰۔ حدیث ۱۰)

توضیح:۔ ایک خاص طبقہ جس عجیب وغریب ہیئت کا عمامہ باندھتا ہے اس کے بارے میں اکثر استفسارات ہوتے رہے ہیں جن کے جواب میں کہا جاتا رہا کہ یہ وہ عمامہ ہے جو آئمہؑ طاہرین باندھا کرتے تھے۔ جب یہ بات غلط ثابت ہوگئی تو یہ کہا جانے لگا کہ یہ وہ مخصوص عمامہ ہے جو رسولؐ اللہ نے یومِ غدیر حضرتِ امیرالمومنینؑ کو پہنایا تھا۔ انہی فریب کاریوں کی وجہ سے آج یہ نوبت پہنچی ہے کہ اگر کوئی سادہ لوح اپنے امامؑ کا تصور کرنا چاہے تو اسے اپنے تصور میں کوئی مجتہد ہی نظر آتا ہے کیونکہ اس کو یہ یقین دلا دیا گیا ہے کہ آئمہؑ ایسا ہی لباس اور ایسا ہی عمامہ پہنا کرتے تھے۔ اس عمامے کی حقیقت کیا ہے یہ ہم بیان نہیں کریں گے کیونکہ یہ اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔

بے ہوش۔ بوڑھے اور مریض کی نماز

مسئلہ ۲۰۷:۔ ایسا مریض جو نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو جس خدا نے اس پر مرض کو غالب کیا ہے وہ عذر قبول کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الصلوۃ۔ باب ۶۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۰۸:۔ اگر کسی شخص پر چند روز غشی طاری رہے اور ان دنوں میں وہ نماز نہ پڑھے تو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

افاقہ ہو جانے کے بعد اس پر ان نمازوں کی قضا نہیں ہے۔ البتہ جس نماز کا وقت باقی ہے وہ نماز پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۴۔ حدیث ۳،۴)

مسئلہ ۶۰۹:۔ بوڑھے اور مریض کیلئے جائز ہے کہ وہ نماز بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر مریض آلتی پالتی مار کر بیٹھے یا دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھے تو معذور کے لئے ہر صورت میں اجازت ہے۔ یہاں تک کہ لیٹ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں رکوع اور سجود اشاروں سے کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۳۔ حدیث ۹،۱۰،۱۱)

مسئلہ ۶۱۰:۔ اگر نماز کے دوران انسان اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور مروڑ اور سخت درد محسوس کرے تو اسے چاہئے کہ نماز چھوڑ کر قضائے حاجت کیلئے جائے اور فارغ ہو لینے کے بعد وضو کر کے اپنی باقی ماندہ نماز مکمل کرے (یعنی جتنی نماز وہ پڑھ چکا تھا اس کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے) بشرطیکہ اس نے اس دوران عمداً کلام کر کے اپنی نماز نہ توڑ دی ہو۔ اور اگر اس نے بھولے سے کلام کر لیا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر ایسی صورت میں اس کا چہرہ قبلے سے مُڑ گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۲۱۰۔ حدیث ۱۰۶۰)

مہندی اور خضاب لگا کر نماز پڑھنا

مسئلہ ۶۱۱:۔ اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں جبکہ نمازی نے خضاب یا مہندی لگائی ہوئی ہو۔ چاہے مرد ہو یا عورت۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۱۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ احکامِ وضو میں بھی اس قسم کا مسئلہ بیان کیا چکا ہے اور مراد یہ ہے اگر خضاب یا مہندی ہنوز لگی ہوئی ہو تو اس صورت میں نہ تو وضو صحیح ہے اور نہ نماز۔ لیکن ڈھل جانے کے بعد وضو بھی صحیح ہوگا اور نماز بھی۔ اگر چہ مہندی اور خضاب کا رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۶۱۲:۔ جو شخص نماز واجب اس طرح پڑھے کہ بالوں کا گچھا اس کے ماتھے پر ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اسے چاہیئے کہ نماز کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۶۱۔ حدیث ۵)

سواری پر نماز

مسئلہ ۶۱۳:۔ اگر کشتی میں قبلے کا رخ معلوم نہ ہو تو چاہیئے کہ جستجو کرے اور اگر پھر بھی پتہ نہ چلے تو جدھر کشتی کا اگلا حصہ ہو تو اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۸۲۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۶۱۴:۔ اگر انسان کشتی میں ہو اور نماز پڑھنا چاہے تو وہ (اگر اسے سمتِ قبلہ کا علم ہے تو) قبلہ رو ہو کر نماز شروع کرے۔ پھر اگر کشتی گھوم جائے تو اگر وہ قبلہ رو رہ سکتا ہے تو رہے ورنہ جدھر کشتی کا رخ ہو اسی رخ پر نماز پڑھتا رہے۔ اور اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۸۲۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۶۱۵:۔ اگر برف۔ پانی اور کیچڑ کی وجہ سے زمین پر کھڑے ہو کر قیام و قعود اور رکوع و سجود کرنا ممکن نہ ہو تو انسان اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۶۔ باب ۱۴۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۶۱۶:۔ اگر انسان جلدی میں ہو یا سواری سے نہ اتر سکتا ہو تو سواری پر ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۳ ۔صفحہ ۱۹۹ ۔باب ۱۵ ۔حدیث ۱۱)

مسئلہ ۶۱۷:۔ اگر انسان پیدل چل رہا ہو اور اس کیلئے رکنا ممکن نہ ہو تو وہ تکبیرۃ الاحرام کہے اور چلتا جائے اور قراءت بھی کرتا جائے ۔اور رکوع و سجود اشارے سے کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۳ ۔صفحہ ۲۰۰ ۔باب ۱۶ ۔حدیث ۲)

توضیح:۔ دورِ حاضر میں جو انواع و اقسام کی تیز رفتار سواریاں ایجاد ہوگئی ہیں مثلاً موٹر سائیکل ۔موٹر کار ۔بسیں ۔ریل گاڑیاں ۔ہوائی جہاز اور راکٹ وغیرہ ۔ان کے حوالے سے لوگوں کے دلوں میں مختلف شکوک و شبہات پیدا کیے جاتے ہیں کہ چونکہ آئمہ طاہرینؑ کے زمانے میں یہ سواریاں موجود نہیں تھیں اسلئے بقول مذہبی اجارہ داروں کے اس دور میں نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں اور ان کا حل سوائے مجتہد کے کوئی نہیں بتا سکتا ۔نادان اور ناواقف لوگ اِس جھانسے میں بہت آسانی سے گرفتار ہو جاتے ہیں لیکن جو صاحبانِ بصیرت ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سواری بدل جانے سے مسئلے کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔سواری چاہے گدھا ہو ۔خچر ہو ۔گھوڑا ہو ۔اونٹ ہو یا کشتی ہو یا پھر چاہے موٹر کار ہو ۔بس ہو ۔ٹرین ہو ۔ہوائی جہاز ہو یا بحری جہاز ۔مگر مسئلے صرف تین ہی ہوتے ہیں:۔

۱۔قبلہ رخ کیسے رہا جائے؟۔

۲۔اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو کیا کیا جائے؟۔

۳۔اگر رکوع و سجود بھی ممکن نہ ہو تو پھر انسان کیا کرے؟۔

جو احکامِ معصومینؑ اوپر بیان کیے گئے اُن میں اِن تینوں مسائل کا حل موجود ہے:۔

۱۔پہلی صورت میں جدھر سواری کا رخ ہو ادھر رخ کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۲۔ دوسری صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

۳۔ تیسری صورت میں اشاروں سے رکوع وسجود کیا جاسکتا ہے اور ان طریقوں سے پڑھی گئی نماز ایک مکمل نماز تصور کی جائے گی۔

نمازِ کسوف (یا نمازِ آیات)

مسئلہ ۷۱۸:۔ فضاؤں پر جب کوئی خوفناک چیز آئے۔ خواہ وہ آندھی ہو۔ اندھیری ہو یا کوئی اور ڈراؤنی چیز (مثلاً زلزلہ یا سورج اور چاند گرہن وغیرہ) تو نمازِ کسوف پڑھنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۵۲۶)

مسئلہ ۷۱۹:۔ نمازِ کسوف واجب ہے۔ جب سورج (یا چاند) پورا گہنا جائے اور اس کا قُرص سیاہی میں چلا جائے اور تمھیں علم نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے تو نمازِ گرہن کی قضا کرنی پڑے گی۔ اور اگر پورا گرہن نہ ہو تو قضا واجب نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۸۹۔ حدیث ۲،۴)

مسئلہ ۷۲۰:۔ نمازِ کسوف میں دس رکعات اور چار سجدے ہیں۔ وہ اس طرح کہ پانچ رکوع کرے اور پانچویں کے بعد دو سجدے کرے۔ پھر پانچ رکوع کرے اور دسویں رکوع کے بعد دو سجدے کرے۔ رکوع سے سر اٹھانے میں "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہے لیکن صرف اس رکوع میں جس کے اندر سجدہ کرنا ہو۔ (یعنی پوری نماز میں صرف پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ہے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ا۔ حدیث ۱۵۳۰)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جن مساجد میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

مسئلہ۶۲۱:۔ پانچ مساجد ایسی ہیں جن میں نماز پڑھنے کی سخت ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ مسجدیں قتلِ امام حسینؑ کی خوشی میں بنائی گئی تھیں:۔

۱۔ مسجدِ اشعث بن قیس۔

۲۔ مسجدِ جریر۔

۳۔ مسجدِ سماک۔

۴۔ مسجدِ شیث بن ربعی۔

۵۔ مسجدِ تیم۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ۱۰۰۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ یہ حدیث ان لوگوں کیلئے بہت مفید ہے جو زائرین کے قافلے لے جاتے ہیں اور جگہ بے جگہ ان سے نمازیں پڑھواتے ہیں۔ انہیں خیال رکھنا چاہئے کہ ان مسجدوں سے خود بھی دور رہیں اور زائرین کو بھی دور رکھیں۔

مسئلہ۶۲۲:۔ عورتوں کیلئے بہترین مسجد ان کا گھر ہے۔ ان کا اپنے کمرے کے اندر نماز پڑھنا اپنے برآمدے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ ان کا اپنے برآمدے میں نماز پڑھنا اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور ان کا اپنے صحن میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۱۰۸۸)

توضیح:۔ یہ حدیث ان لوگوں کیلئے جائے عبرت ہے جو آجکل اپنی عورتوں کو مسجدوں میں لے جاتے ہیں اور ان سے نمازِ جماعت پڑھواتے ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دورانِ نماز دعا کرنا

مسئلہ۶۲۳:۔ نمازِ واجب کے دوران انسان جس زبان میں چاہے دعا کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ صفحہ ۱۷۷۔ حدیث ۹۳۶)

توضیح:۔ اپنی زبان میں دعا سجدے کے دوران کرنی چاہیے کیونکہ دعا کیلئے بہترین مقام حالتِ سجدہ ہے اور اگر دعا شروع کرنے سے قبل پانچ مرتبہ **"رَبَّنا۔ رَبَّنا۔ رَبَّنا۔ رَبَّنا۔ رَبَّنا"** کہہ کر اللہ کو پکارا جائے تو انشاء اللہ دعا مقبول ہوتی ہے۔

وہ واجب نمازیں جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں

مسئلہ۶۲۴:۔ چار واجب نمازیں ایسی ہیں جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں:۔

۱۔ وہ واجب نمازیں جو فوت ہو گئی ہوں۔

۲۔ دو رکعت نمازِ فریضۂ طواف۔

۳۔ نمازِ کسوف۔

۴۔ نمازِ میّت۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱۔ حدیث ۱۲۶۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ روزہ

روزہ نام ہے طلوعِ فجر سے لے کر شرعی غروبِ آفتاب تک خود کو کھانے پینے۔ حصولِ لذات اور دیگر ممنوعات و مکروہات سے روکے رکھنے کا۔ یہ وہ عظیم الشان عبادت ہے جو بیک وقت انسان کی جسمانی، ذہنی، فکری، نفسانی اور روحانی تربیت کرتی ہے، اس کی قوتِ ارادی کو مضبوط کرتی ہے، اسے کٹھن حالات کا مقابلہ کرنا سکھاتی ہے، اسے بتاتی ہے کہ نامساعد صورتحال میں اپنے اعصاب پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ انسانی عقائد و اعمال میں خلوص پیدا کرتی ہے جو یقیناً ہر عبادت کیلئے شرطِ اوّل ہے۔ مگر یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں فائدہ دیتا ہے جبکہ انسان یہ ادراک رکھتا ہو کہ اس تمام ریاضت کا مقصدِ اصلی محبت و معرفتِ اہلبیت کو پروان چڑھانا ہے۔ اگر کسی کا دل محبتِ اہلبیتؑ سے خالی اور ولایتِ علیؑ سے روگرداں ہو تو اس کیلئے روزہ رکھنے سے بہتر روزہ نہ رکھنا ہے۔

صبح کی شناخت

مسئلہ ۶۲۵:۔ جب صبح سفید چادر کی طرح نمودار ہو جائے تو اسے صبحِ صادق کہتے ہیں اور روزہ کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۱۸۔ حدیث ۵)

صبح کے دھوکے میں کھانا پینا

مسئلہ ۶۲۶:۔ سحری کھانا اس وقت تک جائز ہے جب تک طلوعِ فجر میں شک رہے چاہے موذن نے اذان بھی دے دی ہو۔ لیکن جب یقین ہو جائے تو چاہئے کہ کھانے پینے سے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

رک جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۹۳ ۔باب ۴۹۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۲۷:۔ اگر انسان صبح کے وقت کھڑے ہو کر دیکھے اور صبح کے آثار نہ پائے لیکن کھانے پینے کے فوراً بعد صبح ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ روزے کو پورا کرے ۔اس پر اعادہ نہیں ہے ۔لیکن اگر اس نے پہلے نہیں دیکھا اور کھانے پینے کے بعد نظر کی اور آثار صبح نمودار پائے تو اس صورت میں اسے چاہئے کہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں اس روزے کی قضا کرے کیونکہ اس نے ابتدا کھانے سے کی تھی اور دیکھا بعد میں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۱۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۲۲۸:۔ اگر انسان خود دیکھ لے کہ ابھی فجر طالع نہیں ہوئی ہے تو اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے ۔لیکن اگر کسی دوسرے سے کہے اور وہ بتائے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو ایسی صورت میں اسے اس روزے کی قضا کرنا پڑے گی ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۷۸ ۔حدیث ۱۹۴۰)

مسئلہ ۲۲۹:۔ اگر کوئی شخص کسی کو خبر دے کہ صبح طلوع ہو گئی ہے مگر وہ یہ سمجھ کر کہ شاید ازراہِ تمسخر کہہ رہا ہے، سحری کھا تا رہے اور بعد میں پتہ چلے کہ واقعی صبح طلوع ہو گئی تھی تو اس پر اس روزہ کی تکمیل اور پھر قضا واجب ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷ ۔صفحہ ۹۲ ۔باب ۴۷ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۳۰:۔ جب دو اشخاص صبح صادق پر نظر کریں اور ایک کو نظر آجائے مگر دوسرے کو نظر نہ آئے تو اس شخص پر کھانے پینے سے رک جانا واجب ہے جسے صبح نظر آ گئی تھی ۔مگر جس کو نظر نہیں آئی تھی اس پر کھانے پینے سے رک جانا واجب نہیں ۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۹۲۔باب ۴۸۔حدیث ۱)

وقتِ افطار

مسئلہ ۲۳۱:۔ جب مشرق کی سرخی غائب ہوجائے تو افطار کا وقت ہوجاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۲۱۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۲۳۲:۔ افضل یہ ہے کہ انسان نمازِ مغربین کے بعد افطار کرے۔لیکن اگر کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اندیشہ ہو کہ ان کے کھانے میں دیر ہو جائے گی تو قبلِ نماز افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۲۱۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۳۳:۔ اگر بادل چھائے ہوئے ہوں اور انسان یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہوگیا ہے، روزہ افطار کرلے اور بعد میں دھوپ نکل آئے تو اس پر اس روزے کی قضا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۱۹۔حدیث ۱)

رویتِ ہلال

مسئلہ ۲۳۴:۔ انسان جب تک اپنی آنکھ سے چاند نہ دیکھ لے اس وقت تک اس کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔لیکن اگر دو عادل مرد گواہی دے دیں کہ انھوں نے چاند دیکھا ہے تو اس سے رویتِ ہلال ثابت ہوجاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۶۔حدیث ۲، ۵)

مسئلہ ۲۳۵:۔ اگر آسمان بالکل صاف ہو اور کوئی شے چاند دیکھنے میں مانع نہ ہو تو رویت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس وقت ثابت ہوگی جبکہ یا تو انسان خود چاند دیکھ لے یا کم از کم پچاس آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۱۷۵۔ باب ۱۱۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۲۳۶:۔ رویتِ ہلال کے سلسلے میں اہلِ نجوم اور اہلِ حساب کی خبروں پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ شک کے ساتھ روزہ نہیں ہوتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۱۷۸۔ باب ۱۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۲۳۷:۔ جس شخص نے تنہا چاند دیکھا ہو اور باقی لوگوں نے نہ دیکھا ہو تو اگر اس کو ذرا سا بھی شک نہ ہو تو وہ عید الفطر منائے۔ اور اگر تھوڑا سا بھی شک ہو تو دوسروں کے ساتھ روزہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۴۔ حدیث ۱۹۱۵)

مسئلہ ۲۳۸:۔ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر ہو (مثلاً قید میں) کہ اسے رمضان کا صحیح پتہ نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ایک مہینہ رمضان کے قصد او رگمان سے روزے رکھے۔ اگر اس نے یہ روزے رمضان سے پہلے رکھ لئے ہیں تو اس کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا۔ اور اگر ماہِ رمضان کے بعد رکھے ہیں تو واجب ادا ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۴۔ حدیث ۱۹۲۰)

مسئلہ ۲۳۹:۔ اگر یہ شک ہو کہ رمضان کا چاند ہوا ہے یا نہیں تو خوف اور تقیے کی صورت میں حکمرانوں کے طرزِ عمل کو دیکھا جائے گا۔ اگر انہوں نے روزہ رکھا ہے تو روزہ رکھے۔ اور اگر انہوں نے افطار کیا ہے تو افطار کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۵۔ حدیث ۱۹۲۶)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۲۴۰:۔ اگر شوال کے چاند کی رویت دن میں قبلِ زوال ثابت ہو تو وہ دن شوال میں شمار ہوگا۔ اور اگر بعد زوال رویت ہو تو وہ دن ماہِ رمضان میں شمار ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۰۵۔ حدیث ۲۰۳۷)

مسئلہ ۲۴۱:۔ اگر دو عادل گواہ امامؑ کے سامنے گواہی دیں کہ انہوں نے رمضان کے تیسویں دن چاند دیکھا ہے تو امامؑ لوگوں کو افطار کرنے کا حکم دیں گے اور اگر یہ گواہی زوالِ آفتاب سے پہلے دی گئی ہو تو اسی دن نمازِ عید بھی پڑھائیں گے۔ لیکن اگر یہ گواہی بعدِ زوال دی گئی ہو تو امامؑ لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم تو دیں گے لیکن نماز دوسرے دن پڑھائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۴۷۔ حدیث ۱)

ماہِ رمضان میں بھول کر کھانا پینا

مسئلہ ۲۴۲:۔ اگر کوئی شخص روزے میں بھول کر کھا پی لے اور پھر اسے یاد آئے تو وہ روزہ نہ توڑے اور اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے بھول کر کھانے پینے کو معاف کیا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۲۰۔ حدیث ۱، ۲، ۳)

نیتِ روزہ

مسئلہ ۲۴۳:۔ واجب روزے میں قبلِ زوال کسی بھی وقت نیت کی جا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۴۲۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۲۴۴:۔ اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے اور کسی مجبوری کی وجہ سے نیت نہ کر سکے تو اسے اجازت ہے کہ وہ غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے تک جب چاہے نیت کر سکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۴۰۔باب ۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۶۴۵:۔ جو شخص رات سے نیت کرے کہ کل روزہ رکھے گا تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے اور اگر نہ رکھے تو اس کی قضا لازم ہے ۔لیکن اگر رات کو نیت نہ کی ہو بلکہ صبح نیت کرے تو اسے زوال تک روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے ۔اور اگر زوال ہو جائے اور ابھی اس نے کوئی چیز نہ کھائی ہو تو اس روزے کو مکمل کرے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۴۳۔باب ۴۔حدیث ۱۲)

واجب اور حرام روزے

مسئلہ ۶۴۶:۔ مندرجہ ذیل روزے واجب ہیں:۔

۱۔پورے رمضان کے روزے ۔

۲۔ پے درپے دو ماہ کے روزے اس شخص کیلئے جو جان بوجھ کر ایک روزہ ماہِ رمضان کا توڑ دے ۔

۳۔پے درپے دو ماہ کے روزے کفارۂ ظہار میں۔

۴۔پے درپے دو ماہ کے روزے کفارۂ قتلِ خطا میں ۔

۵۔پے درپے تین روزے قسم کے کفارے میں ۔

۶۔تین روزے اس حاجی کیلئے جو سر میں تکلیف کی وجہ سے سر نہیں منڈوا سکتا۔

۷۔متعۃ الحج میں قربانی کے بدلے دس روزے ۔جن میں تین روزے زمانۂ حج میں رکھنے ہوں گے اور سات روزے گھر واپس آ کر۔

۸۔ایک روزہ حالتِ احرام میں شکار کرنے کے کفارے کے طور پر۔

۹۔نذر کا روزہ۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۴۳۔حدیث ۱۷۸۴)

مسئلہ ۲۴۷:۔ مندرجہ ذیل روزے رکھنا حرام ہیں:۔

۱۔عید الفطر کا روزہ۔

۲۔عیدِ قربان کا روزہ۔

۳۔ایامِ تشریق (۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحج) کے روزے جبکہ منیٰ میں ہو۔

۴۔یومِ وصال کا روزہ۔(یعنی کوئی شخص نیت کرے کہ وہ ایک دن اور ایک رات سحر تک ملا کر روزہ رکھے گا یا دو دن ملا کر روزہ رکھے گا)۔

۵۔خاموشی کا روزہ۔(یعنی انسان یہ نیت کرلے کہ وہ ایک معینہ مدت تک خاموش رہے گا اور کسی سے کلام نہیں کرے گا۔ یہ روزہ گزشتہ امتوں میں جائز تھا لیکن شریعتِ محمدیؐ نے اسے حرام کیا ہے)۔

۶۔کسی گناہ کیلئے نذر کی جائے تو وہ روزہ۔

۷۔صوم الدّہر۔یعنی پورے ۳۶۰ دن (پورے سال) کا روزہ۔اس لئے کہ اس میں وہ دن بھی آجاتے ہیں جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۴۴۔حدیث ۱۷۸۴)

یومِ شک کا روزہ

مسئلہ ۲۴۸:۔ اگر یہ شک ہو کہ آج کا دن شعبان کا ہے یا رمضان کا اور انسان روزہ رکھ لے تو اگر وہ شعبان کا دن تھا تو یہ سنّتی ہوگا۔اور اگر ماہِ رمضان ہوگا تو یہ روزہ توفیقی ہوگا۔ یعنی اس پر ماہِ رمضان کے روزے کی قضا نہ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۹ ۔حدیث ۲،۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بغیر شرعی عذر کے روزہ ترک کرنا

مسئلہ۶۴۹:۔ جو شخص ماہِ رمضان میں جان بوجھ کر ایک دن بغیر کسی عذر کے روزہ نہ رکھے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دو ماہ پے در پے روزہ رکھے۔یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو صدقہ دے۔اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اللہ سے استغفار کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۲۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۶۵۰:۔ اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں اپنی زوجہ سے چھیڑ چھاڑ کر رہا ہو اور اس حالت میں اس کو انزال ہو جائے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۲۔حدیث ۷)

مسئلہ۶۵۱:۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت جس کا دودھ کم ہو۔اگر وہ روزہ نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن اسے چاہئے کہ روزے کے فدیے میں ایک مُد (تقریباً تین پاؤ) اناج دے اور بعد میں ان روزوں کی قضا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۸۔حدیث ۱)

مسئلہ۶۵۲:۔ جو شخص بہت بوڑھا ہو اور روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ اور اگر وہ اس بات پر قادر نہ ہو تو اسے معاف ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۷۔حدیث ۳،۴)

مسئلہ۶۵۳:۔ اگر کوئی مرد یا عورت پیاس کے غلبے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کو اجازت ہے کہ تری پہنچانے کیلئے اتنا پانی پی لیں کہ موت کا اندیشہ باقی نہ رہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۷۔حدیث ۷)

مسئلہ ۲۵۴:۔ اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں اپنی زوجہ کے ساتھ جماع کرے تو اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے۔اور اگر عورت نے مجبور کیا ہے تو مرد اور عورت دونوں پر ایک ایک کفارہ ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۲۔حدیث ۹)

مسئلہ ۲۵۵:۔ اگر ماہِ رمضان میں کچھ روزے قضا ہو جائیں تو جس ماہ میں چاہے لگا تار رکھ کر ادا کرے۔اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو جیسے چاہے رکھ کر دن پورے کر دے۔متفرق طریقے سے یا لگا تار۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۴۱۔حدیث ۴)

مسئلہ ۲۵۶:۔ افضل یہ ہے کہ روزے کا کفارہ صدقے کی صورت میں ادا کیا جائے

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۵۹۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۲۵۷:۔ روزہ دار کو کسی مجبوری کی وجہ سے واجب روزہ توڑنے کی اجازت صرف وقتِ زوال سے پہلے پہلے تک ہے۔اس کے بعد نہیں۔لیکن مستحب روزے کیلئے اسے غروبِ آفتاب تک اختیار ہے کہ جب چاہے توڑ دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۸۹۔حدیث ۲۰۰۲)

مسئلہ ۲۵۸:۔ اگر کسی شخص کو ماہِ رمضان میں مزدوری وغیرہ کے سلسلے میں ایسے مزدوروں کو بلانا پڑے جو روزہ نہ رکھتے ہوں اور وہ اس سے کھانے کا مطالبہ کریں تو اس کو اجازت ہے کہ ان کو کھانا کھلا دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۲۱۴۔باب ۳۶۔حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مبطلاتِ روزہ

مسئلہ۶۵۹:۔ اگر روزہ دار قصداً قے کرے تو اس پر روزے کی قضا واجب ہے۔لیکن اگر بلا قصد قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۷۔حدیث ۱)

مسئلہ۶۶۰:۔ کھانے پینے۔عورت سے مقاربت اور پانی کے اندر غوطہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۶۵۔حدیث ۱۸۵۳)

مسئلہ۶۶۱:۔ اللہ، رسولؐ اور آئمہؑ طاہرین پر جھوٹ اور افتراء پردازی (یعنی ان سے منسوب کرکے کوئی جھوٹی بات) کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۶۵۔حدیث ۱۸۵۴)

توضیح:۔ اس سے مراد جھوٹی حدیث بیان کرنا ہے۔مثلاً اگر کوئی شخص حالتِ روزہ میں کہے کہ ”امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ایک غیر معصوم جائز الخطاء مجتہد کی تقلید کئے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے“۔تو ایسے شخص کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑا ہے۔اور معصومؑ پر بہتان باندھنے کی جو سزا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

مسئلہ۶۶۲:۔ اگر کوئی شخص وضو کے لئے کلی کر رہا ہو اور پانی اس کے حلق میں چلا جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔لیکن اگر بغیر وضو کی کلی کر رہا ہو اور پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۶۶۔حدیث ۱۸۶۷)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۲۶۳:۔ روزے کی حالت میں کسی مائع (بہنے والی) چیز سے حقنہ لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن خشک اینیما لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۴۔ باب ۵۔ حدیث ۲،۳)

مسئلہ۲۶۴:۔ روزے میں ایسی خوشبو نہیں سونگھی جاسکتی جو پاؤڈر کی شکل میں ہو کیونکہ وہ پاؤڈر دماغ تک پہنچے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۶۷۔ حدیث ۱۸۶۹)

مسئلہ۲۶۵:۔ روزے کے دوران دانت نکلوانا یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے منہ خون آلود ہوجائے جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۶۷۔ حدیث ۱۸۷۱)

مسئلہ۲۶۶:۔ عورت کیلئے دورانِ روزہ پانی میں بیٹھنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۶۸۔ حدیث ۱۸۸۳)

مسئلہ۲۶۷:۔ مومن کی غیبت کرنا روزے کو باطل کردیتی ہے اور اس پر قضا لازم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۱۔ باب ۲۔ حدیث ۸)

مسئلہ۲۶۸:۔ جھوٹ بولنا، یکے بعد دیگرے نامحرم پر نگاہ ڈالنا اور ظلم کرنا خواہ کم ہو یا زیادہ، روزے کو توڑ دیتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۱۔ باب ۲۔ حدیث ۹)

مسئلہ۲۶۹:۔ روزہ دار (مرد) پانی میں بیٹھ سکتا ہے، اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے، تر کپڑے سے ٹھنڈک حاصل کرسکتا ہے، پنکھے سے پانی چھڑک سکتا ہے اور اپنے نیچے بوریے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پر پانی چھڑک سکتا ہے لیکن پانی میں اپنا سر نہیں ڈبو سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۲۔ باب ۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۶۷۰:۔ روزہ دار کیلئے جائز نہیں کہ بھیگے کپڑے کو اپنے بدن سے چسپاں کرے جب تک کہ اس کپڑے کو نچوڑ نہ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۲۔ باب ۳۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۶۷۱:۔ روزے کی حالت میں ناک میں دوا چڑھانا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷ صفحہ ۵۵۔ باب ۷۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۶۷۲:۔ اگر انسان زنا کاری کرکے یا کسی اور حرام چیز سے روزہ توڑے تو اس پر تینوں کفارے ہیں یعنی ایک غلام آزاد کرنا، پے درپے دو ماہ کے روزے رکھنا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ اور اس روزے کی قضا الگ ہے۔ لیکن اگر حلال زوجہ سے مباشرت کرے یا کسی حلال چیز سے روزہ توڑے تو پھر صرف ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۵۹۔ باب ۱۰۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۶۷۳:۔ روزے کے دن انسان اپنی زوجہ سے جتنی بار مقاربت کرے گا اتنی ہی بار کفارہ ادا کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۶۱۔ باب ۱۱۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۶۷۴:۔ اگر کوئی جان بوجھ کر غلیظ بو سونگھے یا گھر میں جھاڑو دے اور اس کے ناک اور حلق میں غبار داخل ہو جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے کیونکہ یہ چیزیں روزے کو توڑ دیتی ہیں۔ لیکن اگر بلا ارادہ بو یا دھواں یا غبار حلق میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۶۹۔باب ۲۲۔ حدیث ۲،۱)

مسئلہ ۶۷۵:۔ اگر ایک روزہ دار نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور وضو کرتے ہوئے پانی اس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے۔تو اگر یہ وضو واجب نماز کیلئے ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔لیکن اگر مستحب نماز کے لئے ہے تو پھر اس پر اس روزے کی قضا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۶۹۔باب ۲۳۔حدیث ۱)

مسئلہ ۶۷۶:۔ اگر روزہ دار کے کان میں تکلیف ہو تو وہ اپنے کان میں دوا ڈال سکتا ہے بشرطیکہ دوا اس کے حلق تک نہ پہنچے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۷۰۔باب ۲۴۔حدیث ۴)

مسئلہ ۶۷۷:۔ اگر بیوی سے چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے انسان کی مذی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔لیکن انسان کو چاہئے کہ روزے کے دوران ایسا نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۹۸۔باب ۵۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۶۷۸:۔ بوسہ دینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا۔لیکن جوان آدمی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۳۔حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۶۷۹:۔ اگر روزے کے دوران پیٹ سے ترش پانی حلق میں آجائے اور پھر پیٹ میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۲۷۔حدیث ۴)

مسئلہ ۶۸۰:۔ حالتِ روزہ میں ایسی دوا آنکھ میں نہیں ڈالی جاسکتی جس کا ذائقہ حلق تک

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پہنچے۔لیکن اگر ذائقہ حلق تک پہنچنے کا امکان نہ ہو (مثلاً سرمہ) تو ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۰۔حدیث ۳،۴)

توضیح:۔ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بعض سرمے بھی ایسے ہوتے ہیں جن کا ذائقہ حلق تک پہنچتا ہے لہٰذا احتیاط لازم ہے۔

مسئلہ ۲۸۱:۔ روزے میں پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایسا پھول سونگھنے کی ممانعت ہے (مثلاً نرجس کا پھول) جس سے بھوک ختم ہو جاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۲۔حدیث ۲،۳،
۴)

مسئلہ ۲۸۲:۔ روزے میں ہانڈی پکاتے ہوئے اس کا نمک چکھ سکتے ہیں لیکن اسے نگلنا نہیں چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۴۔حدیث ۲،۴)

مسئلہ ۲۸۳:۔ عورت روزے کی حالت میں اپنے بچے کو روٹی چبا کر کھلا سکتی ہے۔بلکہ پرندے کو بھی کھلا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم، باب ۳۴۔حدیث ۱،۳)

مسئلہ ۲۸۴:۔ روزہ دار اگر بلغم نگل لے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۵۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۸۵:۔ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی داخل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۳۵۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۲۸۶:۔ روزے میں انگوٹھی چوسنے میں کوئی حرج نہیں مگر گٹھلی نہ چوسے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۳۶ ۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۲۸۷:۔ تر و تازہ مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر چہ انسان اس کا ذائقہ محسوس کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرؑ المومنین ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۶۶ ۔ حدیث ۱۸۶۵)

مسئلہ ۲۸۸:۔ جب انسان روزہ رکھے تو اس کی آنکھیں، کان، زبان، جلد، بلکہ ایک ایک بال روزہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۶۵ ۔حدیث ۱۸۵۵)

مسئلہ ۲۸۹:۔ روزہ دار اگر بغیر وضو کی کلی کرے یا ناک میں پانی ڈالے تو اس کی تری اس وقت تک نہ نگلے جب تک تین مرتبہ تھوک نہ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۶۶ ۔حدیث ۱۸۶۶)

مسئلہ ۲۹۰:۔ اگر کسی شخص کو سردی لگ رہی ہو اور وہ روزے سے ہو تو وہ اپنی زوجہ کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹ سکتا ہے بشرطیکہ ان دونوں کے درمیان کوئی کپڑا موجود ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۶۸ ۔حدیث ۱۸۸۲)

مسئلہ ۲۹۱:۔ اگر کوئی شخص دورانِ روزہ بھول کر اپنی زوجہ سے مقاربت کرلے تو اس پر کچھ نہیں ہے ۔وہ صرف غسل کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۷۱ ۔حدیث ۱۸۹۴)

مسئلہ ۲۹۲:۔ جو شخص رمضان کے روزے کے دوران بحالتِ مجبوری اپنی زوجہ سے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مقاربت کرلے تو اگر اس نے یہ مقاربت قبلِ زوال کی ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ صرف قضا ہے۔ لیکن اگر اس نے یہ مجامعت بعد زوال کی ہے تو وہ دس مسکینوں کو فی مسکین تین پاؤ گیہوں تصدق کرے اور اگر اس پر قدرت نہیں رکھتا تو اس دن کے بدلے ایک دن روزہ رکھے اور اپنے کیے کے کفارے کے طور پر تین دن اور روزہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۸۹۔ حدیث ۲۰۰۰)

جو رات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے

مسئلہ ۲۹۳:۔ اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں رات کے پہلے حصے میں جنب ہو جائے اور وہ صبح تک سوتا رہ جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے کیونکہ اس کی جنابت وقتِ حلال میں ہوئی تھی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۔ حدیث ۱۸۹۷)

مسئلہ ۲۹۴:۔ ایک شخص ماہِ رمضان میں جنب ہوا اور جان بوجھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صبح ہو گئی تھی۔ تو ایسے شخص پر کچھ نہیں ہے اور وہ اپنا روزہ پورا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۱۲۔ باب ۱۳۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۲۹۵:۔ ایک شخص ماہِ رمضان میں جنب ہو گیا۔ پھر جاگا۔ پھر سو گیا۔ پھر جاگا۔ پھر سو گیا اور صبح تک سوتا رہا تو وہ اُس روزے کو بھی پورا کرے گا اور اس کی قضا بھی کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۔ حدیث ۱۸۹۸)

مسئلہ ۲۹۶:۔ جو شخص قضا روزے رکھ رہا ہو اور رات کے ابتدائی حصے میں جنب ہو جائے اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ کسی دوسرے دن رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۷۱۔ حدیث ۱۸۹۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۶۹۷:۔ ایک شخص ماہِ رمضان میں سوتا ہے اور اسے احتلام ہو جاتا ہے۔ وہ جاگتا ہے اور غسل کی نیت کر کے سو جاتا ہے تو اس پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۶۲۔ باب ۱۳۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۶۹۸:۔ اگر روزہ دار کو ماہِ رمضان میں دن میں احتلام ہو جائے تو اسے چاہئے کہ غسل کر کے روزے کو پورا کرے۔ اس کا روزہ صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۲۴۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۶۹۹:۔ ایک شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میں جنب ہوا اور غسل کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ یا پورا ماہِ رمضان ختم ہو گیا تو اس پر اس عرصے کی تمام نمازوں کا اعادہ اور روزوں کی قضا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۷۔ صفحہ ۶۶۔ باب ۱۷۔ حدیث ۱)

روزے کی قضا

مسئلہ ۷۰۰:۔ جس شخص پر ماہِ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں وہ مستحب روزے نہیں رکھ سکتا جب تک ماہِ رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہو جائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۴۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۰۱:۔ اگر کسی شخص پر ماہِ رمضان کے روزے قضا ہوں اور وہ مر جائے تو اس کے قضا روزے اس کا ولیِ اکبر (عام حالات میں بڑا بیٹا) رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الصوم۔ باب ۴۴۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۷۰۲:۔ اگر کوئی شخص مریض ہو اور ماہِ رمضان آجائے اور صحت یاب ہونے سے پہلے وہ مر جائے تو اس پر کوئی قضا نہیں۔ ہاں اگر صحت یاب ہو کر مرا ہے تو اس کی طرف سے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

روزوں کی قضا ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۴۴۔حدیث ۲)

مسئلہ ۷۰۳:۔ اگر کسی شخص پر پے در پے دو مہینے کے روزے واجب ہیں اور اس نے ایک مہینہ روزے رکھ لئے اور ابھی دوسرے مہینے کا ایک دن بھی روزہ نہیں رکھا تھا کہ اس نے یہ تسلسل توڑ لیا۔ تو اس صورت میں اس کے لئے ایک مہینے کے روزے کافی نہیں اور وہ از سرنو دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے گا۔ لیکن اگر اس نے بیماری کی وجہ سے روزہ توڑ لیا ہو تو ایسی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے روزہ رکھے۔ اس لئے کہ یہ رکاوٹ اللہ کی طرف سے تھی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۹۰۔حدیث ۲۰۰۴)

مسئلہ ۷۰۴:۔ اگر ایک شخص دو ماہ کے قضا روزے رکھ رہا ہے اور دوسرے ماہ کے بھی چند روزے رکھ لئے ہوں اور پھر روزے کا سلسلہ توڑا ہو تو جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے روزہ شروع کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۹۰۔حدیث ۲۰۰۴)

جو شخص ماہِ رمضان میں مسلمان ہو

مسئلہ ۷۰۵:۔ اگر کوئی شخص نصف رمضان کے بعد مسلمان ہوا ہو تو اس کو پچھلے دنوں کے روزے ادا نہیں کرنے پڑیں گے۔ بلکہ جب سے وہ مسلمان ہوا ہے تب سے روزے رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۴۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۷۰۶:۔ اگر کوئی غیر مسلم طلوعِ فجر سے پہلے اسلام لائے تو اس دن کا روزہ اس پر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

واجب ہے۔اور اگر طلوعِ فجر کے بعد ایمان لائے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں۔وہ اگلے دن سے روزہ رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۹۵۔باب ۲۲۔حدیث ۱)

ماہِ رمضان میں سفر کرنا

مسئلہ ۷۰۷:۔ ماہِ رمضان میں سفر کرنا انتہائی مکروہ ہے اور صرف سخت مجبوری کی حالت میں سفر کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۴۷۔حدیث ۲)

سفر میں روزہ رکھنا

مسئلہ ۷۰۸:۔ بحالتِ سفر ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے گھر پر رہ کر اس مہینے میں روزہ نہ رکھنا۔اور جو شخص سفر میں روزہ رکھے گا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۴۸۔حدیث ۳،۷)

مسئلہ ۷۰۹:۔ اگر کوئی شخص سفر یا بیماری میں روزہ رکھے تو اس روزے کی قضا کرنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۴۴۔باب ۲۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۷۱۰:۔ سفر کے دوران قضا روزے بھی نہیں رکھے جا سکتے۔چاہے وہ واجب روزوں کی قضا ہو یا مستحب روزوں کی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۴۴۔باب ۲۱۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۱۷:۔ سفر کے دوران کفارے کا روزہ بھی نہیں رکھا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۲۹۔باب ۹۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۲:۔ اگر کوئی شخص مسئلے سے جاہل ہونے کی وجہ سے سفر میں روزہ رکھ لے تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۴۹۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۱۳:۔ کرائے پر سواری چلانے والے جو آتے جاتے رہتے ہیں وہ دورانِ سفر ماہِ رمضان میں روزے رکھیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۰۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۴:۔ جس کا سفر جائز نہ ہو وہ ماہِ رمضان میں دورانِ سفر روزہ رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۰۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۱۵:۔ جو شخص تفریحاً شکار پر جائے یا امرِ معصیت میں قاصد بن کر جائے یا کینہ اور دشمنی کے لئے سفر کرے یا مسلمانوں کے حق میں چغل خوری کرنے جائے تو وہ روزہ رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۰۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۱۶:۔ جو شخص اپنے دینی بھائی کا خیر مقدم کرنے یا اسے رخصت کرنے کیلئے سفر کرے تو وہ روزہ نہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۰۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۱۱۷:۔ جو شخص بحالتِ روزہ سفر کیلئے گھر سے نکلے تو اگر وہ وقتِ زوال سے پہلے روانہ ہوا ہے تو روزہ افطار کرے اور پھر اس روزے کی قضا کرے۔اور اگر بعدِ زوال چلے تو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

روزہ پورا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۵۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۸ے:۔ جب کوئی کسی شہر میں پہنچے اور وہاں دس دن کے قیام کا ارادہ ہو تو چاہئے کہ روزہ رکھے۔اور اگر دس دن سے کم قیام کا ارادہ ہو تو روزہ ترک کرے۔لیکن اگر آج کل میں ایک مہینہ گزر جائے تو چاہئے کہ روزہ رکھے چاہے اگلے دن ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۵۳۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۹ے:۔ جب تک دوسرے شہر میں دس دن پورے نہ ہوجائیں اس وقت تک انسان ماہِ رمضان کے قضا روزے بھی نہیں رکھ سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۵۳۔حدیث ۲)

مسئلہ۲۰ے:۔ اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور زوال سے پہلے واپس اپنے گھر پہنچ جائے تو اگر اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو وہ روزہ رکھے گا۔لیکن اگر وہ زوال کے بعد گھر پہنچے تو روزہ افطار کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۲۷۔باب ۶۔حدیث ۵، ۶)

مسئلہ۲۱ے:۔ اگر کوئی مسافر حالتِ جنابت میں قبلِ زوال اپنے گھر پہنچ جائے اور اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ (غسل کرکے) اس روزے کو مکمل کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۲۷۔باب ۶۔حدیث ۴)

مسئلہ۲۲ے:۔ اگر کوئی مسافر طلوعِ فجر سے پہلے (یعنی اس وقت جبکہ سحری کھانے کا وقت باقی ہو) کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا دس دن تک قیام کرنے کا ارادہ ہو تو اس پر اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دن کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر طلوعِ فجر کے بعد پہنچے تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ چاہے (اگر اس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے) تو روزہ رکھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۲۷۔باب ۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۳۷:۔ ماہِ رمضان میں دورانِ سفر انتہائی مجبوری کے عالم میں عورتوں سے مقاربت کی جاسکتی ہے۔لیکن افضل یہ ہے کہ احترامِ ماہ رمضان کے پیشِ نظر (دن میں) عورتوں سے اجتناب کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۴۔حدیث ۱،۶)

مسئلہ ۲۴۷:۔ اگر کسی شخص نے ایک مخصوص دن میں روزہ رکھنے کی منّت مانی ۔پھر اس کا ارادہ زیارتِ امام حسینؑ پر جانے کا ہوگیا۔تو اسے چاہئے کہ منّت کا روزہ چھوڑ دے اور زیارتِ امام حسینؑ پر جائے اور جب زیارت سے واپس آئے تو اس روزے کی قضا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۳۱۔باب ۱۰۔حدیث ۵)

توضیح:۔ اِس حکمِ معصومؑ سے زیارتِ امام حسینؑ کی فضیلت اور تاکید کا اظہار ہوتا ہے۔ منّت کا روزہ واجب ہوتا ہے لیکن اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی واجب اور زیارتِ امام حسینؑ آمنے سامنے آجائیں تو لازم ہے کہ زیارتِ حسینؑ کو ترجیح دے چاہے واجب کی قضا ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

صومِ حائض ومستحاضہ ونفساء

مسئلہ ۲۵۷:۔ اگر کوئی عورت بحالتِ روزہ حائض ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ فوراً روزہ افطار کرلے اگرچہ مغرب کا وقت قریب ہو۔اسی طرح اگر رمضان کے مہینے میں دن کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اوّل حصے میں طہر دیکھے اور غسل کرلے تو اس دن بھی روزہ نہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۵ ۔حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۷۲۶:۔ مستحاضہ ماہِ رمضان کے روزے رکھے گی اور صرف وہ روزے ترک کرے گی جو اس کے حیض کے دن تھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۵ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۷۲۷:۔ (جو عورت ماہِ رمضان کے کسی دن میں بچہ جنے تو اسے چاہئے کہ افطار کرلے اور بعد میں اس روزے کی قضا بجالائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۵۵ ۔حدیث ۵)

مسئلہ ۷۲۸:۔ جو عورت رات میں حیض سے پاک ہو جائے اور ماہِ رمضان میں غسل کرنے میں سستی کرے یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جائے تو اس پر اس دن کی قضا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷ ۔صفحہ ۶۸ ۔باب ۲۱ ۔حدیث ۱)

مریض اور بے ہوش کا روزہ

مسئلہ ۷۲۹:۔ اگر روزہ نقصان دیتا ہو تو ایسی حالت میں روزے کا ترک کرنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۷۹ ۔حدیث ۱۹۴۶)

مسئلہ ۷۳۰:۔ مرض کی حد یہ ہے کہ انسان خود محسوس کرے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۷ ۔صفحہ ۱۴۲ ۔باب ۲۰ ۔حدیث ۲،۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۷۳۱:۔ جو لوگ کمزوریٔ صحت یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں ان کو چاہئے کہ ہر دن کے بدلے ایک مُد (تقریباً تین پاؤ) گیہوں تصدق کریں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۸۰۔حدیث ۱۹۵۱)

مسئلہ۷۳۲:۔ ایک شخص بیمار ہو گیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دوسرا رمضان داخل ہو جائے تو اگر یہ شخص دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے تندرست ہو گیا تھا مگر قضا کرنے میں سستی کی تو اس ماہ کے روزے رکھے گا اور پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا کرے گا اور ہر روزے کے عوض ایک مُد طعام بطورِ صدقہ کسی مسکین کو دے گا۔اور اگر دوسرے رمضان کی آمد تک مسلسل بیمار رہے (جس کی وجہ سے قضا نہ کر سکے) تو پھر ان روزوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہے۔ وہ صرف صدقہ دے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۹۹۔باب ۲۵۔حدیث ۱)

مسئلہ۷۳۳:۔ اگر کسی شخص کو پیاس کا مرض ہو اور روزے سے اسے خطرہ محسوس ہوتا ہو تو روزے کے دوران اتنا پانی پی سکتا ہے کہ اس کی جان خطرے میں نہ پڑے۔لیکن خوب سیر ہو کر نہ پیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۹۷۔حدیث ۱۹۴۸)

مسئلہ۷۳۴:۔ اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے تو ہوش میں آنے کے بعد اس پر اس روزے کی قضا نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ ۱۴۵۔باب ۲۴۔حدیث ۱)

کفّارے، قَسم اور منّت کا روزہ

مسئلہ۷۳۵:۔ ہر روزہ جدا جدا رکھا جا سکتا ہے لیکن کفارۂ قسم کے تین روزے ساتھ ساتھ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

رکھے جائیں گے اور ان کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۵۷۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۷۳۶:۔ اگر کسی نے روزہ رکھنے کی منّت مانی اور پھر روزہ نہ رکھا تو ہر روزے کے عوض سات مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ ج ۷۔صفحہ۲۲۲۔باب ۷۔حدیث ۲)

عرفہ اور عیدین کا روزہ

مسئلہ ۷۳۷:۔ عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔یہ خلافِ سنّتِ رسولؐ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۱۔حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۷۳۸:۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے تین دن بعد تک روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۲۔حدیث ۲)

یومِ عاشورا کا روزہ

مسئلہ ۷۳۹:۔ یومِ عاشورا کا روزہ رکھنا سخت ممنوع ہے۔بلکہ جہنمی ہونے کا باعث ہے۔

حوالہ:۔ (فروعِ کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۱)

۱۔حدیث ۴۔ راوی نے امامؑ سے صومِ عاشورا کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا۔"اس روزے کا ذکر نہ کتابِ خدا میں ہے نہ سنتِ رسولؐ میں۔یہ امام حسینؑ کے قتل کے بعد سنتِ آلِ زیاد (ملعون) قرار پائی ہے"۔

۲۔حدیث ۵۔ راوی نے امام رضاؑ سے صومِ عاشورہ کے متعلق پوچھا۔فرمایا۔"کیا تم ابنِ مرجانہ (ابنِ زیاد ملعون) کے روزے کے متعلق سوال کرتے ہو؟۔یہ وہ دن ہے کہ قتل

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

امام حسینؑ کے لئے آلِ زیاد ملعون کے حرامیوں نے روزہ رکھا۔ اور یہ وہ دن ہے کہ اہلِ اسلام نے اسے منحوس دن جانا۔ اہلبیتؑ نے اسے منحوس قرار دیا ہے۔ وہ نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ اس کو برکت کا دن جانتے ہیں۔ ہم نے اسے شوم قرار دیا ہے اور ہمارے دشمن نے اسے متبرک جانا۔ روزِ عاشورا امام حسینؑ کو قتل کیا گیا اور ابنِ مرجانہ (ملعون) نے اسے بابرکت دن قرار دیا۔ اور آلِ محمدؐ نے اسے منحوس جانا۔ پس جس نے اس دن روزہ رکھا اور برکت چاہی تو اللہ اس کے قلب کو مسخ کیا ہوا قرار دے گا۔ اور اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنہوں نے اس دن کے روزے کو سنت قرار دیا اور متبرک سمجھا''۔

۳۔ حدیث ۶۔ صومِ عاشور کے متعلق امامؑ نے فرمایا۔ ''جو اس دن روزہ رکھے گا اس کا نصیبہ وہی ہوگا جو ابنِ زیاد ملعون کا''۔

۴۔ حدیث ۷۔ امامؑ نے فرمایا۔ ''عاشور کا دن وہ ہے کہ اس میں امام حسینؑ اپنے اصحاب کے درمیان سر کٹائے پڑے تھے۔ اور ان کے اصحاب کی لاشیں ان کے چاروں طرف تھیں۔ تو کیا ایسے دن روزہ رکھنا چاہئے؟۔ ہر گز نہیں! ربِّ کعبہ کی قسم وہ روزے کا دن نہیں۔ وہ رنج و مصیبت کا دن ہے۔ اس دن اہلِ سماوات و ارض اور تمام مومنین کو رنج کرنا چاہئے۔ وہ خوشی کا دن تھا ابنِ مرجانہ ملعون، اولادِ زیاد ملعون اور اہلِ شام کے لئے۔ ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ یہ وہ دن ہے جس میں سوائے خطۂ شام کے روئے زمین کے تمام خطے روئے ہیں۔ جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اور برکت حاصل کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو مسوخ القلب محشور کرے گا اور اس کا غضب اس پر نازل ہوگا''۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

صوم الترغیب

مسئلہ۷۴۰:۔ عیدِ غدیر (۱۸ ذی الحج) کے دن روزہ رکھنے کی سخت تاکید ہے اور اس دن روزہ رکھنا سنتِ انبیاء ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۳۔حدیث ۱ تا ۴)

مستحب روزہ

مسئلہ۷۴۱:۔ اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے ہوئے ہو اور اپنے دینی بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانے کی دعوت دے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ کھانا کھالے اور اسے اپنے روزے کے بارے میں ہرگز نہ بتائے۔اس طرح اسے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم، باب ۶۴۔حدیث ۳)

مسئلہ۷۴۲:۔ مہمان کا فرض ہے کہ وہ بغیر میزبان کی اجازت کے مستحب روزہ نہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۵۔حدیث ۲)

مسئلہ۷۴۳:۔ میزبان کا بھی فرض ہے کہ بغیر مہمان کی مرضی کے مستحب روزہ نہ رکھے۔ تاکہ وہ کھانا طلب کرتے ہوئے حیا نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔فروع کافی۔کتاب الصوم۔باب ۶۵۔حدیث ۳)

مسئلہ۷۴۴:۔ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر، لڑکا اپنے والدین کی اجازت کے بغیر اور زوجہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ نہ رکھے۔ورنہ غلام فاسق، عورت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نافرمان اور لڑکا عاق ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الصوم ۔باب ۶۵ ۔حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلامی معیشت کا ایک اہم رکن ہے اور اس کا مقصد سادات کے علاوہ باقی تمام مسلمانوں کی معاشی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف

مسئلہ ۴۵ے:۔ زکوٰۃ واجب ہونے کا واحد مقصد مومنین کی غربت کو دور کرنا۔ اُن کے قرض اتارنا اور ان کو خود کفیل بنانا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ا۔ حدیث ۶،۷)

توضیح:۔ ہر عبادت اگرچہ قربِ خداوندی حاصل کرنے کیلئے کی جاتی ہے لیکن ہر عبادت کی اپنی ایک انفرادیت اور ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور کوئی بھی عمل بجالاتے وقت اس کا خاص مقصد پیشِ نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ہر عمل کا مکمل انحصار نیت پر ہوتا ہے اور نیت مقصد کا تقاضا کرتی ہے۔ لہٰذا اگر مقصدِ عمل معلوم نہ ہو تو نیت بے معنی ہو جاتی ہے اور ایسی نیت کے تحت کیا جانے والا ہر عمل عبث قرار پاتا ہے۔ ائمہِ معصومینؑ نے زکوٰۃ کا مقصد بالکل واضح طور پر بیان فرمادیا ہے اور اس کے علاوہ زکوٰۃ کا کوئی اور مقصد ہے ہی نہیں۔ کئی مقامات پر ائمہِ اطہارؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہر شخص زکوٰۃ دے دیا کرتا تو مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی غریب نہ رہتا۔ لہٰذا یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مسلمانوں کی غربت مٹانے کے علاوہ اگر زکوٰۃ کو کسی اور مقصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً سڑکیں، پُل، مسجدیں یا مدرسے بنانا یا دیگر معاشرتی ضروریات پر مالِ زکوٰۃ کو صرف کرنا تو یہ منشائے خداوندی کی کھلی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مخالفت ہوگی۔

مسئلہ۷۴۶:۔ زکوٰۃ علانیہ دی جاتی ہے نہ کہ پوشیدہ طور پر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ا۔حدیث ۱۷)

توضیح:۔ اگرچہ عام حالات میں صدقۂ مستحبی پوشیدہ طور پر دینا افضل ہے اور افضل ترین یہ ہے کہ صدقہ اس طرح دیا جائے کہ خود صدقہ لینے والا بھی نہ جان سکے کہ اسے صدقہ کس نے دیا ہے اور یہی معصومین کی سیرت رہی ہے۔لیکن زکوٰۃ چونکہ رکنِ واجب ہے اس لئے اس کو علانیہ دینے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ دوسروں کو بھی اپنے فرض کا احساس ہو سکے اور زکوٰۃ دینے کی ترغیب مل سکے۔

کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے

مسئلہ۷۴۷:۔ اوّلِ دورِ نبوّت میں ۹ چیزوں پر زکوٰۃ واجب کی گئی تھی:۔

۱۔گندم

۲۔جَو

۳۔چھوارا (خشک کھجور)

۴۔منقا (خشک انگور)

۵۔سونا

۶۔چاندی

۷۔اونٹ

۸۔گائے

۹۔بکری

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لیکن بعد میں گندم اور جَو کے ساتھ ساتھ باقی تمام غلات مثلاً چاول۔ باجرا۔ جوار وغیرہ پر بھی زکوۃ واجب کردی گئی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۴۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۷۴۸:۔ بھینسوں پر بھی اسی طرح زکوۃ ہے جیسے گائے پر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۸۱۔ باب ۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۴۹:۔ زکوۃ صرف سوکھی ہوئی کھجوروں یعنی چھواروں (اور سوکھے ہوئے انگوروں یعنی منقا) پر ہے اور تازہ پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۵۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۷۵۰:۔ ترکاریوں، خربوزے، تربوز اور دیگر پھلوں پر کوئی زکوۃ نہیں۔ جب تک انہیں فروخت نہ کردیا جائے اور اس طرح جو مال حاصل ہو اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۵۱:۔ ایک ایسا باغ جس میں پھل لگے ہوں اور وہ پھل توڑنے سے پہلے فروخت کردیا جائے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ (خواہ اس کی فروخت سے حاصل شدہ مال مالک کے پاس سال بھر یا اس سے زیادہ عرصے تک پڑا رہے)

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۶۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۷۵۲:۔ روئی (کپاس) اور زعفران پر زکوۃ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۶۔ حدیث ۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سونے اور چاندی پر زکوۃ

مسئلہ۷۵۳:۔ سونے کا کم سے کم نصاب ۲۰ دینار ہے جس پر نصف دینار زکوۃ ہوگی اور ۲۰ دینار سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۷۵۴:۔ چاندی کا کم سے کم نصاب ۲۰۰ درہم ہے جس پر پانچ درہم زکوۃ ہوگی۔ اور ۲۰۰ درہم سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۹۔حدیث ۱)

توضیح:۔ یہ سونے اور چاندی کا پہلا نصاب ہے۔اس مقدار سے بڑھ جانے پر دوسرے نصاب کا اطلاق ہوگا جس کا بیان آئندہ مسئلے میں آرہا ہے۔

مسئلہ۷۵۵:۔ سونا جب ۲۰ دینار سے بڑھ جائے تو پھر ہر چار دینار میں دینار کا دسواں حصہ زکوۃ ہے اور چار سے کم پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۹۵۔باب ۱۔حدیث ۵،۴)

مسئلہ۷۵۶:۔ چاندی جب ۲۰۰ درہم سے بڑھ جائے تو پھر ہر ۴۰ درہم پر ایک درہم زکوۃ ہے اور ۴۰ سے کم پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۹۷۔باب ۲۔حدیث ۵)

توضیح:۔

۱۔مراد یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس ۲۳ دینار ہیں تو اس پر وہی زکوۃ ہوگی جو ۲۰ دینار پر ہوتی ہے یعنی نصف دینار۔لیکن جب ۲۴ دینار ہو جائیں تو پھر زکوۃ میں 1/10 دینار کا اضافہ ہو جائے گا اور پھر ہر چار دینار پر اسی حساب سے زکوۃ ہوگی اور درمیان کے دیناروں پر کوئی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اضافی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس ۲۳۹ درہم ہیں تو اس پر وہی زکوٰۃ ہوگی جو ۲۰۰ درہم پر ہوتی ہے یعنی پانچ درہم۔ لیکن جب ۲۴۰ درہم ہو جائیں تو پھر زکوٰۃ میں ایک درہم کا اضافہ ہو جائے گا اور پھر ہر ۴۰ درہم پر اسی حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور درمیان کے درہموں پر کوئی اضافی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

۲۔ ہمارے یہاں مروّجہ اوزان کے حساب سے سونے کا پہلا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے جس پر زکوٰۃ کی مقدار سوا دو ماشہ ہوگی۔ پھر ہر ڈیڑھ تولے پر ساڑھے تین رتی اضافی زکوٰۃ لگتی جائے گی۔ اسی طرح چاندی کا پہلا نصاب ۵۸ تولہ ہے جس پر زکوٰۃ کی مقدار ڈیڑھ تولہ ہوگی۔ پھر ہر بارہ تولے میں ساڑھے تین ماشہ اضافی زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

مسئلہ۷۵۷:۔ اگر رائج سکّے میں سونے اور چاندی کے ساتھ دوسری دھاتوں کی آمیزش ہو تو اس میں جتنا خالص سونا یا چاندی ہو تو صرف اسی مقدار پر زکوٰۃ دی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوٰۃ ۔باب ۹ ۔حدیث ۹)

مسئلہ۷۵۸:۔ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ صرف اس وقت ہے جبکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور پورا سال مالک کے پاس موجود رہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۱۰۳ ۔باب ۸ ۔حدیث ۲)

مسئلہ۷۵۹:۔ اگر سونا اور چاندی کو پگھلا لیا جائے تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۱۰۳ ۔باب ۸ ۔حدیث ۲)

مسئلہ۷۶۰:۔ زیور پر کوئی زکوٰۃ نہیں چاہے اس کی مالیت کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوٰۃ ۔باب ۱۰ ۔حدیث ۴)

مسئلہ۷۶۱:۔ جواہرات پر کوئی زکوٰۃ نہیں چاہے کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۱۰۔حدیث ۱۰)

مسئلہ ۲۶۲:۔ سونا چاندی ہو یا کوئی اور مال۔جب تک وہ حرکت میں ہے یعنی اس سے تجارت کی جاتی رہے اس وقت تک اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب وہ بے کار پڑا رہے اور اس حالت پر ایک سال گزر جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۵۹، ۶۰۔باب ۱۴۔حدیث ۱، ۵)

مسئلہ ۲۶۳:۔ اگر سونا چاندی بقدرِ نصاب ہو اور وہ مالک کے پاس بے کار پڑی رہے اور اسے حرکت نہ دی جائے تو اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہوگی۔(یہاں تک کہ وہ مقدار نصاب سے کم ہو جائے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۰۳۔باب ۸۔حدیث ۳)

زراعت میں مقدارِ زکوٰۃ

مسئلہ ۲۶۴:۔ غلّات کا نصاب ۲۱ من ساڑھے سینتیس سیر ہے یعنی ڈھائی سیر کم ۲۲ من۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۵۴۔باب ۱۰۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۶۵:۔ خرما اور انگور کی مقدارِ نصاب وہی ہے جو دیگر غلّات کی ہے۔البتہ ردّی اور بہت چھوٹی کھجور پر کوئی زکوٰۃ نہیں خواہ وہ کثیر مقدار میں ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۱۴۔باب ۱۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۶۶:۔ اس درخت پر جس سے کمانیں بنائی جاتی ہیں کوئی زکوٰۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۵۷۔باب ۱۱۔حدیث ۸)

مسئلہ ۲۶۷:۔ اگر کسی شخص کے پاس مختلف اجناس کا بہت سارا غلہ موجود ہو تو مجموعے پر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

زکوۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ صرف اس جنس پر ہوگی جس کا نصاب پورا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۱۶۔باب ۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۶۸:۔ جس باغ کا پھل فروخت نہیں کیا جاتا بلکہ خود کھایا جاتا ہے تو اس پر کوئی زکوۃ نہیں چاہے اس کی مالیت کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۲۲۔باب ۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۲۶۹:۔ جو کھیتی بارش سے، نہروں سے، آبِ جاری سے یا چشمے سے سیراب ہو اس کی زکوۃ دسواں حصہ ہے۔اور جو اونٹوں کے ذریعے پانی کھینچنے یا ڈولوں اور رہٹ سے سیراب ہو اس پر زکوۃ بیسواں حصہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۲۷۰:۔ ایسی کھیتی جس کو رہٹ سے سیراب کیا جاتا ہے اور اس پر بارش بھی کافی مقدار میں برس جاتی ہے تو آدھے غلّہ پر دسواں حصہ اور آدھے پر بیسواں حصہ زکوۃ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۷۔حدیث ۶)

مسئلہ ۲۷۱:۔ پھل اگر ہزار سال بھی پڑے رہیں تو ان پر کچھ نہیں۔البتہ اگر ان کو فروخت کردے تو مال اگر ایک سال تک باقی رہے تو اس کا دسواں حصہ زکوۃ دینی ہوگی اور وہ بھی صرف ایک بار۔جب اس نے ایک بار ادا کر دیا تو اب اس پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۸۔حدیث ۱)

حیوانوں پر زکوۃ

مسئلہ ۲۷۲:۔ نر حیوانوں پر زکوۃ نہیں ہوتی۔نہ ایسے جانور پر جو کسی کی سواری میں رہتے ہوں اور نہ ان پر جو گھر پر چارہ کھاتے ہوں۔زکوۃ صرف ان جانوروں پر ہے جو سال بھر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چراگاہوں میں چرتے ہوں اور مالک کو کچھ خرچ نہ کرنا پڑتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۱۷۔حدیث ۲)

مسئلہ۷۷۳:۔ زکوۃ صرف اس اونٹ، گائے اور بکری پر ہے جسے مالک کے پاس پورا ایک سال گزر جائے۔اور جسے ابھی پورا سال نہیں گزرا تو گویا وہ موجود ہی نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۸۵۔باب ۸۔حدیث ۲)

مسئلہ۷۷۴:۔ اونٹ، گائے یا بکری جب تک مکمل ایک سال کے نہ ہو جائیں تب تک ان پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۸۶۔باب ۹۔حدیث ۴)

مسئلہ۷۷۵:۔ جو جانور کھانے کیلئے پالا گیا ہو۔اور جو ماں دو بچوں کو پال رہی ہو۔دودھ والی بکری اور سانڈ پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۸۶، ۸۷۔باب ۱۰۔حدیث ۱، ۲)

مسئلہ۷۷۶:۔ گھر کے پالتو جانوروں پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۸۴۔باب ۷۔حدیث ۵)

مسئلہ۷۷۷:۔ خچر پر کوئی زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۶۲۔باب ۱۶۔حدیث ۳)

مسئلہ۷۷۸:۔ اونٹ کا پہلا نصاب پانچ اونٹ ہے اور اس سے کم پر کچھ نہیں۔

☆ ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور ۲۵ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆ ۲۶ اونٹوں پر ایک ایسی اونٹنی جو ایک سال مکمل کر کے دوسرے سال میں لگی ہو۔اور ۳۵

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆۳۶ اونٹوں پر ایک ایسی اونٹنی جو دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں لگی ہو۔ اور ۴۵ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆۴۶ اونٹوں پر ایسی اونٹنی جو تین سال مکمل کر کے چوتھے سال میں لگی ہو۔ اور ۶۰ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆۶۱ اونٹوں پر پانچ سالہ اونٹ ہے اور ۷۵ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆۷۶ اونٹوں پر ایسے دو اونٹ جو دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں لگے ہوں اور ۹۰ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆ ۹۱ اونٹوں پر دو ایسے اونٹ جو تین سال مکمل کر کے چوتھے سال میں لگے ہوں اور ۱۲۰ اونٹوں تک یہی زکوۃ ہے۔

☆۱۲۱ اونٹوں پر زکوۃ کا شمار اس طرح ہو گا کہ ہر پچاس پر ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو۔ یا ہر چالیس اونٹوں پر ایک اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو۔

☆ دو نصابوں کے درمیان جو تعداد ہو یا کسر ہو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور اس کے بعد جیسے جیسے اونٹوں کی تعداد بڑھتی رہے تو اسی حساب سے زکوۃ دی جائے گی۔ (یعنی ہر پچاس پر ایک ایسا اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو یا ہر چالیس اونٹوں پر ایک ایسا اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۱۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۷۹:۔ گائے کا پہلا نصاب ۳۰ گائیں ہے اور اس سے کم پر کچھ نہیں۔

☆ ہر تیس گایوں پر ایک گائے دی جائے گی جو ایک سال کی ہو۔ اس میں نر و مادہ کی قید نہیں ہے۔ اور ۳۹ گایوں تک یہی زکوۃ رہے گی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

☆ ۴۰ گایوں پر ایک گائے جو تیسرے سال میں لگی ہو۔ اور ۶۰ گایوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۶۱ گایوں پر ایک ایک سال کی دو گائیں دی جائیں گی اور ۶۹ گایوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۷۰ گایوں پر ایک گائے ایک سال کی اور ایک گائے ایسی جو تیسرے سال میں لگی ہو۔ اور ۷۹ گایوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۸۰ گایوں پر ایک گائے تین سال والی اور ۸۹ گایوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۹۰ گایوں پر تین گائیں ایک سال والی اور ۱۱۹ گایوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

۱۲۰ گایوں پر ہر ۴۰ پر ایک تین سالہ گائے اور اس کے بعد جتنی بھی گائیں ہوں ان پر اسی حساب سے گائے دی جائے گی۔ دو نصابوں کے درمیان جو تعداد اور کسر ہو گی اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ۱۹۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۸۰:۔ بکری کا پہلا نصاب ۴۰ بکریاں ہے اور اس سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

☆ ۴۰ بکریوں پر ایک بکری اور ۱۲۰ بکریوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۱۲۱ بکریوں پر دو بکریاں اور ۲۰۰ بکریوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۲۰۱ بکریوں پر تین بکریاں اور ۳۰۰ بکریوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۳۰۱ بکریوں پر چار بکریاں اور ۴۰۰ بکریوں تک یہی زکوٰۃ ہے۔

☆ ۴۰۰ سے زیادہ بکریاں ہو جائیں تو ہر ۱۰۰ بکریوں پر ایک بکری ہو گی اور ۱۰۰ سے کم یا زیادہ پر کچھ نہ ہو گا جب تک ۱۰۰ کی تعداد پوری نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ۲۱۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۷۸۱:۔ زیادہ کھانے والی اور بوڑھی اور بچے والی بکری پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور نہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مینڈھے پر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۲۱۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۸۲ے:۔ بہت بوڑھا اونٹ زکوۃ میں نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی ایسا اونٹ جو عیب دار ہو۔ مگر یہ کہ زکوۃ لینے والا اس پر راضی ہو جائے۔ ہاں البتہ شمار سب چھوٹوں بڑوں کو کیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۸۷۔ باب ۱۰۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۸۳ے:۔ ان مویشیوں پر زکوۃ واجب ہوتی ہے جو بقدرِ نصاب ہوں اور جن کا مالک ایک ہو اگر چہ وہ مویشی مختلف مقامات پر رہتے ہوں۔ اور جن مویشیوں کے مالک جدا جدا ہوں ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی اگر چہ وہ مویشی ایک جگہ رہتے ہوں جبکہ ہر مالک کا مال بقدرِ نصاب نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۸۷۔ باب ۱۱۔ حدیث ۱، ۶)

مسئلہ ۸۴ے:۔ اگر ایک شخص کے پاس بقدرِ نصاب مویشی موجود ہوں اور ان پر ایک سال بھی پورا ہو گیا ہو لیکن سال پورا ہونے کے بعد وہ مویشی مر جائیں تو ان کے مالک پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۸۸۔ باب ۱۲۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۵ے:۔ اگر ایک شخص نے دو سال تک اپنے مویشیوں کی زکوۃ ادا نہیں کی اور پھر ان کو بیچ دیا تو خریدار پر لازم ہے کہ وہ ان کی زکوۃ ادا کرے۔ مگر یہ کہ بیچنے والا خود زکوۃ دینے پر راضی ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۸۸۔ باب ۱۲۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

زکوٰۃ جنس پر ہوتی ہے نہ کہ مالیت پر

مسئلہ ۷۸۶:۔ اگر ایک شخص کے پاس ۱۹۹ درہم اور ۱۹ دینار ہوں تو اس پر نہ اُن درہموں کی زکوٰۃ ہے اور نہ اُن دیناروں کی۔ جب تک کہ ان اجناس کا نصاب پورا نہ ہو جائے (یعنی درہموں کی تعداد ۲۰۰ اور دیناروں کی تعداد ۲۰ نہ ہو جائے۔ اگر چہ ۱۹۹ درہم اور ۱۹ دینار کی مجموعی مالیت نصاب سے کہیں زیادہ ہو گی)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۹۔ حدیث ۱۶۰۳)

مسئلہ ۷۸۷:۔ اگر ایک شخص کے پاس چار اونٹ۔ ۳۹ بکریاں اور ۲۹ گائیں ہیں تو وہ ان میں سے کسی کی بھی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا کیونکہ ان میں سے کسی کا بھی نصاب پورا نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۹۔ حدیث ۱۶۰۳)

مسئلہ ۷۸۸:۔ اگر کسی شخص کے پاس مختلف اجناس کا بہت سارا غلّہ موجود ہو تو مجموعے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی بلکہ صرف اسی جنس پر ہو گی جس کا نصاب پورا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۱۶۔ باب ۲۔ حدیث ۱)

زکوٰۃِ مالِ غائب و قرض و ودیعت

مسئلہ ۷۸۹:۔ ایک شخص کا مال (جو کہ بقدرِ نصاب تھا) کافی عرصے تک اس سے غائب رہا۔ پھر مل گیا اور اصل سرمایہ کم نہیں ہوا تو وہ صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۶۹۔ باب ۵۔ حدیث ۲،۶)

مسئلہ ۷۹۰:۔ اگر کسی شخص کا بیٹا غائب ہو گیا اور اِس دوران اس کا باپ وفات پا گیا تو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لڑکے کے واپس آنے تک اس کا حصہ علیحدہ رکھا جائے گا۔اور جب وہ آجائے اور مال پر قبضہ کرلے تو جب تک اس کے قبضے میں مال کو پورا سال نہ گزر جائے اس وقت تک اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔البتہ ایک سال گزر جانے کے بعد وہ صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ٦۔صفحہ ٦٩۔باب ۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۹۷:۔ مقروض قرض چکانے میں دیر کرے اور قرض لینے والا قرض واپس لینے پر قادر نہ ہو تو جب تک مال اس کے قبضے میں نہ آجائے تو اس وقت تک اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۱۱۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۹۸:۔ اگر کوئی شخص کچھ مال قرض لے اور اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے تو اگر قرض دینے والے نے زکوٰۃ دے دی تھی تب تو ٹھیک ہے۔ورنہ قرض لینے والا زکوٰۃ ادا کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۱۱۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۹۹:۔ قرضے کو اصل مال میں سے منہا نہیں کیا جاسکتا۔لہٰذا اگر کسی شخص کے پاس کچھ مال ہے۔(جو بقدرِ نصاب ہے) اور اس کو ایک سال پورا ہوگیا۔مگر ساتھ ساتھ اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرض ہے تو اس کو پورے مال پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۱۱۔حدیث ۱۳)

مسئلہ ۲۰۰:۔ زکوٰۃ صاحبِ مال پر ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص قرضہ لے اور پھر دوسرے کو قرضہ دے تو وہ نہ تو اس مال کی زکوٰۃ دے گا جو اس پر قرض ہے اور نہ اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مال پر جو اس نے دوسرے کو قرض دیا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ۱۱۔ حدیث ۱۲)

مسئلہ ۷۹۵:۔ اگر انسان اپنا قرضہ وصول کرنے پر قدرت رکھتا ہو مگر از خود وصول نہ کرے تو وہ اس پر زکوٰۃ دے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۷۱۔ باب ۶۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۷۹۶:۔ اگر کسی شخص کو اس کا قرضہ تھوڑا تھوڑا کر کے وصول ہوتا رہے (تو اگر وصول شدہ رقم مطابقِ نصاب ہو تو) پھر اسی ترتیب سے زکوٰۃ بھی ادا کرنا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ جلد ۶۔ صفحہ ۷۱۔ باب ۶۔ حدیث ۶)

مسئلہ ۷۹۷:۔ اگر کوئی شخص کسی کو قرضہ دے اور وہ مستحقِ زکوٰۃ ہو تو اس قرضے کو زکوٰۃ میں محسوب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر مقروض قرضہ ادا کرنے کی بالکل ہی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر قرض دینے والے کو چاہیئے کہ اسے پوری زکوٰۃ دے اور اس میں سے اپنا قرضہ وضع نہ کرے۔ (یعنی قرضہ بھی معاف کر دے اور زکوٰۃ بھی دے)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۸۳۔ باب ۴۶۔ حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۷۹۸:۔ اگر کسی کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بطورِ امانت رکھا ہوا ہو اور وہ مالک کی اجازت سے اس مال سے کاروبار کرتا ہو تو اس کو اس مال کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔ اور اگر کاروبار نہیں کرتا اور مال یوں ہی پڑا ہوا ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۸۳۔ باب ۴۶۔ حدیث ۲،۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۷۹۹:۔ اگر شوہر نے بیوی کا مہر ادا نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کی بیوی نے طلب کیا ہو تو اس رقم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ نہ شوہر پر اور نہ بیوی پر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۱۱۔ حدیث ۱۱)

زکوٰۃِ مالِ یتیم

مسئلہ ۸۰۰:۔ مالِ یتیم پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے۔ اور بالغ ہو جانے کے بعد بھی پچھلے زمانے کی زکوٰۃ اس پر نہ ہوگی اور وہ صرف اس سال کی زکوٰۃ دے گا جس میں وہ بالغ ہوا ہے۔ ہاں اگر اس کے مال پر نفع حاصل کیا گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۲۳۔ حدیث ۴،۶، ۷)

دیوانے کی زکوٰۃ

مسئلہ ۸۰۱:۔ دیوانے پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر اس کے مال سے تجارت ہو رہی ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۲۴۔ حدیث ۳)

میّت کی زکوٰۃ

مسئلہ ۸۰۲:۔ اگر کسی پر زکوٰۃ باقی ہو اور وہ مرنے سے پہلے اس کا حساب کرے اور وصیت کرے کہ یہ زکوٰۃ اس کے مال سے ادا کی جائے تو یہ جائز ہے کہ اس کے تمام مال سے وہ زکوٰۃ نکالی جائے کیونکہ وہ ایک قرضے کی طرح ہے جسے ادا کرنا ضروری ہے۔ ورثاء کو اس زکوٰۃ کے نکالنے کے بعد ورثہ ملے گا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۲۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۸۰۳:۔ اگر ایک شخص مرتے وقت اپنے مال میں سے زکوۃ دینے کی وصیّت کرے اور اس کی اولاد صاحبِ حاجت ہو کہ اگر زکوۃ دی جاتی ہے تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔تو ان کو چاہیئے کہ وہ زکوۃ تو نکالیں لیکن اسے اپنے اوپر تقسیم کرلیں اور اس میں سے تھوڑا سا حصہ دوسروں کو دے دیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۲۹۔حدیث ۵)

مسئلہ۸۰۴:۔ اگر کوئی شخص اپنے اوپر قرضہ چھوڑ کر مرا ہو اور اس نے کوئی مال بھی نہ چھوڑا ہو تو اس کا بیٹا اپنی زکوۃ میں سے اپنے باپ کا قرضہ ادا کرسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۳۴۔حدیث ۳)

اوقاتِ زکوۃ

مسئلہ۸۰۵:۔ انسان کو چاہیئے کہ سال کا ایک مہینہ مقرر کرلے اور نیت کرلے کہ اپنی زکوۃ اس مہینے میں دیا کرے گا۔جب وہ مہینہ آئے تو اُس مال پر جس پر ایک سال گزر گیا ہو زکوۃ ادا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۱۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۸۰۶:۔ سال گزرنے سے پہلے زکوۃ نکالنا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۱۲۔حدیث ۸)

مسئلہ۸۰۷:۔ غلّات، چھوارا اور منقا میں زکوۃ کا وجوب اس وقت ہوگا جب وہ پک جائیں اور ان کا تخمینہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۱۲۔حدیث ۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۸۰۸:۔ اگر کوئی شخص کچھ مال پر ابتدائی سال میں قبضہ کرتا ہے اور کچھ مال سال کے آئندہ حصے میں اس کے قبضے میں آتا ہے تو جس مال پر وہ پہلی ششماہی میں قابض ہوا ہے تو اس کی زکوٰۃ اُسی سال ادا کرے اور جس پر آخر کی ششماہی میں قبضہ ہوا ہوا سے اگلے سال کے لئے رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوٰۃ ۔باب ۱۲۔حدیث ۵)

مسئلہ۸۰۹:۔ جیسے نماز قبل از وقت نہیں پڑھی جاسکتی اسی طرح زکوٰۃ بھی قبل از وقت نہیں دی جاسکتی ۔لیکن اگر کوئی یہ چاہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ قبل از وقت ادا کرے تا کہ کسی بندۂ مومن کا کام چل جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو قرض دے دے ۔اور جب زکوٰۃ کا وقت آئے تو اس قرضے کو اپنی زکوٰۃ میں محسوب کر لے تا کہ اس کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے اور اسے ایک مومن کو قرض دینے کا ثواب بھی مل جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۸۔حدیث ۱۶۰۰)

مسئلہ۸۱۰:۔ اگر زکوٰۃ کا صحیح مستحق نہ مل رہا ہو تو تین ماہ تک اس کی تلاش میں زکوٰۃ اپنے پاس رکھی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوٰۃ ۔باب ۱۲۔حدیث ۷)

مسئلہ۸۱۱:۔ اگر کسی کی رقم تجارت میں لگی ہوئی ہو اور اس کے مال کی مانگ آجائے مگر وہ اسے فروخت نہ کرے کیونکہ وہ اس سے زیادہ نفع کا خواہشمند ہو ۔اب وہ مال اگر اس کے پاس ایک سال رکا رہے تو اس پر اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی ۔اور اگر اس مال کی مانگ نہیں آئی تو پھر اس پر اس کی زکوٰۃ لازم نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۹۔حدیث ۱۶۰۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۸۱۲:۔ اگر کسی شخص کے پاس قابلِ نصاب مال ہو اور وہ اس مال پر سال گزرنے سے پہلے کسی کو ہبہ کردے تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ۔ لیکن اگر بارہویں مہینے کا چاند دیکھنے کے بعد ہبہ کرے تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہو جائے گی ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۶ ۔ صفحہ ۱۰۶ ۔ باب ۱۲ ۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۱۳:۔ اگر کسی شخص کے پاس مقدارِ نصاب میں کوئی جنس ہو اور وہ اسے کسی دوسری جنس میں تبدیل کرلے مثلاً سونے کو چاندی سے یا اونٹوں کو بکریوں سے تبدیل کرلے تو اگر دوسری جنس کو اس کے پاس ایک سال پورا نہیں ہوا تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۶ ۔ صفحہ ۱۰۷ ۔ باب ۱۲ ۔ حدیث ۳)

توضیح:۔ اس مسئلے سے ایک بار پھر ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ مالیت پر نہیں بلکہ جنس پر ہوتی ہے ۔

مسئلہ ۸۱۴:۔ جب زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت آجائے تو اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ مستحقِ زکوٰۃ خود آئے ۔ بلکہ انسان پر واجب ہے کہ خود چل کر مومنِ مستحق کے پاس جائے اور زکوٰۃ ادا کرے ۔ کیونکہ مومن کو ذلیل کرنا ایسا ہے جیسے اللہ سے جنگ کرنا ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ وسائل الشیعہ ج ۶ ۔ صفحہ ۱۹۴ ۔ باب ۵۸ ۔ حدیث ۳)

زکوٰۃ کس کو دی جائے

مسئلہ ۸۱۵:۔ جو شخص معرفت نہیں رکھتا اسے نہ تو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور نہ فطرہ ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔ فروع کافی ۔ کتاب الزکوٰۃ ۔ باب ۲۸ ۔ حدیث ۶)

مسئلہ ۸۱۶:۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دینی چاہئے جو عقل اور علمِ دین کے لحاظ سے بہتر ہوں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔ فروع کافی ۔ کتاب الزکوٰۃ ۔ باب ۳۲ ۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۸۱۷:۔ زکوٰۃ صرف اہلِ ولایت کو دینا چاہئے۔ اور اگر ان کے علاوہ کسی اور کو زکوٰۃ دے دی ہے تو پھر دوبارہ دینی پڑے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ۲۸۔ حدیث ۵)

توضیح:۔ معصومؑ نے مستحقِ زکوٰۃ کیلئے لفظ ''شیعہ'' استعمال نہیں فرمایا کیونکہ شیعہ تو فقط ایک لیبل ہے جو ہر کوئی اپنے اوپر لگا سکتا ہے۔ امامؑ نے ''اہلِ ولایت'' ہونے کی شرط رکھی ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی بھی مقام پر ولایتِ علیؑ کی مخالفت کرتا نظر آئے اسے ہرگز ہرگز زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی اور اگر غلطی سے کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور دوبارہ دینی پڑے گی۔

مسئلہ ۸۱۸:۔ اگر مومنِ مستحق نہ ملے تو مالِ زکوٰۃ ایک سال۔ دو سال۔ تین سال۔ یہاں تک کہ چار سال تک اپنے پاس رکھی جا سکتی ہے مگر مخالفین کو کسی صورت نہیں دی جا سکتی چاہے اسے تھیلیوں میں بند کر کے سمندر میں ہی کیوں نہ پھینکنا پڑے کیونکہ اللہ نے مومنوں کے مال کو دشمنانِ آلِ محمدؐ پر حرام قرار دیا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۴۱۔ باب ۵۔ حدیث ۸)

توضیح:۔ یہ ایک کنایہ ہے جس سے اس شدتِ مخالفت کا اظہار ہوتا ہے جو دشمنانِ آلِ محمدؐ کو کسی بھی قسم کا فائدہ پہنچانے کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔

مسئلہ ۸۱۹:۔ زکوٰۃ کا مستحق ہونے کیلئے اہلِ ولایت ہونا شرط ہے لیکن عادل ہونا شرط نہیں ہے۔ البتہ جس شخص کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ اسے خدا کی نافرمانی میں خرچ کرے گا اسے زکوٰۃ میں سے ایک مختصر مقدار دینی چاہئے جو صرف اتنی ہو کہ اس کی ضروریات پوری کر سکے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۵۷۔باب ۱۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۸۲۰:۔ اگر کوئی شخص کسی کو محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مستحق نہ تھا تو زکوٰۃ دوبارہ دینی پڑے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۲۷۔حدیث ۱)

توضیح:۔ اس مسئلے کی روشنی میں انسان کو چاہئے کہ زکوٰۃ نکالنے میں تو جلدی کرے مگر زکوٰۃ دینے میں جلدی نہ کرے اور اس سلسلے میں اچھی طرح چھان بین کر لے اور جب کسی کے مستحق ہونے کا یقین ہو جائے تب زکوٰۃ دے۔

مسئلہ ۸۲۱:۔ اگر کوئی شخص مذہب باطلہ پر ہو اور بعد میں مذہب حقہ کو اختیار کرے تو گزشتہ نمازوں اور روزوں کی اس پر قضا نہیں ہے۔لیکن گمراہی کے دوران اس نے جو زکوٰۃ غلط ہاتھوں میں دی تھی وہ دوبارہ دینی پڑے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۵)

مسئلہ ۸۲۲:۔ اگر کوئی شخص پوری تلاش اور تحقیق کر کے کسی کو مستحق سمجھے اور اسے زکوٰۃ دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مستحق نہ تھا تو ایسے شخص پر دوبارہ زکوٰۃ دینا واجب نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۲۸۔حدیث ۲)

توضیح:۔ تحقیق و تجسس کے سلسلے میں انسان مجبور ہے کہ وہ ظاہر ہی کی تحقیق کر سکتا ہے اور باطن کے بارے میں جاننا اس کے بس کی بات نہیں۔اس لئے اگر اس نے ہر ممکنہ چھان بین کر لی ہو تو شریعت نے اس پر مزید بوجھ نہیں ڈالا اور اس صورت میں اس کا عذر قبول کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲۳:۔ زکوٰۃ اس وقت تک ادا نہیں ہوتی جب تک وہ مستحق کے ہاتھوں میں نہ پہنچ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۰۔ باب ۲۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۸۲۴:۔ جو مومن مردِ عارف و فاضل ہو اور فضول خرچ اور احمق نہ ہو اور وہ مر جائے تو اس کا قرضہ زکوۃ سے ادا کر دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۱۔ حدیث ۲)

توضیح:۔ اس مسئلے میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگرچہ زکوۃ زندہ آدمی کو ہی دی جاتی ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہو جس میں مندرجہ بالا خصوصیات پائی جاتی ہوں تو مرنے کے بعد بھی وہ زکوۃ کا حقدار رہتا ہے۔

مسئلہ ۸۲۵:۔ یہ ضروری نہیں کہ زکوۃ مختلف لوگوں کو دی جائے بلکہ پوری زکوۃ ایک شخص کو بھی دی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۰۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۲۶:۔ اگر مومن مر جائے تو اس کی اولاد کو زکوۃ دینا چاہئے اگرچہ وہ معرفت نہ رکھتے ہوں۔ البتہ ان کے باپ کے دین کی محبت ان کے دل میں پیدا کی جائے یہاں تک کہ وہ اپنے باپ کے دین پر قائم ہو جائیں۔ لیکن اگر بالغ ہونے کے بعد وہ کسی دوسرے دین کی طرف چلے جائیں اور معرفت کی طرف توجہ نہ کریں تو پھر ان کو زکوۃ نہ دی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۱۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۸۲۷:۔ جو سوال نہیں کرتا (فقیر) اسے سوال کرنے والے (مسکین) پر فضیلت ہے۔ اس لئے زکوۃ دیتے وقت فقیر کو مسکین پر مقدم رکھنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۲۔ حدیث ۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۸۲۸:۔ باپ، ماں، اولاد، غلام، زوجہ، دادا اور دادی کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی (کیونکہ ان کا نفقہ انسان کی ذمہ داری ہوتی ہے)۔البتہ بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کو دی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۳۲۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ۸۲۹:۔ اگر انسان کے کچھ لڑکے اور لڑکیاں ہوں جن کا نفقہ اس کے ذمے نہ ہو تو ان کو زکوۃ میں سے کچھ حصہ دیا جاسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۳۲۔حدیث ۹)

مسئلہ۸۳۰:۔ ایسے شخص کو زکوۃ دی جاسکتی ہے جس کا اپنا گھر ہو۔اپنی کنیز ہو۔اپنا اونٹ ہو (یعنی اپنی سواری ہو) کیونکہ منشائے خداوندی ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنا گھر، کنیز، غلام یا سواری کو بیچ ڈالے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوۃ۔باب ۴۳۔حدیث ۱۰)

توضیح:۔ اِس حکم سے "مستحق" کا صحیح ترین مفہوم واضح ہوتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ سفید پوش طبقہ دنیا کا مظلوم ترین طبقہ ہے۔اوّل اس لئے کہ ان کو اپنی سفید پوشی کا بھرم رکھنا ہوتا ہے اور معاشرے میں اپنی عزت و وقار کو قائم رکھنا ہوتا ہے۔دوئم اس لئے کہ اس کے باوجود ان کی غیرت و حمیت انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔لہٰذا زکوۃ کے سب سے زیادہ مستحق ایسے ہی لوگ ہیں اور ان کو زکوۃ دینے سے دو مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ایک تو ان کی ضروریات کو پورا کرنا اور دوسرے ان کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا۔

مسئلہ۸۳۱:۔ شرابی کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوۃ ۔باب ۴۳ ۔حدیث ۱۵)

توضیح:۔ اس سے مراد ایسا شخص ہے جو شراب پینے میں مشہور ہو۔اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں کی کھوج لگاتے پھریں۔

مسئلہ ۸۳۲:۔ جو شخص مستحقِ زکوۃ ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ زکوۃ لینے سے انکار کرے۔کیونکہ مستحقِ زکوۃ ہوتے ہوئے زکوۃ نہ لینے والا ایسا ہے جیسے زکوۃِ واجب نہ دینے والا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوۃ ۔باب ۴۴ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۸۳۳:۔ ایسے مومنین جو خوددار ہوں اور زکوۃ لینے سے شرماتے ہوں ان کو اگر زکوۃ دی جائے تو یہ کہکر نہ دی جائے کہ یہ زکوۃ ہے۔اور زکوۃ کا نام لے کر ایسے مومن کو ذلیل نہیں کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الزکوۃ ۔باب ۴۴ ۔حدیث ۳)

توضیح:۔ اس طبقے کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔یہ وہ سفید پوش لوگ ہیں جن کی حساس نوعیت کو ہمیشہ نظر میں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۸۳۴:۔ اگر کسی شخص کی بچت اس کے خرچ کے نصف سے کم ہے تو ایسے شخص کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔لیکن اگر اس کی بچت اس کے خرچ کے نصف کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو وہ مستحقِ زکوۃ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۱۴۶ ۔باب ۸ ۔حدیث ۴)

توضیح:۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص ماہانہ چار ہزار روپے کماتا ہے اور اس کا ماہانہ خرچ تین ہزار روپے ہے (جس کا نصف ڈیڑھ ہزار روپے ہوتا ہے) اور وہ ایک ہزار روپے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بچا تا ہے تو چونکہ اس کی بچت یعنی ایک ہزار روپے اس کے خرچ کے نصف یعنی ڈیڑھ ہزار روپے سے کم ہے تو اس صورت میں وہ مستحقِ زکوٰۃ ہوگا۔لیکن اگر وہ چار ہزار روپے ماہانہ کماتا ہے اور اس کا خرچ دو ہزار روپے ہے (جس کا نصف ایک ہزار روپے ہوتا ہے) اور وہ دو ہزار روپے بچاتا ہے تو چونکہ اس کی بچت یعنی دو ہزار روپے اس کے خرچ کے نصف یعنی ایک ہزار روپے سے زیادہ ہے اسلئے ایسا شخص مستحقِ زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسئلہ۸۳۵:۔ سادات پر غیر سادات کا صدقہ یا زکوٰۃ حرام ہے۔لیکن ایک سیّد کا صدقہ یا زکوٰۃ دوسرے سیّد کے لئے جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۸۹۔حدیث ۵)

مسئلہ۸۳۶:۔ عام حالات میں سادات پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔لیکن جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں جن میں مُردار کھانا جائز ہو جاتا ہے تو ایسے حالات میں ان کیلئے صدقہ وزکوٰۃ لینا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ۔ج ۶۔صفحہ ۲۱۷۔باب ۳۳۔حدیث ۱)

مسئلہ۸۳۷:۔ اگر بیٹا بہت ہی ضرورتمند ہو تو باپ کے لئے جائز ہے کہ اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ اسے دے دے۔لیکن پوری کی پوری زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۵۲۔باب ۱۴۔حدیث ۱)

مسئلہ۸۳۸:۔ بیٹی کی اولاد کو زکوٰۃ وعشر دیا جاسکتا ہے۔(بشرطیکہ ان کا نفقہ نانا کے ذمے نہ ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۵۳۔باب ۱۴۔حدیث ۴)

مسئلہ۸۳۹:۔ اگر باپ پر قرضہ ہو تو بیٹے کیلئے جائز ہے کہ اپنی زکوٰۃ سے اس کا قرضہ اتار

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۵۷۔باب ۱۸۔حدیث ۲)

مسئلہ ۸۴۰:۔ اگر کسی شخص کا باپ، چچا، بھائی یا کوئی اور اس کی کفالت کرتا ہو لیکن پھر بھی اس کی ضروریات مکمل طور پر پوری نہ ہوتی ہوں تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۵۰۔باب ۱۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۸۴۱:۔ اپنی زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے کسی اور کے ہاتھ میں دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر امامِ معصوم موجود ہوں تو ان کے ہاتھ میں اپنی زکوٰۃ دینی ہوگی تاکہ وہ مستحقین میں تقسیم فرمائیں کیونکہ وہ عادل بھی ہیں اور نیک و بد میں تمیز بھی کرسکتے ہیں۔لیکن ان کی غیر موجودگی میں انسان کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ خود تقسیم کرے اور کسی دوسرے کے حوالے نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۷۵۔باب ۳۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۸۴۲:۔ شہروں میں رہنے والوں کی زکوٰۃ دیہاتوں میں رہنے والوں کیلئے اور دیہاتوں میں رہنے والوں کی زکوٰۃ شہروں میں رہنے والوں کے لئے حلال نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۷۶۔باب ۳۸۔حدیث ۱)

جنسِ زکوٰۃ کو بدل کر دینا

مسئلہ ۸۴۳:۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر جنس کی زکوٰۃ خود اسی جنس کی صورت میں دی جائے۔ بلکہ جو چیز بھی اُس جنس کی زکوٰۃ کی مالیت کے برابر ہو وہ بطورِ زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔فروع کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۴۲۔ حدیث ۱،۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۸۴۴:۔ واجب الاداز کوۃ کپڑوں یا خوراک کی صورت میں بھی دی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۱۰۹ ۔باب ۱۴ ۔حدیث ۴)

کساد بازاری کی صورت میں

مسئلہ ۸۴۵:۔ اگر منڈی مندی میں چل رہی ہو (یعنی مارکیٹ گری ہوئی ہو) اور اس حالت میں اگر کوئی اپنا مال بیچے تو اسے اصل مال سے بھی کم قیمت ملتی ہے اور اس خیال سے وہ اپنا مال نہیں بیچتا تو ایسے مال پر کوئی زکوۃ نہیں۔ چاہے وہ مال اس کے پاس دس سال تک پڑا رہے۔ اور جب وہ بیچے گا تب بھی اس پر صرف ایک سال کی زکوۃ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۵۹ ۔باب ۱۳ ۔حدیث ۹)

شراکت میں تجارت

مسئلہ ۸۴۶:۔ اگر کوئی شخص چند لوگوں کی شراکت کے ساتھ تجارت کرتا ہو تو اگر اس کے ساتھی کہیں کہ وہ زکوۃ دے چکے ہیں تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ خواہ درحقیقت انہوں نے ادا نہ کی ہو۔ اس سلسلے میں ان کا اقرار کافی ہے۔ اور اگر انہوں نے زکوۃ نہیں دی ہے تو یا تو وہ خود زکوۃ دے یا پھر اس مال کو قبول نہ کرے اور اس سے کاروبار نہ کرے جب تک کہ وہ لوگ زکوۃ نہ دے دیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب الزکوۃ ۔باب ۱۶ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۸۴۷:۔ زکوۃ اصل رقم پر ہوتی ہے۔ منافع پر نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ۔کتاب الزکوۃ ۔باب ۱۶ ۔حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سرکاری ٹیکس اور زکوۃ

مسئلہ ۸۴۸:۔ غاصب حکومتوں کو ٹیکس دینے کے بعد زکوۃ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۲۵۔ حدیث ۱،۶)

اپنے اہل و عیال کیلئے نفقہ کیلئے چھوڑا ہوا مال

مسئلہ ۸۴۹:۔ اگر کسی شخص نے اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے لئے رقم بچا کر رکھی ہوئی ہو تو اگر وہ خود موجود ہے تو اس رقم پر زکوۃ ہوگی اور اگر غائب ہے تو اس پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۲۶۔ حدیث ۱،۲، ۳)

زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا

مسئلہ ۸۵۰:۔ زکوۃ جس شہر کی ہو وہ اسی شہر میں تقسیم کی جانی چاہئے۔ البتہ اگر انسان چاہے تو اپنی زکوۃ کا تہائی یا چوتھائی حصہ دوسرے شہر بھیج سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور حضرت ختمی مرتبتؐ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۵۔ حدیث ۶،۸)

مسئلہ ۸۵۱:۔ اگر زکوۃ نکالنے والے کے شہر میں کوئی اہل ولایت موجود نہ ہو تو پوری کی پوری زکوۃ کسی اور شہر میں بھیجی جا سکتی ہے جہاں ایسے لوگ موجود ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الزکوۃ۔ باب ۳۵۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ ۸۵۲:۔ جس شخص کو مالِ زکوۃ تقسیم کرنے اور صحیح مقام تک پہنچانے کے لئے دیا گیا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوتو اگر وہ خود مستحقِ زکوٰۃ ہے تو وہ اپنے لئے اتنا مال لے سکتا ہے جتنا دوسروں میں سے ہر ایک کا حصہ ہے۔لیکن اگر صاحبِ زکوٰۃ نے کچھ لوگوں کو نامزد کردیا ہو تو اس صورت میں اس کیلئے اپنے لئے مال نکالنا جائز نہیں ہے جب تک صاحبِ زکوٰۃ سے اجازت نہ لے لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۳۶۔حدیث ۳)

مسئلہ ۸۵۳:۔ جس شخص کو زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے دی جائے اور وہ اسے دوسرے شہر میں لے جائے تو وہ اپنا حق اس زکوٰۃ میں سے لے سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۳۵۔حدیث ۷)

توضیح:۔ یہاں ''حق'' سے مراد آنے جانے کا کرایہ اور دوسرے شہر میں رہنے اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات ہیں۔

مسئلہ ۸۵۴:۔ جس شخص کو زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے دوسرے شہر بھیجا گیا ہو تو اگر مستحق نہ ملنے کی وجہ سے مالِ زکوٰۃ خراب ہو جائے یا اس میں تغیر آجائے یا وہ ضائع ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔لیکن اگر مستحق موجود ہے اور وہ اسے نہ دے اور پھر وہ شے تباہ ہو جائے یا فاسد ہو جائے تو لے جانے والا اس کا ضامن ہوگا اور اس کا ادا کرنا اس پر لازم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الزکوٰۃ۔باب ۳۵۔حدیث ۴،۹)

فطرہ

مسئلہ ۸۵۵:۔ فطرہ نکالنا اس پر واجب ہوتا ہے جس کے پاس اپنے اور اپنے عیال کیلئے سال بھر کا خرچہ موجود ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۱۹۷۔باب ۲۔حدیث ۷)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۸۵۶:۔ ہر وہ شخص جس پر فطرہ لینا حلال ہے اس پر فطرہ نکالنا واجب نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۰۹۔ حدیث ۲۰۶۵)

مسئلہ ۸۵۷:۔ جس شخص پر فطرہ نکالنا واجب ہو اس کیلئے فطرہ لینا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۹۷۔ باب ۲۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۸۵۸:۔ کئی آدمیوں کا فطرہ ایک ہی مستحق کو دے دینا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۰۹۔ حدیث ۲۰۶۸)

مسئلہ ۸۵۹:۔ ایک آدمی کا فطرہ کئی آدمیوں کو دینا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۱۰۔ حدیث ۲۰۶۹)

مسئلہ ۸۶۰:۔ اگر کوئی شخص کسی آدمی کو خرچہ دیتا ہے حالانکہ وہ اس کے عیال میں سے نہیں ہے مگر وہ اس کا کھانا کپڑا پورا کرتا ہے تو اس پر اس کا فطرہ دینا واجب نہیں ہے کیونکہ فطرہ صرف اپنے عیال کا واجب ہوتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۱۱۔ حدیث ۲۰۷۹)

مسئلہ ۸۶۱:۔ یتیم بچے پر فطرہ نکالنا واجب نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۹۹۔ باب ۴۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۶۲:۔ لوگوں کو اس شے کے حساب سے فطرہ دینا چاہئے جو وہ خود کھاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۰۶۔ باب ۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۸۶۳:۔ فطرہ جنس کی قیمت (یعنی نقد) کی صورت میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililbray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۲۰۸ ۔باب ۹ ۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ ۸۶۴:۔ فطرہ اگر علیحدہ کرکے کسی خاص مستحق کے انتظار میں رکھ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۲۱۳ ۔باب ۱۳ ۔حدیث ۵)

مسئلہ ۸۶۵:۔ فطرہ سوائے اہلِ ولایت کے کسی اور کو نہیں دیا جاسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۲۰۴ ۔باب ۶ ۔حدیث ۱۶)

مسئلہ ۸۶۶:۔ فطرہ دینے والا جس شہر میں رہتا ہے وہ اپنا فطرہ اسی شہر میں تقسیم کرے گا اور کسی دوسرے شہر میں نہیں بھیج سکتا۔اور اگر کوئی اہلِ ولایت نہ ملے تو بحالتِ مجبوری فطرہ ایسے لوگوں کو دیا جاسکتا ہے جو اگرچہ اہلِ معرفت نہ ہوں لیکن اہلبیت کو دشمن نہ رکھتے ہوں۔ ناصبی کو فطرہ دینا ہر حال میں حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام علی نقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۱۴،۲۱۵ ۔باب ۱۵ ۔حدیث ۳،۴،۵)

مسئلہ ۸۶۷:۔ انسان کیلئے جائز ہے کہ اپنے ان اہل وعیال کا فطرہ ادا کرے جو اس سے غائب ہوں۔اور یہ بھی جائز ہے کہ ان کو حکم دے کہ وہ اس کا فطرہ ادا کریں جبکہ یہ ان سے غائب ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۲۱۷ ۔باب ۱۹ ۔حدیث ۱)

توضیح:۔ مثلاً اگر کسی گھر کا کوئی فرد یا افراد کسی دوسرے شہر میں گئے ہوئے ہوں تو ان کا فطرہ دیا جاسکتا ہے۔اسی طرح اگر آدمی خود سفر پر جا رہا ہو یا پہلے سے کسی اور شہر میں ہو تو وہ اپنے گھر والوں کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ اس کا فطرہ نکالیں۔

Presented by: jafrililbray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۸۶۸:۔ جو مولود عید الفطر کی رات کو پیدا ہوا ہو یا وہ غیر مسلم جو عید الفطر کی رات کو مسلمان ہوا ہو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے۔ فطرہ صرف اس پر ہے جو ماہِ رمضان کو پالے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۱۰۔ باب ۱۱۔ حدیث ۱)

توضیح:۔ ''جو رمضان کو پالے'' کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ جب وہ پیدا ہو یا مسلمان ہو تو رمضان کا کم از کم ایک روزہ باقی ہو۔ لیکن بعض روایات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر رمضان کے آخری دن کوئی قبلِ زوالِ آفتاب پیدا ہو یا مسلمان ہو تو اس پر فطرہ ہے اور اگر بعدِ زوال ہو تو فطرہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۶۹:۔ اگر ایک شخص کے پاس اس کا برادرِ ایمانی مہمان ہوتا ہے اور فطرے کا وقت (یعنی چاند رات) آجاتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا فطرہ بھی ادا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۹۹۔ باب ۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۷۰:۔ فطرے کی مقدار ایک صاع ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۰۴۔ باب ۶۔ حدیث ۱۶)

توضیح:۔ ایک صاع ۲۳۴ تولے کے برابر ہوتا ہے جو ۲ سیر اور ۱۵ چھٹانک بنتا ہے۔ لہٰذا فطرہ تقریباً تین سیر (نہ کہ تین کلوگرام) ہوتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر کوئی گندم کھاتا ہے تو اس کا فطرہ تین سیر گیہوں ہوگا نہ کہ تین سیر آٹا۔ کیونکہ گیہوں پسوانے میں اضافی پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن احادیثِ معصومؑ سے پتہ چلتا ہے کہ افضل یہی ہے کہ تین سیر آٹا یا اس کی قیمت دی جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ خمس

خمس کا مقصد

مسئلہ ۱۷۸:۔ خمس کا مقصد آلِ محمدؐ کی معیشت کو مضبوط کرنا اور انہیں صدقے کی کثافت سے محفوظ رکھنا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیر المومنینؑ۔ تفسیر المتقین بحوالہ تفسیرِ صافی و اصولِ کافی)

خمس صرف امامِ معصوم کا حق ہے

مسئلہ ۱۷۸۲:۔ خمس پورا کا پورا امامؑ کا حق ہے اور سہام کی تقسیم انہی کا فریضہ ہے۔ اور یہ تقسیم خود امامؑ کی صوابدید پر منحصر ہے کہ جس کو جتنا چاہیں دیں اور جس سے چاہیں روک لیں۔

حوالہ:۔

(۱۔ فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۱۰۔ باب ۲۔ حدیث ۱)

(۲۔ فرمانِ امام علی نقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۱۱۹۔ باب ۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۱۷۸۳:۔ امامؑ کو یہ حق حاصل ہے کہ تقسیم سہام سے پہلے خمس میں سے جو شے چاہیں اپنے لئے پسند کر لیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۱۳، ۳۲۹۔ باب ۱، ۴۔ حدیث ۴، ۲۱)

خمس کن کن چیزوں پر واجب ہے

مسئلہ ۱۷۸۴:۔ خمس مندرجہ ذیل چیزوں پر واجب ہوتی ہے:۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۱۔معدنیات مثلاً سونا۔چاندی۔لوہا۔رانگا۔تانبا۔پیتل۔نمک۔پیٹرول اور گیس وغیرہ۔

۲۔غوطہ خوری کے ذریعے دریاؤں سے جو موتی اور جواہر نکالے جائیں۔

۳۔تجارت کے منافع پر۔

۴۔زراعت کے منافع پر۔

۵۔دشمن سے جنگ کرکے جو مالِ غنیمت حاصل کیا جائے۔

۶۔کسی کافر ذمی کو زمین بیچ کر جو رقم حاصل ہو۔

حوالہ:۔

(۱۔فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔اصولِ کافی۔کتابِ حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۴)

(۲۔فرمانِ امام محمد باقرؑ۔اصولِ کافی۔کتابِ حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۸)

(۳۔فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۴۲)

(۴۔فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضر الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۵۳)

مسئلہ ۸۷۵:۔ ہر اس چیز پر جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے خمس ہوگی اور زراعت پر بعدِ منہائی اخراجات۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔اصولِ کافی۔کتابِ حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۱۱،۱۲)

مسئلہ ۸۷۶:۔ وہ پانی جو نمکیلی اور دلدلی زمین میں جمع ہوتا ہے اور خشک ہوکر نمک بن جاتا ہے تو وہ کان کے حکم میں ہے اور اس پر خمس ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۲۹۵۔باب ۳۔حدیث ۴)

مسئلہ ۸۷۷:۔ انسان کے اپنے اور اس کے اہل وعیال کے اخراجات اور حاکم کے خراج (سرکاری ٹیکس) کے بعد جو مال بچے اس پر خمس ہوتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۹۹۔ باب ۸۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۸۷۸:۔ غنائم سے مراد وہ غنیمت ہے جسے آدمی حاصل کرتا ہے۔ یا وہ فائدہ ہے جو آدمی کماتا ہے یا کسی آدمی کا کسی کو کوئی قابلِ قدر تحفہ و ہدیہ دینا۔ یا وہ میراث جس کے حاصل ہونے کا گمان نہ ہو اور جو عام روش کے مطابق نہ باپ کی ہو اور نہ بیٹے کی۔ یا جیسے دشمن پر حملہ کرے اور اس کا مال ہاتھ لگ جائے۔ یا وہ مال جو کہیں سے مل جائے مگر اس کے مالک کا پتہ نہ ہو۔ یا وہ مال جو موالیانِ آئمہؑ کو ناصبیوں اور خارجیوں سے ملا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۰۰۔ باب ۸۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۸۷۹:۔ فوائد سے مراد وہ نفع ہے جو تجارت سے حاصل کیا جائے یا تاوان ادا کرنے کے بعد (سرکاری ٹیکس دینے کے بعد) کھیتی باڑی سے کمایا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۰۱۔ باب ۸۔ حدیث ۷)

مسئلہ ۸۸۰:۔ کان میں سے جو چیز نکلتی ہے اس پر خمس اس وقت واجب ہوتا ہے جب اس کی مقدار بیس دینار تک پہنچ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۹۵۔ باب ۴۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۸۸۱:۔ دفینے پر بھی اسی وقت خمس واجب ہوتی ہے جب اس کی مقدار بیس دینار تک پہنچ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۲۹۶۔ باب ۵۔ حدیث ۲)

مسئلہ ۸۸۲:۔ خمس اس مال پر ہوتا ہے جس پر ایک سال پورا گزر جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۰۰۔ باب ۸۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۸۸۳:۔ جس شخص کی جائیداد اس کی اور اس کے اہل و عیال کی پوری طرح کفالت

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نہیں کرتی اس پر کوئی خمس نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۳۰۰ ۔باب ۸ ۔حدیث ۵)

مالِ حرام سے خمس

مسئلہ ۸۸۴:۔ حرام کی کمائی سے دی ہوئی چیز کو اللہ قبول نہیں کرتا ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶ ۔صفحہ ۱۳۱ ۔باب ۱۹ ۔حدیث ۲)

توضیح:۔ لوگوں کو دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ خدا جانے حضرتِ صاحب الزمانؑ کس لمحے ظہور فرمادیں اس لئے انکی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اور جس قدر بھی ممکن ہو لوٹ کھسوٹ کرلیں اور ظاہر ہے کہ لوٹ کھسوٹ میں حلال وحرام کی تمیز نہیں ہوا کرتی ۔چنانچہ خمس کے سلسلے میں بھی ایک مسئلہ وضع کرلیا گیا کہ اگر مالِ حرام مالِ حلال سے مخلوط ہوجائے اور دونوں کی جداجدا مقدار معلوم نہ ہوسکے تو کُل مال کا پانچواں حصہ بطورِ خمس اگر مولوی کو دے دیا جائے تو باقی مال صاحبِ مال کے لئے پاک ہوجائے گا۔اور اسکی بنیاد وسائلِ الشیعہ کی ایک موضوعہ روایت پر رکھی گئی ہے جو حضرت امیرالمومنینؑ سے منسوب کی گئی ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں ۔"اُس مال کا پانچواں حصہ مجھے لاکر دے دو تو باقی مال تمھارے لئے پاک ہوجائے گا کیونکہ جب تم نے توبہ کرلی تو تمھارے مال نے بھی توبہ کرلی"۔

حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ اگرچہ اس نظام کی بنیاد بقولِ علامہ حلّی اس نظریے پر قائم ہے کہ "خبرِ واحد سے نہ تو علمِ صحیح حاصل ہوسکتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے"۔لیکن جہاں مال کمانے کا موقعہ آتا ہے تو یہ پورا نظام U-TURN لے لیتا ہے اور ایک ایسی اکلوتی اور یتیم روایت پر ایک شرعی مسئلے کا محل کھڑا کردیا جاتا ہے جو سراسر خلافِ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عقل ونقل ہے اور جو خود ہی اپنے موضوع ہونے پر دلیل ہے۔ آپ خود غور فرمایئے کہ مال حرام جمع کس طرح کیا جاتا ہے۔ کیا اسکی بنیاد ظلم اور غصب پر نہیں ہوتی ؟۔ اب پانچواں حصہ نکال دینے سے اگر باقی مال پاک ہو گیا تو کیا ظلم اور غصب بھی معاف ہو گیا ؟۔ اور کیا مظلوم کا حق ساقط اور اسکا مال رائیگاں ہو گیا ؟۔ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں چوری کر کے پورے گھر کا صفایا کر دے اور چوری کے مال کو اپنے مال میں مخلوط کر دے، اسطرح کہ یہ معلوم نہ رہے کہ اسکا اپنا مال کتنا ہے اور چوری کا مال کتنا اور پھر اس مال میں سے پانچواں حصہ لے جا کر مولوی کو دے دے تو اسکی دانست میں تو باقی مال اسکے لئے حلال ہو گیا لیکن جس غریب کا گھر لٹا ہے اسکا کیا بنے گا ؟۔

اور جہاں تک انسان کے ساتھ ساتھ مال کے بھی توبہ کر لینے کا سوال ہے تو اگر دو مرد و عورت زنا کریں اور نتیجے کے طور پر بچہ پیدا ہو جائے۔ پھر وہ دونوں توبہ کر لیں تو کیا انکے توبہ کر لینے سے وہ بچہ بھی حلالی ہو جائے گا ؟۔

جہاں تک نقل کا تعلق ہے تو خود قرآنِ مجید اس موضوع روایت کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ مالِ حرام رِجس ہے اور اللہ نے ہر رِجس کو اہلبیتؑ سے دور رکھا ہے۔ اسطرح حضرتِ امیرؑ المومنین سے اس روایت کو منسوب کرنا یقیناً اُس ذاتِ پاکؑ پر ظلم کرنا اور اس پر بہتانِ عظیم باندھنا ہے۔

غیبتِ امامؑ میں خمس

مسئلہ ۸۸۵:۔ تا دمِ ظہورِ حضرت صاحب الزمانؑ شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے۔

حوالہ:۔ یہ چونکہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے ہم اس کے حوالہ جات قدرے تفصیل سے بیان کریں گے تا کہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۱۔علل الشرائع ۔صفحہ ۲۸۹

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ''حضرت امیر المومنینؑ نے شیعوں کیلئے خمس حلال کردیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک رہے''۔

۲۔علل الشرائع صفحہ ۲۸۹

حضرتِ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ''لوگ اپنے پیٹ اور اپنی شرمگاہوں میں مبتلائے ہلاکت و عذاب ہیں اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق کو ادا نہیں کرتے۔ مگر آگاہ رہو کہ ہمارے شیعہ اور ان کی اولاد کے لئے اس کی اجازت ہے''۔

۳۔علل الشرائع ۔صفحہ ۲۸۹

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''تمام لوگ ہماری ظلم سے چھینی ہوئی چیز سے زندگی بسر کررہے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں نے اپنے شیعوں پر اسے حلال کردیا ہے''۔

۴۔اصولِ کافی ۔کتابِ حجت۔ باب ۱۲۸۔حدیث ۲۰

من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۵۴

امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''قیامت کے دن لوگ سب سے زیادہ شدید مصیبت میں اس وقت گرفتار ہوں گے جب خمس کے حقدار لوگ کھڑے ہوکر کہیں گے کہ ''پروردگارا! ہمارا حقِ خمس!''۔

ویسے ہم لوگوں نے اپنے شیعوں کے لئے یہ حلال و مباح کردیا ہے تاکہ ان کی ولادت طیب و پاک ہو''۔

۵۔بحار الانوار ج ۱۲۔صفحہ ۸۷۷

وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۲۷۔باب ۴۔حدیث ۱۶

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حضرت صاحب الزمانؑ کی توقیع مبارک:۔

''اور خمس! تو یہ میں اپنے شیعوں کے لئے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ امر تک ان کے لئے حلال ہے تا کہ ان کی ولادت پاک وپاکیزہ رہے اور گندی نہ ہو''۔

۶۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۴۔ باب ۴۔ حدیث ۴

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''یہ چیز (خمس) تو ہمارے تمام شیعوں کے لئے حلال ہے۔ خواہ حاضر ہوں یا غائب۔ مُردہ ہوں یا زندہ۔ یا جو صبحِ قیامت کے طلوع ہونے تک پیدا ہوں گے۔ یہ ان سب کے لئے حلال ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بخدا یہ حلال نہیں ہے مگر اس کے لئے جس کے لئے ہم حلال کریں۔ خبردار! ہم نے تمھارے سوا اور کسی شخص کو یہ ضمانت نہیں دی اور نہ ہی ہمارا کسی سے ایسا کوئی عہد وپیمان ہے''۔

۷۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۸

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''میرے والد نے اپنے شیعوں کیلئے اسے (خمس کو) حلال قرار دے دیا ہے تا کہ وہ صالح اور نیکوکار ہوں''۔

۸۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۹

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''ہم نے اس لئے اسے (خمس کو) اپنے شیعوں کے لئے حلال قرار دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں۔ اور ہر وہ شخص جو میرے آباءؑ و اجدادؑ کی ولایت کا قائل ہے اس کیلئے وہ سب کچھ حلال ہے جو اس کے پاس ہے۔ حاضر کو چاہئے کہ یہ بات غائب تک پہنچادے''۔

۹۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۱۰

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''جو شخص اپنے جگر میں ہماری محبت کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اسے چاہئے کہ خدا کی پہلی نعمت پر شکریہ ادا کرے اور خدا کی پہلی نعمت ولادت کی پاکیزگی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت امیرؑ المومنین نے حضرت خاتونؑ قیامت سے فرمایا کہ مال فے میں سے اپنا حصہ ہمارے شیعوں کے آباء واجداد کو معاف کردیں تاکہ وہ پاک وپاکیزہ ہوں''۔

۱۰۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۲۵۔باب ۴۔حدیث ۱۱

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''ہمارے شیعوں کیلئے یہ گنجائش ہے کہ ان کے پاس جو کچھ مال و دولت ہے اسے اچھے طریقے پر خرچ کریں۔ہاں البتہ جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو اس وقت ہر ذخیرہ اندوز پر اس کا ذخیرہ حرام ہوگا یہاں تک کہ ان کا حق ان کے پاس لے جائے''۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ حج

استطاعتِ حج

مسئلہ۸۸۶:۔ حج صرف اس پر واجب ہے جو صاحبِ استطاعت ہو۔اور استطاعت یہ ہے کہ انسان صحت مند ہو، اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو حج کے لئے کافی ہو اور اپنے اہل وعیال کے لئے بھی چھوڑ کر جائے اور راہِ سفر محفوظ اور خطرات سے پاک ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۳۰۔حدیث ۲،۳)

اقسامِ حج

مسئلہ۸۸۷:۔ حج کی تین اقسام ہیں:۔

۱۔حجِ مفرد

۲۔حجِ قران

۳۔حجِ تمتع

حجِ مفرد وہ ہے جو بغیر جداگانہ عمرہ کے کیا جائے۔حجِ قران وہ ہے جس میں حاجی اپنی ہدی (قربانی) ساتھ لے جاتا ہے۔اور حجِ تمتع یہ ہے کہ انسان عمرہ اور حج الگ الگ احرام کے ساتھ بجالائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۵۰۔حدیث ۱)

توضیح:۔ شیعہ ہمیشہ حجِ تمتع ہی کرتے ہیں جو مطابقِ قرآن وسنت ہے۔غیر شیعہ اس کے برخلاف حجِ مفرد کرتے ہیں اور ایک ہی احرام سے حج وعمرہ دونوں کر لیتے ہیں۔حجِ تمتع میں پہلے عمرہ کیلئے احرام باندھا جاتا ہے۔اعمالِ عمرہ بجالانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے اور اس طرح جو چیزیں مُحرِم پر حرام ہو جاتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے ۔اسی لئے اس کو حجِ تمتع کہتے ہیں ۔عمرہ بجالانے کے بعد حج کیلئے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔

مسئلہ ۸۸۸:۔ افضل ترین حج اور سنّتِ ائمہؑ حجِ تمتع بجالانا ہے اور مومن کو چاہئے کہ حجِ تمتع ہی بجالائے ۔اس میں تقیہ بھی جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۵۰ ۔حدیث ۱،۶)

مسئلہ ۸۸۹:۔ تمتع کرنے والا وہ شخص ہے جو حج کے مہینوں میں حج کرے ۔اور جب مکّہ کے گھروں کو دیکھے تو لبیک کہنا منقطع کردے ۔اور مکّہ میں داخل ہو تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کرے اور مقامِ ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے ۔اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اپنے بال تراشے اور مُحل ہو جائے ۔تو یہ عمرہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۱۹۳ ۔حدیث ۲۵۵۴)

مسئلہ ۸۹۰:۔ جن لوگوں کے مکانات مکہ کے چاروں طرف ۱۸ میل کے اندر اندر ہوں تو ان کیلئے تمتع نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۵۶ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۸۹۱:۔ مالِ حرام سے کسی بھی قسم کا حج یا عمرہ نہیں کیا جاسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۱۹۴ ۔حدیث ۲۵۵۷)

مکمل اور ناقص حج

مسئلہ ۸۹۲:۔ جس شخص کی ختنہ نہ ہوئی ہو وہ حج نہیں کرسکتا ۔لیکن غیر ختنہ شدہ عورت حج کرسکتی ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۴۳۔حدیث ۲)

توضیح:۔دنیا کے اکثر ممالک میں عورتوں کی ختنہ کا رواج نہیں ہے۔البتہ عرب میں وہاں کے مخصوص طبعی اور موسمی حالات کی وجہ سے اسکا رواج عام تھا اور اسی کی بنیاد پر یہ حکم صادر فرمایا گیا ہے۔لہذا ہمارے معاشرے کی خواتین کو اس بارے میں کسی تشویش میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۳:۔ جو شخص حج کیلئے نکلے اور راستے میں مر جائے تو اگر حرم میں مرا ہے تو اس کا حج ہو گیا۔اور اگر حرم سے باہر مرا ہے تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے حج کرنا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۳۸۔حدیث ۱۱)

مسئلہ ۸۹۴:۔ اگر ایک شخص کرائے پر سواری چلاتا ہو یا وہ مال تجارت مکہ لے جاتا ہو اور پھر مکہ پہنچ کر حج کر لے تو اس کا حج مکمل ہے۔اگر چہ وہ گھر سے حج کا ارادہ کر کے نہ نکلا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۳۸۔حدیث ۳)

مسئلہ ۸۹۵:۔ اگر ایک شخص راستے سے گزر رہا ہے اور مکہ کے علاوہ کسی اور شہر جانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن راستے میں کچھ لوگ اس کو جاتے ہوئے ملتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حج کر لیتا ہے تو یہ حج اس کے لئے کافی ہے۔اگر چہ وہ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نہیں نکلا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۳۸۔حدیث ۷)

سفرِ حج

مسئلہ ۸۹۶:۔ سفر کرنے کیلئے جمعرات کا دن بہترین دن ہے۔یا پھر سنیچر کو سفر کرے۔اور چاہیئے کہ سوموار کے دن سفر نہ کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴۔ حدیث ۲۳۹۱)

مسئلہ ۸۹۷:۔ قمر در عقرب میں ہرگز سفر نہ کرے (اور شادی بیاہ بھی نہ کرے) کیونکہ اس کا انجام ہمیشہ برائی پر ہوتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۶۴۔ حدیث ۲۴۰۱)

مسئلہ ۸۹۸:۔ صدقہ دے کر جس دن چاہے سفر کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۶۵۔ حدیث ۲۴۰۴)

مسئلہ ۸۹۹:۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ حج پر جاتے وقت ایسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے جو مالی اعتبار سے اس کے ہم پلّہ ہوں۔ اور اپنے سے زیادہ مالدار لوگوں کے ساتھ سفر کر کے اپنے نفس کو ذلیل نہ کرے۔ اور مالدار لوگوں کا بھی فرض ہے کہ اگر ان کے ساتھ مالی اعتبار سے کمزور لوگ سفر کر رہے ہوں تو وہ شاہ خرچیاں نہ کریں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۴۶۔ حدیث ۷، ۸)

مقروض کا حج

مسئلہ ۹۰۰:۔ اگر کوئی شخص یہ استطاعت رکھتا ہے کہ قرضہ ادا کر سکے تو ایسے شخص کیلئے قرضہ لے کر حج کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۴۰۔ حدیث ۳)

مسئلہ ۹۰۱:۔ اگر ایک شخص کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کر دے یا پھر حج کر لے تو اس کو چاہیئے کہ کچھ قرضہ ادا کر کے باقی مال سے حج کر لے۔ اور اگر یہ مال کافی نہ ہو تو ایک سال قرضہ ادا کرے اور دوسرے سال حج کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ فروع کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۴۰۔ حدیث ۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عورت کا حج

مسئلہ۹۰۲:۔ جس عورت کو اس کا شوہر حج کی اجازت نہ دے تو وہ شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جاسکتی ہے۔(بشرطیکہ یہ اس کا پہلا حج ہو)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۴۴۔حدیث ۳)

مسئلہ۹۰۳:۔ جس عورت نے اپنا پہلا حجِ واجب کرلیا ہو اور پھر وہ اپنے شوہر سے کہے کہ مجھے دوسرا حج کراؤ تو شوہر کو یہ حق ہے کہ اسے منع کردے اور اس صورت میں وہ شوہر کی اجازت کے بغیر حج نہیں کرسکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ۲۵۲۔حدیث ۲۹۰۹)

مسئلہ۹۰۴:۔ عورت کیلئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی محرم اس کے ساتھ ہو۔ بلکہ اگر کچھ معتمد اور معتبر لوگ اس کے ساتھ ہوں اور وہ امن وامان کے ساتھ جاسکتی ہو تو چلی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۴۴۔حدیث ۴،۵)

مسئلہ۹۰۵:۔ طلاق یافتہ یا بیوہ عورت اپنے زمانۂ عدّت میں حج کرسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ۲۵۳۔حدیث ۲۹۱۳،۲۹۱۴)

بچوں کا حج

مسئلہ۹۰۶:۔ بچوں کا حج اس وقت ہوتا ہے جب ان کے دانت ٹوٹ جائیں۔اور جب وہ بالغ ہوجائیں تو ان پر حج واجب ہوجائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام علی نقیؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ۲۵۱۔حدیث ۲۸۹۸،۲۸۹۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

مسئلہ۹۰۷:۔ اگر کسی لڑکے کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو اس کے بدلے اس کا ولی روزے رکھے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۸۶۔ حدیث ۳۱۰۲)

مسئلہ۹۰۸:۔ جب کوئی شخص اپنے لڑکے کے ساتھ حج کرے اور لڑکا کم سن ہو تو اس سے کہے کہ تلبیہ کہو اور حج کی نیت کرو۔ اور اگر وہ اچھی طرح تلبیہ نہیں کہہ پاتا تو وہ خود اس کی طرف سے تلبیہ کہے اور اس کو ساتھ لے کر طواف کرے اور اس کی طرف سے نماز پڑھے۔ اور اگر اپنے اور بچے دونوں کیلئے قربانی نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں بچے کی طرف سے قربانی کرے اور خود روزے رکھے۔ اور بچے ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں جس طرح ایک مُحرِم کپڑے اور خوشبو وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اگر بچے نے کوئی شکار مارا ہے تو اس کا کفارہ اسکے باپ یا ولی پر ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۵۰۔ حدیث ۲۸۹۳)

حجِ بدل

مسئلہ۹۰۹:۔ جو شخص مالدار ہو لیکن حج کے موقعے پر اسے کوئی مرض لاحق ہو جائے یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے عنداللہ معذور ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے بدلے ایک ایسے شخص سے حج کرائے جو غریب ہو۔

حوالہ:۔ (امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۲۷۔ حدیث ۵)

مسئلہ۹۱۰:۔ اگر ایک شخص مر جائے اور اس نے حج نہ کیا ہو اور حجِ بدل کی وصیت بھی نہ کی ہو تب بھی اس کی طرف سے حج کیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۳۸۔ حدیث ۱۶)

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۹۱۱:۔ مرد عورت کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے حج کر سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۵۹۔حدیث ۱،۲،۳)

مسئلہ۹۱۲:۔ اگر کسی شخص کو حجِ مفرد کیلئے پیسہ دیا گیا ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ حجِ تمتع کرلے۔لیکن افضل یہ ہے کہ وہی حج کرے جس کے لئے اسے مقرر کیا گیا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۶۰۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۱۳:۔ ناصبی کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا۔البتہ اگر باپ ناصبی ہے تو اس کی طرف سے کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۶۳۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ۹۱۴:۔ جس نے کسی سے حجِ بدل کیلئے مال لیا ہو تو اگر وہ حج کرنے سے پہلے مر جائے اور مال کچھ نہ چھوڑے تو صاحبِ مال کو حج کا ثواب مل جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۶۶۔حدیث ۳)

مسئلہ۹۱۵:۔ جو شخص (اپنے مال سے) کسی دوسرے کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۶۷۔حدیث ۲)

مسئلہ۹۱۶:۔ انسان اپنے حج میں جتنے لوگوں کو چاہے شریک کر سکتا ہے چاہے ان کی تعداد ایک ہزار ہی کیوں نہ ہو۔ ہر ایک کو حج کا پورا ثواب ملے گا اور حج کرنے والے کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جب طواف شروع کرے تو کہے "یا اللہ! قبول فرما فلاں کی طرف سے جس کے بدلے طواف کیا گیا ہے"۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۱۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حدیث ۱،۹،۱۰)

مسئلہ ۹۱۷:۔ افضل یہ ہے کہ انسان جب حج کرے تو چودہ معصومین کیلئے فرداً فرداً حج اور طواف کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۷۰ ۔حدیث ۲)

مسئلہ ۹۱۸:۔ جو شخص کسی اور کیطرف سے حج کرے تو خود اس کا بھی حج ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۳۸ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۹۱۹:۔ اگر کوئی شخص غریب ہو اور اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص جس پر حج واجب ہو حج کر دے اور پھر وہ غریب آدمی مالدار ہو جائے تو اس کو پھر سے حج کرنا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۳۸ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۹۲۰:۔ اگر ایک شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج کرے تو طوافِ واجب تک دونوں کی شرکت رہے گی اور جب طوافِ واجب پورا ہو گیا تو وہ شرکت ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد جو بھی عمل ہوگا وہ اُس حاجی کا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۱۳۵ ۔حدیث ۲۲۴۰)

مسئلہ ۹۲۱:۔ اگر کسی شخص کو حجِ بدل کیلئے رقم دی گئی اور وہ اس سے ضائع ہو گئی تو اگر کوئی تیسرا شخص اسے رقم دے دے اور وہ اس سے حج کرے تو یہ حج رقم دینے والے پہلے اور دوسرے دونوں آدمیوں کے لئے کافی ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۴۶ ۔حدیث ۲۸۶۹)

مسئلہ ۹۲۲:۔ اگر کوئی شخص مالدار ہے اور اس نے ابھی اپنا حج واجب نہیں کیا ہے تو وہ کسی میّت کی طرف سے حج نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے مال سے حج نہ کر لے۔لیکن جس شخص

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے پاس استا مال نہیں کہ وہ حج کر سکے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ میت کی طرف سے حجِ بدل کرلے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۶۔حدیث ۲۸۷۲)

مسئلہ ۹۲۳:۔اگر کوئی ناصبی ہدایت پا جائے تو اس پر حج بجالانا واجب ہے خواہ وہ اس سے پہلے حج کیوں نہ کر چکا ہو۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۶۔حدیث ۲۸۶۷)

کعبے کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کرلے جانا

مسئلہ ۹۲۴:۔ کعبہ کے اردگرد کی مٹی یا کنکریاں وہاں سے نہیں اٹھانا چاہئے۔اور اگر غلطی سے اٹھالیا ہے تو اسے واپس وہیں لوٹا دینا چاہئے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی کتاب الحج۔باب ۱۷۔حدیث ۱،۲)

حرم میں پڑی ہوئی چیز

مسئلہ ۹۲۵:۔اگر حرم میں کوئی شے پڑی ہوئی مل جائے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے گا۔اگر اس دوران اس کا مالک مل جائے تو اسے دے دی جائے اور اگر نہ ملے تو اسے تصدق کر دیا جائے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۲۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۹۲۶:۔اگر حرم کے علاوہ کسی اور جگہ کوئی چیز پڑی ہوئی مل جائے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے گا۔اس دوران اگر مالک مل جائے تو اسے دے دی جائے اور اگر نہ ملے تو پانے والا اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۲۲۔حدیث ۱)

کعبہ پر نظر کرنا

مسئلہ ۹۲۷:۔ جو شخص کعبے کی طرف نظر کرے اور اہلبیتِ اطہار کے حق و حرمت کی معرفت رکھتا ہو تو وہی کعبے کے حق اور حرمت کو پہچاننے والا ہے۔اللہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور امورِ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۲۳۔حدیث ۲)

حج و عمرہ کے لئے بال بڑھانا

مسئلہ ۹۲۸:۔ جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو ذیقعدہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال بڑھانے لگے۔ اور اگر عمرہ کا ارادہ کرے تو ایک ماہ پہلے سے بڑھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۲۷۔حدیث ۱)

تلبیہ

مسئلہ ۹۲۹:۔ مرد کیلئے ضروری ہے کہ جتنا زیادہ ممکن ہو بہ آوازِ بلند تلبیہ کہے اور اگر کچھ حصہ ترک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن پورا کہنا افضل ہے۔البتہ چار تلبیہات کہنا ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۰۔حدیث ۳)

مسئلہ ۹۳۰:۔ عورتوں کیلئے بہ آوازِ بلند تلبیہ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۰۔حدیث ۷)

مسئلہ ۹۳۱:۔ گونگے کا تلبیہ اس کا زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرؑ المومنین۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۰۔حدیث ۲)

مسئلہ ۹۳۲:۔ تلبیہ حالتِ جنابت ونجاست میں بھی کہی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۱۹۹۔حدیث ۲۵۸۱، ۲۵۸۲)

احرام

مسئلہ ۹۳۳:۔ جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ کسی اور مہینے میں احرام باندھے گا اس کا حج نہیں ہوگا۔اسی طرح اس کا بھی جو میقاتِ معیّن کے خلاف کہیں اور سے احرام باندھے۔ مگر یہ کہ عمرے کے مہینے کے چلے جانے کا خوف ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۴۷۔حدیث ۲،۸)

مسئلہ ۹۳۴:۔ احرام کسی نمازِ واجب یا نمازِ نافلہ کے بعد ہی باندھا جائے گا۔اس کے بغیر نہیں۔انسان کو چاہیے کہ احرام باندھ کر تھوڑی دور چلے۔اور جب راستہ پکڑ لے تو تلبیہ شروع کردے۔خواہ پیدل ہو یا سواری پر۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۱۹۴۔حدیث ۲۵۵۸)

مسئلہ ۹۳۵:۔ میلے کچیلے کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے۔بلکہ صاف ستھرے کپڑے کا احرام باندھے لیکن مُحِل ہونے تک اس کو ہرگز نہ دھوئے خواہ وہ کتنا ہی میلا کیوں نہ ہو جائے۔مگر یہ کہ وہ جنابت یا کسی اور شے سے آلودہ ہوگیا ہو۔اس صورت میں اسے دھوسکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۰۴۔حدیث ۲۵۹۹)

مسئلہ ۹۳۶:۔ کوئی شخص مکّہ میں بغیر احرام کے داخل نہیں ہوسکتا۔سوائے اس کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جو مریض ہو یا اسے پیٹ کی بیماری ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۲۵۔حدیث ۲۷۵۳)

مسئلہ ۹۳۷:۔ اگر کوئی شخص غسلِ احرام کرکے بغیر احرام باندھے سو جائے تو وہ دوبارہ غسل کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۷۔حدیث ۳)

مسئلہ ۹۳۸:۔ حاجی اگر دن میں احرام باندھے تو دن ہی میں غسل کرے۔اور اگر رات کو باندھے تو رات کو ہی غسل کرے۔دن میں غسل کرکے رات کو احرام باندھنا یا رات کو غسل کرکے دن میں احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور ایسے شخص کو دوبارہ غسل کرنا پڑے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۷۔حدیث ۲)

مسئلہ ۹۳۹:۔ جس شخص نے غسلِ احرام کیا اور احرام باندھنے سے پہلے قمیض پہن لی تو اس کا غسل ٹوٹ گیا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۷۔حدیث ۴)

مسئلہ ۹۴۰:۔ غسلِ احرام کے بعد مُحرِم کے لئے سر میں تیل ڈالنا حرام ہے۔اور قبلِ غسل بھی ایسا تیل نہ لگائے جس میں مُشک یا عنبر ہو اور اس کی خوشبو احرام میں اس کے سر میں باقی رہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۸۔حدیث ۱)

مسئلہ ۹۴۱:۔ اگر کوئی شخص غسلِ احرام کرے اور پھر رومال سے سر کو ملے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۷۷۔حدیث ۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۹۴۲:۔ جو شخص غسلِ احرام کے بعد ناخن تراشے تو اس کو چاہئے کہ ان ناخنوں پر پانی مل دے۔ اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۷۷۔ حدیث ۶)

مسئلہ۹۴۳:۔ جب یومِ ترویہ ہو تو غسل کر کے دونوں کپڑے پہنے اور ننگے پاؤں مسجد میں داخل ہو اور سکینہ و وقار کے ساتھ آئے اور مقامِ ابراہیمؑ یا حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر زوالِ آفتاب تک بیٹھے۔ پھر نمازِ واجب پڑھے اور نماز کے بعد وہی کہے جو شجرہ سے احرام باندھتے وقت اور احرامِ حج کے وقت کہا تھا۔ پھر سکینہ و وقار سے چلے۔ جب روم کے قریب مقامِ فضا پر پہنچے تو تلبیہ کرے اور جب روم پر اور ابطح پر آئے تو بلند آواز سے تلبیہ کرے یہاں تک کہ منیٰ پہنچے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۵۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ۹۴۴:۔ ایک شخص نے نماز پڑھی اور احرام کی نیت کی۔ پھر اگر وہ خوشبو کو مَس کرے یا شکار کرے یا عورت کے پاس جائے تو اگر اس نے ابھی تلبیہ نہیں کہی ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۷۸۔ حدیث ۸)

مسئلہ۹۴۵:۔ حائضہ یا مستحاضہ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنا خون روئی سے صاف کر کے شرمگاہ کو لنگوٹ سے کس کر باندھے تا کہ خون باہر نہ آئے۔ حائضہ کو چاہئے کہ لباسِ احرام کے علاوہ کوئی اور کپڑے پہنے، رو بہ قبلہ ہو، مسجد الحرام میں داخل نہ ہو اور حج کے لئے ہلہلہ کرے۔ لیکن مستحاضہ کو احرام باندھنے کی اجازت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۴۹۔ حدیث ۱،۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لباسِ مُحرِم

مسئلہ۹۴۶:۔ افضل یہ ہے کہ احرام دو سوتی کپڑوں پر مشتمل ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۴۷:۔ وہ چادر جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا ہو اس کا احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر خالص ریشم استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۴)

مسئلہ۹۴۸:۔ مُحرِم اگر چاہے تو سردی اور گرمی سے بچنے کیلئے تیسرا کپڑا استعمال کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۱۱)

مسئلہ۹۴۹:۔ سیاہ کپڑوں میں احرام نہیں باندھا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۱۳)

مسئلہ۹۵۰:۔ دھاری دار کپڑے میں احرام باندھا جا سکتا ہے بشرطیکہ ریشمی تانے بانے کا نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۱۶)

مسئلہ۹۵۱:۔ جس کپڑے میں خوشبو ہو اس کا احرام نہیں پہنا جا سکتا جب تک اس کی خوشبو برطرف نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب۸۲۔حدیث ۱۹)

مسئلہ۹۵۲:۔ حالتِ احرام میں کوئی بھی ایسا لباس نہیں پہنا جا سکتا جس میں بٹن یا گھنڈی لگی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوئی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۰۶ ۔حدیث ۲۶۱۷)

مسئلہ ۹۵۳:۔ حالتِ احرام میں آئینہ نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ یہ زینت میں شامل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۰۹ ۔حدیث ۲۶۴۹)

مسئلہ ۹۵۴:۔ کوئی حرج نہیں اگر مُحرِم انگوٹھی پہنے رہے لیکن زینت کیلئے نہ پہنے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۲ ۔حدیث ۲۲)

مسئلہ ۹۵۵:۔ اگر سوتے وقت مُحرِم کو مکھیاں (یا مچھر) اذیت دیں تو وہ اپنا چہرہ ڈھانپ سکتا ہے۔ لیکن سر کو نہ ڈھانپے۔ البتہ عورت سوتے وقت اگر پورہ چہرہ اور سر ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۸ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۹۵۶:۔ اگر کسی مُحرِم کے کانوں کو سردی لگے تو وہ کانوں کو ڈھک سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۸ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۹۵۷:۔ مُحرِم اپنی رقم اور دوسری اشیاء کی حفاظت کے لئے اپنی کمر سے ہمیانی باندھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۳ ۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۹۵۸:۔ اگر مُحرِم کے پاس جوتا نہ ہو تو وہ چمڑے کا موزہ پہن سکتا ہے لیکن اس کو قدم کی پشت پر سے پھاڑ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۰۶ ۔حدیث ۲۶۱۶)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لباسِ مُحرِمہ

مسئلہ۹۵۹:۔ مُحرِمہ عورت ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے مگر وہ لباس جو زعفران وغیرہ سے رنگے ہوں وہ نہ پہنے اور نہ دستانے پہنے نہ خوشبو کو مس کرے۔اور کپڑا اگر دھاری دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۴۔حدیث ۲)

مسئلہ۹۶۰:۔ مُحرِمہ بحالتِ احرام (خالص) ریشم سے بنا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۴۔حدیث ۸)

مسئلہ۹۶۱:۔ مُحرِمہ عورت پاجامہ پہن سکتی ہے بشرطیکہ اس کا مقصد ستر چھپانا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۴۔حدیث ۱۱)

مسئلہ۹۶۲:۔ عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے کیونکہ احرامِ عورت اس کے چہرے میں ہے اور مرد کا اس کے سر میں۔بلکہ افضل یہ ہے کہ پنکھے وغیرہ سے بھی منھ نہ چھپائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۴۔حدیث ۷،۹)

مسئلہ۹۶۳:۔ عورت جب سواری پر ہو تو اپنا کپڑا اوپر سے گردن تک لٹکا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۰۷۔حدیث ۲۶۲۶)

مسئلہ۹۶۴:۔ مُحرِمہ عورت وہ زیور پہن سکتی ہے جو وہ اپنے گھر میں بھی پہنے رہتی ہو۔مثلاً پازیب، کنگن اور گوشوارے۔لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی زینت کو لوگوں پر ظاہر نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۴۔حدیث ۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

آدابِ مُحرِم

مسئلہ ۹۶۵:۔ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے:۔

۱۔مُحرِم کو چاہیئے کہ سر کو ناخن سے نہ کھجائے بلکہ انگلیوں کے پوروں سے کھجائے۔

۲۔مُحرِم جب غسلِ جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالے اور انگلیوں سے بالوں میں پہنچائے۔

۳۔جب تک احرام پورا نہ ہو جائے اس وقت تک تلبیہ نہ کرے۔

۴۔حالتِ احرام میں آپس میں کشتی نہیں لڑنی چاہیئے تاکہ کہیں زخم نہ لگ جائے یا کوئی بال نہ گر جائے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۸۔ حدیث ۱،۳،۴،۱۰)

مسئلہ ۹۶۶:۔ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں جائز ہیں:۔

۱۔خلال کرنا۔

۲۔مسواک کرنا۔

۳۔خارش ہونے کی صورت میں کھجانا اور اس کے نتیجے میں خون نکل آنا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۸۔حدیث ۵،۶،۱۲)

مسئلہ ۹۶۷:۔ جو شخص حج کیلئے عمرۂ تمتع بجالا رہا ہے اسے چاہیئے کہ جب وہ عمرے سے احرام کھولے تو سِلا ہوا کپڑا (قمیض وغیرہ) نہ پہنے بلکہ خود کو مُحرِم لوگوں سے مشابہ رکھے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۲۴۔حدیث ۲۷۴۸)

مسئلہ ۹۶۸:۔ مُحرِم کیلئے جماع کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا اور جھگڑا کرنا ممنوع ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۸۱۔حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۹۶۹:۔ اگر دو مُحرم آپس میں جھگڑا کریں تو ان کا فرض ہے کہ استغفار کریں ۔لیکن اگر دو مرتبہ سے زیادہ جھگڑا کریں تو جو حق پر ہو وہ ایک بکری ذبح کرے گا اور جو غلطی پر ہو وہ ایک گائے کی قربانی کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۱۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۷۰:۔ اگر کوئی تین قَسمیں کھائے تو اس نے جدال کیا اور اس پر ایک بکری کی قربانی ہے ۔لیکن اگر جھوٹی قَسم ایک بھی کھالی تو ایک بکری کی قربانی دینی ہوگی ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۱۔حدیث ۴)

مسئلہ۹۷۱:۔ جدال میں ایک بکری کی قربانی ہے اور گالی اور بدکاری میں گائے کی قربانی ہے اور جماع کرنے سے حج باطل ہو جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۱۔حدیث ۶)

تفصیلاتِ آدابِ مُحرِم

مسئلہ۹۷۲:۔ مُحرِم کیلئے جائز نہیں کہ سواری پر کوئی سایہ کر سکے لیکن دھوپ کی اذیت سے بچنے کے لئے جسم کے ایک عضو سے دوسرے عضو کو چھپانا جائز ہے ۔مثلاً چہرے پر ہاتھ کا سایہ ۔البتہ خیمے میں یا گھر کی دیوار کے سائے میں آ سکتا ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۷۳:۔ عورت حالتِ احرام میں زیرِ سایہ رہ سکتی ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۸۹۔حدیث ۴)

مسئلہ۹۷۴:۔ مُحرِم اگر مریض یا بوڑھا ہو تو سائے میں آ سکتا ہے اور اس صورت میں اسے تین پاؤ اناج تصدق کرنا ہوگا ۔لیکن اگر وہ بارش یا دھوپ کی وجہ سے سائے میں آئے تو اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کو ایک بکری بطورِ کفارہ منیٰ میں ذبح کرنی پڑے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ اور امام رضاؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۸۹۔ حدیث ۴تا۹)

مسئلہ ۹۷۵:۔ مُحرِم پانی میں غوطہ نہیں لگا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج باب ۹۰۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۹۷۶:۔ مُحرِم نہ کوئی خوشبو سونگھے اور نہ بدبو۔ اور اگر کوئی خوشبو کھولنا پڑے تو اسے چاہئے کہ ناک کو کپڑے سے بند کر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۹۱۔ حدیث ۴،۵)

مسئلہ ۹۷۷:۔ اگر کسی مُحرِم کے کپڑوں کو خوشبو لگ جائے تو اسے چاہئے کہ اسے دھو ڈالے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۹۱۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۹۷۸:۔ مُحرِم کیلئے زرد رنگ کے فرش یا تکیئے پر سونا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۹۱۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ ۹۷۹:۔ مُحرِم سیب، لیموں، بیر اور ہر وہ چیز کھا سکتا ہے جس کی خوشبو اچھی ہو لیکن سونگھ نہیں سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۹۱۔ حدیث ۱۶، ۱۷)

مسئلہ ۹۸۰:۔ مُحرِم کو زینت کیلئے سیاہ سرمہ یا ایسا سرمہ جس میں مُشک اور خوشبو ہو نہیں لگانا چاہئے اور نہ ہی عورت کی طرف زینت کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ اور اگر نظر پڑ جائے تو اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کو چاہئے کہ تلبیہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۹۲ ۔حدیث ۱ تا ۵)

مسئلہ ۹۸۱:۔ اگر مُحرِم کی آنکھوں میں تکلیف ہو اور بغیر سرمہ لگائے گزارا نہ ہو تو وہ سرمہ لگا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذیت سے بچنے کے لئے کپڑے کی گدیاں بنا کر آنکھوں پر رکھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۹۳ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۹۸۲:۔ اگر مُحرِم بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو یا جوئیں بہت ہو گئی ہوں تو اس کیلئے جائز ہے کہ سر منڈوالے اور اس کا فدیہ دے دے۔ یا تو تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو ڈیڑھ سیر اناج فی مسکین (یعنی ۹ سیر اناج) صدقہ دے یا بکری قربان کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۹۳ ۔حدیث ۲)

مسئلہ ۹۸۳:۔ جس مُحرِم کے ہاتھ پاؤں پھٹ رہے ہوں تو وہ گھی اور تیل سے اس کا علاج کر سکتا ہے۔ اور اگر کوئی اور شکایت ہو تو حلال غذا سے اس کا علاج کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۹۳ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۹۸۴:۔ اگر مُحرِم کا پھوڑا بہہ رہا ہو اور وہ زخم پر پٹی باندھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسی دوا استعمال نہ کرے جس میں زیادہ مقدار زعفران کی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۹۳ ۔حدیث ۵، ۶، ۸)

مسئلہ ۹۸۵:۔ اگر مُحرِم کے کانوں کو ہوا تکلیف دیتی ہو اور وہ کانوں میں روئی رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۳۔حدیث ۹)

مسئلہ ۹۸۶:۔ مُحرِم اگر ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے میں ایک مٹھی اناج تصدق کرے۔اور اگر چار سے زیادہ کاٹے تو ایک قربانی دے۔اور دس سے زیادہ کاٹے تو ایک اور قربانی دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۴۔حدیث ۴)

مسئلہ ۹۸۷:۔ اگر مُحرِم ایک ہی جگہ پر ناخن کاٹے تو اس پر ایک قربانی ہے۔اور اگر دو مختلف جگہوں پر کاٹے تو دو قربانیاں ہوں گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۴۔حدیث ۵)

مسئلہ ۹۸۸:۔ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں اپنی داڑھی یا کسی اور جگہ سے بال نوچے تو اس کو چاہئے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔لیکن اگر اتفاقاً کوئی بال گر جائے تو دو روٹیاں یا ستو صدقہ دے دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۴۔حدیث ۹،۱۱)

مسئلہ ۹۸۹:۔ مُحرِم کو عمداً جوں نہیں مارنا چاہئے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۹۹۰:۔ اگر کوئی مُحرِم عمداً اپنے کپڑے یا جسم سے جوں نکال کر پھینکے تو اسے ایک مٹھی اناج فدیہ دینا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۵۔حدیث ۳)

مسئلہ ۹۹۱:۔ مُحرِم حشرات الارض میں سے کسی کو نہ مارے سوائے سانپ، بچھو اور چوہے کے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۶۔حدیث ۲)

مسئلہ۹۹۲:۔ انسان حالتِ احرام میں کوے، بھڑ، گِدھ، بھیڑیے اور کٹ کھنے کتے کو مار سکتا ہے۔بلکہ ہر اس چیز کو مار سکتا ہے جس سے اسے خطرہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۶۔حدیث ۴،۱۰)

مسئلہ۹۹۳:۔ اگر مُحرِم حرم میں پسّو یا مچھر کو مار دے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۶۔حدیث ۱۱)

مسئلہ۹۹۴:۔ مُحرِم چار جانوروں کو ذبح کر سکتا ہے۔گائے، اونٹ، بکری اور ہر وہ پرندہ جو ہوا میں نہیں اُڑتا (مثلاً مرغی) چاہے وہ مقامِ حل میں ہو یا حرم میں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۷۔حدیث ۱)

مسئلہ۹۹۵:۔ اگر کسی مُحرِم کی پنڈلی ٹوٹ جائے تو وہ ہر شے سے مُحِل ہو جائے گا اور جو چیزیں اس پر حرام تھیں مثلاً عورتیں، خوشبو، کپڑے۔وہ سب حلال ہو جائیں گی اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔البتہ اس کا فرض ہے کہ اگلے سال آ کر حج کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۰۔حدیث ۲)

مسئلہ۹۹۶:۔ حالتِ احرام میں انسان نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کوئی اس کا نکاح کروا سکتا ہے۔نہ وہ خطبۂ نکاح پڑھ سکتا ہے اور نہ نکاح کا گواہ بن سکتا ہے۔اور اگر کوئی حالتِ احرام میں نکاح کرے تو مرد اور عورت کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی اور وہ دونوں تاابد ایک دوسرے پر حرام ہو جائیں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروع کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۱۔حدیث ۱،۳)

مسئلہ۹۹۷:۔ حالتِ احرام میں انسان اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۱۔حدیث ۶)

مسئلہ ۹۹۸:۔ اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں اپنی زوجہ سے مقاربت کرے تو اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو اونٹوں کی قربانی ہے۔اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر۔اور وہ دونوں اس مقام پر جدا جدا رکھے جائیں گے جہاں انہوں نے جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچیں۔پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہوگا۔اگر وہ قربانی کرنے پر قادر نہ ہوں تو ساٹھ مسکینوں کو تین پاؤ فی مسکین کھانا تصدق کریں۔اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو ۱۸ دن روزے رکھیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۲۔حدیث ۵)

مسئلہ ۹۹۹:۔ اگر کوئی شخص بحالتِ احرام اپنی زوجہ کا بغیر شہوت کے بوسہ لے تو اس کا کفارہ ایک بکری کی قربانی ہے۔اور اگر شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل آئے تو پھر ایک اونٹ کی قربانی کرنا ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۳۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۰۰۰:۔ ایک مُحرِم نے اپنی عورت کو دیکھا اور اس کی منی یا مذی نکل آئی تو اس پر کچھ نہیں ہے۔وہ صرف غسل کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے۔اسی طرح اگر اپنی زوجہ کو شہوت کے بغیر اٹھائے اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر بھی کوئی کفارہ نہیں۔لیکن اگر ازروئے شہوت اٹھائے اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر ایک بکری کی قربانی ہوگی۔اور جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور خود اسے بھی انزال ہو جائے تو پھر اس کو ایک اونٹ کی قربانی کرنا ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۰۳۔حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۰۰۱:۔ اگر کوئی مُحرِم کسی عورت کی پنڈلی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے تو اگر وہ مالدار ہے تو اس پر ایک اونٹ کفارہ ہے۔ اور اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو ایک گائے۔ اور اگر فقیر ہے تو ایک بکری قربانی دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۰۳۔ حدیث ۷)

مسئلہ ۱۰۰۲:۔ اگر کوئی اپنے عضوِ تناسل پر بحالتِ احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے تو اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی زوجہ سے مجامعت کرنے کا ہے۔ اور وہ ایک اونٹ کی قربانی ہے اور اگلے برس حج۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۰۳۔ حدیث ۶)

مسئلہ ۱۰۰۳:۔ احرام باندھ لینے کے بعد لیکن لبیک کہنے سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے مجامعت کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۹۶۔ حدیث ۲۵۶۵)

مسئلہ ۱۰۰۴:۔ اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں مشعرالحرام کے اندر وقوف سے پہلے عورت سے مجامعت کرے تو اس پر ایک اونٹ کی قربانی اور آئندہ سال حج لازم ہے۔ اور اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد مجامعت کی ہے تو ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی لیکن آئندہ سال حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی نے بھول کر ایسا کرلیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۰۲۔ حدیث ۲۵۸۸)

مسئلہ ۱۰۰۵:۔ اگر کسی مُحرِم نے شترمرغ یا وحشی گدھا شکار کیا ہو تو اس پر ایک موٹے تازے اونٹ کی قربانی واجب ہے۔ اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو تین پاؤ فی مسکین کے حساب سے کھانا کھلا دے۔ اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو ۱۸ دن روزے رکھے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اور گائے ماری ہے تو اس کا کفارہ ایک گائے ہے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو ۳۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو ۹ دن روزے رکھے۔ اگر ہرن مارے تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ اور اگر یہ نہ کر سکے تو ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۰۸۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۰۶:۔ جب کسی پر ایک اونٹ کی قربانی ہو اور اسے اونٹ نہ مل سکے تو اسے چاہیے کہ سات بکریوں کی قربانی دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۰۳۔ حدیث ۲۵۹۱)

مسئلہ ۱۰۰۷:۔ احرام کیلئے غسل کر لینے کے بعد لیکن احرام باندھنے سے پہلے شکار کا گوشت اور ایسی غذا جس میں خوشبو اور زعفران وغیرہ پڑی ہوئی ہو کھائی جا سکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷۔ حدیث ۲۵۶۶، ۲۵۶۷)

مسئلہ ۱۰۰۸:۔ اگر کوئی مُحرِم عمداً کوئی ایسا کھانا کھائے جس میں زعفران یا اور کسی قسم کی خوشبو ہو تو اس پر ایک بکری کی قربانی ہے۔ لیکن اگر بھول کر کھایا ہے تو اس پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۱۱۔ حدیث ۲۲۶۳)

مسئلہ ۱۰۰۹:۔ عورتیں بہ آوازِ بلند تلبیہ نہ کریں اور نہ استلامِ حجر کریں اور نہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوں اور نہ سعیِ صفا و مروہ میں ہرولہ کریں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۲۱۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۱۰۱۰:۔ اگر کسی مُحرِم کی ڈاڑھ میں تکلیف ہو اور وہ اسے نکلوانا چاہے تو نکلوا سکتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۱۰۔ حدیث ۲۶۵۳)

مسئلہ ۱۰۱۱:۔ اگر کسی مُحرِم کو شدید حاجت ہو تو وہ اپنی ناک میں ایسی دوا چڑھا سکتا ہے جس میں مُشک ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۱۲۔ حدیث ۲۶۶۸)

مسئلہ ۱۰۱۲:۔ مُحرِم خوشبو سے بچنے کیلئے اپنی ناک کو بند کرے گا لیکن بدبو سے بچنے کے لئے اپنی ناک کو بند نہیں کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۱۲۔ حدیث ۲۶۷۰)

مسئلہ ۱۰۱۳:۔ مُحرِم غسل کرسکتا ہے لیکن بدن نہ ملے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۱۵۔ حدیث ۲۶۹۵)

مسئلہ ۱۰۱۴:۔ مُحرِم ٹڈی نہیں کھائے گا اور جو حالتِ احرام میں نہیں ہے وہ بھی حدودِ حرم میں ٹڈی نہ کھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۲۱۔ حدیث ۲۷۳۱)

مسئلہ ۱۰۱۵:۔ اگر کوئی حالتِ احرام میں ایک بڑی سی چھپکلی ماردے تو اس پر تین پاؤ کھانا تصدق کرنا لازم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۲۱۔ حدیث ۲۷۳۱)

مسئلہ ۱۰۱۶:۔ حالتِ احرام یں دریائی شکار اور اس کا کھانا ہر حال میں جائز ہے لیکن خشکی کا شکار جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۲۳۔ حدیث ۲۷۳۹)

مسئلہ ۱۰۱۷:۔ حالتِ احرام میں خرید و فروخت کی جاسکتی ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۹۰۔حدیث ۳۱۱۸)

مُحرِم کی موت

مسئلہ۱۰۱۸:۔ مُحرِم اگر مر جائے تو اس کو غسل وکفن دیا جائے گا اور اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے گا۔لیکن نہ تو اسے حنوط کیا جائے گا اور نہ کسی خوشبو کا استعمال کیا جائے گا۔چاہے مرد ہو یا عورت۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۹۹۔ حدیث ۱،۳)

طواف

مسئلہ۱۰۱۹:۔ طواف میں نہ تو تیز دوڑنا چاہیے اور نہ آہستہ چلنا چاہیے بلکہ ان دونوں کے درمیان چال ہونی چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۲۷۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۰۲۰:۔ حاجی جب تک عرفات نہ جائے اس وقت تک طوافِ بیت نہ کرے۔اگر بغیر کسی علت کے منٰی میں جانے سے پہلے طواف کرے گا تو وہ طواف شمار نہ ہوگا۔البتہ اگر بوڑھا آدمی، بیمار آدمی،عورت یا مجبور منٰی میں جانے سے پہلے طواف کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۸۔حدیث ۳،۴)

مسئلہ۱۰۲۱:۔ مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے سے طواف کرنا مکروہ ہے اور ایسا نہیں کرنا چاہیے جب تک اس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہ ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۳۵ ۔حدیث ۲۸۰۹)

مسئلہ ۱۰۲۲:۔ دورانِ طواف چکروں کے شمار کے سلسلے میں اپنی زوجہ یا کسی نابالغ بچے کے شمار پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۴۰ ۔حدیث ۲۸۳۷)

مسئلہ ۱۰۲۳:۔ اگر کوئی طوافِ واجب کر رہا ہو اور نمازِ واجب کا وقت آ جائے تو طواف کو قطع کر دے ۔نماز ادا کرے اور اس کے بعد جو طواف باقی رہ گیا ہے اسے ادا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۲۹ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۲۴:۔ اگر ایک شخص نے طوافِ واجب کیا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات تو اس کو چاہئے کہ طواف کا اعادہ کرے ۔لیکن اگر وہ ختم کر چکا ہو تو اس پر کچھ نہیں۔ لیکن اعادہ کرنا افضل ہے ۔لیکن اگر بھولا نہیں ہے بلکہ صرف شک ہوا ہے کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات تو اسے پورا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۳۰ ۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۱۰۲۵:۔ دو واجب طوافوں کو بغیر بیچ میں دو رکعت نماز پڑھے ملانا مکروہ ہے ۔لیکن اگر طوافِ مستحب ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۳۱ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۲۶:۔ جو شخص حجرِ اسمٰعیل میں طواف کو مختصر کرے اسے اس کا اعادہ کرنا چاہئے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۳۲ ۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۰۲۷:۔ مناسکِ حج بے وضو ادا کر سکتے ہیں لیکن طوافِ بیت بغیر وضو کے نہیں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوسکتا۔اور اگر کسی نے بغیر وضو کے طواف کرلیا ہے تو وضو کر کے طواف کا اعادہ کرے اور اگر طوافِ مستحب ہے تو وضو کر کے دو رکعت نمازِ نافلہ پڑھے۔اسی طرح اگر حالتِ جنابت میں طواف کرلے تو اس کا بھی اعادہ کرنا ہوگا۔اگر طواف کے دوران یاد آئے کہ اس نے وضو نہیں کیا تو طواف قطع کردے۔وہ طواف کسی شمار میں نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۳۔حدیث ۱ تا ۴)

مسئلہ ۱۰۲۸:۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا بعدِ طواف ہے۔چنانچہ اگر کوئی قبلِ طوافِ بیت سعی کرے تو اسے چاہیے کہ بیت کی طرف آئے اور طواف کرے اور اس کے بعد دوبارہ سعی کرے۔لیکن اگر طواف کرنا بھول گیا اور دورانِ سعی یاد آیا کہ اس نے طواف نہیں کیا تو وہ سعی کو قطع کر کے طواف کرے اور واپس جا کر بقیہ سعی کو مکمل کرے۔یعنی اس سے قبل جتنی سعی اس نے کی تھی وہ شمار میں آئے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۲۹:۔ اگر سعی سے پہلے نمازِ عصر داخل ہوجائے تو چاہیے کہ پہلے نماز پڑھے اور بعد میں سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۴۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۰۳۰:۔ اگر ایک شخص نے طوافِ بیت کیا اور تھک گیا تو وہ سعی کو اگلے روز تک ملتوی نہیں کرسکتا بلکہ آرام کر کے اسی روز سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۴۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۰۳۱:۔ جو شخص بیمار ہو اس کی طرف سے کوئی اور طواف نہیں کرسکتا۔البتہ یہ ہوسکتا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے کہ اس کو محمل پر سوار کرا کے طواف کرایا جائے۔اور جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچے تو محمل کو زمین پر رکھ دیا جائے اور وہ اپنا ہاتھ محمل سے نکال کر زمین پر کھینچے۔اور ہر چکر میں ایسا ہی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۵۔حدیث ۱،۳)

مسئلہ ۱۰۳۲:۔ وہ شخص جس کو پیاس کی بیماری ہو یا جس کے اعضاء ٹوٹ گئے ہوں یا وہ عورت جو مریض ہو اور صاحبِ عقلِ کامل نہ ہو تو ایسے لوگوں کی طرف سے کوئی دوسرا طواف اور رمی جمرات کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۵۔حدیث ۲،۴)

مسئلہ ۱۰۳۳:۔ انسان جب طواف سے فارغ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ مقامِ ابراہیم پر آئے اور مقام کو سامنے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔رکعتِ اوّل میں سورۂ قُل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں قُل یا ایہا الکفرون پڑھے۔پھر تشہد کے بعد حمد و ثناءِ الٰہی کرے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور اللہ سے سوال کرے کہ وہ اس کے عمل کو قبول فرمائے۔یہ دونوں رکعتیں واجب ہیں۔اور کوئی مجبوری نہیں، طلوعِ فجر سے غروب تک جب چاہے پڑھ لے لیکن یہ ضروری ہے کہ طواف سے فارغ ہوتے ہی ان کو پڑھا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۳۴:۔ طواف کی نماز بیٹھ کر نہیں پڑھی جا سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۳۵:۔ طوافِ حج وعمرہ کے بعد اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنا بھول جائے تو اگر وہ شہر میں ہے تو اس کو چاہیئے کہ واپس آئے اور نماز پڑھے۔لیکن اگر وہ شہر سے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چلا گیا ہے تو اس پر واپس آنا واجب نہیں ہے۔وہ اپنے مقام پر یہ نماز پڑھ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۷۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۳۶:۔ ایک شخص کے ساتھ اس کی زوجہ ہے جو اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکتی تو اس کا شوہر اسے محمل میں بٹھا کر طوافِ واجب اور طوافِ صفا و مروہ ادا کر سکتا ہے۔اور یہ طواف خود اس کے لئے بھی کافی ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۸۔حدیث ۹)

مسئلہ ۱۰۳۷:۔ طوافِ بیت سواری پر بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۸۔حدیث ۱۶)

مسئلہ ۱۰۳۸:۔ طواف کے دوران اگر کسی کو پیاس لگے تو وہ پانی پی سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۸۔حدیث ۱۵)

مسئلہ ۱۰۳۹:۔ اگر کوئی عورت طواف کی نذر مانے تو اسے چاہئے کہ ۱۴ طواف کی نذر کرے۔سات اپنے ہاتھوں کے اور سات اپنے پیروں کے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۸۔حدیث ۱۸)

مسئلہ ۱۰۴۰:۔ اگر کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور دیکھے کہ اس کے لباس پر خون (یا کوئی اور نجاست) لگا ہوا ہے تو اس جگہ کو یاد رکھے جہاں اس وقت تک وہ طواف میں پہنچا تھا۔پھر وہاں سے جائے۔اپنا لباس پاک کرے اور واپس آ کر وہیں سے اپنے طواف کی بنیاد رکھے جہاں سے قطع کیا تھا۔(یعنی اپنے پچھلے طواف کو بھی شمار کرے)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۲۔حدیث ۲۷۹۳)

مسئلہ ۱۰۴۱:۔ ایک شخص نے خانۂ کعبہ کا طوافِ واجب کیا اور طواف میں آٹھ چکر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لگا دیئے۔ تو اس کو چاہئے کہ وہ اس میں چھ چکر اور شامل کرے اور چار رکعت نماز پڑھ لے۔ اس طرح پہلا طواف (یعنی پہلے سات چکر) طوافِ مستحی ہوگا اور دو رکعت نماز بھی مستحی ہوگی۔ اور دوسرا طوافِ واجب ہوگا اور دو رکعت نماز بھی واجب ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۴۔ حدیث ۲۸۰۱)

مسئلہ ۱۰۴۲:۔ اگر کسی کو یاد نہ رہا کہ اس نے تین چکر لگائے ہیں یا چار۔ تو اگر وہ طوافِ نافلہ تھا تو اس کیلئے جائز ہے کہ چاہے تو تین پر بنیا درکھ لے یا چار پر۔ لیکن اگر وہ طوافِ واجب تھا تو اعادہ لازم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۵۔ حدیث ۲۸۰۵)

مسئلہ ۱۰۴۳:۔ غیر ختنہ شدہ مرد طواف نہیں کرسکتا۔ البتہ عورت کرسکتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص مسلمان ہوجائے اور حج کا ارادہ کرے تو پہلے اپنی ختنہ کرائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۶۔ حدیث ۲۸۱۴، ۲۸۱۵)

مسئلہ ۱۰۴۴:۔ بے ہوش آدمی کی طرف سے کوئی اور شخص طواف اور رمی جمرات کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۷۔ حدیث ۲۸۲۱)

مسئلہ ۱۰۴۵:۔ جس شخص نے طوافِ واجب کیا لیکن نمازِ طواف کی دو رکعات پڑھنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے لگا تو اس کو اجازت ہے کہ چاہے تو اپنی سعی مکمل کرلے اور واپس آکر نماز پڑھے۔ اور اگر چاہے تو سعی میں وہ جس مقام پر تھا اسے یاد رکھے اور سعی کو منقطع کرکے واپس آئے اور نماز پڑھے اور پھر واپس جا کر باقی ماندہ سعی کو مکمل کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۹۔ حدیث ۲۸۳۱)

طواف النساء

مسئلہ ۱۰۴۶:۔ طوافِ نساء واجب ہے۔ چاہے مرد خصی اور عورت بوڑھی ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۹۲۔ حدیث ۱،۴)

مسئلہ ۱۰۴۷:۔ اگر کوئی شخص طوافِ نساء بھول جائے اور اپنے گھر واپس آجائے تو اس کی عورتیں اس پر حرام رہیں گی جب تک وہ طوافِ نساء نہ کر لے یا کسی دوسرے سے کروالے۔ اور اگر طواف کئے بغیر مر جائے تو اس کے ولی پر اس کیطرف سے طوافِ نساء کرانا لازم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۹۲۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۱۰۴۸:۔ اگر کسی نے طواف النساء کے دوران نصف سے زائد (یعنی چار شوط) طواف کرلیا ہو اور باقی طواف کرنا بھول گیا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کسی اور سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے طواف النساء کرے۔ لیکن اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی زوجہ سے مقاربت کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۲۔ حدیث ۲۷۸۹)

مسئلہ ۱۰۴۹:۔ اگر طواف النساء کے دوران نماز کی صفیں کھڑی ہو جائیں تو چاہئے کہ طواف روک کر لوگوں کے ساتھ نمازِ واجب پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو طواف میں جہاں تک پہنچا تھا وہیں سے طواف شروع کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۳۲۔ حدیث ۲۷۹۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اِستلامِ حجر

مسئلہ۱۰۵۰:۔ حاجی جب طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو حجر کے پاس آئے۔ اسے بوسہ دے اور اس سے لپٹے اور اس کی طرف اشارہ کرے۔ یہ ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۰۵۱:۔ جب آدمی طواف سے فارغ ہو اور دو رکعت نماز پڑھ لے تو زم زم پر آئے اور ایک یا دو ڈول اس سے نکالے اور اس کو پیئے اور اپنے سر، پشت اور شکم پر ڈالے اور کہے۔"یا اللہ! اس کو (پانی کو) علمِ نافع، رزقِ واسع اور ہر درد کی دوا قرار دے"۔ اس کے بعد حجرِ اسود کی طرف آئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۳۹۔حدیث ۲)

کوہِ صفا پر وقوف

مسئلہ۱۰۵۲:۔ طواف کے بعد حاجی کو چاہئے کہ صفا کی طرف اس دروازے سے نکلے جس سے رسول اللہؐ نکلتے تھے اور وہ دروازہ حجرِ اسود کے بالکل مقابل ہے۔ یہاں تک کہ وہ وادی کو طے کرے۔ چاہئے کہ صفا پر سکینہ و وقار کے ساتھ چڑھے یہاں تک کہ خانۂ کعبہ نظر آنے لگے۔ اور استقبال کرے اس رکن کا جس میں حجرِ اسود ہے۔ پھر اللہ کی حمد و ثناء کرے اور اس کی نعمتوں اور آزمائشوں کو یاد کرے اور پوری قوت سے اس کا ذکر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۰۔حدیث ۱)

صفا اور مروہ کے درمیان سعی

مسئلہ۱۰۵۳:۔ سعی (یعنی تیز تیز چلنا) صرف مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کیلئے نہیں۔ (یعنی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عورتوں کو چاہئے کہ معمول کی رفتار سے چلیں)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۵۴:۔ جب صفا سے مروہ کی طرف جائے تو سکینہؑ و وقار سے چلے اور جب مینار تک آئے تو وہاں سے سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۱۔حدیث ۶)

مسئلہ ۱۰۵۵:۔ اگر کوئی عمداً سعی ترک کر دے تو اس کو آئندہ سال پھر حج کرنا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۱۔حدیث ۱۰)

مسئلہ ۱۰۵۶:۔ سعی کی ابتداء صفا سے کرنا چاہئے اور اسے ختم مروہ پر کرنا چاہئے۔اگر کسی نے غلطی سے اپنی سعی کی ابتداء مروہ سے کی ہو تو اس پر لازم ہے کہ دوبارہ سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۲۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۵۷:۔ چوپایوں یا محمل پر بیٹھ کر سعی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ انسان کو کوئی انتہائی مجبوری ہو یا وہ جلدی میں ہو۔مگر افضل یہ ہے کہ پیدل سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۳۔حدیث ۱،۶)

مسئلہ ۱۰۵۸:۔ اگر انسان سعی کرتے ہوئے تھک جائے تو ان دونوں پہاڑوں میں سے کسی ایک پر بیٹھ سکتا ہے مگر درمیان میں نہ بیٹھے۔لیکن اگر کوئی اپنی جہالت کی وجہ سے درمیان میں بیٹھ جائے تو اس سے بازپرس نہیں کی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۳۔حدیث ۳،۴)

مسئلہ ۱۰۵۹:۔ وہ عورتیں جو چوپایوں پر سعی کر رہی ہیں ان کو اجازت ہے کہ صفا و مروہ کے نیچے ٹھہر جائیں بشرطیکہ کعبے کو دیکھتی رہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۳۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۰۶۰:۔ اگر سعی کے دوران نماز کا وقت آجائے تو چاہئے کہ سعی کو قطع کرکے نماز پڑھے اور پھر سعی کو مکمل کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۶۱:۔ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان تین چار شوط کرچکا ہے اور اس دوران اسے پیشاب کی حاجت ہو اور وہ پیشاب کرے تو وہ باقی ماندہ سعی بغیر وضو کے کرسکتا ہے۔لیکن افضل یہ ہے کہ وضو کرکے کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۴۴۔حدیث ۲)

مسئلہ ۱۰۶۲:۔ جس شخص نے صفا و مروہ کے درمیان چھ چکر لگائے مگر اس نے خیال کیا کہ اس نے سات چکر لگائے ہیں۔پھر احرام کھولنے اور عورتوں سے مجامعت کے بعد اسے یاد آیا کہ اس نے چھ چکر کئے تھے تو وہ ایک گائے ذبح کرے اور سعی کا ایک اور چکر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۲۔حدیث ۲۸۴۹)

مسئلہ ۱۰۶۳:۔ اگر کسی کو بالکل یاد ہی نہ ہو کہ اس نے کتنے چکر لگائے ہیں تو وہ از سرِ نو سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۲۔حدیث ۲۸۴۹)

مسئلہ ۱۰۶۴:۔ اگر کوئی شخص سہواً صفا و مروہ کے درمیان آٹھ شوط کرے تو اس پر لازم ہے کہ از سرِ نو پھر سے سعی کرے۔لیکن اگر اس نے سعی میں ۹ شوط کئے ہیں تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۴۲۔حدیث ۲۸۴۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تقصیر (بال کٹوانا)

مسئلہ ۱۰۶۵:۔ جب حجِ تمتع میں انسان سعی سے فارغ ہو جائے تو ہر طرف سے اپنے سر کے بال کٹوائے اور اپنی داڑھی اور مونچھوں کو ترشوائے اور ناخن کٹوائے اور ان کو اپنے حج کیلئے باقی رکھے۔ اور جب وہ یہ سب کچھ کر چکے گا تو جو چیزیں احرام میں اس پر حرام ہوگئی تھیں وہ سب حلال ہو جائیں گی۔ پھر وہ اپنی خوشی سے جتنی بار چاہے بیت اللہ کا طواف کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۴۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۶۶:۔ جو شخص حجِ تمتع کر رہا ہو وہ اگر بال کٹوانا بھول جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ وہ اللہ سے استغفار کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۴۶۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۶۷:۔ ایک شخص نے طوافِ بیت کیا پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور یہ عمرۂ تمتع تھا۔ پھر سر کے بال کٹوانے سے پہلے جلد بازی سے کام لے کر (بھول کر نہیں) اس نے اپنی زوجہ کا بوسہ لے لیا تو وہ ایک بکری کی قربانی دے۔ اور اگر مجامعت کر لی ہے تو ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۴۶۔ حدیث ۴)

مسئلہ ۱۰۶۸:۔ حجِ تمتع کا عمرہ کرنے والے کو چاہیئے کہ جب عمرے سے مُحِل ہو تو قمیض نہ پہنے اور حج کے ایام تک خود کو مُحرِموں کے مشابہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۴۶۔ حدیث ۸)

مسئلہ ۱۰۶۹:۔ جو کوئی مکہ میں سر منڈوائے وہ منیٰ میں بھی منڈوائے اور سنت یہ ہے کہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دونوں کانوں کی جڑوں تک منڈوائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور حضرتِ امیرالمومنین۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔ باب ۱۸۷۔حدیث ۱۰،۹)

مسئلہ ۱۰۷۰:۔ جو شخص بال کٹوانے سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کرلے تو اگر وہ جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔لیکن اگر مسئلے کو جانتا تھا تو اس کو کفارے میں ایک بکری ذبح کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۸۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۰۷۱:۔ جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں اس کا اپنے سر پر استرا پھرا دینا کافی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۷۔حدیث ۱۳)

مسئلہ ۱۰۷۲:۔ اگر کوئی شخص عمرۂ تمتع کر رہا ہو اور اس کا ارادہ احکام کے مطابق صرف تھوڑے سے بال تراشنے کا ہو لیکن وہ پورا سر ہی منڈوا لے تو اس پر ایک بکری کی قربانی لازم ہے۔اور جب قربانی کا دن آئے تو جس وقت سر منڈوانے کا ارادہ کرے تو اپنے سر پر استرا پھیر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۲۴۔حدیث ۲۷۴۶)

قربانی

مسئلہ ۱۰۷۳:۔ جب قربانی کا جانور خرید لے تو اسے لے کر مسجدِ شجرہ تک جائے۔پھر غسل کرکے اپنے دونوں کپڑے پہنے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھے۔پھر قربانی کے پاس جائے اور کہے۔"یا اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے۔اسے میری طرف سے قبول

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فرما"۔ پھر چل کر بیداء میں آئے اور تلبیہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۵۳ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۷۴:۔ جب بہت سی قربانیاں ہوں تو ابتداء اُس سے کرے جس کے دو دانت ہوں اور اس وقت تک نحر نہ کرے جب تک احرام نہ باندھ لے۔ اور یہ بمنزلۂ تلبیہ کے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۵۳ ۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۰۷۵:۔ منٰی میں قربانی تین دن ہے اور شہروں میں ایک دن۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۷۷ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۷۶:۔ حجِ تمتع میں قربانی کی کم سے کم صورت بکری ہے۔ (یعنی اس سے چھوٹا جانور ذبح نہیں کیا جا سکتا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۷۸ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۷۷:۔ اگر کوئی شخص حج کرتا ہے اور اس پر قربانی کا کفارہ باقی ہے تو وہ اپنے گھر واپس آنے کے بعد بھی ذبح کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۷۹ ۔حدیث ۴)

مسئلہ ۱۰۷۸:۔ قربانی میں سے ایک تہائی خود کھائے، ایک تہائی (رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو) تحفے میں دے اور ایک تہائی تصدق کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام زین العابدینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۸۵ ۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۰۷۹:۔ مکہ کُل کا کُل جائے نحر ہے۔ یعنی مکہ میں کسی بھی مقام پر نحر کیا جا سکتا ہے چاہے اپنے گھر میں ہی کیوں نہ کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۹۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۸۰:۔ قربانی میں:۔

(الف)۔اگر بھیڑ ہو تو کم از کم دو سال کی ہو اور مادہ بہتر ہے۔

(ب)۔اگر بکری ہو تو دو سال سے زیادہ کی ہو اور نر بہتر ہے اور اگر نر نہ ہو تو بھیڑ بہتر ہے۔

(ج)۔اگر مینڈھا ہو تو کالا ہو، بے سینگ ہو، نر ہو، موٹا تازہ اور تندرست ہو۔

(د)۔گائے ہو تو دو سال سے کم کی نہ ہو اور مادہ بہتر ہے۔

(ہ)۔اونٹ ہو تو کم از کم دو دانت والا ہو اور مادہ بہتر ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۰۔حدیث ۱ تا ۵)

مسئلہ ۱۰۸۱:۔مندرجہ ذیل جانوروں کی قربانی جائز نہیں:۔

(الف)۔خصّی۔لیکن اگر کوئی دوسرا جانور دستیاب نہ ہو تو جائز ہے۔مگر بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں بھیڑ ذبح کرے۔

(ب)۔جس کا کان پھٹا ہوا یا کٹا ہوا ہو۔

(ج)۔کانا ہو یا کوئی اور عیب ہو۔

(د)۔قربانی کے جانور کی کھال اگر داغنے سے جلی ہو تو ٹھیک ہے۔لیکن اگر ویسے پھٹ گئی ہو تو جائز نہیں۔

(ہ)۔جو لنگڑا ہو، دبلا ہو، خارشی ہو یا اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ہاں اگر سینگ کا داخلی حصہ صحیح ہے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۰۔حدیث ۵ تا ۱۳)

مسئلہ ۱۰۸۲:۔ ایسے بوڑھے جانور کی قربانی ہو سکتی ہے جس کے اگلے دو دانت گر گئے ہوں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۰۔حدیث ۱۵)

مسئلہ ۱۰۸۳:۔ اگر کسی نے دبلا جانور خریدا اور وہ موٹا ہوگیا تو کافی ہے (یعنی یہ ضروری نہیں کہ جس وقت جانور خریدا جائے اس وقت وہ موٹا ہو بلکہ قربانی کے وقت اس کا موٹا ہونا شرط ہے)۔لیکن اگر دبلا خریدا اور دبلا ہی رہا تو کافی نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۰۔حدیث ۱۵)

مسئلہ ۱۰۸۴:۔ اگر ایک شخص نے قربانی کیلئے جانور خریدا اور وہ گم ہوگیا اور اس نے دوسرا جانور خرید لیا۔بعد میں پہلا جانور مل گیا۔تو اگر وہ دونوں جانور موجود ہوں تو چاہئے کہ پہلے کو ذبح کرے اور دوسرے کو بیچ دے اور اگر دوسرے کو ذبح کرلیا ہو تو پہلے کو بھی ذبح کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۲۔حدیث ۷)

مسئلہ ۱۰۸۵:۔ اونٹ اور گائے کی قربانی شراکت میں کی جاسکتی ہے لیکن حصہ دار جتنے کم ہوں اتنا اچھا ہے۔اگر جانور بہت مہنگا ہو جائے یا لوگوں کی قوتِ خرید بہت کم ہو جائے تو سات سے ستر تک لوگ ایک جانور میں شریک ہوسکتے ہیں۔یہاں تک کہ اگر بہت ہی مجبوری ہو تو بکری میں بھی شرکت کی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۳۔حدیث ۳،۴)

مسئلہ ۱۰۸۶:۔ قربانی کی کھال قصاب کو ہرگز نہیں دینی چاہیے بلکہ اسے صدقہ کر دینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۸۶۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۸۷:۔ اگر کوئی قربانی نہ کرسکا یا اس کو جانور نہیں ملا تو اس کو چاہئے کہ وہ دس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

روزے رکھے۔ایک قبلِ ترویہ یعنی ۸ ذی الحج،ایک روزِ ترویہ اورایک روزِ عرفہ۔لیکن اگروہ ترویہ کے دن پہنچا ہوتو پھرتین روزے یومِ تشریق (۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحج) میں رکھے۔اور سات روزے گھر واپس پہنچ کر رکھے۔اور اگر تمام روزے گھر پہنچ کر رکھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۸۵۔حدیث ۳۰۹۷)

مسئلہ ۱۰۸۸:۔عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنا واجب ہے ہراس شخص پرجس کو جانور مل جائے۔چھوٹا ہو یا بڑا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۷۵۔حدیث ۳۰۴۴)

مسئلہ ۱۰۸۹:۔قربانی کے لئے قرض لینا جائز ہےاور ایسا قرض اللہ خود ادا کراتا ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۷۵۔حدیث ۳۰۴۵)

مسئلہ ۱۰۹۰:۔قربانی دوسرے کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۷۵۔حدیث ۳۰۴۶)

مسئلہ ۱۰۹۱:۔اگر کوئی شخص منیٰ میں ذبح کرنا بھول جائے یہاں تک کہ خانۂ کعبہ کی زیارت بھی کرلے۔پھر مکہ میں جانور خریدے اور اس کو نحر کرے تو کوئی حرج نہیں۔یہ اس کی طرف سے کافی ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۷۸۔حدیث ۳۰۵۸)

مسئلہ ۱۰۹۲:۔گھر کے پلے ہوئے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۷۹ ۔حدیث ۳۰۶۴)

مسئلہ۱۰۹۳:۔ اگر کوئی شخص قربانی کیلئے جانور خریدے اور وہ ذبح کئے جانے سے پہلے مر جائے تو یہ اس شخص کیلئے کافی ہے (یعنی اب دوبارہ جانور خرید کر ذبح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں)۔اور اگر چوری ہو جائے تب بھی کافی ہے لیکن اس صورت میں دوسرا جانور خریدنا افضل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ۔صفحہ ۲۷۸ ۔حدیث ۳۰۵۸)

حرم میں کیا ذبح کیا جائے

مسئلہ۱۰۹۴:۔ حرم میں سوائے اونٹ ،گائے ،بکری اور مرغ کے کوئی اور جانور ذبح نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۲۰ ۔حدیث ۱)

توضیح:۔ اس حدیث کا تعلق مناسکِ حج سے نہیں ہے بلکہ یہ حرم کی حدود کے اندر ذبح کرنے کے بارے میں ایک عام حکم ہے۔

ادائے مناسک میں حائضہ و مستحاضہ کے فرائض

مسئلہ۱۰۹۵:۔ جو عورت حج تمتع کرے اور مکہ آنے کے بعد حائض ہو جائے تو ترویہ تک قیام کرے۔اگر طاہر ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔اور اگر یومِ ترویہ تک طاہر نہ ہو تو غسل کرے۔شرمگاہ پر روئی باندھے۔پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔پھر منیٰ کی طرف جائے۔جب مناسک پورے کر لے اور کعبے کی زیارت کر لے تو بیت اللہ کا طوافِ عمرہ کرے۔پھر طوافِ حج کرے۔پھر چلے اور

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سعی کرے۔جب یہ کر چکے تو اس کیلئے ہر وہ شے حلال ہوگئی جو حالتِ احرام میں اس پر حرام تھی سوائے اپنے شوہر کے فرش پر جانے کے۔جب (طاہر ہونے کے بعد) سات طواف کرلے تو یہ بھی حلال ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۰۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۱۰۹۶:۔ جو عورت صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے حایض ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی سعی کو مکمل کرے۔اور اگر طوافِ بیت کے بعد اور سعی سے پہلے حایض ہو جائے تب بھی سعی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۰۔حدیث ۹)

مسئلہ ۱۰۹۷:۔ اگر کوئی عورت حج یا عمرہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے حایض ہو جائے تو جب وہ طاہر ہو جائے تو مقامِ ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ بس اس کا طواف پورا ہو گیا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۱۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۰۹۸:۔ اگر عورت طوافِ بیت کر رہی ہو یا صفا و مروہ کے درمیان ہو اور حایض ہو جائے اور اسے اس جگہ کا علم ہو جہاں وہ حایض ہوئی تھی تو طاہر ہونے کے بعد وہاں آئے۔ اور اگر اس نے پہلے نصف طواف (یعنی چار شوط) کرلیا ہو تو بقیہ طواف پورا کرے اور اگر چار شوط سے کم کیا ہو تو ازسرِ نو طواف کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۱۔حدیث ۲،۳)

مسئلہ ۱۰۹۹:۔ اگر عورت نے نصف سے زیادہ (یعنی چار شوط) طواف کرلیا ہو اور وہ حائض ہو جائے تو اگر وہ چاہے تو مکہ سے جا سکتی ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۳۔حدیث ۴)

مسئلہ۱۱۰۰:۔ جب عورت حالتِ حیض میں طواف کرے پھر خانۂ کعبہ کو رخصت کرنا چاہے تو ابوابِ مسجد میں جو دروازے سے زیادہ قریب ہو اس سے رخصت کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۳۔حدیث ۲)

مسئلہ۱۱۰۱:۔ اگر کوئی حائضہ عورت یومِ ترویہ (۸ ذی الحج) مکہ پہنچے تو وہ اسی حالت میں عرفات چلی جائے اور اس کو حج قرار دے۔پھر ٹھہری رہے یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے۔پھر تنعیم جائے۔وہاں سے احرام باندھے اور اس کو عمرہ قرار دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۲۶۔حدیث ۲۷۵۹)

مسئلہ۱۱۰۲:۔ اگر کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ حیض آنے لگے مگر وہ شرم کی وجہ سے اپنے گھر والوں یا شوہر کو نہ بتائے اور اسی حالت میں مناسکِ حج ادا کرلے تو اس پر واجب ہے کہ گھر واپس آنے کے بعد قربانی کا ایک اونٹ بھیجے اور اگلے سال دوبارہ حج کرے۔اس کے شوہر پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۳۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۱۰۳:۔ حایض اگر چاہے تو وہ کوئی ایسی دوا استعمال کرسکتی ہے جس سے خون بند ہوجائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۴۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۱۰۴:۔ مستحاضہ کو چاہئے کہ طوافِ بیت کرے اور نماز پڑھے اگر چہ خون بند نہ ہوا ہو۔لیکن کعبے کے اندر داخل نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۵۲۔حدیث ۱،۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

منیٰ کو جانا

مسئلہ۱۱۰۵:۔ ایامِ تشریق میں شب باشی منیٰ میں ہونی چاہئے۔اور اگر ایسا نہ کیا تو ایک بکری کی قربانی کرنا پڑے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۹۳۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۱۰۶:۔ اگر انسان رات کے پہلے حصے میں مکہ سے نکلے تو ضروری ہے کہ آدھی رات سے پہلے منیٰ پہنچ جائے لیکن اگر وہ دیر تک طواف و دعاء وسعی میں مشغول رہا اور چلنے میں دیر ہوگئی تو کوئی حرج نہیں۔لیکن بہر حال دن میں جائے یا رات میں مگر صبح منیٰ میں طلوع ہونی چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۹۳۔حدیث ۲،۱)

مسئلہ۱۱۰۷:۔ اگر حاجی منیٰ کیلئے مکّہ سے چل پڑے اور مکہ کے گھروں سے آگے نکل جائے اور پھر اسے نیند آجائے اور منیٰ پہنچنے سے پہلے صبح ہو جائے تو اس پر الزام نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۹۳۔حدیث ۴)

مسئلہ۱۱۰۸:۔ لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے قبلِ ترویہ (۸ ذی الحج) بھی منیٰ جایا جا سکتا ہے۔لیکن زیادہ سے زیادہ تین دن پہلے جانا جائز ہے۔اس سے پہلے نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۶۴۔حدیث ۲۹۷۴، ۲۹۷۵)

عرفہ میں وقوف اور حدِ موقف

مسئلہ۱۱۰۹:۔ کوہِ عرفات پورا موقف ہے اور افضل موقف زیریں جبل ہے۔اور جب

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وقوف کرے تو ہضاب پہاڑ سے قریب رہے۔ جو لوگ اراک کے پاس ٹھہرتے ہیں ان کا حج باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۶۴۔ حدیث ۱، ۲)

مسئلہ ۱۱۱۰:۔ اگر وقتِ عرفہ تنگ ہو جائے تو پہاڑ پر چڑھنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۶۴۔ حدیث ۱۱)

مسئلہ ۱۱۱۱:۔ عرفات میں نماز قصر پڑھنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ ۲۶۵۔ حدیث ۲۹۸۴)

عرفات سے روانگی

مسئلہ ۱۱۱۲:۔ عرفات سے اس وقت روانہ ہونا چاہئے جب شرعی غروبِ آفتاب ہو جائے یعنی مشرق کی سرخی غائب ہو جائے۔ اگر کوئی شخص قبلِ غروبِ آفتاب عرفات سے چل پڑا تو اس کو ایک موٹا تازہ اونٹ نحر کرنا پڑے گا۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اٹھارہ دن مکہ میں یا راستے میں یا اپنے گھر جا کر روزے رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۶۵۔ حدیث ۱، ۴)

شبِ مزدلفہ

مسئلہ ۱۱۱۳:۔ شبِ مزدلفہ مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھنا چاہئے۔ اور بعد عشاء چار رکعات پڑھے۔ اور مستحب یہ ہے کہ مشعر الحرام میں وقوف کرے اور اپنے پیروں سے اس کو روندے۔ اور شبِ مزدلفہ تباض سے آگے نہ بڑھے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۶۶۔حدیث ۲،۱)

مسئلہ۱۱۱۴:۔ جب تک طلوعِ شمس نہ ہو جائے ۔اس وقت تک وادیِ محسر سے نہیں گزرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۶۶۔حدیث ۲)

مسئلہ۱۱۱۵:۔ وادیِ محسر میں سعی کرنا ضروری ہے اور چاہئے کہ سَو قدم چلے ۔یہ بہت بڑی وادی ہے جمع اور منٰی کے درمیان اور منٰی سے زیادہ قریب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۶۷۔حدیث ۴،۳)

مسئلہ۱۱۱۶:۔ جو شخص عرفات سے لوگوں کے ساتھ چلے اور ان کے ساتھ جمع میں نہ ٹھہرے اور ایسا عمداً یا سبک سمجھ کر کرے تو اس کا کفارہ ایک موٹا تازہ اونٹ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۶۸۔حدیث ۲)

مسئلہ۱۱۱۷:۔ جو شخص لوگوں کے ساتھ جمع میں ٹھہرا اور لوگوں سے پہلے چل دیا تو اگر وہ جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر مسئلے سے واقف تھا تو اس پر ایک بکرے کی قربانی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۶۹۔حدیث ۱)

مسئلہ۱۱۱۸:۔ جو شخص روزِ قربانی زوالِ آفتاب سے پہلے مشعر الحرام پہنچ گیا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۱۷۰۔حدیث ۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

رمی جمرات

مسئلہ۱۱۱۹:۔ رمی صرف کنکریوں سے ہی ہوتی ہے۔ بڑے پتھر سے نہیں۔اور سخت کنکریاں مکروہ ہیں۔اور کالی،سفید اور سرخ نہ ہوں بلکہ نقطہ دار ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۷۱۔حدیث ۵،۶)

مسئلہ۱۱۲۰:۔ کنکریاں مقامِ جمع سے لینی چاہئیں۔اور تمام حرموں سے لی جاسکتی ہیں سوائے حرم کے باہر سے، مسجد الحرام سے، مسجدِ خیف سے اور جمروں سے۔کنکریوں کو تر کر لینا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۱۔حدیث ۱،۵،۸، ۹)

مسئلہ۱۱۲۱:۔ کنکریاں جمرہ کے اوپر جا کر نہیں مارنی چاہئیں بلکہ بطنِ وادی سے مارے۔ پہلے دو جمروں کے پاس کھڑے ہونا چاہئے لیکن جمرۂ عقبہ کے پاس کھڑا نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۱۔حدیث ۷)

مسئلہ۱۱۲۲:۔ کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے اور انگشتِ شہادت کے ناخن سے مارے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۱۔حدیث ۷)

مسئلہ۱۱۲۳:۔ رمی جمرات کا وقت طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے اور زوال کا وقت افضل ہے۔اور قبلِ طلوعِ فجر رمی نہ کرے۔ ہر جمرہ کو اپنی داہنی طرف رکھے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔کنکری بائیں ہاتھ میں رکھے اور دائیں ہاتھ سے مارے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام رضاؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۳۔ حدیث ۱،۳،۴،۷)

مسئلہ ۱۱۲۴:۔ اگر کوئی شخص اُلٹی رمی کرے تو اس کو چاہئے کہ جمرۂ وسطیٰ سے پھر رمی کرے اور اس کے بعد جمرۂ عقبہ کی طرف لوٹے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۴۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۱۱۲۵:۔ رمی ہر جمرہ پر سات کنکریوں سے ہوتا ہے (یعنی کُل ۲۱ کنکریاں مارنی ہوتی ہیں)۔اگر اس سے کم کنکریاں ماری ہوں تو رمی کا اعادہ کرنا پڑے گا۔چاہے اسی روز کرے یا اگلے روز۔اور جب رمی کرے تو وہ کنکری ہرگز نہ لے جس سے پہلے ہی رمی کی جاچکی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۴۔حدیث ۳)

مسئلہ ۱۱۲۶:۔ جو شخص ۲۱ کنکریاں لے کر چلے اور آخر میں ایک کنکری بچ رہے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس جمرہ پر ایک کم لگی ہے تو اس کا فرض ہے کہ واپس لوٹے اور ہر جمرہ پر ایک ایک کنکری مارے۔اور اگر کسی سے ایک کنکری گر جائے تو اپنے قدموں کے نیچے سے ایک اٹھالے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔فروعِ کافی۔کتاب الحج۔باب ۱۷۴۔حدیث ۵)

مسئلہ ۱۱۲۷:۔ جو شخص جمرۂ اولیٰ پر چار کنکریاں مارے اور دوسرے دو پر سات سات تو وہ واپس لوٹے اور جمرۂ اولیٰ پر تین کنکریاں اور مارے۔اس کی رمی پوری ہوگئی۔اور اگر تین ماری ہیں اوّل پر اور سات سات دوسری پر تو سب پر (دوبارہ) سات سات مارے۔اور اگر درمیانی پر تین ماری ہیں پھر آخر پر (پوری) ماری ہیں تو صرف درمیانی پر ہی دوبارہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سات مارے۔ لیکن اگر درمیانی پرتو سات ماری ہیں لیکن اوّل و آخر پر کم تو رمی کا اعادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۷۴۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۱۱۲۸:۔ اگر کنکری کسی انسان کو جا لگے یا محمل میں لگ کر جمرے پر جا پڑے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔ اسے اعادے کی ضرورت نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۷۴۔ حدیث ۵)

مسئلہ ۱۱۲۹:۔ اگر کوئی شخص رمی کرنا بھول جائے اور مکہ واپس آجائے تو اگر وقت باقی ہے تو واپس جائے اور رمی کرے۔ لیکن اگر وقت نکل گیا ہو تو اس پر کچھ نہیں۔ یہ واضح رہے کہ رمی سنت ہے برخلاف سعی کے کہ وہ واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۷۵۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۳۰:۔ جو شخص مریض ہو یا جس کا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو یا جس کا پیٹ بہت بڑا ہوا اس کی طرف سے کوئی اور رمی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۷۶۔ حدیث ۱،۲)

منیٰ سے روانگی

مسئلہ ۱۱۳۱:۔ منیٰ سے روانگی صبح سے قبل جائز نہیں ہے اور بہتر ہے کہ قبلِ زوال چلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۱۹۷۔ حدیث ۷،۸)

عمرہ

عمرہ واجب ہے۔ اور جس نے حجِ تمتع کا عمرہ کر لیا تو اس کا واجب ادا ہو گیا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۲۰۴ ۔حدیث ۱،۲)

مسئلہ ۱۱۳۲:۔ عمرہ سال کے کسی بھی مہینے میں کیا جا سکتا ہے اور انسان جتنے عمرے چاہے کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام رضاؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۲۰۵ ۔حدیث ۱،۲،۳)

مسئلہ ۱۱۳۳:۔ جو شخص عمرۂ مفردہ کیلئے آئے اس کیلئے کافی ہے طوافِ بیت، صفا و مروہ کے درمیان سعی، سر منڈوانا اور بیت کا ایک طواف ۔وہ اگر چاہے تو (سر منڈوانے کے بجائے) بال کٹوانے پر بھی اکتفا کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۲۰۸ ۔حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۳۴:۔ جو کوئی عمرۂ مفردہ کرے اور طوافِ فریضہ کرنے کے بعد لیکن سعی سے پہلے اپنی زوجہ سے مباشرت کرے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا ۔اس کا کفارہ ایک موٹا تازہ اونٹ ہے ۔وہ مُحِل ہو کر مکہ میں رہے اور جو وقت رسول اللہؐ نے اہلِ شہر کیلئے عمرے کا معیّن کیا ہے (یعنی دوسرے مہینے میں) اس میں مکہ سے نکلے، احرام باندھے اور عمرہ بجا لائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ ۔فروعِ کافی ۔کتاب الحج ۔باب ۲۰۹ ۔حدیث ۱،۲)

احکامِ زیارت

ان مسائل کا بیان کرنا ہم نے اس لئے ضروری سمجھا تا کہ اس غلط فہمی کا قلع قمع کیا جا سکے جو عوام کے ذہنوں میں راسخ کر دی گئی ہے اور جس کی وجہ سے آج ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ حج واجب ہے اور زیارتِ قبورِ آئمہ مستحب ۔ہر مومن کیلئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ نہ صرف حج میں بلکہ اس کے علاوہ بھی زیارتِ قبورِ آئمہؑ کے احکام کیا ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۱۳۵:۔ لوگوں پر واجب ہے کہ حج کی ابتداء مکّہ سے اور انتہاء زیارت آئمہؑ پر کریں۔ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ۳۲۲۔ حدیث ۳۱۳۸، ۳۱۳۹)

مسئلہ۱۱۳۶:۔ پورا کا پورا حج موقوف ہے لقاءِ امامؑ پر۔ یعنی اگر حاجی نے امامؑ سے ملاقات نہ کی تو اس کا حج رائیگاں ہوا۔ اس کا فرض ہے کہ حج کی مشقتیں اٹھائے، طواف کرے اور پھر خدمتِ امامؑ میں حاضر ہو کر ان کی ولایت ونصرت کا اقرار کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۲۱۳۔ حدیث ۱،۲)

مسئلہ۱۱۳۷:۔ جو شخص امامِ حسینؑ کی امامت منجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے اس پر آپؑ کی زیارت کرنا واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ۳۳۷۔ حدیث ۳۱۷۷)

مسئلہ۱۱۳۸:۔ حج زندگی میں ایک بار واجب ہے اور وہ بھی بشرطِ استطاعت۔ لیکن زیارت قبرِ حسینؑ ہر روز واجب ہے اور ایسا نہ کرنے والا امام حسینؑ پر ظلم کرنے والا ہے۔ اگر انسان کے لئے ہر روز قبرِ حسینؑ پر جانا ممکن نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر روز اپنے مکان کی چھت پر چلا جائے۔ پہلے دائیں طرف توجہ کرے پھر بائیں طرف اور پھر آسمان کی طرف نگاہ کرے۔ اور پھر اپنے آقا و مولا امامِ مظلومؑ کی خدمت میں سلام عرض کرے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے قبرِ حسینؑ پر کھڑے ہو کر سلام کرنا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔ صفحہ۳۵۸۔ حدیث ۳۲۰۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دخولِ مدینہ وزیارتِ نبیؐ

مسئلہ ۱۱۳۹:۔ جب مکّہ سے مدینہ کی طرف لوٹے اور لوٹتے ہوئے منزلِ ذی الحلیفہ پہنچے تو معرس میں آئے۔ اگر نمازِ واجب یا نافلہ کا وقت ہو تو وہاں نماز پڑھے۔ اور اگر وقت نہ ہو تو تھوڑی دیر کیلئے وہاں اترے اور آرام کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۲۲۳۔ حدیث ۱)

مسئلہ ۱۱۴۰:۔ جب مدینہ میں داخل ہو تو داخلے سے پہلے غسل کرے یا داخلے کے وقت پھر قبرِ نبیؐ کے پاس جا کر سلام کرے۔ پھر اس ستون کے قریب کھڑے ہو جو قبر کے داہنی طرف ہے۔ قبر کے سرہانے، قبر کے گوشے کے پاس اور رو بہ قبلہ ہو کر۔ اس کا بایاں کاندھا جانبِ قبر ہو اور داہنا کاندھا متصلِ قبر۔ کیونکہ سرِ اقدسِ رسول اللہؐ کی یہی جگہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ فروعِ کافی۔ کتاب الحج۔ باب ۲۱۵۔ حدیث ۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

خلاصۂ احکامِ حج

ہم نے حج کے بارے میں تمام ضروری مسائل لکھ دیئے۔لیکن مومنین کی آسانی کیلئے ہم تمام احکام کا خلاصہ ایک بار پھر لکھ رہے ہیں تا کہ ہر شخص ایک ہی نظر میں مناسکِ حج کو بجالانے کا طریقہ معلوم کر سکے۔یہ خلاصہ ہم نے من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔صفحہ ۲۹۳ سے اخذ کیا ہے۔

حج کیلئے روانہ ہونا

جب انسان سفرِ حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو جمع کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور بہت زیادہ اللہ کی حمد کرے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر کثرت سے درود بھیجے۔جب روانہ ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ راستے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔اس کی اطاعت کو ترجیح دے۔گناہوں سے اجتناب کرے۔بہترین اخلاق و عمل کا مظاہرہ کرے۔غصّے کو ضبط کرے اور زیادہ تر تلاوتِ کلامِ پاک اور ذکرِ الٰہی اور دعا میں مشغول رہے۔

احرام باندھنا

جب میقات پر پہنچے تو اپنے ناخن تراشے۔مونچھ تراشے۔بغل کے بال اور دیگر غیر ضروری بال صاف کرنے کے بعد غسل کرے اور پھر احرام کے دونوں لباس پہنے۔اور احرام کیلئے چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ہر دو رکعت کے اندر پہلی رکعت میں الحمد اور قُل ھو اللہ احد پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد اور سورۂ قُل یا ایہا الکافرون پڑھے۔اور ہر دو رکعت کے اندر دوسری رکعت میں سوروں کی قراءت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت اور ہر دو رکعت کے آخر میں (تشہد اور) سلام پڑھے۔اور اگر چاہے تو اسی طریقے پر صرف

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دو رکعت پڑھ لینا بھی کافی ہے۔

احرام باندھنے کیلئے بہترین وقت زوال آفتاب کا ہے لیکن انسان طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک جس وقت چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔ اگر نمازِ فریضہ کا وقت ہو تو نماز فریضہ سے پہلے ان رکعتوں کو پڑھ لے پھر نمازِ فریضہ پڑھے اور اس کے بعد احرام باندھے۔ یہ بہتر و افضل ہے۔

تلبیہ

احرام باندھنے کے بعد چاہئے کہ چار تلبیہ آہستہ آہستہ (دھیمی آواز سے) کہے۔

"لبّیک اللّٰھم لبّیک، لبّیک لا شریکَ لکَ لبّیک، انَّ الحمدَ و النِّعمةَ لکَ، وَالمُلکَ لا شریکَ لکَ" ۔ یہ کہنا واجبات سے ہے۔ پھر اٹھے اور تھوڑا چلے۔ جب اس کے قدم یا اس کی سواری کے قدم زمین پر اچھی طرح استوار ہو جائیں تو پھر بالاعلان (بلند آواز سے) تلبیہ کہے۔ انسان کو چاہئے کہ ہر نمازِ فریضہ اور نمازِ نافلہ کے بعد یا جب بھی اس کی سواری اس کو لے کر چلنے لگے۔ یا وہ کسی بلندی پر چڑھنے لگے یا کسی پست وادی میں اترنے لگے۔ یا وہ کسی سوار سے ملاقات کرے۔ یا خواب سے بیدار ہو یا اپنی سواری پر سوار ہونے لگے یا سواری سے اترنے لگے نیز ہر صبح کو مندرجہ بالا تلبیہ کہا کرے۔ لیکن اگر ان مقامات میں سے کسی مقام پر یہ تلبیہ چھوٹ جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مگر ہر مقام پر اس کا کہنا افضل ہے۔ لیکن وہ تلبیہ جس کا کہنا واجب ہے اس کو ہرگز ترک نہ کرے۔

دخولِ مکّہ

جب انسان کا ارادہ مکّہ میں داخل ہونے کا ہو تو کوشش کرے کہ غسل کرکے سکون و وقار کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ساتھ داخل ہو۔

دخولِ مسجدِ حرام

اور جب اس کا ارادہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے کا ہو تو باب بنی شیبہ سے پا پیادہ داخل ہو۔ اپنا دایاں پاؤں بائیں پاؤں سے پہلے رکھے اور اس پر سکون و وقار لازم ہے۔

طواف

پھر خانۂ کعبہ کا سات چکر طواف کرے۔ اور ہر چکر میں حجرِ اسود کو ہاتھ سے مَس کرے اور اسے بوسہ دے۔ اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ہر چکر حجرِ اسود سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو داہنے ہاتھ سے اس کو مَس کرے اور اپنے ہاتھ کو چوم لے۔ اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور ہاتھ کو چوم لے۔ اپنے قدم قریب قریب رکھے (یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے)۔ اور جب ساتویں چکر میں مستجار پر پہنچے جو خانۂ کعبہ کی پشت پر رکن یمانی سے متصل خانۂ کعبہ کے دروازے کے بالکل بالمقابل ہے تو وہاں ٹھہر جائے اور اپنے دونوں ہاتھ خانۂ کعبہ پر پھیلا دے اور اپنا رخسار اور شکم خانۂ کعبہ سے چپکا دے۔

مقامِ ابراہیمؑ

پھر مقامِ ابراہیمؑ پر آئے اور اس کو اپنے سامنے رکھ کر وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ الحمد اور قُل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد اور سورۂ قُل یا ایہا الکافرون۔ پھر تشہد اور سلام پڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بجالائے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور اللہ سے دعا کرے کہ یہ تمھاری طرف سے قبول فرمائے اور یہ تمھاری طرف سے آخری حج کا موقعہ نہ ہو۔ اور یہ دو رکعت پڑھنا واجبات سے ہے لیکن یہ جس وقت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

چاہے پڑھے۔اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔اگر چاہے تو طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کسی بھی وقت پڑھ سکتا ہے۔اس کا وقت طواف سے فراغت کے بعد شروع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ نمازِ واجب کا وقت نہ ہو۔اگر نمازِ واجب کا وقت ہے تو پہلے نمازِ واجب پڑھے اور اس کے بعد نمازِ طواف۔

صفا کی طرف جانا

پھر کوہِ صفا کی طرف جائے اور جانے سے پہلے اگر آبِ زمزم پی سکتا ہے تو پی لے۔پھر صفا پر اس طرح کھڑا ہو کہ خانۂ کعبہ پر نظر کر سکے اور اپنا رخ اس رکن کی طرف کرے جس میں حجرِ اسود ہے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور جہاں تک ممکن ہو اس کی دی ہوئی نعمتوں کا ذکر کرے اور اللہ نے اس پر جو احسانات کیے ہیں انہیں یاد کرے۔کوہِ صفا پر اس کا پہلا وقوف دوسرے وقوفوں کے مقابلے میں زیادہ طویل ہونا چاہیے۔

پھر چوتھے زینے پر اتر آئے۔بالکل خانۂ کعبہ کے سامنے اور اللہ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگے۔پھر زینہ اترے اور اپنی پشت کو کھلا رکھے اور اللہ سے معافی کا طلبگار رہو۔پھر وہاں سے بہت سکون و وقار کے ساتھ چلے اور اس منارہ کے پاس پہنچے جو سعی کی راہ میں ایک طرف ہے۔وہاں سے اپنے قدم تیز کرے (ہرولہ کرے)۔اور جب دو سبز روشنیوں سے گزر جائے تو ہرولہ (تیز قدمی) ختم کردے اور سکون و وقار کے ساتھ چلے۔

اور جب کوہِ مروہ پر پہنچے تو اوپر جا کر کھڑا ہو جائے۔اس طرح کہ خانۂ کعبہ اس کو نظر آئے اور وہی کرے جو کوہِ صفا پر کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔پھر کوہِ مروہ سے اترے اور کوہِ صفا کی طرف چلے اور جب دو سبز روشنیوں کے پاس پہنچے تو اپنے قدم تیز کردے (ہرولہ کرے) اور جب اس منارے تک پہنچ جائے جو کوہِ صفا کے قریب ہے تو ہرولہ ختم کردے اور میانہ رفتار کے ساتھ چلے یہاں تک کہ کوہِ صفا تک پہنچ جائے۔اس پر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جا کر کھڑا ہو جائے اور اپنا رخ خانۂ کعبہ کیطرف کر لے اور وہی کہے جو پہلے کہا تھا۔ پھر وہاں سے اتر کر کوہِ مروہ کی طرف چلے اور وہی کرے جو پہلے کیا تھا اور وہی کہے جو پہلے کہا تھا یہاں تک کہ کوہِ مروہ تک پہنچ جائے اور اس طرح کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے درمیان پھیرے کرے اور وہ اس طرح کہ اس کا وقوف کوہِ صفا پر چار مرتبہ اور کوہِ مروہ پر چار مرتبہ ہو اور ان دونوں کے درمیان سعی سات مرتبہ ہو۔ اور کوہِ صفا سے شروع کرے اور کوہِ مروہ پر ختم کرے۔

اور جو شخص سعی کے اندر ہرولہ ترک کر دے۔ اس طرح کہ ہرولہ کئے بغیر کچھ دور نکل جائے تو وہ اپنا چہرہ بغیر پھیرے ہوئے اُلٹے پاؤں واپس ہو کر اس مقام پر پہنچے جہاں سے ہرولہ ترک کیا تھا اور وہیں سے ہرولہ کرے جہاں سے ہرولہ کرنا چاہئے اور وہیں ختم کرے جہاں ختم کرنا چاہئے۔

تقصیر (بال تراشنا)

اور جب وہ سعی سے فارغ ہو جائے تو کوہِ مروہ سے نیچے اترے اور اپنے سر کے بالوں کے اطراف میں سے اور اپنے ابرو میں سے اور اپنی داڑھی میں سے ذرا ذرا تراش لے اور اپنی مونچھوں میں سے بھی۔ اور ناخن بھی ذرا کاٹے اور تھوڑا اپنے حج کیلئے چھوڑ دے۔ اور جب اس نے یہ سب کر لیا تو اب احرام کی حالت میں جو جو چیزیں اس پر حرام تھیں وہ سب حلال ہو گئیں۔ اور اس کے لئے جائز ہے کہ خانۂ کعبہ کا جتنا چاہے مستحبی طواف کرے اور کوئی حرج نہیں اگر وہ طوافِ مستحب کی دو رکعت نماز مسجد الحرام کے اندر جہاں چاہے پڑھے۔ لیکن طوافِ واجب کی دو رکعت نماز سوائے مقامِ ابراہیمؑ کے اور کہیں جائز نہیں ہے۔

پھر جب یومِ ترویہ (۸ ذی الحجہ) آ جائے تو غسل کرے۔ اپنا لباس پہنے اور پابرہنہ مسجد

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

الحرام میں بہت سکون و وقار سے داخل ہو اور خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ مستحبی طواف کرے اور اگر چاہے تو اپنے طواف کی دو رکعت نماز مقامِ ابراہیمؑ یا حجرِ اسمٰعیلؑ میں پڑھے اور بیٹھ جائے۔ جب زوالِ آفتاب کا وقت ہو جائے تو نمازِ فریضہ سے پہلے چھ رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد نمازِ فریضہ ادا کرے اور نمازِ ظہر کے بعد اور چاہے تو نمازِ عصر کے بعد حج کی نیت سے احرام باندھے۔ پھر دل ہی دل میں آہستہ آہستہ چاروں تلبیہات جو فرض ہیں کہے۔ خواہ کھڑے ہو کر خواہ بیٹھ کر۔ خواہ مسجد الحرام کے دروازے سے باہر حجر اسود کی طرف رخ کر کے۔

پھر سکون و وقار کے ساتھ ذکرِ خدا کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ جب مقامِ رقطاء پر پہنچے جو روم کے آگے ہے اور جہاں دونوں راستے ملتے ہیں تو اسے ابطح نظر آئے گا تو وہاں بلند آواز سے تلبیہ کہے اور منیٰ میں آجائے اور اسی طرح تلبیہ کہتا رہے جیسے عمرہ میں کہا کرتا تھا۔ پھر مغرب و عشاء اور صبح کی نماز مسجدِ خیف میں پڑھے۔ اور اس کی نمازیں اُس منارہ کے پاس ہونی چاہئیں جو وسطِ مسجد میں ہے۔ اور منارہ کے ہر طرف تیس ہاتھ مسجدِ نبیؐ ہے اور جو تیس ہاتھ سے باہر ہے وہ حدودِ مسجد میں نہیں ہے۔

عرفات کی طرف روانگی

پھر وہ عرفات کی طرف روانہ ہو اور عرفات کی طرف گزرتے ہوئے تلبیہ کہے اور طلوع آفتاب سے پہلے کسی طرح بھی منیٰ سے نہ نکلے۔ اور جب عرفات پہنچے تو نمرہ میں مسجد کے قریب اپنا خیمہ نصب کرے۔ اور ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھے۔ نماز میں جلدی کرے تاکہ دعا کیلئے فارغ ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ دعا اور طلبِ حاجات کا دن ہے۔ پھر اپنے موقف (پڑاؤ) پر سکون و وقار کے ساتھ آئے اور دامنِ کوہ میں سرِ راہ کھڑے ہو کر دعائے موقف پڑھے اور اپنے والدین کیلئے بہت زیادہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دعا کرے اور ان کی مغفرت کی اپنے رب سے دعا مانگے۔ اور دعا کیلئے بغیر طہارت اور بغیر غسل ہرگز نہ کھڑا ہو اور غروبِ آفتاب تک وہاں سے ہرگز نہ نکلے۔ اس لئے کہ اگر وہ عرفات سے قبلِ غروبِ آفتاب نکلا تو اس پر ایک بکری ذبح کرنا (کفارہ میں) لازم ہوگا۔

عرفات سے کوچ

پس جب یومِ عرفہ آفتاب غروب ہو جائے تو پورے سکون و وقار کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہو۔ اور جب وہاں سے کوچ کرے تو رفتار میں نرمی رکھے۔ آہستہ آہستہ چلے۔ دوڑ بھاگ نہ کرے جیسا کہ عام طور پر لوگ پہاڑوں اور وادیوں میں کرتے ہیں۔ اور جب مزدلفہ پہنچے جس کا نام ''جمع'' بھی ہے تو داہنی جانب بطنِ وادی میں اترے اور اس حدِ فاصل سے آگے ہرگز نہ بڑھے جو منیٰ اور جمع کے درمیان بنی ہوئی ہے۔ وہاں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب و عشاء کی نماز پڑھے اور نمازِ عشاء کے بعد نوافلِ مغرب پڑھے۔ اور مغرب کی نماز قربانی کی شب مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور نہ پڑھے اور مزدلفہ ہی میں شب بسر کرے۔ اور اگر اس کیلئے ممکن ہو کہ اس شب میں نہ سوئے تو ایسا ہی کرے۔

اور رمی جمرات کیلئے مقامِ جمع سے سنگریزے چنے اور اُن سنگریزوں کو نہ لے جو رمی جمرات میں استعمال ہو چکے ہیں۔ اور پتھروں کو توڑ کر سنگریزے نہ بنائے جیسا کہ عوام الناس کرتے ہیں۔ اور رمی جمرات کیلئے حدودِ حرم میں سے جہاں سے چاہے سنگریزے اٹھائے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے حرم کے باہر، مسجد الحرام، مسجد خیف اور جمروں کے۔ اور سنگریزوں کو ابلق اور رچتی دار ہونا چاہئے۔ انگلیوں کی ایک پور کے برابر یا کوڑیوں کے برابر ہوں۔ انہیں دھولے اور یہ عدد میں ستر ہوں جنہیں وہ اپنے لباس کے ایک گوشے میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

باندھ کر محفوظ کرلے۔

مشعرالحرام میں وقوف

جب فجر طالع ہوجائے تو چاہئے کہ صبح کی نماز پڑھے اور دامنِ کوہ میں وقوف کرے۔اور وہ شخص جس کا یہ پہلا حج ہے (یعنی جس نے اس سے پہلے کوئی حج نہیں کیا) اس کیلئے مستحب ہے کہ مشعرالحرام کو اپنے پاؤں سے روندے یا اگر کسی سواری پر ہے تو اس سے روندے اور اس پر لازم ہے کہ وہاں غسل کرکے وقوف کرے۔یہ مقام بہت باشرف اور عظیم ہے اور یہاں وقوف کرنا واجب ہے۔اور جب آفتاب طلوع ہوجائے تو اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا سات مرتبہ اعتراف کرے اور سات مرتبہ توبہ کرے۔

مشعرالحرام سے روانگی

پھر جب آفتاب جبلِ ثبیر کے اوپر نمودار ہوجائے تو مشعرالحرام سے کوچ کرے۔قبلِ طلوعِ آفتاب ہرگز روانہ نہ ہو ورنہ ایک بکری کا ذبح کرنا اس پر لازم آئے گا۔اور لازم ہے کہ انتہائی سکون و وقار کے ساتھ روانہ ہو اور درمیانی چال سے چلے چاہے پیدل چل رہا ہو یا سواری پر۔اور اس پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ مغفرت کرتے ہوئے چلے۔اور مشعرالحرام سے لوگوں کے کوچ کرجانے کے بعد وہاں قیام کرنا مکروہ ہے۔

اور جب وادیِ محسر تک پہنچے جو جمع اور منیٰ کے درمیان ایک بڑی وادی ہے اور منیٰ سے زیادہ قریب ہے تو پھر سَو قدم کی مقدار میں قدم تیز کرے اور اگر کسی سواری پر ہو تو اپنی سواری کو حرکت دے۔اور جو شخص وادیِ محسر میں سعی کو ترک کردے تو اس پر لازم ہے کہ واپس جائے اور اس میں سعی کرے۔اور اگر کسی کو وادیِ محسر کے حدود معلوم نہ ہوں تو لوگوں سے دریافت کرے۔اس کے بعد منیٰ جائے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

منٰی کی طرف واپسی اور رمی جمرات

جب اس کی سواری منٰی پہنچے تو باطہارت ہوکر جمرہ عقبہ کا قصد کرے اور وہ بالکل آخری جمرہ ہے۔ اور اب اس کے پاس جو سنگریزے ہیں ان میں سے سات عدد نکالے اور اس وادی کے وسط میں قبلہ رو ہوکر کھڑا ہو جائے۔ اس کے اور جمرہ کے درمیان دس یا پندرہ قدم کا فاصلہ ہو۔ اس کے بائیں ہاتھ میں سنگریزے ہوں۔ پھر ان سنگریزوں میں سے ایک ایک کرکے لے اور جمرہ کے سامنے کی طرف سے اس کو مارے۔ اور اوپر کی طرف سے نہ مارے۔ اس طرح وہ سات سنگریزے مارے۔ اور اگر اس کا کوئی سنگریزہ جمرہ کے پاس یا راستے میں گر جائے تو جہاں گرا ہے وہیں اپنے پاؤں کے نیچے سے سنگریزہ اٹھالے اور وہ سنگریزہ نہ اٹھائے جس سے جمرہ کو مارا جا چکا ہو۔ اور جب اس نے جمرۂ عقبہ کو سنگریزے مارلئے تو سوائے عورت اور خوشبو کے اور تمام چیزیں اس پر حلال ہوگئیں۔

پھر وہ دوسرے دن، تیسرے دن اور چوتھے دن ہر روز اکیس (۲۱) سنگریزے مارے۔ جب وہ جمرہ اوّل کو سات سنگریزے مارے تو اس کے پاس کھڑے ہوکر دعا مانگے۔ اور جمرہ دوم کو سات سنگریزے مارے تو اس کے پاس کھڑے ہوکر دعا کرے۔ اور جب جمرہ سوم کو سات سنگریزے مارے تو پھر اس کے پاس نہ کھڑا ہو۔

قربانی

اس کے بعد قربانی کیلئے جانور خریدے خواہ اونٹ ہے یا بیل۔ یا اگر بکری ہے تو مینڈھا ہو، موٹا تازہ اور نر ہو اور بحالتِ مجبوری جو بھی میسر ہو لیا جا سکتا ہے۔ جانور کو قبلہ رو ہوکر ذبح یا نحر کرنا چاہئے اور جب تک وہ بے جان نہ ہو جائے اس وقت تک چھری کو حرام مغز تک نہ اتارا جائے۔ اس کے بعد کھائے، کھلائے، تصدق کرے یا جس کو چاہے ہدیہ کرے اور اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے بعد اپنے سر کے بال منڈوائے۔

سر منڈوانا

جب سر منڈوانے کا ارادہ ہو تو قبلہ رو ہو کر پیشانی سے شروع کرے اور کنپٹی کی جڑوں میں جو دو ہڈیاں ابھری ہوئی ہیں ان سے کان کی جڑوں تک سر کے بال منڈوائے اور اپنے بالوں کو مٹی میں دفن کر دے۔

زیارتِ خانۂ کعبہ

پھر قربانی کے دن (یوم النحر) یا دوسرے دن غسل کر کے خانۂ کعبہ کی زیارت کرے اور اس کو یوم النحر یا دوسرے دن سے زیادہ موخر نہ کرے۔ اس لئے کہ تمتع کرنے والے کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اسے موخر کرے اور حج مفرد کرنے والے کو اجازت ہے کہ وہ اسے موخر کرے۔
اور جب وہ خانۂ کعبہ کی زیارت کا رخ کرے تو راستے میں اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء کرے اور نبیؐ اور ان کی آلؑ پر درود بھیجے جہاں تک اس سے ممکن ہو۔
پھر وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ اس سے مس کر کے چوم لے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف رخ کر کے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے اور اپنے ہاتھ کو چوم لے اور اللہ اکبر کہے اور وہ دعا پڑھے جو اس نے مکہ پہنچنے اور خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرتے وقت پڑھی تھی۔ اس کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے جس میں پہلی رکعت میں سورۂ الحمد اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد اور سورۂ یا ایہا الکافرون پڑھے۔ پھر حجرِ اسود کی طرف واپس آئے اور ممکن ہو تو اس کو بوسہ دے ورنہ ویسا کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور اللہ اکبر کہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کوہِ صفا کی طرف روانگی

پھر کوہِ صفا کی طرف آئے اور وہ عمل کرے جو اس نے مکہ پہنچنے کے دن کیا تھا۔ یعنی ان دونوں پہاڑیوں صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرے اور یہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔ اور جب وہ یہ تمام اعمال بجالا چکے گا تو سوائے عورت کے باقی تمام چیزیں جو حالت احرام میں اس پر حرام تھیں اب وہ سب اس پر حلال ہوجائیں گی۔

طواف النساء

پھر وہ خانۂ کعبہ کیطرف واپس جائے اور سات مرتبہ اس کا طواف کرے۔ یہ طواف النساء ہے۔ پھر مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ یا مسجدِ حرام کے اندر جس جگہ چاہے پڑھ لے۔ اب اس کے بعد اس پر عورت بھی حلال ہوجائے گی۔ اب وہ اپنے سارے مناسکِ حج سے فارغ ہوگیا سوائے رمی جمرات کے اور جتنی چیزیں اس پر حرام ہوگئی تھیں وہ سب حلال ہوگئیں۔

منیٰ کی طرف واپسی

ایامِ تشریق کی راتیں سوائے منیٰ کے اور کہیں بسر نہ کرے۔ اگر یہ راتیں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ بسر کیں تو ہر رات کے لئے اس پر کفارے میں ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگا۔ اگر وہ اوّلِ شب میں منیٰ سے نکلا ہو تو نصف شب پہلے منیٰ میں واپس آجائے اور شب کا باقی حصہ منیٰ میں بسر کرے۔ لیکن اگر وہ طواف اور سعی میں اتنا مشغول رہا کہ مکہ ہی میں صبح ہوگئی تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ اور اگر وہ نصف شب کے بعد منیٰ سے نکلے تو پھر اگر اس کو منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ صبح ہوجائے تو اس پر کوئی ضرر نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

رمی جمرات

اور وہ جمرات کو ہر روز سنگریزے مارے۔طلوعِ آفتاب سے لے کر زوالِ آفتاب تک کے درمیان ۔اور جو وقت زوالِ آفتاب سے زیادہ قریب ہو گا وہ افضل ہو گا۔اور اوّلِ نہار سے آخرِ نہار تک کی بھی رخصت دی گئی ہے۔اور رمی جمرات کا طریقہ وہی ہے جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

ایّامِ تشریق کی تکبیر

عیدِ اضحٰی اور قربانی میں تکبیر نمازِ ظہر سے لے کر چوتھے دن کی نمازِ صبح تک (یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳) کُل پندرہ نمازوں میں ہو گی اور یہ صورتِ حال صرف منٰی میں ہے۔دیگر مقامات پر دس نمازوں میں ہو گی یعنی قربانی کے دن ظہر کی نماز سے لے کر تیسرے دن (۱۰، ۱۱، ۱۲) صبح کی نماز تک۔

منٰی سے واپسی

اور جب قربانی کے دن سے چوتھے دن ۱۳ ذی الحجہ کو منٰی سے واپسی کا ارادہ کرے تو زوالِ آفتاب کے بعد واپس ہو۔زوالِ آفتاب سے قبل واپس ہونا اس کے لئے جائز نہیں۔ اور اگر وہ منٰی میں غروبِ آفتاب تک مقیم رہے تو اب اس کے لئے منٰی سے نکلنا جائز نہیں۔ اب اس پر چوتھے دن تک قیام درست ہے اور یہ آخری کوچ ہے۔یہاں سے تحلیل وتمجید اور دعائیں کرتے ہوئے مکہ کی جانب چلے اور جب مسجدِ نبیؐ یعنی مسجدِ حصباء پہنچے اور اس میں داخل ہو تو پشت کے بل بقدرِ استراحت لیٹ رہے۔مگر جو پہلے کوچ میں روانہ ہو اس کیلئے وہاں لیٹنا ضروری نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دخولِ کعبہ

اب اگروہ خانۂ کعبہ میں داخل ہونا چاہے تو داخل ہو اور اگر نہیں چاہتا تو نہ داخل ہو۔لیکن اگر اس نے اس سے پہلے کوئی حج نہیں کیا تھا (یعنی یہ اس کا پہلا حج ہے) تو اس کیلئے اس میں داخل ہونا لازمی اور ضروری ہے۔اور داخل ہونے سے پہلے غسل کرے اور جوتا اور موزہ پہن کر اندر داخل نہ ہو اور نہ اس میں تھوکے اور نہ اس میں اپنی ناک صاف کرے۔

خانۂ کعبہ سے وداع ورخصت ہونا

اور جب وہ خانۂ کعبہ سے رخصت ہونا چاہے تو اس کا سات مرتبہ طواف کرے اور دو رکعت نماز حرم کے اندر جہاں بھی چاہے پڑھے۔پھر حطیم کے پاس آئے۔اور حطیم خانۂ کعبہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان کا حصہ ہے۔پھر کھڑے ہو کر خانۂ کعبہ کے پردے کو پکڑے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور جب حناطوں (گندم فروشوں) کے دروازے پر پہنچے تو اپنا رخ قبلے کی طرف کرکے سجدہ کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ تمھاری طرف سے اس کو قبول فرمائے اور اس کو تمھاری طرف سے آخری حج قرار نہ دے۔

مدینہ روانگی

مکہ سے مدینہ آتے ہوئے مسجدِ معرس النبی میں ایک شب یا ایک دن قیام کرنا اور آرام کرنا ضروری ہے۔یہاں غسل کرنا ضروری نہیں لیکن نماز پڑھنا افضل ہے۔جب مدینہ میں داخل ہو تو داخلے سے پہلے یا داخل ہوتے وقت غسل کرے۔پھر قبرِ نبیؐ کے پاس آئے اور مسجد میں باب جبرئیل سے داخل ہو اور داخل ہوتے وقت رسول اللہؐ کو سلام کرے۔پھر قبر کے گوشے میں اور قبر کے سامنے جو ستون ہے وہاں قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے۔اس طرح کہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس کا بایاں کاندھا قبر کی طرف اور دایاں کاندھا منبر سے ملا ہوا ہو اس لئے کہ یہی آنحضرتؐ کے سرِ اقدس کی جگہ ہے۔

اس کے بعد جناب فاطمہؑ الزہرا اور چار اماموںؑ کی قبور کی زیارت کرے۔ ان کو سلام کرے۔ ان کی ولایت کا اقرار کرے اور ان کی خدمت میں اپنی نصرت وحمایت پیش کرے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ نکاح

اقسامِ نکاح

مسئلہ۱۱۴۱:۔ عورت مرد پر تین طرح سے حلال ہوتی ہے:۔

(الف)۔ایک وہ عورت جو نکاح میں آئے گی تو میراث پائے گی۔(یعنی نکاحِ دائمی)

(ب)۔دوسری وہ جو نکاح میں تو آئے گی مگر میراث نہیں پائے گی۔(یعنی متعہ)

(ج)۔تیسری وہ جو ملکیت میں آجائے۔(یعنی کنیز)

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۲۲۴۔حدیث ۴۳۳۹)

مال، جمال یا دین کی وجہ سے نکاح کرنا

مسئلہ۱۱۴۲:۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے جمال کی وجہ سے تو وہ کبھی روزی نہیں پائے گا۔لیکن اگر وہ اس کے دین (عقیدے) کی وجہ سے نکاح کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مال و جمال دونوں کی روزی دے گا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۲۳۱۔حدیث ۴۳۸۰)

وہ اوقات جن میں نکاح مکروہ ہے

مسئلہ۱۱۴۳:۔ جو شخص قمر در عقرب میں تزویج و نکاح کرے گا وہ کبھی بھلائی نہیں دیکھے گا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۲۳۲۔حدیث ۴۳۸۸)

مسئلہ۱۱۴۴:۔ مہینے کے آخری دنوں (جب چاند نہیں نکلتا) میں تزویج و نکاح کرنا مکروہ ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۲۔ حدیث ۴۳۸۹)

ولی و گواہ و مہر

مسئلہ ۱۱۴۵:۔ کنواری لڑکیاں جن کے آباء (باپ، دادا، چچا وغیرہ) موجود ہوں وہ بغیر اپنے آباء کی اجازت کے نکاح نہیں کر سکتیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۲۔ حدیث ۴۳۹۰)

مسئلہ ۱۱۴۶:۔ ایک لڑکی کا باپ چاہتا ہے کہ اس کا نکاح ایک آدمی سے کرے جبکہ اس کا دادا چاہتا ہے کہ اس کا نکاح دوسرے آدمی سے کرے تو دادا اس کے نکاح کیلئے اولی اور زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے باپ اور اس کے دادا دونوں نے کیا ہے تو دونوں میں سے جس نے پہلے نکاح کیا ہے وہی صحیح ہے۔ لیکن اگر دونوں نے بیک وقت دو الگ الگ آدمیوں سے کیا ہے تو وہ نکاح صحیح ہوگا جو دادا نے کیا ہے۔ اور اگر لڑکی کا باپ اور دادا دونوں زندہ ہیں تو اس کا ولی اس کا دادا ہوگا نہ کہ باپ۔ کیونکہ وہ (دادا) اپنے لڑکے (یعنی لڑکی کے باپ) کا بھی ولی و مالک ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۳۔ حدیث ۴۳۹۲، ۴۳۹۳)

مسئلہ ۱۱۴۷:۔ ولی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کرے۔ اور اگر پوچھنے پر وہ خاموش رہے تو یہ اس کا اقرار ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۳۔ حدیث ۴۳۹۶)

مسئلہ ۱۱۴۸:۔ اگر کوئی کنواری لڑکی کہے کہ میرا نکاح فلاں شخص سے کر دو تو ولی کو چاہئے کہ وہ اس کا نکاح اس مرد سے کر دے جس سے وہ راضی ہو۔ (بشرطیکہ مرد اس کا کفو ہو)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۳۔ حدیث ۴۳۹۶)

مسئلہ ۱۱۴۹:۔ وہ کنواری لڑکی جو بے عقل اور بے وقوف نہیں ہے اور اس کا کوئی رشتہ بھی نہیں آتا تو اس کو اجازت ہے کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر کسی سے نکاح کر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۴۔ حدیث ۴۳۹۷)

مسئلہ ۱۱۵۰:۔ وہ عورت جو بیوہ یا طلاق یافتہ ہو (کنواری نہ ہو) وہ اپنے امور کی خود مختار ہے اور اسے دوسرا نکاح کرنے کیلئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بشرطیکہ مرد اس کا کفو ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۳۔ حدیث ۴۳۹۵)

مسئلہ ۱۱۵۱:۔ اگر مرد و عورت آپس میں نکاح کریں مگر کسی کو گواہ نہ بنائیں تو شرعی اعتبار سے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن معاشرتی زندگی میں ان کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ گواہ بنا لیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۳۔ حدیث ۴۳۹۴)

مسئلہ ۱۱۵۲:۔ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک زانی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۵۔ حدیث ۴۴۰۰)

مسئلہ ۱۱۵۳:۔ اگر عورت اپنا مہر مرد پر ادھار چھوڑ دے تو یہ مہر مرد پر مرد کی زندگی میں اور مرد کے مرنے کے بعد یا عورت کے مرنے کے بعد (اس کے ورثاء کو) ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر عورت مہر کا مطالبہ نہ کرے اور اسے اپنے شوہر پر قرض قرار نہ دے تو اس کے ورثاء کو بھی چاہئے کہ اس کا مطالبہ نہ کریں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر آلمومنین۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۳۵۔حدیث ۴۴۰۱)

ولیمہ

مسئلہ ۱۱۵۴:۔ پانچ مواقع کے علاوہ اور کسی موقعے پر ولیمہ نہیں ہے:۔

۱۔شادی ۲۔بچے کی پیدائش ۳۔ختنہ ۴۔انسان جب گھر بنائے یا خریدے ۵۔جب انسان حج کر کے مکہ سے واپس آئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۳۶۔حدیث ۴۴۰۴)

حلال نکاح اور حرام نکاح

مسئلہ ۱۱۵۵:۔ وہ عورت جو علانیہ زنا کرتی ہے اس سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔اور وہ مرد جو علانیہ زنا کرتا ہے اس سے بھی نکاح نہیں کیا جائے گا۔مگر یہ کہ جان لیا جائے کہ وہ توبہ کر چکی ہے یا کر چکا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۳۹۔حدیث ۴۴۱۶)

مسئلہ ۱۱۵۶:۔ وہ عورتیں جنہیں ایک نشست میں تین طلاقیں دی گئی ہیں ان کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شوہر دار عورتیں ہیں۔البتہ ان سے نکاح کی ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ انہیں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ انہیں حیض آ جائے اور پھر وہ حیض سے پاک ہو جائیں۔پھر ان کے شوہر کو بلایا جائے اور اس کے ساتھ دو مرد ہوں۔پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے فلاں عورت کو طلاق دی ہے؟۔اگر وہ کہے کہ ہاں تو پھر ایسی عورت کو تین ماہ چھوڑ دیا جائے گا پھر اس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔(یعنی اس کی عدت اس کے شوہر کے توثیق کر دینے کے بعد شروع ہو گی)۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۹۔ حدیث ۴۴۱۸، ۴۴۱۹)

مسئلہ ۱۱۵۷:۔ مجوسیہ (آتش پرست) عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مجوسیہ کنیز سے مجامعت کی جاسکتی ہے مگر اس سے بچہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۰۔ حدیث ۴۴۲۳)

مسئلہ ۱۱۵۸:۔ ناصبیہ (دشمنِ اہلبیتؑ) عورت سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح اپنی لڑکی کو کسی مرد ناصبی کی زوجیت میں دینا بھی حرام ہے۔ یہاں تک کہ اپنی لڑکی کو اس کے پاس چھوڑے بھی نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۰۔ حدیث ۴۴۲۴)

مسئلہ ۱۱۵۹:۔ ایک قابلہ (دائی) نے کسی بچے کو جنوایا تو اگر وہ صرف بچہ جنوا کر چلی جائے تو ایسی قابلہ سے وہ بچہ جوان ہو کر نکاح کرسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ بچہ جنوا کر اس کی پرورش بھی کرے تو وہ اور اس کی بیٹی اس بچے پر حرام ہیں کیونکہ ایسی قابلہ بمنزلۂ ماں کے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۱۔ حدیث ۴۴۳۱، ۴۴۳۲)

مسئلہ ۱۱۶۰:۔ سوتیلی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۱۔ حدیث ۴۴۲۹)

مسئلہ ۱۱۶۱:۔ ایسے لوگ جنہیں اہلبیتؑ سے دشمنی نہیں مگر انہیں شک ہے اور یقین نہیں آتا کہ اہلبیتؑ پر مظالم ہوئے ہیں اور اگر انہیں یقین آجائے تو حق کو قبول کرلیں تو ایسے لوگوں کی بیٹیوں سے نکاح جائز ہے مگر ان کو اپنی بیٹیاں دینا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۰۔ حدیث ۴۴۲۶)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۱۶۲:۔ لے پالک (ADOPTED) لڑکیاں اور وہ لڑکیاں جنہیں کسی نے پالا ہو اس پر حرام ہیں چاہے وہ اس کی گود میں پلی ہوں یا نہ پلی ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۲۴۴۔ حدیث ۴۴۴۸)

مسئلہ۱۱۶۳:۔ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا اس کیلئے جائز ہے۔اسی طرح اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا بھی اس کیلئے جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۲۴۴۔حدیث ۴۴۴۷)

مسئلہ۱۱۶۴:۔ اگر کسی شخص نے ایک عورت کے ساتھ حلال طریقے پر تزویج و نکاح کیا ہو تو وہ عورت اُس مرد کے لڑکے اور باپ کے لئے کبھی حلال نہیں ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۲۴۵۔حدیث ۴۴۵۶)

مسئلہ۱۱۶۵:۔ اجرت اور مزدوری پر نکاح کرنا حرام ہے۔اس طرح کہ کوئی آدمی کہے کہ میں تمھارے پاس فلاں فلاں کام کروں گا اور اس کے عوض تم اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو۔تو یہ حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۲۴۹۔حدیث ۴۴۷۱)

مسئلہ۱۱۶۶:۔ ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی کا نکاح باپ کی طرف سے سوتیلی بہن سے کرایا جا سکتا ہے۔اور یہی صورت باپ کی طرف سے سوتیلے بھائی اور ماں کی طرف سے سوتیلی بہن کی بھی ہے۔یعنی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۲۵۰۔حدیث ۴۴۷۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ مثلاً ایک شخص کا پہلی بیوی سے ایک بیٹا ہے اور وہ دوسری عورت سے نکاح کر لیتا ہے جس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے تو اگر چہ عرفِ عام میں یہ لڑکا اور لڑکی سوتیلے بہن بھائی کہلائیں گے لیکن چونکہ نہ تو ان کا رحم مشترک ہے اور نہ نطفہ اسلئے ان دونوں کا نکاح جائز ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۶۷:۔ جو لڑکی زنا سے پیدا ہوئی ہو اس سے نکاح شرعی اعتبار سے جائز ہے اگر چہ یہ ذلّت اور بے عزّتی کے خوف سے مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۵۲ ۔ حدیث ۴۴۸۵)

مسئلہ ۱۱۶۸:۔ اگر ایک مرد ایک عورت سے نکاح کرے اور عورت اپنا مہر مقرر کرے اور یہ شرط رکھے کہ مجامعت اور طلاق دونوں کا اختیار اس عورت کا ہوگا تو عورت کی یہ شرط ناجائز اور خلافِ سنت ہے۔ مرد کی ذمہ داری صرف مہر ادا کرنا ہے لیکن مجامعت اور طلاق دونوں کا اختیار مرد کا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۵۰ ۔ حدیث ۴۴۷۵)

مسئلہ ۱۱۶۹:۔ اگر کوئی شخص مذاق کے طور پر کسی عورت کو شادی کا پیغام دے اور وہ عورت مذاق میں اس سے نکاح کر لے تو یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے نکاح کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اور کسی بھی مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ اس عورت سے نکاح کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۵۲ ۔ حدیث ۴۴۸۶)

مسئلہ ۱۱۷۰:۔ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تم اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دو تو میں اپنی بہن کا نکاح تم سے کر دوں گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ۔ صفحہ ۳ ۔ حدیث ۴۹۶۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ ادلے بدلے (وٹہ سٹہ) کی شادیوں کا رواج ہمارے معاشرے میں عام ہے اور اس کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے ۔اس حدیث میں جس چیز کی ممانعت کی گئی ہے وہ شرط رکھنا ہے۔یعنی یہ کہ اگر ایک شخص کسی کی بہن کا رشتہ لے کر جائے اور وہ یہ کہے کہ میں صرف اس شرط پر تمھیں اپنی بہن دوں گا جبکہ تم بھی اپنی بہن مجھے دو تو یہاں اس صورت کی ممانعت کی گئی ہے۔

مسئلہ۱۱۷۱:۔ اگر ایک عیسائی مرد ایک عیسائی عورت سے شادی کرے اور کسی حرام شے کو مہر قرار دے (مثلاً شراب کے چند مٹکے یا خنزیر کا گوشت وغیرہ) اور دخول سے پہلے دونوں مسلمان ہو جائیں تو مرد کا فرض ہے کہ حرام شے کی بجائے اس کی قیمت مہر میں دے دے۔ اس صورت میں ان کا نکاح صحیح ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۷۲۔حدیث ۴۵۸۲)

مسئلہ۱۱۷۲:۔ عیسائی اور یہودی عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۷۳۔حدیث ۴۵۸۸)

مسئلہ۱۱۷۳:۔ لڑکی کا نکاح ہمیشہ ایسے مرد سے کرنا چاہئے جو اس کا کفو (ہمسر) ہو۔ غیر کفو میں لڑکی کا نکاح کبھی نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ایسی صورت میں اکثر بہت سی شرعی اور معاشرتی قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔چنانچہ کسی ایسی لڑکی کا نکاح جس پر صدقہ حرام ہو کسی ایسے مرد سے کرنا جس پر صدقہ حلال ہو کسی صورت بھی صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ایک دوسرے کے کفو نہیں ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔فروع کافی ج ۵ (عربی) صفحہ ۳۴۵۔کتاب النکاح۔ باب الکفاء)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

توضیح:۔ اس مسئلے کی صحیح تفہیم کیلئے ہم پوری حدیثِ معصوم نقل کر رہے ہیں تا کہ بات پوری طرح سمجھ میں آسکے۔اس کے بعد چند اور شواہد بھی پیش کیے جائیں گے:۔

ایک غیر سیّد شخص نے امام جعفر صادقؑ سے رشتہ طلب کیا تو امام نے فرمایا۔ ''بے شک تو اپنی ہی قوم اور اپنے خون وحسب میں ان کا کفو ہے۔اور کیونکہ ہمیں خداوند عالم نے صدقے سے محفوظ رکھا ہے جو کہ لوگوں کے ہاتھوں کا مَیل کچیل ہے لہٰذا ہم اللہ کی عطا کردہ اس فضیلت میں اُن غیروں کو شریک نہیں کرنا چاہتے جن کو یہ مقام حاصل نہیں''۔

شیخ عباس قمی نے منتھی الامال جلد۲ صفحہ ۲۴۳ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے:۔

''رضوی سادات اپنی لڑکیوں کی شادیاں نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کے کفو وہمسر نہیں ملتے تھے۔امام موسیٰ کاظمؑ کی اکیس (۲۱) لڑکیاں تھیں۔کسی نے شادی نہیں کی۔یہ دستور ان کی لڑکیوں میں عام تھا اور امام محمد تقیؑ نے ان غیر شادی شدہ لڑکیوں کے اخراجات کے لئے دس زرعی جائیدادیں وقف کر رکھی تھیں جن کی آمدنی مدینہ سے قم ہجرت کرنے والی سیدزادیوں کو قم بھیجی جاتی تھی''۔

تاریخ ابنِ واضح یعقوبی جلد۲ صفحہ ۴۱۵ طبعِ قم میں ہے کہ ''امام موسیٰ کاظمؑ نے وصیّت کی تھی کہ ان کی لڑکیاں شادی نہ کریں۔چنانچہ ان کی وصیّت کے مطابق کسی لڑکی نے عقد نہیں کیا''۔یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ نکاح کرنا سنتِ نبویؐ ہے اور امامِ معصوم کسی صورت میں بھی سنتِ نبیؐ کے خلاف حکم نہیں لگا سکتے تھے۔لیکن ان کا اپنی بیٹیوں کو نکاح نہ کرنے کی وصیّت ثابت کرتی ہے کہ سنتِ نبی کفو وہمسر ہونے کی شرط سے مشروط ہے۔

مسئلہ ۱۷۴:۔ ایک عورت نے نشے کے عالم میں کسی شخص سے نکاح کیا مگر جب نشہ اترا تو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نکاح سے منکر ہوگئی ۔لیکن بعد میں اس کو گمان ہوا کہ اس نکاح کو مان لینا اس کیلئے لازم ہو گیا ہے ۔لہٰذا وہ شراب نوشی سے باز آئی ۔پھر اسی نکاح پر اس مرد کے ساتھ رہنے لگی ۔تو نشہ اترنے کے بعد جب وہ اس مرد کے پاس رہ گئی تو یہی اس کی رضا ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۲۴۱ ۔حدیث ۴۴۳۰)

مسئلہ ۱۱۷۵:۔ بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح اس وقت تک حلال نہیں جب تک بیوی اجازت نہ دے دے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۲۴۲ ۔حدیث ۴۴۳۸)

توضیح:۔ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس سے اجتناب ہی کیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ حدیث ۴۴۳۷ میں امام جعفر صادقؑ نے بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کی ممانعت فرمائی ہے اور اجازت کی شرط بھی اسی لئے لگائی گئی ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی عورت ہو جو اپنے شوہر کو اپنی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کی اجازت دے دے ۔اور پھر ایسی صورت میں خالہ یا پھوپی (جو پہلے ہی اس شخص کے نکاح میں ہے) کی منزلت و وقار میں کمی آجانے کے قوی امکانات موجود ہیں کیونکہ جوان عورتوں کی طرف زیادہ رغبت کرنا انسان کی فطرت ہے ۔ایسی صورت میں اسے خود اپنی بھانجی یا بھتیجی کے سامنے سبک اور بے وقعت ہونا پڑے گا جو سراسر خلافِ مروّت و اخلاق بات ہے ۔البتہ اگر بھانجی یا بھتیجی پہلے سے کسی مرد کے نکاح میں ہوں اور وہ مرد اپنی زوجہ کی خالہ یا پھوپی سے نکاح کرنا چاہے تو ایسی صورت میں بھانجی یا بھتیجی کے وقار پر کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ بہر حال وہ رشتے میں چھوٹی ہیں ۔اور شروع سے ہی خالہ اور پھوپی کا ادب و احترام کرتی آئی ہیں اور اسی لئے ایسی صورت میں بیوی کی اجازت کو ضروری نہیں سمجھا گیا ۔جیسا کہ آئندہ مسئلے سے ظاہر ہوگا ۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۱۷۶:۔ بیوی کی خالہ یا پھوپی سے نکاح کیا جاسکتا ہے اور اس کیلئے بیوی کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۲۔ حدیث ۴۴۳۸)

مسئلہ ۱۱۷۷:۔ جس عورت کی اپنے شوہر سے علیحدگی ہوگئی ہو۔ پھر اس کے بچہ پیدا ہو۔ (تو چونکہ بچے کی ولادت عدّت کو مکمل کر دیتی ہے اس لئے) وہ اگر چاہے تو نفاس سے پاک ہونے سے قبل نکاح کرسکتی ہے لیکن اس کے شوہر کے لئے جائز نہیں کہ نفاس سے پاک ہونے سے پہلے اس سے مجامعت کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۳۔ حدیث ۴۴۴۵)

مسئلہ ۱۱۷۸:۔ ایک شخص کے پاس تین بیویاں تھیں۔ اس نے ایک اور عورت سے نکاح کرلیا اور ابھی اس سے دخول نہیں کیا تھا کہ اس کا ارادہ ہوا کہ ایک دوسری عورت سے نکاح کرے۔ تو اگر وہ اس عورت کو طلاق دے دے کہ جس سے ابھی دخول نہیں کیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر پہلی تین بیویوں میں سے اپنی کسی مدخولہ عورت کو طلاق دیتا ہے تو اس وقت تک اس کیلئے کسی دوسری عورت سے نکاح جائز نہیں جب تک وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہے اپنی عدت کی مدت پوری نہ کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۷۔ حدیث ۴۴۶۲)

مسئلہ ۱۱۷۹:۔ ایک آدمی کی تین کنواری لڑکیاں تھیں۔ اس نے ان میں سے ایک لڑکی کا نکاح کیا مگر نہ شوہر کو نام بتایا اور نہ گواہوں کو کہ وہ کس لڑکی کا نکاح کر رہا ہے۔ اور شوہر نے لڑکی کا مہر بھی ادا کر دیا۔ جب لڑکی کا باپ لڑکی کو لے کر شوہر کے پاس پہنچا اور شوہر کو اطلاع پہنچی کہ یہ اس کی سب سے بڑی لڑکی ہے تو اس نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ تم نے تو اپنی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لڑکیوں میں سے سب سے چھوٹی لڑکی کے ساتھ میرا نکاح کیا ہے۔تو اگر شوہر نے ان تینوں میں سے سب کو دیکھ لیا تھا اور ان میں سے کسی ایک کا نام باپ کو نہیں بتایا تھا تو اس موقعے پر باپ کا قول معتبر ہوگا اور باپ پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اور خدا کے درمیان رکھ کر یہ بات بتائے کہ کیا وہ لڑکی جس کو وہ شوہر کے حوالے کر رہا ہے نکاح کرتے وقت بھی اس کی نیت یہی تھی؟۔اور اگر شوہر نے ان سب لڑکیوں کو نہیں دیکھا تھا اور ان میں سے کسی ایک کا نام نکاح کے وقت اس کو نہیں بتایا گیا تھا تو نکاح باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۸۔حدیث ۴۴۶۸)

مسئلہ ۱۱۸۰:۔ اگر نکاح کے وقت لڑکی کا نام غلط لکھ دیا گیا ہو اور لڑکی کے باپ کی کوئی لڑکی اس نام کی نہ ہو تو وہ نکاح صحیح ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۹۔حدیث ۴۴۷۰)

نکاح کو فاسد کرنے والی چیزیں

مسئلہ ۱۱۸۱:۔ اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور ابھی اس نے دخول نہیں کیا ہو کہ کسی دوسری عورت سے زنا کر بیٹھے تو چونکہ وہ زانی ہے اس لئے اس پر حد میں کوڑے لگائے جائیں گے،اس کا سر مونڈ دیا جائے گا اور اس کی عورت سے اس کو ایک سال تک جدا رکھا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۴۔حدیث ۴۴۵۱)

مسئلہ ۱۱۸۲:۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے دخول کرنے سے پہلے زنا کی مرتکب ہو جائے تو (اس پر حد جاری کرنے کے بعد) اس کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے کوئی مہر نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ جرم اس کی طرف سے ہوا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنین اور امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ ۲۴۴۔حدیث ۴۴۵۴،۴۴۵۴)

مسئلہ ۱۱۸۳:۔ اگر کوئی اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے حرام کاری کرے (تو حدِ شرعی تو اس پر جاری ہوگی لیکن) اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔یہی صورت اس وقت بھی ہوگی جب وہ اپنی بیوی کی کسی اور رحمی رشتہ دار عورت سے زنا کا مرتکب ہو جائے۔کیونکہ حرام کبھی حلال کو فاسد نہیں کرتا۔اور حلال سے حرام کی درستگی اور اصلاح ہو جاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۵۔حدیث ۴۴۵۵، ۴۴۵۶)

توضیح:۔ جب اس نے زنا کیا تو وہ حرام تھا۔اور جو نکاح اس نے کیا تھا وہ حلال تھا۔تو جو حرام اس نے کیا وہ اُس حلال کو کبھی فاسد نہیں کر سکتا۔یہ ایک عام کلیہ ہے جو اس قسم کے تمام مسائل پر حاوی ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۸۴:۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اس کے بعد اس سے نکاح کرے تو اس کا نکاح صحیح ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کھجور کے درخت سے کھجور چرائی۔اس کے بعد اس نے اس درخت کو خرید لیا۔لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ عورت نکاح سے قبل زنا سے توبہ کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۵۔حدیث ۴۴۵۶، ۴۴۵۷)

مسئلہ ۱۱۸۵:۔ اگر کسی شخص کی زوجیت میں کوئی عورت ہے اور اس نے بعد میں لاعلمی کی بنا پر اس عورت کی ماں یا اس کی لڑکی یا اس کی بہن سے نکاح کر لیا۔پھر بعد میں اس کو علم ہوا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تو وہ اس عورت کو چھوڑے گا جس سے اس نے آخر میں نکاح کیا تھا۔اور پہلی بدستور اس کی زوجہ رہے گی اور اس سے اس وقت تک مقاربت نہیں کرے گا جب تک آخری والی (جس کو چھوڑا ہے) کا رحم پاک صاف نہ ہو جائے۔اور اس سے جو بچہ ہو گا وہ اس مرد کا جائز بچہ ہو گا اور اس کی میراث پائے گا کیونکہ یہ سب کچھ لاعلمی میں ہوا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶۔حدیث ۴۴۵۶، ۴۴۵۸)

مسئلہ ۱۱۸۶:۔ اگر کسی شخص نے (لاعلمی میں ایک ہی عقد میں دو سگی بہنوں سے نکاح کرلیا تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے جس کو چاہے روک لے اور جس کو چاہے چھوڑ دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۴۶۔حدیث ۴۴۶۰)

مسئلہ ۱۱۸۷:۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد اس عورت کی ماں یا اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے نکاح کرے تو اس نکاح میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۴۵۔حدیث ۴۴۵۶)

مسئلہ ۱۱۸۸:۔ اگر کسی عورت نے اپنے لڑکے کی زوجہ سے زنا کیا ہے یا اپنے باپ کی زوجہ سے زنا کیا ہے تو (حدِ شرعی تو اس پر جاری ہو گی لیکن) وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہو گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶۔حدیث ۴۴۵۶ تا ۴۴۵۸)

مسئلہ ۱۱۸۹:۔ اگر ایک شخص کے نکاح میں تین عورتیں تھیں اور اب اس نے عقدِ واحد میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دو اورعورتوں سے نکاح کرلیا اوران میں سے کسی ایک سے دخول کرکے مرگیا۔تو اگر اس نے اس عورت سے دخول کیا ہے جس کا نام عقد میں پہلا تھا تو اس کا نکاح جائز ہےاوراُس عورت پرعدہ ہےاوراس کے لئے میراث ہے۔لیکن اگراس عورت سے دخول کیا ہے جس کا نام عقد میں دوسرے نمبر پرلیا گیا تھا تو اس کا نکاح باطل ہے۔اُس عورت کو میراث نہیں ملے گی مگراس کوعدہ رکھنا پڑے گا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۷۔حدیث ۴۴۶۳)

مسئلہ ۱۱۹۰:۔ اگر دو آدمیوں نے دوعورتوں سے نکاح کیا مگر غلطی سے اِس مرد کی عورت اُس مرد کے پاس پہنچ گئی اوراُس مرد کی عورت اِس مرد کے پاس پہنچ گئی تو وہ عورت اس مرد کے لئے عدہ رکھے گی اور یہ عورت اُس مرد کیلئے عدہ رکھے گی۔پھران دونوں میں سے ہر عورت اپنے مرد کے پاس واپس چلی جائے گی۔(اوران کے نکاح پر کوئی اثرنہیں پڑے گا)

حوالہ:۔(فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۴۸۔حدیث ۴۴۶۷)

مسئلہ ۱۱۹۱:۔ اگرکوئی شخص اپنی زوجہ کواس حالت میں طلاق دے جبکہ وہ حاملہ ہواور پھرقبل اس کے کہ اس کا بچہ پیدا ہووہ اس کی سگی بہن سے نکاح کرے تو اس پر لازم ہے کہ دوسری کو طلاق دے یہاں تک کہ پہلی (طلاق شدہ) کے یہاں بچہ پیدا ہو۔پھر دوسری کو نکاح کا پیغام دے اوراسے دومرتبہ مہرادا کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۰۔حدیث ۴۴۷۶)

مسئلہ ۱۱۹۲:۔ اگرکوئی عورت اپنی عدت کے دوران ہی دوسرا نکاح کرلے تو اس کواس کے شوہر سے جدا کردیا جائے گااوروہ عورت دونوں شوہروں کے لئے ایک ہی عدہ رکھے گی۔ اگر چھ ماہ یااس سے زیادہ میں اس کے بچہ پیدا ہوتو وہ دوسرے شوہر کا ہے۔اوراگر چھ ماہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سے کم میں پیدا ہوا ہے تو وہ پہلے شوہر کا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۱۔ حدیث ۴۶۳۹)

مسئلہ ۱۱۹۳:۔ اگر کوئی شخص ایک عورت سے نکاح کرے لیکن ابھی نکاح کئے ہوئے چار ہی مہینے گزرے ہوں اور اس عورت کے بچہ پیدا ہو جائے۔ مرد بچے سے انکار کرتا ہو اور عورت یہ گمان کرتی ہو کہ یہ بچہ اسی مرد کا ہے تو عورت کی بات کو قبول نہیں کیا جائے گا، ان دونوں سے ملاعنت کرائی جائے گی اور ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا اور وہ عورت تا ابد اس مرد کے لئے حلال نہ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۱۔ حدیث ۴۶۴۲)

توضیح:۔ ''ملاعنت'' کو جاننے کیلئے احکامِ طلاق کی طرف رجوع فرمایا جائے۔

مسئلہ ۱۱۹۴:۔ اگر کوئی مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کی عورت اس سے بائن ہو جائے گی جس طرح عورت تین طلاق سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور وہ عدہ رکھے گی جس طرح طلاق یافتہ عدہ رکھتی ہے۔ اور اگر وہ اسلام کی طرف دوبارہ پلٹ آئے تو وہ پھر سے نکاح کرے گا اور اس کیلئے عورت کو عدہ کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۴۳۔ حدیث ۵۷۱۳)

مسئلہ ۱۱۹۵:۔ اگر کوئی خصی (نامرد) کسی مسلمان عورت کو اپنے فریب میں لا کر اس سے نکاح کر لے تو اگر عورت چاہے تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی۔ لیکن اگر عورت راضی ہو جائے اور اس کے ساتھ رہنے لگے تو عورت کی رضا کے بعد عورت کو اس سے انکار کا کوئی حق نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۰۔ حدیث ۴۴۷۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وہ عیوب جن کی وجہ سے نکاح رد کر دیا جاتا ہے

مسئلہ ۱۱۹۶:۔ چھ عیوب کی وجہ سے عورت واپس کی جا سکتی ہے:۔

۱۔برص ۲۔جزام ۳۔جنون ۴۔اندھی ۵۔لنگڑی ۶۔قرن وعفل

ان عیوب کی وجہ سے عورت کا رد کرنا اس وقت تک ہے جبکہ مرد نے اس سے مجامعت نہ کی ہو۔اور جب جان بوجھ کر مجامعت کر لی تو پھر واپس نہیں کی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔حدیث ۴۴۹۶،۴۴۹۸)

توضیح:۔ قرن کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہ کے منھ پر کوئی غدود ہو جو مانعِ دخول ہو۔ اور عفل کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہ کے اندر کوئی گوشت بڑھ گیا ہو جو مانعِ دخول ہو۔ایسی عورت حاملہ نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۱۹۷:۔ اگر عورت کانی ہو تو اسے واپس نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۴۔حدیث ۴۴۹۶، ۴۴۹۸)

مسئلہ ۱۱۹۸:۔ اگر عیب دار عورت سے اس کے شوہر نے دخول کر لیا ہے تو پورا کا پورا مہر اس عورت کا حق ہے اور یہ سارا نقصان اس لڑکی کا ولی پورا کرے گا جس نے نکاح کرایا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمان صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۴۔حدیث ۴۴۹۶، ۴۴۹۸)

مسئلہ ۱۱۹۹:۔ اگر شوہر کو مجامعت سے قبل عورت کے عیوب کے بارے میں علم تھا اور پھر بھی اس نے مجامعت کر لی تو گویا وہ اس پر راضی تھا (یعنی اس صورت میں وہ عورت کو واپس نہیں کر سکتا)۔اور اگر مجامعت کے بعد اس کو معلوم ہوا تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کو اپنے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پاس رکھے اور چاہے تو آزاد کردے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ۔ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۵۔ حدیث ۴۴۹۹)

ایک بیوی کو دوسری بیوی پر ترجیح دینا

مسئلہ ۱۲۰۰:۔ اگر کسی کے پاس زوجہ موجود ہو اور وہ دوسری شادی کرلے تو اگر دوسری بیوی کنواری ہے تو اسے پہلی بیوی پر سات دن تک ترجیح دے سکتا ہے (یعنی سات دن تک پہلی بیوی کے پاس نہ جائے اور دوسری بیوی کے ساتھ رہے)۔اور اگر وہ کنواری نہیں ہے تو تین دن تک ترجیح دے سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۱۔ حدیث ۴۴۸۰)

مسئلہ ۱۲۰۱:۔ اگر کسی کے عقد میں چار عورتیں ہوں تو ہر عورت کیلئے ایک شب ہوگی اور کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔لیکن اگر اس کے پاس چار عورتیں نہیں ہیں بلکہ دو یا تین ہیں تو اس کو حق ہے کہ کسی عورت کو کسی عورت پر ترجیح دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۱۔ حدیث ۴۴۸۲)

افضاء

مسئلہ ۱۲۰۲:۔ کسی لڑکی سے اس وقت تک دخول جائز نہیں جب تک وہ نو یا دس سال کی نہ ہوجائے (یعنی بالغ نہ ہوجائے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۴۲۔ حدیث ۴۴۴۰)

مسئلہ ۱۲۰۳:۔ اگر کوئی شخص کسی کنواری لڑکی سے نکاح کرے اور اس سے دخول کرے اور دخول کرنے سے اس لڑکی کی شرمگاہ شگافتہ ہوکر پیشاب کا مقام اور حیض کا مقام ایک ہو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جائے تو اگر جس وقت اس نے دخول کیا تھا اس وقت لڑکی کی عمر نو سال یا اس سے زیادہ تھی (یعنی وہ بالغ تھی) تو مرد پر کوئی تاوان نہیں ہے۔لیکن اگر وہ نو سال کی نہیں ہوئی تھی تو اس نے اس لڑکی کو دوسرے شوہروں کے قابل نہیں چھوڑا اور اسے بے کار و فاسد کر دیا تو اس صورت میں اس پر تاوان لازم ہے۔لیکن اگر وہ اس کو طلاق نہیں دیتا اور زندگی بھر اپنے پاس رکھتا ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۳۔حدیث ۴۴۹۳)

مسئلہ ۱۲۰۴:۔ اگر نابالغ لڑکی سے دخول کیا جائے اور اس کا افضاء ہو جائے تو اس کا تاوان پوری دیت ہے۔یعنی وہ پورا خوں بہا جو مقتول کے وارثوں کو دیا جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔صفحہ ۱۱۰۔حدیث ۵۳۲۹)

بچّے کا حقدار

مسئلہ ۱۲۰۵:۔ بچہ جب تک دودھ پی رہا ہے وہ ماں اور باپ دونوں کے درمیان برابر ہے۔جب اس نے دودھ چھوڑ دیا تو ماں سے زیادہ اس کا حقدار اس کا باپ ہے۔اور جب باپ مر جائے تو خاندان میں سب سے زیادہ حقدار ماں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۵۔حدیث ۴۵۰۱)

مسئلہ ۱۲۰۶:۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے دے اور اس سے کوئی بچہ ہو تو بچہ جب تک سات سال کا نہ ہو جائے اس وقت تک عورت اس کی زیادہ حقدار ہے۔ہاں اگر وہ اپنی مرضی سے بچے کو چھوڑنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۵۶۔حدیث ۴۵۰۴)

مسئلہ ۱۲۰۷:۔ عورت اگر دوسرا نکاح کرے تو بچے پر اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۶۔ حدیث ۴۵۰۲)

بچے کو گود میں بٹھانا، ساتھ سُلانا اور بوسہ لینا

مسئلہ ۱۲۰۸:۔ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی لڑکی کو اپنے ساتھ سُلائے جبکہ لڑکی چھ سال کی ہو چکی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۶۔ حدیث ۴۵۰۵)

مسئلہ ۱۲۰۹:۔ کسی غیر مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ چھ سال کی بچی کو اپنی گود میں بٹھائے اگرچہ وہ اس کی پرورش کر رہا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۶۔ حدیث ۴۵۰۶)

مسئلہ ۱۲۱۰:۔ جب لڑکے اور لڑکیاں چھ سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ الگ کر دینا چاہئیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۶۔ حدیث ۴۵۰۸)

مسئلہ ۱۲۱۱:۔ جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو کوئی لڑکا اس کا بوسہ نہ لے۔ اور جب لڑکا سات سال سے اوپر ہو جائے تو کوئی عورت اس کا بوسہ نہ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۷۔ حدیث ۴۵۱۰)

شوہر کا حق بیوی پر

مسئلہ ۱۲۱۲:۔ مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے، اس کی نافرمانی نہ کرے، اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کوئی صدقہ نہ نکالے، اس کی اجازت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے بغیر مستحب روزے نہ رکھے، مرد جب بھی خواہش ظاہر کرے تو انکار نہ کرے اور اس کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نہ نکلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۷۔ حدیث ۴۵۱۳)

مسئلہ ۱۲۱۳:۔ جو عورت اس حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے کسی حق بات پر ناراض ہو تو جب تک وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے اس وقت تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۸۔ حدیث ۴۵۱۹)

مسئلہ ۱۲۱۴:۔ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر کیلئے اپنے جسم کو خوشبو لگائے گی تو جب تک اس خوشبو کو دھو نہ ڈالے جیسے وہ غسلِ جنابت کرتی ہے اس وقت تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۹۔ حدیث ۴۵۲۱)

مسئلہ ۱۲۱۵:۔ کسی عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ جب اپنے گھر سے نکلے تو اپنے لباس کو خوشبو سے بسائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۹۔ حدیث ۴۵۲۲)

مسئلہ ۱۲۱۶:۔ عورت کیلئے حرام ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنا لباس اتارے یا شوہر کی اجازت کے بغیر اتارے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۹۔ حدیث ۴۵۲۳)

مسئلہ ۱۲۱۷:۔ عورت کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دوسری عورت سے وہ کچھ بیان کرے جو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان تنہائی میں ہوا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ۱۲، ۳۔ حدیث ۴۹۶۸)

مسئلہ ۱۲۱۸:۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو اپنی طرف مائل و مہربان کرنے کیلئے اس پر جادو کرائے تو اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور اگر وہ دن کو روزہ رکھے، رات بھر کھڑی ہو کر عبادت کرتی رہے، اپنے سر کے بال منڈوالے اور کمبل پوش ہو جائے تب بھی اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ حدیث ۴۵۴۴)

توضیح:۔ ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہے اور ایسی ہی عورتوں کی وجہ سے جعلی عاملوں کی دکانیں آباد ہیں۔ لیکن مومنہ عورت کبھی اس فعلِ قبیح کی مرتکب نہیں ہوتی اور جس کو اس مسئلے کا علم نہیں تھا اس کا فرض ہے کہ مسئلہ جان لینے کے بعد اب شدید احتیاط کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۹:۔ ہر وہ مرد جس کے امور کی تدبیر عورت کرے وہ ملعون ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۹۔ حدیث ۴۶۲۲)

بیوی کا حق شوہر پر

مسئلہ ۱۲۲۰:۔ مردوں میں سب سے مکرم وہ ہے جو اپنی عورتوں کا شدید احترام کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۵۔ حدیث ۴۷۷۴)

مسئلہ ۱۲۲۱:۔ شوہر کا فرض ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور سختی نہ کرے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کیونکہ عورت پسلی کی ہڈی کی مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنے کے لئے زور لگایا جائے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۹۔ حدیث ۴۵۲۷)

مسئلہ ۱۲۲۲:۔ بیوی کا حق شوہر پر یہ ہے کہ وہ اس کا پیٹ بھرے اور تن ڈھانکے اور اگر وہ کوئی غلطی کرے تو اس کو معاف کردے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۵۹۔ حدیث ۴۵۲۶)

مسئلہ ۱۲۲۳:۔ جو شخص اپنی عورت کو تن ڈھانپنے کیلئے لباس اور پیٹ بھرنے کیلئے کھانا نہ دے (یعنی لاپرواہو) تو امامؑ کو حق ہے کہ ان میں جدائی ڈال دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ حدیث ۴۵۲۹)

مسئلہ ۱۲۲۴:۔ مرد کا فرض صرف اتنا ہے کہ وہ اپنی عورت کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ اب یہ عورت پر ہے کہ وہ اسے قبول کرے نہ کرے۔ اس سلسلے میں اس پر زبردستی نہیں کرنی چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۰۔ حدیث ۴۵۳۳)

مسئلہ ۱۲۲۵:۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنی عورتوں کے دل میں علیؑ کی محبت ڈال دے اور پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۱۔ حدیث ۴۵۳۴)

مسئلہ ۱۲۲۶:۔ وہ شخص انتہائی پسندیدہ ہے جو اپنی بیوی سے خوشگوار تعلقات رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۶۱۔ حدیث ۴۵۳۷)

مسئلہ ۱۲۲۷:۔ اکثر اہلِ جنت عورتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو جانتا ہوگا اور

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ان پر رحم کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۹۔ حدیث ۴۶۲۸)

متعہ

مسئلہ ۱۲۲۸:۔ جو شخص رجعت پر اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے اس کا اہلبیتؑ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۲۔ حدیث ۴۵۸۳)

مسئلہ ۱۲۲۹:۔ متعہ صرف اس کیلئے حلال ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو (یعنی اس کے مسائل سے واقف ہو)۔ اور جو اس سے جاہل اور ناواقف ہو اس کیلئے حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۲)۔ حدیث ۴۵۸۴)

مسئلہ ۱۲۳۰:۔ جو عورت متعہ کے بارے میں نہ جانتی ہو اور اس پر ایمان نہ رکھتی ہو اس سے متعہ کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اسے متعہ کے بارے میں تمام حقائق بتائے جائیں۔ اگر وہ قبول کرلے تو اس سے متعہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر قبول نہ کرے تو پھر اس سے متعہ نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۲۔ حدیث ۴۵۸۶)

مسئلہ ۱۲۳۱:۔ چار قسم کی عورتوں سے متعہ نہیں کیا جا سکتا:۔

۱۔ وہ عورتیں جو بے شرم و بے حیا ہیں اور ان کے گھر مشہور ہیں اور ان کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں۔

۲۔ وہ عورتیں جو اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیتی ہیں۔

۳۔ جو زنا میں مشہور ہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۴۔وہ عورتیں جن کی طلاق غیر سنت طریقے پر ہوئی ہے (یعنی ایک ہی نشست میں انہیں تین طلاقیں دی گئی ہیں)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۳۔حدیث ۴۵۸۶)

مسئلہ ۱۲۳۲:۔ عیسائی اور یہودی (اہل کتاب) عورت سے متعہ نہیں کیا جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۳۔حدیث ۴۵۸۸)

مسئلہ ۱۲۳۳:۔ متعہ صرف باعفت عورتوں سے کرنا چاہئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۳۔حدیث ۴۵۸۷)

مسئلہ ۱۲۳۴:۔ کمسن لڑکی سے متعہ نہیں کرنا چاہئے جس کے بارے میں کہا جا سکے کہ اسے دھوکا دیا گیا ہے بلکہ ضروری ہے کہ وہ لڑکی اس عمر کو پہنچی ہوئی ہو کہ اسے دھوکا نہ دیا جا سکتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۳۔حدیث ۴۵۹۱)

مسئلہ ۱۲۳۵:۔ جس کنواری لڑکی کا باپ (یا ولی) موجود ہو اس سے اس وقت تک متعہ نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کا باپ اجازت نہ دے دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۴۔حدیث ۴۵۹۳)

مسئلہ ۱۲۳۶:۔ ایسی عورت سے متعہ کرنا مکروہ ہے جس کے گھر والے متعہ کو معیوب سمجھتے ہوں اگرچہ وہ عورت باعفت اور پاکیزہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۴۔حدیث ۴۵۹۲)

مسئلہ ۱۲۳۷:۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے متعہ کرے اور اس کے پاس جانے سے پہلے یا اس کے پاس جانے کے بعد متعہ کے ایام اُسے ہبہ کردے (بخش دے) تو اس کیلئے جائز

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

نہیں ہے کہ ان ہبہ شدہ ایام میں اس کی طرف رجوع کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۳۔ حدیث ۴۵۹۰)

مسئلہ ۱۲۳۸:۔ متعہ کا شمار چار نکاحوں میں نہیں ہے اور انسان بیک وقت جتنی عورتوں سے چاہے متعہ کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۴۔ حدیث ۴۵۹۴)

مسئلہ ۱۲۳۹:۔ مرد اگر چاہے تو اپنی عورت ہونے کے باوجود متعہ کر سکتا ہے اگر چہ وہ اپنی عورت کے ساتھ اپنے شہر میں مقیم ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۶۔ حدیث ۴۶۰۵)

مسئلہ ۱۲۴۰:۔ متعہ میں عورت کا مہر کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن کم سے کم مہر ایک مٹھی گیہوں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۴۔ حدیث ۴۵۹۷)

مسئلہ ۱۲۴۱:۔ جب انسان متعہ کرے تو عورت سے کہے۔ "تو مجھ سے اپنے نفس کا عقدِ متعہ کر کتابِ خدا اور سنتِ رسولؐ کے مطابق۔ یہ نکاح ہوگا زنا نہیں ہوگا، اس عہد پر کہ نہ میں تیرا وارث ہونگا اور نہ تو میری وارث ہوگی۔ اور نہ میں تیرے بچے کا طلب گار رہوں گا۔ یہ نکاح ایک معیّنہ مدت کیلئے ہوگا اور اگر میرا جی چاہا تو میں اس مدت کو بڑھا لوں گا اور تو بھی بڑھائے گی۔" (اور جب عورت یہ کہے تو مرد قبول کرے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۴۔ حدیث ۴۵۹۷)

مسئلہ ۱۲۴۲:۔ اگر کسی عورت نے کسی مرد سے متعہ کیا ہوا ہو اور اس کی مدت پوری نہ ہوئی ہو اور اس کے گھر والے اس کا نکاح کسی اور شخص سے کر دیں تو جس مرد سے اس نے متعہ کیا ہوا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تھا اس کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور اس عورت پر متعہ کے جتنے ایام باقی رہ گئے ہیں وہ اسے بخش دے کیونکہ وہ بے چاری مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور عورت پر بھی واجب ہے کہ جب تک متعہ کی مدت اور اس کی عدت پوری نہ ہو جائے وہ اپنے شوہر کو اپنے نفس پر قابو نہ دے اور اس کے بعد (یعنی عدت پوری ہونے کے بعد) اپنے شوہر کو بتا دے کہ میرے گھر والوں نے مجھ سے اجازت نہیں لی اور بغیر میری اجازت کے میرا نکاح آپ سے کر دیا۔ اب میں راضی ہوں اور آپ آج مجھ سے اپنا صحیح نکاح کر لیں جو صرف میرے اور آپ کے درمیان ہو۔ (اس صورت میں نکاح کا کوئی گواہ اور شاہد نہیں ہوگا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۴۔ حدیث ۴۵۹۹)

مسئلہ ۱۲۴۳:۔ اگر کسی عورت نے متعہ کیا ہوا ہو اور وہ عدت کی مدت پوری ہونے سے پہلے کسی دوسرے مرد سے نکاح یا متعہ کر لے اور مرد کو اس بات کا علم نہ ہو تو ایسا متعہ مرد کیلئے جائز ہے اور سارا گناہ اُس عورت پر ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۵۔ حدیث ۴۵۹۹)

مسئلہ ۱۲۴۴:۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے مقررہ مدت کیلئے متعہ کرے تو جب ان دونوں کے درمیان مقررہ مدت ختم ہو جائے تو اس شخص پر اُس عورت کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے جب تک کہ پہلی والی کی مدتِ عدت ختم نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۵۔ حدیث ۲۶۰۳)

مسئلہ ۱۲۴۵:۔ اگر ایک شخص نے کسی عورت سے متعہ کیا ہو تو اس کیلئے جائز نہیں کہ اس عورت کی لڑکی سے نکاحِ دائمی کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۶۔ حدیث ۴۶۰۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۲۴۶:۔ متعہ کے عدہ کی مدت ۴۵ دن ہے ۔جب یہ مدت پوری ہو جائے تو بغیر طلاق کے وہ دونوں جدا ہو جائیں گے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۶۔حدیث ۴۶۰۵)

مسئلہ۱۲۴۷:۔ مرد اگر متعہ کی مدت کے اندر اندر مر جائے تو عورت کا عدہ چار مہینہ دس دن ہوگا اور وہ ترکِ زینت بھی کرے گی ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۶۔حدیث ۴۶۰۶)

مسئلہ۱۲۴۸:۔ اگر کوئی شخص ایک عورت سے ایک مہینے کیلئے متعہ کرے لیکن اس مہینے کا نام نہ لے۔پھر کئی سال بعد اس سے ملاقات ہو تو اگر اس نے مہینے کا نام لیا تھا تو وہ مہینہ اس کا ہے اور اگر اس نے اُس مہینے کا نام نہیں لیا تھا تو پھر اُس کو اُس عورت پر کوئی اختیار نہیں ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۷۔حدیث ۴۶۰۹)

مسئلہ۱۲۴۹:۔ اگر کسی شخص کی نیت متعہ کرنے کی ہو لیکن وہ متعہ کا صیغہ پڑھنا بھول جائے اور وہ مجامعت کرلے تو اس پر حد واجب نہیں ہوگی ۔لیکن اس کا فرض ہے کہ اس کے بعد مجامعت کرنے سے پہلے صیغہ پڑھ لے اور جو کچھ ہو گیا اس کیلئے اللہ سے طلبِ مغفرت کرے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۷۔حدیث ۴۶۱۰)

آدابِ جماع

مسئلہ۱۲۵۰:۔ مندرجہ ذیل اوقات میں اپنی زوجہ سے مجامعت کرنا مکروہ ہے :۔

۱۔جن دنوں میں چاند نہیں نکلتا۔۲۔جس شب میں چاند گرہن لگے۔۳۔اس دن میں جس میں سورج کو گہن لگے۔۴۔غروبِ آفتاب سے شفق کے غائب ہونے تک۔۵۔طلوعِ فجر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

سے طلوعِ آفتاب تک ۔ ۶۔ سیاہ و سرخ و زرد آندھی کے وقت ۔ ۷۔ زلزلے کے وقت ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد باقرؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۳۷ ۔ حدیث ۴۴۰۶ ، ۴۴۰۷)

مسئلہ ۱۲۵۱:۔ مہینے کی پہلی تاریخ ، پندرھوی تاریخ اور آخری تاریخ میں عورت سے مجامعت نہیں کرنا چاہیے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۳۸ ۔ حدیث ۴۴۰۸)

مسئلہ ۱۲۵۲:۔ اگر انسان حالتِ جنابت میں ہو تو جب تک غسل نہ کر لے اس وقت تک عورت سے مجامعت نہ کرے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۳۸ ۔ حدیث ۴۴۱۲)

مسئلہ ۱۲۵۳:۔ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا ممنوع ہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۳۸ ۔ حدیث ۴۴۱۳)

مسئلہ ۱۲۵۴:۔ مرد جس وقت بھی اپنی عورت سے مجامعت کا ارادہ کرے تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے ورنہ اندیشہ ہے کہ شیطان اس کے نطفے میں شامل ہو جائے گا ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔ صفحہ ۲۳۸ ۔ حدیث ۴۴۱۴)

مسئلہ ۱۲۵۵:۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں مجامعت کرنا سخت ممنوع ہے :۔

۱۔ ظہر کے فوراً بعد ۔ ۲۔ کھڑے ہو کر ۔ ۳۔ شبِ عید قربان میں ۔ ۴۔ کسی پھل دار درخت کے نیچے ۔ ۵۔ سورج کے سامنے ۔ ۶۔ اذان و اقامت کے درمیان ۔ ۷۔ نصفِ شعبان

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

میں۔۸۔عمارتوں کی چھتوں پر (کھلے آسمان کے نیچے)۔۹۔رات کی اوّل ساعت میں۔ ۱۰۔حالتِ حیض میں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۳۵، ۳۴۰۔ حدیث ۴۸۹۹، ۴۹۱۴)

مسئلہ ۱۲۵۶:۔ مندرجہ ذیل ساعات میں جماع کرنا باعثِ برکت ہے:۔

۱۔مہینے کی دوسری تاریخ کی شب۔۲۔مہینے کی تیسری تاریخ کی شب۔۳۔جمعرات کی شب۔۴۔شبِ جمعہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۳۷۔حدیث ۴۸۹۹)

مندرجہ ذیل چار احکام کا ماخذ ایک ہی حدیث ہے اس لئے حوالہ آخر میں دیا جائے گا:۔

مسئلہ ۱۲۵۷:۔ غیر کی عورت کے تصور میں اپنی عورت سے جماع نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۲۵۸:۔ جب مرد و عورت مجامعت کریں تو ہر ایک کے پاس الگ الگ کپڑا ہونا چاہیے اور ایک ہی کپڑے سے دونوں مادّے کو صاف نہ کریں کیونکہ اس سے دونوں میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۲۵۹:۔ جماع کرتے وقت ایک دوسرے سے باتیں نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۲۶۰:۔ جب مرد سفر کے لئے نکلے تو اُس شب میں اپنی بیوی سے مجامعت نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۳۵ تا ۳۳۷۔ حدیث ۴۸۹۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۲۶۱:۔ اپنی عورت کے ساتھ (کسی بھی حال میں) وطی فی الدبر کرنا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۷۹۔ حدیث ۴۶۲۹)

مسئلہ ۱۲۶۲:۔ مرد کیلئے جائز نہیں کہ وہ چار ماہ تک اپنی جوان زوجہ کو بغیر مقاربت چھوڑے رکھے۔ہاں اگر خود زوجہ نے اس کی اجازت دی ہے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۳۸۔ حدیث ۴۴۱۵)

نگاہ ڈالنے کے احکام

مسئلہ:۱۲۶۳۔ کسی غیر عورت پر پہلی نظر (جو غیر ارادی طور پر پڑ جائے) جائز ہے لیکن دوسری نگاہ (جو دانستہ طور پر ڈالی جائے) گناہ ہے اور تیسری نگاہ ہلاکت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۴۔ حدیث ۴۲۵۸)

مسئلہ ۱۲۶۴:۔ کسی مسلمان مرد کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ کو غور سے دیکھے اور نہ ہی عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۴۔ حدیث ۴۹۶۸)

مسئلہ ۱۲۶۵:۔ آدمی اپنی ماں، اپنی بہن یا اپنی بیٹی کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۴۔ حدیث ۴۲۵۹)

مسئلہ ۱۲۶۶:۔ اُجڈ گنوار عورتوں، ذمی عورتوں اور عجمی کافروں کی عورتوں کے بالوں پر نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس لئے کہ اگر ان کو بال کھولنے سے منع بھی کیا جائے تو وہ باز نہیں آئیں گی۔(اور ظاہر ہے کہ انسان آنکھیں بند کر کے تو سڑک پر چل نہیں سکتا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۱۔ حدیث ۴۲۳۶)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۲۶۷:۔ دیوانی عورت کے بالوں پر یا اس کے جسم پر اگر نظر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۸۱۔حدیث ۴۶۳۵)

مسئلہ۱۲۶۸:۔ مرد و عورت کو ایک دوسرے سے مصافحہ نہیں کرنا چاہئے۔لیکن اگر عورت یا مرد نے دستانے پہنے ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔حدیث ۴۶۳۵)

مسئلہ۱۲۶۹:۔ جوان عورتوں کو سلام کرنا اور ان سے باتیں کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۸۰۔حدیث ۴۶۳۴)

مسئلہ۱۲۷۰:۔ جب ایک مرد اور ایک عورت کی ملاقات ہو اور وہ ایک دوسرے کو سلام کرنا چاہیں تو عورت اگر سلام کرے گی تو کہے گی۔"علیکم السلام"۔اور مرد سلام کرے گا تو کہے گا۔"السلام علیکم"

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۸۱۔حدیث ۴۶۳۷)

مسئلہ۱۲۷۱:۔ عورتوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی خصی مرد کے سامنے آئیں اور وہ ان کے بالوں پر نظر کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ۳۔صفحہ ۲۸۰۔حدیث ۴۶۳۳)

مسئلہ۱۲۷۲:۔ جب کوئی عورت کسی مقام پر بیٹھی ہو اور پھر وہاں سے اٹھ جائے تو کوئی مرد اس مقام پر نہ بیٹھے جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۷۸۔حدیث ۴۶۱۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

بچّے کو دودھ پلانا (رضاعت)

مسئلہ ۱۲۷۳:۔ ہر وہ عورت جو اپنے شوہر کے دودھ کو کسی دوسری عورت کے بچے کو پلائے خواہ لڑکی کو پلائے یا لڑکے کو تو اس سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی جو نسب سے ہوتی ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۵۔ حدیث ۴۶۶۵)

مسئلہ ۱۲۷۴:۔ جب بچہ مکمل دو سال تک (اپنی ماں کا) دودھ پی لے تو پھر اس کے بعد دوسری عورت کا دودھ جتنا بھی پئے تو یہ رضاعت حرام نہیں کرے گی کیونکہ یہ رضاعت دودھ چھوٹنے کے بعد ہوئی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۵۔ حدیث ۴۶۶۶)

مسئلہ ۱۲۷۵:۔ اگر کوئی عورت کسی غیر مرد کے کسی بچے کو دودھ پلائے تو اس مرد کیلئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ وہ لڑکی بمنزلۂ اولاد کے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۶۔ حدیث ۴۶۶۸)

مسئلہ ۱۲۷۶:۔ رضاعت سے کوئی حرام نہیں ہوگا مگر فقط اس رضاعت سے جس میں مکمل دو سال دودھ پلایا گیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۶۔ حدیث ۴۶۷۵)

مسئلہ ۱۲۷۷:۔ جس عورت نے زنا کیا ہو اس سے اپنے بچے کو دودھ پلوانا جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایسی عورت کا دودھ جو زنا سے پیدا ہوئی ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۷۔ حدیث ۴۶۷۸)

مسئلہ ۱۲۷۸:۔ یہودی اور عیسائی اور بحالتِ مجبوری مجوسی عورت سے اپنے بچے کو دودھ پلوانا جائز ہے بشرطیکہ اس سے یہ طے کرلیا گیا ہو کہ وہ شراب نہیں پیئے گی، حرام چیزیں نہیں کھائے گی (مثلاً سور کا گوشت) اور بچے کو اپنے گھر نہیں لے جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۷۔ حدیث ۴۶۸۰)

مسئلہ ۱۲۷۹:۔ اگر کسی عورت کے بغیر ولادت کے دودھ بہنے لگا ہو اور اس نے کسی لڑکے اور لڑکی کو دودھ پلا دیا ہو تو وہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے پر حرام نہیں ہوں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۷۔ حدیث ۴۶۸۲)

مسئلہ ۱۲۸۰:۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو اپنے پستان سے دودھ نہ پلائے بلکہ اپنا دودھ اس کے حلق میں انڈیل دے تو یہ بھی رضاعت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۸۸۔ حدیث ۴۶۸۳)

عقیقہ

مسئلہ ۱۲۸۱:۔ عقیقہ عید الاضحیٰ کی قربانی سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگر کسی کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو عمر کے کسی بھی حصے میں کیا جا سکتا ہے چاہے انسان بوڑھا ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۱۔ حدیث ۴۷۱۰، ۴۷۱۲)

مسئلہ ۱۲۸۲:۔ عقیقہ غنی اور مالدار پر واجب ہے۔ اور اگر کوئی فقیر اور محتاج ہو تو جب خوشحال ہو جائے تب کرے۔ اور اگر کوئی اس پر قادر نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۱۔ حدیث ۴۷۱۴)

مسئلہ ۱۲۸۳:۔ اگر کسی کا عقیقہ نہیں ہوا اور وہ عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرے تو یہ قربانی اس عقیقے کا بدل ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۱۔ حدیث ۴۷۱۴)

مسئلہ ۱۲۸۴:۔ عقیقے میں بکری، گائے یا اونٹ کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اگر مولود لڑکا ہو تو نر جانور اور اگر لڑکی ہو تو مادہ جانور عقیقہ کرے۔ یا لڑکے کے لئے دو مادہ جانور اور لڑکی کیلئے ایک مادہ جانور۔ لیکن اگر اس کے برعکس بھی کرے تو جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۲۔ حدیث ۴۷۱۵، ۴۷۱۶)

مسئلہ ۱۲۸۵:۔ ماں اور باپ کیلئے عقیقے کا گوشت کھانا حرام نہیں ہے لیکن افضل یہ ہے کہ نہ کھائیں۔ اور اگر ماں نے کھالیا ہے تو پھر وہ بچے کو دودھ نہ پلائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۲۔ حدیث ۴۷۱۶)

مسئلہ ۱۲۸۶:۔ عقیقے کا گوشت یا اس کے ساتھ روٹی اور شوربہ سوائے اہلِ ولایت کے کسی اور کو نہیں دینا چاہیئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۲۔ حدیث ۴۷۱۶)

مسئلہ ۱۲۸۷:۔ اگر کوئی بچہ اپنی ولادت کے ساتویں دن مر جائے تو اگر وہ قبلِ ظہر مرا ہے تو اس کا عقیقہ نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر بعدِ ظہر مرا ہے تو اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۲۔ حدیث ۴۷۲۱)

مسئلہ ۱۲۸۸:۔ عقیقے کے موقعہ پر بچے کا سر مونڈا جائے گا اور بالوں کے وزن کے برابر سونا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

یا چاندی تصدق کیا جائے گا۔اور بالوں کو سونے یا چاندی کے علاوہ کسی اور شے سے وزن کرنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ صاحب الزمانؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۹۴۔حدیث ۴۷۲۷)

مسئلہ ۱۲۸۹:۔ عقیقہ ولادت کے ساتویں دن ہے اور سر منڈوانا بھی ساتویں دن ہے اور ختنہ بھی ساتویں دن ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۹۲،۲۹۳۔حدیث ۴۷۱۵،۴۷۲۵)

مسئلہ ۱۲۹۰:۔ (بحالتِ مجبوری) اہلِ کتاب سے اپنے بچے کا ختنہ کرانا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسن عسکریؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۹۳۔حدیث ۴۷۲۵)

احکامِ طلاق

مسئلہ ۱۲۹۱:۔ عورت اگر حالتِ حیض میں ہو تو اسے طلاق نہیں دی جا سکتی اور اگر ایسی حالت میں طلاق دی جائے گی تو وہ باطل اور غیر موثر ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۹۹۔حدیث ۴۷۵۱)

مسئلہ ۱۲۹۲:۔ ایک ہی نشست میں اگر تین طلاقیں دی جائیں تو طلاق باطل ہے اور وہ عورت شوہر دار تصور کی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۹۹۔حدیث ۴۷۵۱)

مسئلہ ۱۲۹۳:۔ اگر کسی ایسی شرط کے ساتھ طلاق دی جائے جو خلافِ قرآن و سنت ہو تو ایسی طلاق باطل ہے۔مثلاً اگر مرد عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ پر سَوت لاؤں یا تجھے چھوڑ کر کسی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دوسری عورت کے پاس رات بسر کروں تو تجھے طلاق ہے۔ تو ایسی طلاق باطل ہو گی اور اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہو گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۹۔ حدیث ۴۷۵۲)

مسئلہ ۱۲۹۴:۔ نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں ہوتی۔ چنانچہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب تک میری ماں زندہ ہے، میں جس عورت سے بھی نکاح کروں اس کو طلاق۔ تو ایسی طلاق عبث اور باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۹۔ حدیث ۴۷۵۲)

مسئلہ ۱۲۹۵:۔ اگر طلاق دیتے وقت دو گواہ موجود نہ ہوں تو وہ طلاق باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۵۴)

مسئلہ ۱۲۹۶:۔ اگر کسی مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے اور وہ مجبور ہو کر یا خوف زدہ ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو ایسی طلاق باطل ہے۔ (چاہے طلاق کی تمام شرائط پوری ہو رہی ہوں)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۵۴)

مسئلہ ۱۲۹۷:۔ نشے کے عالم میں یا غصّے کی حالت میں جو طلاق دی جائے وہ باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۵۴)

مسئلہ ۱۲۹۸:۔ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ اگر ایسا ہو گیا تو میری بیوی کو طلاق۔ اور جب ویسا ہو جائے جس کی اس نے قسم کھائی تھی تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو ایسی طلاق باطل ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۵۴)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۲۹۹:۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے خالی ہے یا بَری ہے یا منقطع ہے یا حرام ہے تو یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ وہ عورت اُس پر حرام ہوگی اور نہ ایسے شخص پر کوئی کفارہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۲۲۔ حدیث ۴۸۸۹، ۴۸۹۰)

مسئلہ ۱۳۰۰:۔ اگر کسی عورت کو طلاق ہوگئی ہو اور وہ عدہ گزار رہی ہو تو اس کو چاہیۓ کہ اپنے گھر میں رہے اور دن میں ہرگز باہر نہ نکلے۔ اور اگر اس کا ارادہ زیارت کا ہو تو نصف شب سے پہلے نکلے اور نصف شب کے بعد واپس آجائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۵۸)

مسئلہ ۱۳۰۱:۔ اگر کسی عورت کو اس کا شوہر طلاق دے دے اور دورانِ عدت اسے نان نفقہ بھی نہ دے اور وہ عورت محتاج ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے گھر سے نکلے اور کام کاج کیلئے دوسری جگہ شب باش ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسن عسکریؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۰۔ حدیث ۴۷۶۰)

اقسامِ طلاق

طلاق کی بہت سی اقسام ہیں جن کی تفصیل بیان کی جائے گی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ایک لفظ کی وضاحت کردی جائے اور وہ لفظ ہے "حلالہ"۔ اغیار کے یہاں یہ چیز عام ہے اور ماشاءاللہ شیعوں کے اندر بھی ایک طبقہ ایسا موجود ہے جس کی زبان پر یہ لفظ چڑھا ہوا ہے۔ حلالہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو طلاق ہوجائے اور بعد میں وہ اور اس کا شوہر دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہوں تو وہ کسی ایسے آدمی کو ڈھونڈتے ہیں جو اس عورت سے چند

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دنوں کیلئے نکاح کرلے اور پھر طلاق دے دے تاکہ شریعت کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاسکے۔ بہت سے مولوی ہیں جنھوں نے حلالہ کے نام پر دکانیں کھولی ہوئی ہیں اور اس کام کا باقاعدہ معاوضہ لیتے ہیں یعنی آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔ ہمارا مقصد یہ بات واضح کرنا ہے کہ الحمدللہ مذہبِ شیعہ اِس خرافات سے پاک ہے اور اس میں لفظِ حلالہ کا کوئی وجود نہیں پایا جاتا کیونکہ یہ مذہب غیرت وحمیت کا مذہب ہے۔ اس سے قبل آپ پڑھ چکے ہیں کہ ایسا نکاح قطعاً باطل ہے جو کسی ایسی شرط کے ساتھ کیا گیا ہو جو قرآن وسنت کے خلاف ہو اور آپ یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ اگر کوئی عورت کسی مرد سے اس شرط پر نکاح کرے کہ عورت جب چاہے گی تو مرد اسے طلاق دے دے گا تو ایسا نکاح باطل ہے کیونکہ طلاق کا اختیار ہر حال میں مرد ہی کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ اس اعتبار سے حلالہ کے تحت جو نکاح کیا جائے گا وہ باطل ہوگا اور حلالہ کرنے والا جتنے دن بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھے گا اتنے دن وہ زنا ہی کرتا رہے گا اور بعد میں وہ عورت اور اس کا سابقہ شوہر جب دوبارہ نکاح کریں گے تو وہ نکاح بھی باطل ہوگا اور وہ دونوں بھی زندگی بھر زنا کے مرتکب ہوتے رہیں گے۔ رہی یہ بات کہ طلاق دینے کے بعد اگر مرد عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو یہ کیونکر ممکن ہوگا تو مذہبِ شیعہ میں اس مسئلے کا حل موجود ہے۔ اور وہ ہے "طلاقِ سنت"۔

طلاقِ سنت

مسئلہ ۱۳۰۲:۔ طلاقِ سنت یہ ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اتنا توقف کرے کہ اس کو حیض آئے اور پھر حیض سے پاک ہوجائے۔ پھر اس کے عدہ شروع کرنے سے پہلے اس کو دو عادل گواہوں کے سامنے مجلسِ واحد میں بہ لفظِ واحد طلاق دے۔ اور اگر طلاق کا گواہ ایک شخص ہو اور دوسرا شخص اس کے بعد گواہ بنے تو وہ طلاق جائز نہیں مگر یہ کہ وہ دونوں مجلسِ واحد میں گواہ ہوں۔ اور طلاق میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے اور جب اس عورت کے تین طہر گزر جائیں تو پھر وہ اس مرد سے جدا ہو جائے گی۔ پھر جس طرح اور لوگ اس عورت کو نکاح کا پیغام دیں گے اس طرح یہ (سابقہ شوہر) بھی دوبارہ اس کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے اور عورت کو اختیار ہے کہ چاہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ اور اگر وہ مرد دوبارہ اس سے نکاح کرے گا تو دوبارہ اس کو مہر بھی دے گا۔ اور طلاقِ سنت دینے والے کو حق ہے کہ جب تک عورت کا عدہ پورا نہ ہو اس اثناء میں اس سے رجوع کر سکتا ہے۔ اور جب تک عورت عدہ میں ہے شوہر پر اس کا نفقہ اور سکونت کا انتظام واجب ہے اور عدہ کی مدت پوری ہونے تک وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۸)

طلاقِ عدہ (تین طلاق)

مسئلہ ۱۳۰۳:۔ طلاقِ عدہ (تین طلاق) یہ ہے کہ جب آدمی ارادہ کرے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے تو وہ اس کو اس طہر کے زمانے میں طلاق دے جس میں اس نے اس سے مجامعت نہ کی ہو اور دو عادل گواہوں کے سامنے دے۔ پھر اس دن یا اس کے بعد اس کے حائض ہونے سے پہلے اس سے رجوع کرے اور اپنے رجوع ہونے پر کسی کو گواہ بنائے اس کے حائض ہونے تک۔ اور جب وہ حیض سے نکلے تو اس کو دوسری طلاق دے بغیر اس سے مجامعت کئے ہوئے اور اس پر گواہ بنائے۔ پھر اس کے حیض آنے سے جب چاہے اس سے رجوع کرنے پر گواہ بنائے اور اس سے مجامعت کرے اور اس کے ساتھ رہے دوسرا حیض آنے تک۔ اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اسے تیسری طلاق دے اس کے طہر کی حالت میں بغیر جماع کئے ہوئے اور اس پر گواہ بنائے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو وہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور اس کیلئے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ اور اگر دوسرا شوہر بغیر دخول کئے اسے طلاق دے دے یا مر جائے تو وہ عورت اس کا عدہ رکھے گی اور اس کے پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے نکاح کرے جب تک کہ دوسرا مرد اس سے نکاح کرکے اس سے دخول نہ کرے۔ اور یہ نکاح دائمی ہونا ضروری ہے اور عورت کے متعہ کرلینے سے اس کے پہلے شوہر کیلئے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۱)

مسئلہ ۱۳۰۴:۔ مرد کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے۔ پھر اس کی طرف رجوع کرے اور اُس کو اِس کی کوئی ضرورت نہ ہو اور مقصد محض ضرر پہنچانا ہو۔ رجوع صرف اسی صورت میں کیا جائے جب اس کو رکھنے کی نیت ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۲۔ حدیث ۴۷۶۲)

مسئلہ ۱۳۰۵:۔ طلاقِ عدہ اگر تین بار دے دی جائے تو (۹) نو طلاقوں کے بعد وہ عورت اُس مرد کیلئے تا ابد حرام ہو جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۲۔ حدیث ۴۷۶۳)

طلاقِ غائب

مسئلہ ۱۳۰۶:۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے غائب ہو اور اسے طلاق دینا چاہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ عورت کو طلاق دینے سے پانچ چھ مہینے یا اوسطاً تین مہینے یا کم از کم ایک ماہ پہلے اسے چھوڑ دے اور طلاق کیلئے عورت کو کسی سے پیغام نہ پہنچائے بلکہ خود کہے یا لکھے اور کہتے وقت مہینے کا تعین کرے (تاکہ اسی حساب سے عورت عدہ رکھے) اور اس وقت اس

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کے پاس دو عادل گواہوں کا ہونا لازمی ہے۔(اوراس طرح جب عدت کی مدت پوری ہو جائے گی تو اس عورت کو مکمل طلاق ہو جائے گی)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۳۔ حدیث ۴۷۶۶ تا ۴۷۶۸)

نابالغ لڑکے کی طلاق

مسئلہ ۱۳۰۷:۔ نابالغ لڑکا طلاق دے سکتا ہے بشرطیکہ وہ طلاق سنت دے اور مہر کی رقم اور عورت کا حق اس کو پہنچا دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۴۔حدیث ۴۷۶۹)

ناقص العقل کی طلاق

مسئلہ ۱۳۰۸:۔ جس شخص کی عقل زائل ہو یا ناقص ہو وہ اپنی عورت کو طلاق نہیں دے سکتا بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے گا۔اور عورت اگر ایسی ہو تو اس کو مہر نہیں دیا جائے گا (بلکہ اس کے ولی کو دیا جائے گا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۴۔حدیث ۴۷۷۰، ۴۷۷۲)

غیر مدخولہ عورت کی طلاق

مسئلہ ۱۳۰۹:۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دے تو عورت کیلئے نصف مہر ہے اور اس کے لئے عدہ نہیں۔وہ اسی وقت جس سے چاہے نکاح کر لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۴۔حدیث ۴۷۷۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۳۱۰:۔ اگر کسی عورت کا شوہر اس سے دخول کئے بغیر مر گیا ہو تو وہ میراث پائے گی اور پورا عدہ رکھے گی۔ اگر اس کا مہر مقرر ہے تو اسے نصف مہر ملے گا اور اگر مقرر نہیں ہے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس کیلئے نہ تو رہنے کیلئے مکان ہے اور نہ نان نفقہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۵۔ حدیث ۴۷۸۰)

مسئلہ۱۳۱۱:۔ مطلقہ عورت اس دن سے عدہ رکھے گی جس دن اس کے شوہر نے اس کو طلاق دی ہے اور وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہے اس دن سے عدہ رکھے گی جس دن اسے شوہر کے مرنے کی خبر ملی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۶۔ حدیث ۴۷۸۳)

مسئلہ۱۳۱۲:۔ جس عورت کا شوہر مر گیا ہو وہ ترکِ زینت کرے گی (بناؤ سنگھار نہیں کرے گی) اور جس عورت کو طلاق دی گئی ہو وہ ترکِ زینت نہیں کرے گی۔ (یعنی بناؤ سنگھار کرے گی)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۶۔ حدیث ۴۷۸۳)

حاملہ کی طلاق

مسئلہ۱۳۱۳:۔ اگر مرد اپنی حاملہ عورت کو طلاق دے دے تو وہ عورت اپنی دو عدتوں میں سے سب سے قریبی مدت کیلئے عدہ رکھے گی۔ یعنی اگر بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی تین ماہ مکمل ہو جائیں تو اس کا عدہ پورا ہو گیا لیکن ایسی صورت میں وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ اور اگر طلاق پانے کے بعد اسی دن اس کے بچہ پیدا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوجائے یا دوسرے دن ہوجائے تو اس کے عدہ کی مدت پوری ہوگئی اور اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اسی وقت جس مرد سے چاہے نکاح کرلے لیکن اس کے شوہر کیلئے جائز نہیں کہ اس سے مجامعت کرے جب تک وہ طاہر نہ ہوجائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۶۔حدیث ۴۷۸۷)

مسئلہ ۱۳۱۴:۔ اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے اور وہ حاملہ ہوتو وہ اپنی دوعدّتوں میں سے جوسب سے دور ہے وہ عدہ رکھے گی۔ یعنی اگر چار ماہ دس دن پورے ہونے سے پہلے اس کے بچہ ہوجائے تو وہ اپنا عدہ ختم نہیں کرے گی جب تک چار ماہ دس دن پورے نہ ہوجائیں۔اور اگر چار ماہ دس دن پورے ہوگئے ہیں لیکن ابھی بچہ نہیں ہوا تو وہ بچہ پیدا ہونے تک اپنا عدہ پورا کرے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۷۔حدیث ۴۷۸۷)

مسئلہ ۱۳۱۵:۔ حاملہ عورت جسے طلاق ہوگئی ہو اسے بچہ پیدا ہونے تک خرچ دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۷۔ حدیث ۴۷۸۸)

نابالغ لڑکی، یائسہ عورت اور مستحاضہ کی طلاق

مسئلہ ۱۳۱۶:۔ اگر کسی ایسی لڑکی کو طلاق ہوجائے جسے ابھی حیض نہیں آیا تو اس کا عدہ تین ماہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۰۹۔حدیث ۴۷۹۶)

مسئلہ ۱۳۱۷:۔ اگر ایسی عورت کو طلاق ہوجائے جو اتنی بوڑھی ہوگئی ہے کہ اسے حیض نہیں آئے گا (یائسہ) تو اس کیلئے کوئی عدہ نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۹۔ حدیث ۴۷۹۷)

مسئلہ ۱۳۱۸:۔ وہ عورت جس کو حیض نہیں آتا حالانکہ وہ ایسی عمر میں ہے کہ اسے حیض آنا چاہئے اور وہ عورت جو استحاضہ کے خون سے کبھی پاک نہیں ہوتی، اگر ان کو طلاق ہو جائے تو ان کا عدہ تین ماہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۰۹۔ حدیث ۴۷۹۸)

گونگے کی طلاق

مسئلہ ۱۳۱۹:۔ اگر کوئی گونگا آدمی اپنی عورت کو طلاق دینا چاہے تو اگر وہ لکھنا جانتا ہے تو طلاق نامہ لکھے اور دو گواہ بنائے۔ اور اگر لکھنا نہیں جانتا تو انہی افعال وحرکات وسکنات کے ذریعے طلاق دے جن سے اس کی اپنی عورت سے نفرت وکراہت معلوم ہوتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۱۔ حدیث ۴۸۰۶)

پوشیدہ طلاق

مسئلہ ۱۳۲۰:۔ اگر کسی شخص نے اپنے گھر والوں سے چھپا کر کسی عورت سے نکاح کر لیا اور عورت اپنے گھر والوں کے پاس ہے اور مرد کی اس تک رسائی نہیں کہ اس کے ایامِ حیض اور ایامِ طہر معلوم کر سکے تو اگر وہ اس کو طلاق دینا چاہے تو جب اسے عورت سے ملے ہوئے ایک مہینہ گزر جائے تو اگلے مہینے کی ابتدائی تاریخ کو دو گواہوں کے سامنے اسے طلاق دے اور اُس مہینے کو لکھ رکھے جس میں اس نے طلاق دی ہے۔ پھر جب تین مہینے گزر جائیں گے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اب اگر وہ دوبارہ اس سے نکاح کرنا چاہے تو دوسرے پیغام دینے والوں کی طرح یہ بھی ایک پیغام دینے والا ہوگا اور اس پر عدت کے دوران تین ماہ تک اس عورت کا نان نفقہ واجب ہوگا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۱۔ حدیث ۴۸۰۷)

مبارات

مسئلہ ۱۳۲۱:۔ مبارات یہ ہے کہ بیوی شوہر سے کہے کہ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں اپنے تمام حقوق (مہر اور نان نفقہ وغیرہ) تمھیں بخش دوں گی اور مرد یہ بات قبول کرلے۔ اس صورتحال میں مرد کیلئے جائز ہوگا کہ وہ مہر سے زیادہ طلب کرے اور یہ شرط رکھے کہ اگر عورت نے شرط کی خلاف ورزی کی تو شوہر کے پاس حقِ مقاربت باقی رہے گا۔ لیکن اگر تمام معاملات بخوبی طے پا جائیں تو پھر مبارات میں شوہر کو زوجہ کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۴۔ حدیث ۴۸۱۶)

شقاق (نا اتفاقی)

مسئلہ ۱۳۲۲:۔ جب حالات ایسے ہوجائیں کہ میاں بیوی کے درمیان مکمل نا اتفاقی ہوجائے تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک ثالث عورت کے خاندان سے مقرر کیا جائے گا اور مرد و عورت اپنے اپنے ثالث کا خود انتخاب کریں گے۔ اگر ان دونوں نے صلح کا فیصلہ کرلیا تو انہیں میاں بیوی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر دونوں ثالث میاں بیوی کی جدائی پر متفق ہوجائیں تو میاں بیوی سے اجازت لینا لازمی ہے اور ان کی اجازت کے بغیر یہ کوئی فیصلہ نہ کریں۔

حوالہ:۔ (سورۂ نساء ۳۵۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۵)

مسئلہ ۱۳۲۳:۔ اگر کوئی شخص پاگل ہوجائے تو اس کی بیوی کو حق ہے کہ اگر وہ چاہے تو خود کو اس شوہر سے جدا کرلے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۵۔ حدیث ۴۸۱۸)

خلع

مسئلہ ۱۳۲۴:۔ خلع مانگنے والی عورت کا خلع اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ اپنے شوہر سے یہ نہ کہے کہ "اللہ کی قسم میں تیری کوئی قسم پوری نہیں کروں گی اور تیرا کوئی حکم نہیں مانوں گی، غسلِ جنابت نہیں کروں گی۔ اور میں تیری اجازت کے بغیر تیرے برخلاف غیروں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دوں گی"۔ یا اس سے کچھ کم کہے۔ مگر یہ سب کچھ عورت خود اپنی مرضی سے کہے، کسی کے سکھانے پڑھانے سے نہ کہے۔

پس جب عورت اپنے مرد سے یہ کہہ دے تو مرد نے جو کچھ عورت سے لیا ہے وہ اس کیلئے حلال ہے۔ اور یہ خلع اس کا ایک طلاق ہے۔ دو طلاق کا حق ابھی مرد کے لئے باقی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۶۔ حدیث ۴۸۲۱)

مسئلہ ۱۳۲۵:۔ جب مرد عورت کی بات قبول کر لے یعنی اسے بقیہ دو طلاقیں بھی دے دے اور اس سے سارا مال لے لے تو پھر اسے عورت کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ البتہ اسے یہ حق ہے کہ وہ مہر سے زیادہ طلب کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۶۔ حدیث ۴۸۲۳)

مسئلہ ۱۳۲۶:۔ خلع یافتہ عورت کیلئے نہ تو نان نفقہ ہے نہ سکونتی مکان اور نہ کوئی مالی منفعت۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۱۶۔ حدیث ۴۸۲۲)

Presented by: jafrililibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ظہار

مسئلہ۱۳۲۷:۔ ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے کہے، جبکہ وہ ایام طہر میں بغیر جماع کے ہو، کہ تو مجھ پر اسی طرح حرام ہے جیسے میری ماں یا میری بہن کی پشت ۔اور اس طرح کہنے میں اس کا ارادہ ظہار کا ہو۔ظہار ہر محرم عورت کی مثال دینے سے ہوسکتا ہے مثلاً خالہ یا پھوپی وغیرہ ۔لیکن احتراماً کہنے میں ظہار نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۱۸۔حدیث ۴۸۲۸)

مسئلہ۱۳۲۸:۔ جب تک مرد اپنی عورت سے دخول نہ کرے تو ظہار نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۱۸۔حدیث ۴۸۲۶)

مسئلہ۱۳۲۹:۔ ظہار انہی شرائط پر ہوگا جن شرائط کے ساتھ طلاق ہوتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۱۸۔حدیث ۴۸۲۶)

مسئلہ۱۳۳۰:۔ ظہار کے بعد مرد کیلئے اپنی عورت سے مجامعت کرنا جائز نہیں ہے جب تک وہ کفارہ ادا نہ کردے۔اور ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے پے در پے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۱۹۔حدیث ۴۸۲۹)

مسئلہ۱۳۳۱:۔ قسم میں، کسی کو ضرر پہنچانے کیلئے، غصّے کی حالت میں یا زمانۂ حیض میں ظہار نہیں ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۲۳۔حدیث ۴۸۴۵)

مسئلہ۱۳۳۲:۔ ظہار صرف مرد کا کام ہے،عورت کا نہیں۔چنانچہ اگر عورت اپنے مرد سے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کہے کہ تو میری ماں کی پشت کی مانند ہے تو ظہار نہیں ہوگا اور نہ عورت پر کوئی کفارہ ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۳۲۳ ۔حدیث ۴۸۴۷)

مسئلہ ۱۳۳۳:۔ انسان جتنی مرتبہ ظہار کرے گا اتنی ہی مرتبہ کفارہ بھی ادا کرے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۳۲۱ ۔حدیث ۴۸۳۴)

لعان

مسئلہ ۱۳۳۴:۔ لعان یہ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس سے پیدا ہونے والے بچے سے انکار کرے اور اس کے پاس چار عادل گواہ موجود نہ ہوں اور عورت اس الزام سے انکار کرتی ہو تو دونوں امامؑ کے پاس جائیں گے۔ پہلے مرد کھڑا ہوگا اور پانچ مرتبہ کہے گا کہ "اگر میں الزام لگانے میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو"۔ اس کے بعد عورت کھڑی ہوگی اور پانچ مرتبہ کہے گی کہ "اگر یہ شخص مجھ پر الزام لگانے میں سچا ہے تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو"۔ جب وہ دونوں یہ کہہ چکیں گے تو دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا اور وہ عورت اس مرد کے لئے تا ابد حرام ہو جائیگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ اور امام جعفرصادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۳۲۴، ۳۲۶ ۔حدیث ۴۸۵۳، ۴۸۵۸)

مسئلہ ۱۳۳۵:۔ لعان واقع نہیں ہوسکتا جب تک مرد اپنی عورت سے جماع نہ کر چکا ہو اور جب تک مرد نے اولاد کا انکار نہ کر دیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۳۲۴ ۔حدیث ۴۸۵۱)

مسئلہ ۱۳۳۶:۔ اگر مرد اپنی عورت پر الزام لگائے اور وہ عورت گونگی ہو تو ان دونوں کو اسی

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وقت جدا کر دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۳۲۴۔حدیث ۴۸۵۳)

مریض کی طلاق

مسئلہ۱۳۳۷:۔ مریض کیلئے مکروہ ہے کہ حالتِ مرض میں اپنی عورت کو طلاق دے لیکن نکاح کرنا اس کیلئے جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۳۳۱۔حدیث ۴۸۸۰)

مسئلہ۱۳۳۸:۔ اگر کوئی مریض بحالتِ مرض اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حالتِ مرض میں اس وقت تک رہے کہ عورت کے عدہ کی مدت ختم ہو جائے اور اس کے بعد وہ اسی مرض کی حالت میں عدہ کی مدت ختم ہو جانے کے بعد مر جائے تو اگر اس عورت نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا ہے تو وہ اس کی وارث بنے گی اور اگر دوسرا نکاح کرلیا ہے تو وارث نہیں بنے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۳۳۰۔حدیث ۴۸۷۷)

مسئلہ۱۳۳۹:۔ اگر کوئی شخص حالتِ نزع میں اپنی عورت کو طلاق دے دے اور پھر مر جائے تو وہ عورت اس کی وارث بنے گی اور اگر عورت مر گئی تو وہ اس کا وارث نہیں بنے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۳۳۱۔حدیث ۴۸۸۲)

گمشدہ کی طلاق

مسئلہ۱۳۴۰:۔ اگر کسی عورت کا شوہر گم ہو جائے اور چار سال تک یہ خبر نہ ملے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا تو اگر شوہر کا کوئی ولی موجود ہے تو وہ عورت کا خرچہ دے اور جب تک وہ خرچہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

دے اس وقت تک عورت کیلئے دوسرا نکاح کرنے کی کوئی صورت نہیں۔لیکن اگر وہ خرچہ دینے پر تیار نہ ہو تو اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ عورت کو زمانۂ طہر میں عدہ رکھنے سے پہلے ایک طلاق دے اور ولی کا طلاق دینا شوہر کا طلاق دینا ہوگا۔اور وہ عورت چار مہینہ دس دن عدہ رکھے گی۔اگر عدہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے شوہر آ گیا تو وہ اگر چاہے تو رجوع کرسکتا ہے۔لیکن اگر اس کے آنے اور رجوع کرنے سے پہلے عدہ کی مدت ختم ہوگئی تو پھر وہ عورت نکاح کے لئے آزاد ہے اور پہلے شوہر کا اس پر کوئی اختیار نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۳۱۔حدیث ۴۸۸۳)

مسئلہ ۱۳۴۱:۔ جب کسی شخص کی موت کی خبر اس کی عورت کو دی جائے یا اس کو یہ اطلاع دی جائے کہ اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی ہے اور وہ عدہ رکھے اور عدہ کے بعد کسی شخص سے نکاح کرلے۔پھر اس کا پہلا شوہر آجائے (اور طلاق دینے سے انکار کرے) تو پہلے شوہر کا حق دوسرے شوہر سے زیادہ ہے خواہ اس دوسرے شوہر نے اس سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو اور اس عورت کو اس دوسرے شوہر سے مہر لینے کا حق ہے اور اس صورت میں اس عورت کیلئے دوسرے شوہر سے نکاح کرنا تا ابد جائز نہ ہوگا اور اگر پہلا شوہر اسے چھوڑ دے اور دوسرا بھی چھوڑ دے تو وہ دونوں شوہروں کیلئے ایک ہی عدہ رکھے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۴۳۱،۴۳۲۔حدیث ۴۸۸۵، ۴۸۸۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حلال وحرام جانوروں کے احکام

خشکی کے جانور

مسئلہ ۱۳۴۲:۔ جن جانوروں کے دانت نکیلے ہوں وہ حرام ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۴۷)

مسئلہ ۱۳۴۳:۔ بار برداری کے جانور مثلاً گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت حلال ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۴۱۹۷)

مسئلہ ۱۳۴۴:۔ بارہ سنگھا کھانے اور گدھی کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۴۱۹۷)

مسئلہ ۱۳۴۵:۔ مسوخات میں سے کسی شے کا کھانا جائز نہیں ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔ بندر، سور، کتا، ہاتھی، بھیڑیا، چوہا، خرگوش، گوہ، مور، شتر مرغ، جونک، بام مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چمگادڑ، بقعاء، لومڑی، ریچھ، یربوع (ایک قسم کا چوہا جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی ہوتی ہیں) اور ساہی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۴۱۹۷)

مسئلہ ۱۳۴۶:۔ جو جانور غلاظت اور نجاست کھاتا ہو اس پر سواری کرنا، اس کا دودھ پینا اور اس کا گوشت کھانا جائز نہیں جب تک کہ اس کا استبراء نہ کرلیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۸۔ حدیث ۴۱۹۸)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۳۴۷:۔

☆ غلیظ خور اونٹنی کا استبراء یہ ہے کہ اسے چالیس دن باندھ کر رکھا جائے اور پاک غذا کھلائی جائے۔

☆ غلیظ خور گائے کا استبراء یہ ہے کہ اسے کم سے کم بیس دن اور زیادہ سے زیادہ تیس دن باندھ کر رکھا جائے اور پاک غذا کھلائی جائے۔

☆ غلیظ خور بکری کا استبراء یہ ہے کہ اسے دس دن باندھ کر رکھا جائے اور پاک غذا کھلائی جائے۔

☆ غلیظ خور بطخ کا استبراء یہ ہے کہ اسے چھ دن باندھ کر رکھا جائے اور پاک غذا کھلائی جائے۔

☆ غلیظ خور مرغی کا استبراء یہ ہے کہ اسے تین دن باندھ کر رکھا جائے اور پاک غذا کھلائی جائے۔

☆ غلیظ خور مچھلی کا استبراء یہ ہے کہ اسے چوبیس گھنٹے تک پاک پانی میں رکھا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۸۔ حدیث ۴۱۹۹، ۴۲۰۰)

مسئلہ ۱۳۴۸:۔ تلی حرام ہے اور کسی حال میں بھی نہیں کھائی جا سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۸۔ حدیث ۴۲۰۲)

مسئلہ ۱۳۴۹:۔ جب گوشت کے ساتھ تلی کو کسی سیخ میں پرو کر بھونا جائے تو جو گوشت تلی کے اوپر ہے وہ کھایا جائے گا اور جو گوشت تلی کے نیچے ہے وہ نہیں کھایا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۸۔ حدیث ۴۲۰۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۳۵۰:۔ ہر وہ چیز جس میں حلال وحرام دونوں قسم کی علامات ہوں ان کا کھانا جائز ہے جب تک کہ انسان یہ نہ پہچان لے کہ اس میں سے یہ چیز بعینہٖ حرام ہے تو اس کو چھوڑ دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۹۔ حدیث ۴۲۰۸)

مسئلہ۱۳۵۱:۔ اگر ایک دیگچی میں بکری کا گوشت ہو اور اس میں تقریباً ایک اونس خون گر جائے تو اس کو کھایا جاسکتا ہے کیونکہ آگ خون کو کھا جاتی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۴۲۱۱)

مسئلہ۱۳۵۲:۔ بکری کے مردہ بچے کے پیٹ سے نکلا ہوا پنیر حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۴۲۱۲)

مسئلہ۱۳۵۳:۔ اگر بکری مرگئی ہو اور اس کے تھنوں میں دودھ موجود ہو تو اس دودھ کو پینے میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۴۲۱۲)

مسئلہ۱۳۵۴:۔ مردہ مرغی کے پیٹ سے نکلا ہوا انڈا حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۴۲۱۲)

مسئلہ۱۳۵۵:۔ جو شخص بالکل مجبور ہو مگر باغی اور سرکش نہ ہو اور مردار کھالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور آدمی مجبور اس وقت کہلائے گا جب اس کو دن بھر اور رات بھر یعنی صبح، دوپہر اور رات کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۴۲۱۳)

مسئلہ۱۳۵۶:۔ جو شخص مردار، خون اور سور کا گوشت کھانے پر مجبور ہو اور وہ اس میں

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سے کچھ بھی نہ کھائے یہاں تک کہ وہ مر جائے تو ایسا شخص کافر ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۲۔ حدیث ۴۲۱۴)

مسئلہ ۱۳۵۷:۔ چور اور وہ شخص جو بلا ضرورت شکار کرتا ہے یا صرف لہو و لعب اور تفریح کیلئے شکار کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کیلئے شکار لے کر واپس نہیں جاتا تو یہ دونوں اگر مجبور بھی ہوں تو ان کیلئے مردار کھانا حلال نہیں ہے اور ان کیلئے حالتِ اضطرار میں بھی مردار اسی طرح حرام ہے جیسے حالتِ اختیار میں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۱۔ حدیث ۴۲۱۳)

مسئلہ ۱۳۵۸:۔ بکری یا بکرے (یا کسی دوسرے حلال جانور) میں سے دس چیزیں نہیں کھائی جائیں گی:۔

۱۔ مینگنی ۲۔ خون ۳۔ حرام مغز ۴۔ تلی ۵۔ غدود ۶۔ آلہٴ تناسل ۷۔ خصیے۔
۸۔ رحم ۹۔ فرج (شرمگاہ) ۱۰۔ گردن کی رگ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۲۔ حدیث ۴۲۱۶)

مسئلہ ۱۳۵۹:۔ مردار جانور کی دس چیزیں حلال اور قابلِ استعمال ہیں:۔

۱۔ سینگ ۲۔ کھر ۳۔ ہڈی ۴۔ دانت ۵۔ بکری کے مردہ بچے کے پیٹ کا پنیر۔
۶۔ مردہ بکری کا دودھ ۷۔ بال ۸۔ اون ۹۔ پرندوں کے پر ۱۰۔ مردہ مرغی سے نکلا ہوا انڈہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۳۔ حدیث ۴۲۱۷)

مسئلہ ۱۳۶۰:۔ کسی بھی قسم کا سانپ کھانا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۰۵۔ حدیث ۴۲۳۳)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پانی کے جانور

مسئلہ ۱۳۶۱:۔ ہر وہ مچھلی جس کے اوپر فلس یعنی کول چھلکا ہو حلال ہے اور جس پر فلس نہ ہو وہ حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۵۲)

مسئلہ ۱۳۶۲:۔ جس مچھلی پر باریک باریک فلس ہوتے ہیں (مثلاً پاپلیٹ) اس کا کھانا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۹۔ حدیث ۴۲۰۴)

مسئلہ ۱۳۶۳:۔ مچھلی اگر پانی کے اندر مرے تو وہ حرام ہے اور اگر خشکی میں آ کر مرے تو حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۱۔ حدیث ۴۱۵۳، ۴۱۵۴)

مسئلہ ۱۳۶۴:۔ اگر مچھلی خود بخود اچھل کر پانی سے خشکی پر آ پڑے اور پھر تڑپ کر مر جائے تو وہ حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۱۔ حدیث ۴۱۵۵)

مسئلہ ۱۳۶۵:۔ مچھلیوں کو شکار کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہنا ضروری نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۱۔ حدیث ۴۱۶۰)

مسئلہ ۱۳۶۶:۔ شکار کی ہوئی مچھلیاں کسی سے بھی خریدی جا سکتی ہیں چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۹۱۔حدیث ۴۱۵۷)

مسئلہ ۱۳۶۷:۔ اگر کوئی شخص ایک مچھلی پائے اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ وہ پانی کے اندر مری ہے یا پانی سے باہر تو حقیقت معلوم کرنے کیلئے اسے پانی میں ڈال دے۔اگر وہ پانی کی سطح پر چت (یعنی کمر کے بل) تیرے تو وہ پانی کے اندر مری ہے اور حرام ہے۔اور اگر پٹ (یعنی پیٹ کے بل) تیرے تو وہ پانی سے باہر مری ہے اور حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۹۱۔حدیث ۴۱۶۱)

مسئلہ ۱۳۶۸:۔ اگر اس مچھلی کو جس کا کھانا جائز ہے، بام مچھلی یا کسی ایسی مچھلی کے ساتھ جس کا کھانا جائز نہیں ہے، بھوننے کیلئے سیخ میں لگا دیا گیا ہو تو جو مچھلی بام یا نا جائز مچھلی کے اوپر سیخ میں ہے اس کا کھانا جائز ہے اور جو بام یا نا جائز مچھلی کے نیچے ہے اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۹۹۔حدیث ۴۲۰۳)

توضیح:۔ پانی کے جانوروں کے حلال ہونے کی تین شرائط ہیں۔۱۔مچھلی ہو۔۲۔اس کے اوپر فلس ہو۔۳۔وہ پانی سے باہر آ کر مری ہو۔آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ آخری دو شرائط پہلی شرط سے مشروط ہیں یعنی فلس ہونا اور پانی سے باہر آ کر مرنا صرف اسی صورت میں مفید ہوگا جبکہ وہ مچھلی ہو۔لہٰذا کسی اور نوع کا آبی جانور یا سمندری کیڑا اگر پانی سے باہر آ کر مرے اور اس پر فلس بھی ہو تو وہ محض ان دو وجوہات کی بنا پر حلال قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ مچھلی کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔

خشکی کے پرندے

مسئلہ ۱۳۶۹:۔ پرندوں میں وہ پرندے حلال ہیں جو پروں کو پھڑ پھڑا کر اڑتے ہیں اور وہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

پرندے حرام ہیں جو پروں کو پھیلا کر اُڑتے ہیں۔اور اگر کوئی پرندہ دونوں طرح سے پرواز کرتا ہو(یعنی پروں کو پھڑ پھڑاتا بھی ہو اور پھیلاتا بھی ہو) تو اگر اس کا پروں کو پھڑ پھڑا کر اُڑنا زیادہ ہے اور پروں کو پھیلا کر اُڑنا کم ہے تو وہ حلال ہے۔اور اگر اس کا پروں کو پھیلا کر اُڑنا زیادہ ہے اور پروں کو پھڑ پھڑا کر اُڑنا کم ہے تو وہ حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۹۰۔حدیث ۴۱۴۶)

مسئلہ ۱۳۷۰:۔ جن پرندوں کے پنجے ہوں وہ حرام ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۹۰۔حدیث ۴۱۴۷)

توضیح:۔ مراد وہ پرندے ہیں جو اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں یا پنجوں سے کھاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۷۱:۔ کوا چاہے چھوٹی قسم کا ہو یا بڑی قسم کا، ہرگز نہیں کھایا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۰۵۔حدیث ۴۲۳۳)

توضیح:۔ حضراتِ معصومینؑ نے جانوروں کے حلال یا حرام ہونے کی عمومی علامات بیان فرمادی ہیں۔لیکن ساتھ ساتھ کچھ کو مستثنیٰ بھی فرمایا ہے۔اور یہ دو طریقوں پر ہے۔اوّل یہ کہ انہوںؑ نے کسی جانور کا نام لے کر اسے مستثنیٰ کیا ہو۔مثلاً کوا جس میں اگرچہ حلال ہونے کی ظاہری علامات پائی جاتی ہیں لیکن معصومؑ نے اسے کھانے سے منع فرمایا۔دوئم یہ کہ انہوں نے تمام مسوخات کو حرام قرار دیا اگرچہ ان میں حلال ہونے کی علامات موجود ہی کیوں نہ ہوں۔(گزشتہ امتوں پر مختلف اقسام کے عذاب نازل ہوئے تھے اور ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ انہیں مختلف جانوروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا۔تو جن جانوروں کی شکل میں انہیں مسخ کیا گیا تھا انہیں مسوخات کہتے ہیں جن کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے)۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مجتہد نے دھوکا کھایا ہے۔اس نے صرف ظاہری علامات دیکھ کر بعض

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جانوروں کے حلال ہونے کا فتویٰ صادر کیا ہے اور یہ نہیں دیکھا کہ وہ جانور مستثنیات یا مسوخات میں تو نہیں ہے؟۔ مثلاً آغا صادق تہرانی نے کوے اور خرگوش کو حلال قرار دیا ہے۔ حالانکہ کوا ممنوع اور خرگوش مسوخات میں سے ہے۔ اسی طرح آغا سیستانی نے شتر مرغ اور مور کو حلال قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں مسوخات سے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۷۲:۔ کسی شخص کو کچھ انڈے ملتے ہیں اور اسے نہیں معلوم کہ یہ حلال پرندے کے ہیں یا حرام پرندے کے۔ تو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس انڈے کے دونوں اطراف ایک جیسے ہوں تو وہ حرام پرندے کا انڈا ہے اور حرام ہے۔ اور اگر اس کے دونوں اطراف ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو وہ حلال پرندے کا انڈا ہے اور حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۴۶)

آبی پرندے

مسئلہ ۱۳۷۳:۔ وہ آبی پرندے جس کے سنگدانہ ہو یا جس کے پاؤں کے اندرونی طرف خار ہو (جیسے انگوٹھا) حلال ہے اور جس کے سنگدانہ یا خار نہ ہو وہ حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۴۶)

مسئلہ ۱۳۷۴:۔ مرغابی اگر گوہِ غلیظ نہ کھاتی ہو اور کوئی اور چیز چگتی ہو تو حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۵۰)

مسئلہ ۱۳۷۵:۔ جو آبی پرندہ فی الواقع حلال ہے تو اگر وہ مچھلیاں کھاتا ہے تو اس کی حلّت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۴۸)

مسئلہ ۱۳۷۶:۔ اگر کسی آبی پرندے کا انڈا اپنی ساخت کے اعتبار سے مرغی کے انڈے کے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مانند ہوتو وہ انڈا حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۰۔ حدیث ۴۱۵۱)

ذبح کے احکام

مسئلہ ۱۳۷۷:۔ جو جانور نحر کرنے کا ہے اگر اس کو ذبح کر دیا جائے تو حرام ہو جائے گا۔ اور جو جانور ذبح کرنے کا ہے اگر اسے نحر کر دیا جائے تو وہ حرام ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۴۔ حدیث ۴۱۷۷)

مسئلہ ۱۳۷۸:۔ اگر انسان کو چھری میسر نہ ہو تو پتھر کے تیز دھار آلے، بانس اور لکڑی سے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ چیزیں اتنی تیز ہوں کہ ان سے گردن کی رگیں کٹ جائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۲۔ حدیث ۴۱۶۳، ۴۱۶۴)

مسئلہ ۱۳۷۹:۔ ذبح کے بعد جب جانور کا خون بہہ جائے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۴۱۷۰)

مسئلہ ۱۳۸۰:۔ اگر ایک بکری کو ذبح کیا جا رہا ہے اور اس میں سے گہرا سرخ خون نکل رہا ہے مگر وہ بالکل حرکت نہیں کرتی اور بے حس و حرکت پڑی ہوئی ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز نہیں۔ اس کا گوشت صرف اسی صورت میں کھایا جا سکتا ہے جبکہ وہ پاؤں رگڑے یا آنکھیں پھرائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۴۱۷۱)

مسئلہ ۱۳۸۱:۔ اگر ایک پرندے کو ذبح کرتے وقت اس کا سر کٹ جائے تو اس کا گوشت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کھانا جائز ہے بشرطیکہ عمداً ایسا نہ کیا گیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۴۱۷۲)

مسئلہ ۱۳۸۲:۔ اگر کوئی مادہ جانور ذبح کیا جاتا ہے اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلتا ہے تو اگر اس بچے کی خلقت مکمل ہو چکی ہو اور اس کے بال نکل آئے ہوں تو اسے کھایا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی ماں کا ذبح ہونا ہی اس کا ذبح ہونا ہے۔ لیکن اگر وہ ناقص الخلقت ہے تو اسے کھانا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۴۱۷۴، ۴۱۷۵)

مسئلہ ۱۳۸۳:۔ اس جانور کو ہرگز نہیں کھانا چاہئے جسے:۔

۱۔ درندوں نے مارا ہو۔ ۲۔ لاٹھی سے مارا گیا ہو۔ ۳۔ پتھر سے مارا گیا ہو۔ ۴۔ گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو۔ ۵۔ بلندی سے گر کر مرا ہو۔ ۶۔ کنویں وغیرہ میں گر کر مرا ہو۔ ۷۔ جسے کسی دوسرے جانور نے سینگ مار کر گرا دیا ہو۔ ایسے تمام جانور صرف اس صورت میں حلال ہیں جبکہ انسان ان کے پاس اس وقت پہنچ جائے جبکہ وہ زندہ ہوں اور وہ خود انہیں ذبح کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۴۱۷۳)

مسئلہ ۱۳۸۴:۔ ولدالزنا ذبح کر سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۴۔ حدیث ۴۱۷۸)

مسئلہ ۱۳۸۵:۔ اگر عورتوں کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو تو ان میں سے جو سب سے زیادہ علم والی ہو وہ ذبح کرے۔ اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۶۔ حدیث ۴۱۹۰)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۳۸۶:۔ بچہ اگر سمجھدار ہو اور چھری چلانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ جانور ذبح کر سکتا ہے۔ لیکن عورت اور بچے کا ذبیحہ اسی صورت میں درست ہے جبکہ ذبیحہ کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور ان دونوں (عورت اور لڑکے) کے سوا کوئی دوسرا ذبح کرنے والا نہ مل سکے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۶۔ حدیث ۴۱۹۰ تا ۴۱۹۲)

مسئلہ ۱۳۸۷:۔ غیر مسلموں کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھایا جا سکتا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا تھا۔ اور افضل یہ ہے کہ اگر انہوں نے اللہ کا نام لیا بھی ہو تب بھی نہ کھایا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵۔ حدیث ۴۱۸۰ تا ۴۱۸۴)

مسئلہ ۱۳۸۸:۔ اگر مسلمانوں کا بازار ہو تو قصاب سے گوشت خرید کر کھایا جا سکتا ہے اور یہ تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے ذبح کے تقاضے پورے کیے ہیں یا نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۵۔ حدیث ۴۱۸۵)

مسئلہ ۱۳۸۹:۔ لازم ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رو کر لیا جائے۔ اور اگر عمداً ایسا نہ کرے گا تو وہ جانور حرام ہو جائے گا۔ لیکن اگر بھول کر جانور کو قبلہ رو نہ کرے تو وہ حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۵۔ حدیث ۴۱۸۶)

مسئلہ ۱۳۹۰:۔ جب تک ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ حلال نہیں ہوتا۔ لیکن اگر نام لینا بھول گیا ہو تو جب یاد آئے نام لے لے اور یہ کہے۔ "بسم اللہ علیٰ اوّلہٖ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وعلیٰ آخرہٖ' (اوّل پر بھی بسم اللہ اور آخر پر بھی بسم اللہ)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۵۔ حدیث ۴۱۸۶)

مسئلہ ۱۳۹۱:۔ جو شخص جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بشرطیکہ:۔

۱۔ اس پر اتہام نہ ہو کہ وہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔ ۲۔ اس سے پہلے وہ اچھی طرح ذبح کرتا تھا۔ ۳۔ وہ گردن کے پیچھے حرام مغز تک چھری نہیں پہنچاتا تھا۔ ۴۔ جب تک ذبیحہ ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی گردن کو نہیں توڑتا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۶۔ حدیث ۴۱۸۸)

بکری کے جس بچے نے سوریا کا دودھ پیا ہو

مسئلہ ۱۳۹۲:۔ بکری کے اس بچے کا گوشت کھانا حرام ہے جس نے سوریا کا دودھ پیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۴۱۹۴)

مسئلہ ۱۳۹۳:۔ ایک بکری کے نر بچے نے سوریا کا دودھ پیا یہاں تک کہ وہ پل کر جوان ہو گیا۔ تو ایک شخص نے اپنی بکریوں کے ریوڑ کے لئے اسے سانڈ بنا لیا اور اس کی نسل نکلی۔ تو اگر انسان اس کی نسل کو بعینہٖ جانتا ہو تو اس کے قریب تک نہ جائے۔ اور اگر بعینہٖ نہیں جانتا تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۴۱۹۶)

شکار کے احکام

مسئلہ ۱۳۹۴:۔ سوائے شکاری کتوں کے کسی اور جانور مثلاً تیندوا اور شکرا وغیرہ کا شکار کیا ہوا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جانور جائز نہیں جب تک کہ اسے ذبح نہ کرلیا جائے۔ البتہ جب شکاری کتے کو اس کا مالک اللہ کا نام لے کر شکار کے لئے چھوڑے تو جس جانور کو وہ گرفت میں لے لے اسے کھانا چاہئے اگر چہ اس نے اسے قتل کردیا ہو اور اگر چہ اس نے اس میں سے کچھ کھا بھی لیا ہو۔ تو اس کے کھانے کے بعد جو کچھ بچ گیا ہو اسے کھایا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۶۔ حدیث ۴۱۲۱)

مسئلہ ۱۳۹۵:۔ اگر ایک کتا شکاری کے ہاتھ سے زبردستی خود کو چھڑا کر بھاگا جبکہ شکاری نے اس کو شکار پر نہیں بھیجا تھا مگر اس نے آگے بڑھ کر شکار کو پکڑ لیا اور جب تک شکاری پہنچے اس نے شکار کو قتل بھی کردیا۔ تو اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔ اسے کھانا صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لیا گیا ہو۔ لیکن جب اس نے شکار کیا ہو لیکن بسم اللہ نہ کہا گیا ہو تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ حدیث ۴۱۲۴)

مسئلہ ۱۳۹۶:۔ اگر کوئی شخص اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے (وہ خود چھڑا کر نہ بھاگے) اور بسم اللہ واللہ اکبر کہنا بھول جائے تو (چونکہ اس کی نیت یہی تھی اس لئے) وہ بھی بمنزلہ اس کے ہے جو ذبح کرے اور بسم اللہ واللہ اکبر کہنا بھول جائے۔ یہی صورت اس کی بھی ہے جو شکار پر تیر چلائے اور بسم اللہ واللہ اکبر کہنا بھول جائے۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب کھانے لگے تو بسم اللہ واللہ اکبر کہہ لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ حدیث ۴۱۲۵، ۴۱۲۶)

مسئلہ ۱۳۹۷:۔ اگر ایک شخص شکار کو تیر مارے اور شکار غائب ہو جائے اور دوسرے دن ملے۔ تو اگر شکاری کو معلوم ہو جائے کہ یہی وہ شکار ہے جسے اس نے تیر مارا تھا تو اس کیلئے

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اسے کھانا جائز ہے بشرطیکہ اس نے تیر چلاتے وقت بسم اللہ کہدیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ حدیث ۴۱۲۷)

مسئلہ ۱۳۹۸:۔ جب شکار کو جال یا پھندے سے پکڑا جائے اور وہ پھندا اس کے کسی حصے کو کاٹ دے تو وہ حصہ مردار ہے اور اس کے جسم کا جتنا حصہ زندہ ملے تو ذبح کے بعد اسے کھایا جا سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ حدیث ۴۱۲۸)

مسئلہ ۱۳۹۹:۔ اگر تیر لگنے کے بعد شکار غائب ہو جائے اور بعد میں ملے تو اگر اسے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو اسے کھایا جا سکتا ہے۔ اور اگر اس کا کچھ حصہ کسی درندے نے کھالیا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ حدیث ۴۱۲۹)

مسئلہ ۱۴۰۰:۔ اگر کسی کے پاس تیر ہے مگر اس میں لوہا نہیں ہے بلکہ وہ ایک پوری کی پوری تراشیدہ شاخ ہے۔ اس نے اس کو پھینکا تو وہ پرندے کے درمیانی حصے پر لگا اور وہ قتل ہو گیا۔ تو اگر اس سے خون نہ بھی نکلے اور اس کو تیر سمجھا جاتا ہو تو اسے کھایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس پر بسم اللہ کہدیا گیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۸۔ حدیث ۴۱۳۷)

مسئلہ ۱۴۰۱:۔ پتھر سے مارا ہوا شکار نہیں کھایا جا سکتا (جب تک اسے ذبح نہ کرلیا جائے)

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۸۔ حدیث ۴۱۳۸)

مسئلہ ۱۴۰۲:۔ اگر کوئی شکار ایسا ملے جس میں تیر پیوست ہو اور وہ مرا ہوا ہو اور یہ نہ معلوم ہو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کہ اس کو کس نے مارا ہے تو اسے کھانا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۸۔ حدیث ۴۱۳۹)

مسئلہ ۱۴۰۳:۔ باز اور شکرا جس شکار کو مار ڈالے اس کا کھانا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۹۔ حدیث ۴۱۴۲)

مسئلہ ۱۴۰۴:۔ اگر کوئی باز یا شکرا کسی پرندے کو زخمی کر دے تو جب تک اس پرندے کو ذبح نہ کر لیا جائے اس وقت تک اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۹۔ حدیث ۴۱۴۳)

مسئلہ ۱۴۰۵:۔ اگر کوئی اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے اور دوسرا کتا اس میں شریک ہو جائے تو جب تک پہنچ کر اس کو ذبح نہ کر لے تب تک اسے نہ کھائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۹۔ حدیث ۴۱۴۴)

مسئلہ ۱۴۰۶:۔ اگر کوئی شکار پہاڑ پر ہے اور کسی نے اس کو تیر مارا اور وہ وہاں سے نیچے گرا اور مر گیا۔ تو اسے نہیں کھانا چاہیے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۹۔ حدیث ۴۱۴۴)

مسئلہ ۱۴۰۷:۔ اگر کسی نے شکار کو تیر مارا اور اس کا تیر اس کو لگا اور وہ پانی میں گر پڑا اور مر گیا تو اگر اس کا سر پانی سے باہر ہے تو اسے کھایا جائے گا۔ اگر اس کا سر پانی کے اندر ہے تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۹۔ حدیث ۴۱۴۴)

مسئلہ ۱۴۰۸:۔ جو پرندہ اپنی پرواز کا مالک ہے (یعنی اس کے پر بندھے ہوئے نہیں ہیں)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

تو جواس کو پکڑے وہ اسی کا ہے۔اور اگر پر بندھے ہوئے ہیں تو پکڑنے والے کا فرض ہے کہ اسے لوگوں کو دکھائے اور جس کا ہے اسے دے دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۸۹۔حدیث ۴۱۴۴)

مسئلہ ۱۴۰۹:۔ کبوتر کا شکار کرنا جائز نہیں ہے۔اور پہاڑوں، کنوؤں یا جھاڑیوں میں چڑیا کے بچوں کو ان کے گھونسلوں سے پکڑنا بھی جائز نہیں ہے جب تک وہ چلنے پھرنے نہ لگیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۸۹۔حدیث ۴۱۴۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

احکامِ معیشت

کسبِ معاش، پیشہ و ہنر مندی

مسئلہ۱۴۱۰:۔ طلبِ رزق کیلئے غربت و مسافرت اختیار کرنے کو اللہ پسند کرتا ہے۔ انسان جب تلاشِ معاش میں اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہے تو اس کا رزق بھی ساتھ ساتھ حرکت کرتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۹۱۔ حدیث ۳۵۷۱، ۳۵۷۲)

مسئلہ۱۴۱۱:۔ سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جس کی معیشت تنگ ہو اور وہ چت لیٹے لیٹے کہے کہ "اے اللہ تو مجھے روزی عطا فرما" اور خود طلبِ رزق میں کوشش نہ کرے۔ اللہ اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو بالکل فارغ ہو اور کوئی کام نہ کرتا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۹۲، ۹۹۔ حدیث ۳۵۷۹، ۳۶۳۵)

مسئلہ۱۴۱۲:۔ وہ دولت مندی جو انسان کو ظلم سے روکے رہے اُس فقر سے بہتر ہے جو اسے گناہ پر آمادہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۹۷۔ حدیث ۳۶۱۴)

مسئلہ۱۴۱۳:۔ چند پیشے ایسے ہیں جنہیں اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً کفن فروش، سنار، قصاب اور غلّہ فروش۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۹۲۔ حدیث ۳۵۸۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۴۱۴:۔ انسان کواپنی حیثیت کے مطابق زندگی گزارنا چاہیے۔اپنی حیثیت سے بڑھ کرکھانا،پہننایاخریدنافضول خرچی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ۹۸۔ حدیث ۳۶۲۴)

مسئلہ۱۴۱۵:۔ انسان کو جب روزی کا کوئی بھی ذریعہ ملے تو اسے لازمی پکڑے اور چھوڑے نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۹۹۔حدیث ۳۶۳۶)

مسئلہ۱۴۱۶:۔ غاصب حکومتوں سے جومال بطورِ ہدیہ ملے وہ جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۰۳۔حدیث۳۶۶۲، ۳۶۶۳)

مسئلہ۱۴۱۷:۔ غاصب حکومتوں کی ملازمت کرنا جائزنہیں اوراگر مجبوراً کرنا پڑے تو اس کا کفارہ دینا پڑے گااوراس کا کفارہ یہ ہے کہ اپنے برادرانِ مومن کی حاجت کوپورا کیاجائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۰۳۔حدیث ۳۶۶۶)

مسئلہ۱۴۱۸:۔ اذان اور تعلیمِ قرآن کی اجرت لینا جائزنہیں اورائمہ معصومین ایسے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۰۵۔حدیث ۳۶۷۴)

مسئلہ۱۴۱۹:۔ عورتوں کیلئے میّت پراجرت لے کرنوحہ کرنااورشادی کے موقعے پراجرت

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

لے کر دلہن کو سجانا اور گانے گانا جائز ہے بشرطیکہ وہاں مرد داخل نہ ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۹۴۔ حدیث ۳۵۸۹)

مسئلہ ۱۴۲۰:۔ جادو باندھنا جائز نہیں لیکن جادو کھولنا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۵۔ حدیث ۳۶۷۷)

مسئلہ ۱۴۲۱:۔ اگر کسی کاریگر یا مزدور کو کوئی مال یا کپڑا درست کرنے کیلئے دیا جائے اور وہ اسے خراب کر دے تو وہ اس کا ضامن اور ذمہ دار ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۵۰۔ حدیث ۳۹۱۷ تا ۳۹۱۹)

مسئلہ ۱۴۲۲:۔ اگر کوئی شخص اپنی سواری پر کسی کا مال لاد کر لے جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ (مال) ضائع ہو گیا یا راستے میں ڈاکہ پڑ گیا تو اگر اس کے پاس عادل گواہ ہیں کہ واقعاً ڈاکہ پڑ گیا یا مال ضائع ہو گیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس کے پاس عادل گواہ نہیں ہیں تو پھر وہ ضامن ہو گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۵۱۔ حدیث ۳۹۲۰)

مسئلہ ۱۴۲۳:۔ اگر ایک دھوبی کو کپڑے دھونے کے لئے دیئے گئے اور وہ کہتا ہے کہ اس کے تمام مال و اسباب کے درمیان سے وہ کپڑے چوری ہو گئے تو اس دھوبی پر لازم ہے کہ وہ گواہ اور ثبوت پیش کرے۔ اور اگر اس کی بات سچی نکلے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ اور اگر اس کا سارا مال و اسباب چوری ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کپڑے بھی چوری ہو گئے تو اس صورت میں اسے ثبوت اور گواہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۵۲۔ حدیث ۳۹۲۵)

قرض

مسئلہ ۱۴۲۴:۔ جہاں تک ممکن ہو سکے قرض لینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ رات میں باعثِ فکر اور دن میں باعثِ ذلت ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۶۔ حدیث ۳۶۸۱)

مسئلہ ۱۴۲۵:۔ چند صورتوں میں قرض لینے میں کوئی حرج نہیں:۔

(الف)۔ جو شخص حلال طریقے سے روزی تلاش کرے اور فقر و افلاس میں مبتلا ہو جائے۔

(ب)۔ حج کرنے کیلئے۔

(ج)۔ شادی کرنے کیلئے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۶۔ حدیث ۳۶۸۴،۳۶۸۵)

مسئلہ ۱۴۲۶:۔ ہر گناہ کا کوئی نہ کوئی کفارہ ہے لیکن قرض کا کوئی کفارہ نہیں۔ اس کا کفارہ صرف اس کی ادائیگی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۷۔ حدیث ۳۶۸۸)

مسئلہ ۱۴۲۷:۔ جو شخص کسی آدمی کے پاس جائے اور اس سے کچھ مال قرض مانگے مگر اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اس کو ادا نہیں کرے گا تو وہ عادی چور ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۷۔ حدیث ۳۶۸۹)

مسئلہ ۱۴۲۸:۔ کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنا قرض وصول کرنے کیلئے کسی کا مکان

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

فروخت کرے اوراسے بے گھر کردے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۱۲۔حدیث ۳۷۱۵)

مسئلہ ۱۴۲۹:۔ اگرکوئی شخص کسی کے ساتھ خیانت کرے تو اس کے جواب میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔خیانت ہرحال میں جرم ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفرصادقؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۰۸۔حدیث ۳۶۹۶، ۳۶۹۷)

تجارت

مسئلہ ۱۴۳۰:۔ بازار میں وہی بیٹھے جو خرید وفروخت کے مسائل جانتا ہو کیونکہ جو شخص مسائلِ تجارت کے جانے بغیر تجارت کرے گا وہ ضرور سود کی دلدل میں پھنسے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۱۴۔حدیث ۳۷۲۵)

مسئلہ ۱۴۳۱:۔ جو شخص خرید وفروخت کرے وہ پانچ باتیں یاد رکھے اوران سے پرہیز کرے ورنہ خرید وفروخت نہ کرے:۔

۱۔سود۔۲۔قسم کھانا۔۳۔اپنے مال کا عیب پوشیدہ رکھنا۔۴۔فروخت کرتے وقت اپنے مال کی تعریف کرنا۔۵۔مال خریدتے وقت مال کی برائی کرنا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۱۴۔حدیث ۳۷۲۷)

مسئلہ ۱۴۳۲:۔ بیچنے والا اورخریدنے والا جو شرائط آپس میں طے کریں ان کی پاسداری کرنا ان پر لازم ہے۔سوائے ایسی شرائط کے جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں اور جائز نہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہوں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۲۰۔ حدیث ۳۷۶۵)

مسئلہ ۱۴۳۳:۔ جب کوئی شخص کسی سے مال خریدے تو دونوں کے جدا ہونے تک ہر ایک کو اختیار ہے کہ سودا منسوخ کر دے یعنی بیچنے والا بیچنے سے انکار کر دے یا خریدنے والا خریدنے سے انکار کر دے۔ لیکن جب دونوں جدا ہو گئے تو فروخت لازمی ہو گئی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۲۰۔ حدیث ۳۷۶۲)

مسئلہ ۱۴۳۴:۔ ایک شخص نے کسی سے مال خریدا اور پھر اُسی کے پاس وہ مال چھوڑ کر چلا گیا اور کہہ گیا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ تو اگر وہ تین دن کے اندر قیمت لے آتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ فروخت کا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۲۰۔ حدیث ۳۷۶۶)

مسئلہ ۱۴۳۵:۔ اگر تین دن کے اندر اندر جانور میں کوئی عیب یا مرض ظاہر ہو جائے تو وہ فروخت کرنے والے کا مال قرار دیا جائے گا اور خریدار کو حق ہو گا کہ وہ اپنی ادا کردہ قیمت واپس لے لے۔ لیکن تین دن بعد فروخت پکی ہو جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۲۰۔ حدیث ۳۷۶۷)

مسئلہ ۱۴۳۶:۔ وہ چیزیں جو ایک دن میں خراب ہو جاتی ہیں جیسے سبزی، ترکاری اور پھل وغیرہ تو ان کی مدت دن سے رات تک ہے۔ اس کے بعد فروخت کا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۲۰۔ حدیث ۳۷۶۷)

مسئلہ ۱۴۳۷:۔ جو چیز ناپ کر یا تول کر بیچی جاتی ہو اسے اس وقت تک فروخت نہیں کیا جا سکتا جب تک اس پر بیچنے والے کا قبضہ نہ ہو۔ لیکن اگر خریدار کو ناپ تول کر اختیار دے دیا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

جائے تو کوئی حرج نہیں۔ہاں جو چیز ناپ کر یا تول کر نہ بیچی جاتی ہو اسے فروخت کیا جا سکتا ہے اور اس پر قبضہ کرنے کا ذمہ دار خود خریدار ہو گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۲۔حدیث ۳۷۷۲)

مسئلہ ۱۴۳۸:۔ پھلوں کے بارے میں خصوصی حکم یہ ہے کہ انہیں قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دینا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۵۔حدیث ۳۷۸۷)

مسئلہ ۱۴۳۹:۔ سبزی ترکاری کو اگر اس لئے بھگویا جائے تاکہ وہ تازہ رہے اور خراب نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن اگر مسلمانوں کو دھوکا دینے اور زیادہ قیمت لینے کیلئے بھگویا جائے تو جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۳۔حدیث ۳۷۷۸)

مسئلہ ۱۴۴۰:۔ اگر کوئی شے خریدی جائے اور یہ طے ہو کہ ایک وقتِ معیّنہ پر وصول کی جائے گی تو اگر خریدار وہ مال کسی اور کو اس وقتِ معیّنہ کیلئے فروخت کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۴۔حدیث ۳۷۸۰)

مسئلہ ۱۴۴۱:۔ اگر کسی چیز کا سودا ہو جائے مگر خریدار مال نہ اٹھائے تو اگر نرخ طے ہو گیا تھا تو وہ مال جب بھی اٹھائے گا تو نرخ وہی رہے گا۔لیکن اگر نرخ طے نہیں ہوا تھا تو جس دن مال اٹھائے گا اسی دن کا نرخ لگے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۳۔حدیث ۳۷۷۴)

مسئلہ ۱۴۴۲:۔ اگر کوئی شخص پھلوں کے درخت (یا باغ) خریدنا چاہتا ہے تو جب تک ان پر

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

شگوفے یا بُور نہ آجائے انہیں خریدنا درست نہیں۔لیکن یہ کہ ان کے ساتھ کچھ پکے ہوئے پھل اور ترکاریاں بھی شامل کرلے اور کہے کہ میں تم سے یہ پھل اور ترکاریاں اور یہ درخت اتنی رقم پر خریدتا ہوں۔پس اگر ان درختوں میں پھل نہیں آتے تو خریدار کا اصل مال وہ پھل اور ترکاری ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۶۔حدیث ۳۷۸۹)

مسئلہ۱۴۴۳:۔ کھجور کے درختوں کو اس وقت تک فروخت نہیں کیا جاسکتا جب تک اس کے پھل سرخ اور زرد نہ ہوجائیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۶۔حدیث ۳۷۹۱)

مسئلہ۱۴۴۴:۔ یہ جائز ہے کہ کسی کو کوئی مال فروخت کرکے وہی مال اس سے خریدلیا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۲۷۔حدیث ۳۷۹۶)

مسئلہ۱۴۴۵:۔ دلّالی کی اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ دلّال بمنزلۂ مزدور کے ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۳۰۔حدیث ۳۸۰۸)

مسئلہ۱۴۴۶:۔ اگر کسی شے کے بارے میں علم ہو کہ وہ چوری یا خیانت کی ہے تو اسے خریدنا جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۳۵۔حدیث ۳۸۴۱)

مسئلہ۱۴۴۷:۔ مال خرید چکنے کے بعد اس کی قیمت کم کرانا حرام ہے لیکن اگر بیچنے والا اپنی خوشی سے کم کردے تو کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لایحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۳۸۔حدیث ۳۸۵۶،

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۳۸۵۷)

مسئلہ۱۴۴۸:۔ اگر کسی زمین یا مکان کا مالک غائب ہو جائے (اور معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا) تو دس سال تک اس کا انتظار کیا جائے گا اور اس کے بعد اس کی زمین یا مکان خریدا جا سکتا ہے۔اس سے پہلے نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۳۔حدیث ۳۸۸۴)

مسئلہ۱۴۴۹:۔ مزدور کو کم اجرت پر رکھ کر زیادہ اجرت پر اٹھانا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۷۔حدیث ۳۹۰۰)

توضیح:۔ ہمارے یہاں ٹھیکے پر ملازم رکھنے کے سلسلے میں جو ٹھیکیداری نظام چل رہا ہے وہ اس حدیث کی رو سے قطعاً حرام ہے۔

مسئلہ۱۴۵۰:۔ گھر کم کرائے پر لے کر زیادہ کرائے پر اٹھانا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۷۔حدیث ۳۹۰۰، ۳۹۰۱)

مسئلہ۱۴۵۱:۔ کاریگروں کو ملازم رکھ کر ان سے کام لینا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ مالک بھی ان کے ساتھ ہاتھ نہ بٹائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۴۹۔حدیث ۳۹۱۱، ۳۹۱۲)

مسئلہ۱۴۵۲:۔ اگر ایک شخص کو پیشگی رقم دی جائے تاکہ وہ اس کو کسی دوسرے ملک میں کسی دوسرے آدمی کو نقد ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۵۵۔حدیث ۳۹۴۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۴۵۳:۔ کسی چیز کی پیشگی قیمت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کی تفصیل بیان کردی جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۵۶۔حدیث۳۹۵۳)

مسئلہ۱۴۵۴:۔ ناپے والی چیز کے لئے تولنے والی چیز اور تولنے والی چیز کے لئے ناپے والی چیز بطورِ قیمت پیشگی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیرالمومنینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۵۶۔حدیث ۳۹۴۹)

احتکار وسعار

(گراں فروخت کرنے کیلئے مال روکے رکھنا اور ذخیرہ اندوزی کرنا اور بھاؤ بڑھا کر مال فروخت کرنا)۔

مسئلہ۱۴۵۵:۔ ذخیرہ اندوزی ممنوع ہے۔اور ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ (مثلاً) کوئی شخص اناج خریدے اور شہر میں اس کے علاوہ کہیں یہ اناج نہ ہو اور وہ اس کو ذخیرہ کرلے۔لیکن اگر شہر میں اُس کے علاوہ بھی یہ اناج موجود ہو (اور فروخت ہو رہا ہو) تو زیادہ نفع حاصل کرنے کیلئے ایسا ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ۱۵۷۔حدیث ۳۹۵۶، ۳۹۵۷)

مسئلہ۱۴۵۶:۔ ذخیرہ اندوزی سرسبزی کے دور میں صرف چالیس دن تک اور قحط اور تنگی کے دور میں صرف تین دن تک جائز ہے۔جو شخص اس سے زیادہ عرصے تک ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ ملعون ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرؑالمومنین۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۵۸۔ حدیث ۳۹۶۳)

مسئلہ ۱۴۵۷:۔ اگر تمام تاجر آپس میں یہ طے کرلیں کہ سب کے سب اپنا مال ایک معیّنہ نرخ پر فروخت کریں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۵۸۔ حدیث ۳۹۵۸)

غبن

مسئلہ ۱۴۵۸:۔ جس پر بھروسہ کیا جائے وہی غبن کر بیٹھے تو یہ اس کی حرام کی کمائی ہے۔ اور مردِ مومن کا غبن حرام ہے۔ اور غبن کرنا اور سود لینا برابر ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۱۔ حدیث ۳۹۸۲، ۳۹۸۳)

مسئلہ ۱۴۵۹:۔ جب کوئی شخص کسی آدمی سے کہے کہ آؤ میں تمھیں اچھا سودا کرادوں تو پھر اس کیلئے اس پر نفع لینا حرام ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۱۔ حدیث ۳۹۸۴)

تلقی

(شہر سے باہر نکل کر بالا بالا سوداگروں سے ملاقات کر کے سودا کر لینا)۔

مسئلہ ۱۴۶۰:۔ شہر سے باہر نکل کر جانوروں کا استقبال کرنا اور انہیں خریدنا جائز نہیں ہے اور جو جانور اس طرح خریدا گیا ہو اس کا گوشت کھانا بھی جائز نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۲۔ حدیث ۳۹۸۹)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۴۶۱:۔ تلقی کی حد عصر کے بعد غروب آفتاب تک کی مسافت ہے۔ پس جب وہ چار فرسخ کی حد تک پہنچ گیا تو پھر وہ تجارت کے سفر کی حد میں ہے اور اب وہ جانور خرید سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۲۔ حدیث ۳۹۹۰)

ربا (سود)

مسئلہ ۱۴۶۲:۔ سود کا تعلق صرف ان چیزوں سے ہے جو ناپ کر یا تول کر بیچی جاتی ہیں۔ جو چیزیں ناپ کر یا تول کر نہیں بیچی جاتیں ان میں سود نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۳۔ حدیث ۳۹۹۶)

مسئلہ ۱۴۶۳:۔ اگر کوئی شخص زرِ کثیر سے کاروبار کر رہا ہے اور اس سرمائے میں سود کی رقم بھی شامل ہوگئی ہے مگر وہ اس بات سے ناواقف ہے اور بعد میں اس کو پتہ چلا، تو اب تک جو ہو چکا وہ اس کیلئے حلال ہے لیکن آئندہ جو لین دین کرے اس میں سود کو چھوڑ دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۳۔ حدیث ۳۹۹۸)

مسئلہ ۱۴۶۴:۔ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا کسی اور کے ورثے میں کوئی مال پائے اور اسے معلوم اور یقین ہو کہ اس مال میں سود کا مال بھی ہے لیکن تجارت میں دوسرے مال سے مخلوط ہوگیا ہے تو اگر سود کی رقم معلوم ہو تو اصل لے لے اور سود واپس کر دے۔ لیکن اگر سود کی رقم معلوم نہ ہو تو سارا مال اس کیلئے حلال ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۶۳۔ حدیث ۳۹۹۷، ۳۹۹۹)

توضیح:۔ اِس مسئلے کو وہ لوگ غور سے پڑھیں جن سے اس قسم کے مال سے جبری خمس وصول

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کیا جاتا ہے۔وہ جان لیں کہ اگر مال حلال مالِ حرام سے مخلوط ہو جائے اور مالِ حرام کی مقدار معلوم نہ ہو تو سارا مال حلال ہے۔مولوی کو خمس دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۴۶۵:۔ کافرِ حربی سے سود لیا جا سکتا ہے لیکن اسے سود دیا نہیں جا سکتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۳۔حدیث ۴۰۰۰)

توضیح:۔ کافر دو قسم کے ہوتے ہیں۔کافرِ ذمی اور کافرِ حربی۔جو اہلِ کتاب ہیں ان کو کافرِ ذمی کہا جاتا ہے اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ کافرِ حربی ہیں۔

مسئلہ ۱۴۶۶:۔ مسلمان اور کافرِ ذمی کے درمیان سود نہیں ہے۔یعنی ان سے سود کا لین دین ہو سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۴۔حدیث ۴۰۰۲)

مسئلہ ۱۴۶۷:۔ باپ اور بیٹے، مالک اور غلام اور شوہر اور زوجہ کے درمیان سود نہیں ہے اور وہ ایک دوسرے سے سود لے اور دے سکتے ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۳،۱۶۴۔حدیث ۴۰۰۱،۴۰۰۲)

مسئلہ ۱۴۶۸:۔ مختلف غلّے یا مال جو ایک دوسرے سے بہتر ہوں ان کو ایک کے بدلے دو میں فروخت کرنا جائز ہے لیکن نقد کی صورت میں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۴۔حدیث ۴۰۰۶)

مسئلہ ۱۴۶۹:۔ اگر کوئی شخص ایک کپڑا یا ایک جانور دے کر دو کپڑے اور دو جانور لینا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ ان دونوں کی صفت معیّن کر لی جائے۔مثلاً ایک ریشمی کپڑا دے کر دو سوتی کپڑے لینا یا ایک چھ سالہ جانور دے کر دو پنجسالہ جانور لینا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵۔حدیث ۴۰۰۷ تا ۴۰۱۰)

مسئلہ ۱۴۷۰:۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو ایک خاص رقم اس شرط پر دے کہ وہ ہر ماہ اس کو ایک مخصوص رقم دیا کرے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۵۔حدیث ۴۰۱۶)

مسئلہ ۱۴۷۱:۔ اگر کوئی شخص کوئی شے فروخت کرے اور کہے کہ اس کی قیمت نقد اتنی ہے اور ادھار لینا ہے تو اتنی ہے۔تو یہ سودا جائز ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنینؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۶۶۔حدیث ۴۰۲۲)

لقطہ

(وہ چیز جو کسی کو پڑی ہوئی مل جائے)۔

مسئلہ ۱۴۷۲:۔ اگر کسی کو کوئی چیز پڑی ہوئی مل جائے تو وہ اس کیلئے جائز نہیں چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو۔(سوائے اس صورت کے جس کا ذکر آئندہ مسئلے میں آئے گا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۲۔حدیث ۴۰۴۹)

مسئلہ ۱۴۷۳:۔ اگر کسی کو کوئی چیز پڑی ہوئی مل جائے تو اس کو چاہئے کہ سال بھر تک اعلان کرے۔اگر اس کا مالک مل جائے تو اس کو دے دے۔اور اگر پھر بھی نہ ملے تو وہ شے اس کی ہے۔لیکن افضل یہ ہے کہ اگر محتاج ہے تو ایک تہائی تصدق کر دے اور باقی رکھ لے۔اور اگر مالدار ہے تو پورا کا پورا تصدق کر دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور امام علی نقیؑ۔من لا تحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۳،

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۱۷۴۔حدیث ۴۰۵۱،۴۰۵۸)

مسئلہ۱۴۷۴:۔ اگر پڑی ہوئی چیز کی قیمت ایک درہم سے کم ہے تو وہ پانے والے کی ہے۔ اس کو شناخت کرانے اور اعلان کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۵۔حدیث ۴۰۶۴)

مسئلہ۱۴۷۵:۔ اگر کوئی چیز کسی آباد گھر میں ملے تو وہ اس گھر والوں کی ہے۔اور اگر ویرانے یا کھنڈر میں ملے تو جس نے پایا ہے اس کی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۵۔حدیث ۴۰۶۴)

مسئلہ۱۴۷۶:۔ اگر کوئی اپنی سواری کا جانور بھٹکنے کی وجہ سے چھوڑ جائے تو اگر اس نے اس کو ایسی جگہ چھوڑا جہاں پانی ہے نہ گھاس تو وہ جس کے ہاتھ آئے اس کا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۴۔حدیث ۴۰۵۹)

مسئلہ۱۴۷۷:۔ اگر کسی شخص کو کوئی گم شدہ جانور مل جائے اور وہ یہ نیت کرے کہ وہ مالک سے جانور ڈھونڈنے کی اجرت لے گا اور وہ جانور مر جائے تو وہ اس کا ضامن ہے۔اور اگر اجرت لینے کی نیت نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیر المومنینؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۴۔حدیث ۴۰۶۱)

مسئلہ۱۴۷۸:۔ اگر کوئی شخص قربانی کیلئے جانور خریدے اور جب اسے ذبح کرے تو اس کے پیٹ سے کوئی تھیلی ملے جس میں جواہرات یا کوئی اور قیمتی شے ہو تو اس کو چاہئے کہ فروخت کرنے والے سے شناخت کرائے اور اگر وہ شناخت نہ کر سکے تو وہ مال اس کا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۱۷۵۔حدیث ۴۰۶۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ ۱۴۷۹:۔ اگر انسان کو کسی جائے پناہ یا صحرا میں کوئی کھانے پینے کی چیز ملے تو وہ اپنے دل میں یہ طے کرے کہ یہ اس کے مالک کا ہے اور پھر اسے کھالے۔ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو قیمت دے دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۷۵۔ حدیث ۴۰۶۴)

مسئلہ ۱۴۸۰:۔ اگر کوئی چور کسی کے پاس چوری کا مال امانتاً رکھوائے تو وہ مال بمنزلۂ لقطہ کے ہے اور چاہئے کہ وہ مال چور کو واپس نہ کرے بلکہ اگر ممکن ہو تو مالک کو تلاش کرے اور ایک سال تک اعلان اور شناخت کرائے۔ اگر مالک مل جائے تو مال اس کے سپرد کر دے اور اگر نہ ملے تو اس کی طرف سے تصدق کر دے۔ اگر تصدق کر دینے کے بعد مالک آجائے اور اپنا مال طلب کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرے۔ ثواب یا اپنا مال؟ اگر وہ ثواب کو اختیار کرتا ہے تو اس کو ثواب ملے گا۔ اور اگر مال اختیار کرتا ہے تو وہ اس کو دے دیا جائے اور ثواب دینے والے کیلئے ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۷۶۔ حدیث ۴۰۶۵)

امانت

مسئلہ ۱۴۸۱:۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ رقم بطورِ امانت رکھوائی جائے تو شدید ضرورت کی صورت میں اس کے لئے جائز ہے کہ اس میں سے مالک کی اجازت کے بغیر کچھ رقم لے لے لیکن شرط یہ ہے کہ بعد میں اسے پورا کر دے۔ (یعنی یہ بمنزلۂ قرض ہوگا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۷۹۔ حدیث ۴۰۹۰)

مسئلہ ۱۴۸۲:۔ اگر کسی کے پاس کوئی شے بطورِ امانت رکھی جائے اور کہہ دیا جائے کہ اس کو اپنے گھر میں رکھنا۔ مگر وہ اسے اپنے پڑوسی کے گھر میں رکھ دے (یعنی جہاں کیلئے کہا تھا

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

وہاں نہ رکھے بلکہ کہیں اور رکھ دے) تو ایسی صورت میں اگر وہ ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۱۷۹ ۔حدیث ۴۰۸۹)

رھن

مسئلہ ۱۴۸۳:۔ اگر کسی شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے اور وہ ضائع ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۱۸۰ ۔حدیث ۴۰۹۴)

مسئلہ ۱۴۸۴:۔ اگر کسی کے پاس کوئی سواری یا دودھ دینے والا جانور رہن رکھا جائے تو وہ اس پر سواری کرسکتا ہے اور اس کا دودھ پی سکتا ہے۔لیکن اس صورت میں اس جانور کا خرچ، چارہ اور گھاس رہن رکھنے والے کی ذمہ داری ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۱۸۰ ۔حدیث ۴۰۹۵)

مسئلہ ۱۴۸۵:۔ اگر دو آدمیوں میں جھگڑا ہو اور ایک کہے کہ میں نے یہ چیز تمھارے پاس بطورِ امانت رکھوائی تھی اور دوسرا کہے کہ تم نے یہ چیز میرے پاس بطورِ رہن رکھوائی تھی تو اُس کی بات مانی جائے گی جو یہ کہہ رہا ہے کہ تم نے یہ چیز میرے پاس بطورِ رہن رکھوائی تھی جب تک کہ دوسرا شخص گواہوں کے ذریعے یہ ثابت نہ کردے کہ اس نے اس شے کو بطورِ امانت رکھوایا تھا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ۔صفحہ ۱۸۱ ۔حدیث ۴۰۹۷)

مسئلہ ۱۴۸۶:۔ اگر کوئی شخص کسی کا مکان یا زمین بطورِ رہن رکھے اور اس سے منافع حاصل

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ زمین و مکان کے مالک سے حساب کرے اور جو آمدنی اس نے حاصل کی ہے وہ اپنے قرض میں سے اس کے لئے گھٹا دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۱۔ حدیث ۴۰۹۹)

مسئلہ ۱۴۸۷:۔ ایک شخص دیوالیہ ہو گیا اور اس پر بہت سے لوگوں کا قرض ہے جن میں سے بعض سے تو اس نے کچھ رہن رکھ کر قرض لیا ہے اور بعض کے پاس کچھ رہن نہیں ہے۔ تو اگر وہ شخص مر جائے اور اس کے مال سے پورا قرض ادا نہ ہوتا ہو تو اس نے جو چیزیں رہن رکھی ہوئی تھیں وہ تمام قرض خواہوں پر بقدرِ حصہ تقسیم کر دی جائیں گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۱۔ حدیث ۴۱۰۰)

مسئلہ ۱۴۸۸:۔ اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی شے رہن رکھے اور پھر غائب ہو جائے تو ایسی کوئی مدت نہیں ہے جس کے بعد رہن رکھنے والے کو وہ شے فروخت کرنے کا حق حاصل ہو جائے۔ بلکہ ہر حال میں رہن رکھوانے والے کا انتظار کرنا پڑے گا چاہے کتنی ہی طویل مدت کیوں نہ ہو (جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ شخص مر چکا ہے)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۲۔ حدیث ۴۱۰۶)

مسئلہ ۱۴۸۹:۔ اگر کسی کے پاس رہن رکھا ہوا مال ضائع اور تباہ ہو جائے یا اس میں کمی آجائے تو اگر اس کا تمام مال جاتا رہا ہو اور کچھ نہ بچا ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ کہے کہ صرف رہن کردہ مال جاتا رہا اور اس کا اپنا مال محفوظ رہا تو اس کو سچ نہیں سمجھا جائے گا اور وہ ضامن ہو گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۱۸۴۔ حدیث ۴۱۱۲)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

متفرق احکام

قسم کے احکام

مسئلہ ۱۴۹۰:۔ قسم کی دو اقسام ہیں۔ایک تو کسی ایسے کام کی قسم کھانا جو اس پر واجب ہے۔یا کسی ایسے کام کی قسم کھانا جو اس پر واجب نہیں ہے۔تو قسم کھانے کے بعد وہ کام بھی واجب ہو جائے گا اور دونوں صورتوں میں قسم پوری نہ کرنے کی صورت میں کفارہ لازم ہوگا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۱۴۔حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ ۱۴۹۱:۔ایک قسم ایسی ہے کہ اگر انسان جھوٹی قسم کھائے تو اس کو ثواب ملتا ہے اور کوئی کفارہ لازم نہیں آتا ۔وہ یہ کہ انسان اپنے کسی برادرِ مومن کی جان یا مال کی خلاصی کیلئے ظالم کے سامنے، جو اس پر ظلم کر رہا ہو، یا کسی چور کے سامنے یا اس کے علاوہ کسی اور کے سامنے جھوٹی قسم کھائے۔جیسا کہ حدیث ۴۳۱۳ میں حضرتِ امیرؑالمومنین فرماتے ہیں۔"اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤ اور اپنے بھائی کو قتل سے بچاؤ"۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۱۴۔حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ ۱۴۹۲:۔وہ قسم جس کے پورا نہ کرنے پر نہ تو ثواب ملتا ہے اور نہ کفارہ لازم آتا ہے وہ ہے کہ آدمی کسی چیز کی قسم کھائے۔پھر جس چیز کیلئے قسم کھائی تھی اس سے بہتر اس کو نظر آئے اور جس چیز کی قسم کھائی تھی اسے ترک کر کے بہتر کو اختیار کر لے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۲۱۴۔حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ ۱۴۹۳:۔وہ قسم جس پر آدمی کو عذاب ہوگا اور جہنم میں جانا اس پر لازم آئے گا یہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ہے کہ وہ اپنے کسی برادرِ مومن کے خلاف یا اس کے حق کے خلاف بر بنائے ظلم جھوٹی قسم کھائے۔ ایسے شخص پر واصلِ جہنم ہونا لازم ہے اور دنیا میں اس کا کوئی کفارہ نہیں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ ۱۴۹۴:۔ جو شخص بھی قسم کھائے تو انشاء اللہ ضرور کہے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۶۔ حدیث ۴۳۰۱)

مسئلہ ۱۴۹۵:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں حلف سے کہتا ہوں یا قسم کھا کر کہتا ہوں تو یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جب تک یہ نہ کہے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں یا اللہ کے حلف کے ساتھ کہتا ہوں ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۷۔ حدیث ۴۳۰۵)

مسئلہ ۱۴۹۶:۔ غصّے کی حالت میں قسم کوئی قسم نہیں ہے۔ نہ قطعِ رحم کے متعلق قسم کوئی قسم ہے اور نہ ایسی قسم کوئی قسم ہے جو زبردستی یا دباؤ کے نتیجے میں کھائی جائے ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۸۔ حدیث ۴۳۱۲)

مسئلہ ۱۴۹۷:۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے براءت اور دست برداری کی قسم کھانا حرام ہے۔ جو شخص بھی ان ذواتِ مقدسہ سے براءت و دست برداری کی سچی یا جھوٹی قسم کھائے گا وہ واقعتاً ان سے بری اور دستبردار ہو جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۸۔ حدیث ۴۳۱۷)

مسئلہ ۱۴۹۸:۔ ہر مذہب کے لوگوں سے وہی حلف اور قسم لینا جائز ہے جس کی وہ قسم کھاتا ہو اور جو اس کی کتاب و ملّت کے مطابق ہو۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ اور حضرتِ امیرؑ المومنین ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۹۔ حدیث ۴۳۱۹، ۴۳۲۰)

مسئلہ ۱۴۹۹:۔ اگر کوئی شخص کسی نیک کام کرنے کی حلفیہ قسم کھائے اور پھر دیکھے کہ اس سے بھی بڑھا ہوا ایک نیک کام اور بھی ہے تو اس کیلئے نہ صرف جائز ہے بلکہ بہتر ہے کہ چھوٹی نیکی کو چھوڑ کر بڑی نیکی بجا لائے اور اپنی قسم کی پرواہ نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۱۔ حدیث ۴۲۷۵)

مسئلہ ۱۵۰۰:۔ لڑکے کیلئے اپنے باپ کے ساتھ، غلام کیلئے اپنے مالک کے ساتھ اور زوجہ کیلئے اپنے شوہر کے ساتھ کوئی قسم نہیں ۔اور اپنے رشتہ دار سے قطعِ تعلق کی کوئی قسم نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۰۔ حدیث ۴۲۷۳)

مسئلہ ۱۵۰۱:۔ لغو قسموں پر (یعنی ایسی قسمیں جو بے مقصد کھائی جاتی ہیں) کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ان پر کوئی کفارہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۱۔ حدیث ۴۲۷۹)

مسئلہ ۱۵۰۲:۔ اللہ تعالٰی کی جو بھی قسم کھائی جائے اسے ضرور پورا کیا جائے ۔اور بہتر یہ ہے کہ اللہ کی قسم نہ کھائی جائے ۔سچی یا جھوٹی ۔اور اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کیلئے اللہ کی قسم کھائے اور پھر وہ کام نہ کرے تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو تین تین پاؤ آٹا یا گیہوں کھلانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے ۔اور اگر یہ کچھ میسر نہ ہو تو پے در پے تین دن روزہ رکھنا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲۔ حدیث ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۸۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۵۰۳:۔ اگر کسی کو اپنی جان، مال یا آبرو تلف ہو جانے کا ڈر ہو تو اسے چاہئے کہ (جھوٹا) حلف اٹھا لے اور قسم کھا لے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۳۔ حدیث ۴۲۸۹)

مسئلہ۱۵۰۴:۔ ایسی قسم جو ناممکن العمل ہو شیطانی وسوسہ ہے اور قسم کھانے والے پر کچھ نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۳۔ حدیث ۴۲۹۵)

مسئلہ۱۵۰۵:۔ اپنے باپ کی قسم نہیں کھانا چاہئے۔ جو ایسا کرے اسے چاہئے کہ اللہ سے استغفار کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۴۲۹۶)

مسئلہ۱۵۰۶:۔ اگر کسی شخص کو قسم کے کفارے میں کھلانے کیلئے ایک یا دو ہی آدمی ملیں تو انہی کو بار بار کھلائے یہاں تک کہ تعداد پوری ہو جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ۱۵۰۷:۔ قسم کے کفارے میں چھوٹے بچوں کو کھلانا جائز نہیں ہے۔ اور اگر کھلائے تو ایک بڑے آدمی کے بدلے میں دو بچوں کو کھلانا پڑے گا یعنی بیس بچوں کو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۴۲۹۷)

مسئلہ۱۵۰۸:۔ اگر کوئی تاجر قسم کھا کر کہے کہ وہ اپنا مال اتنی قیمت پر فروخت نہیں کرے گا۔ مگر پھر اس کے جی میں آئے کہ بازار کا رنگ اچھا نہیں ہے، بہتر ہے کہ اسی قیمت پر فروخت کر دوں، تو اس کو اجازت ہے کہ اسی قیمت پر فروخت کر دے۔ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۷۔ حدیث ۴۳۰۴)

مسئلہ ۱۵۰۹:۔ قسم توڑنے سے پہلے قسم کا کفارہ دینا انتہائی مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیر المومنینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۷۔ حدیث ۴۳۰۷)

مسئلہ ۱۵۱۰:۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کی جو قسم کھائی جائے وہ باطل ہے اور کسی صورت میں جائز نہیں۔ مثلاً کوئی یہ قسم کھائے کہ میں تا ابد انگور کا عرق نہیں پیوں گا۔ یا یہ قسم کھائے کہ میں فلاں صورت میں شراب پیوں گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۹۹۔ حدیث ۴۷۵۳)

نذر کے احکام

مسئلہ ۱۵۱۱:۔ نذر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی شخص کہے کہ اگر ایسا ایسا ہو گیا تو میں روزہ رکھوں گا یا نماز پڑھوں گا یا تصدق و خیرات کروں گا۔ تو جب ویسا ہو جائے جیسا کہ وہ چاہتا تھا تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ اگر ایسا ایسا ہو گیا تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کیلئے یہ یہ ہے تو یہ نذر واجب ہے۔ اس کو ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اور اس کو پورا کرنا واجب ہے اور اگر اس کے خلاف کیا تو اس کا کفارہ لازم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۴۔ حدیث ۴۲۹۸)

مسئلہ ۱۵۱۲:۔ جو شخص نذر مانے تو جس چیز کا نام لیا ہے وہی شے نذر کرے۔ اور اگر کسی چیز کا نام نہ لیا ہو تو وہ کچھ نہیں ہے۔ اور اگر یہ کہا ہو کہ "یہ اللہ کیلئے مجھ پر فرض ہے" اور پھر نذر کو پورا نہ کرے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۳۔حدیث ۴۲۹۰)

مسئلہ ۱۵۱۳:۔ اگر کوئی شخص نذر کرے مگر کسی معیّنہ کارِ خیر کا نام نہ لے تو اس کو اختیار ہے کہ خواہ کچھ تصدق کر دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے یا ایک دن روزہ رکھ لے یا ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۵۔حدیث ۴۲۹۸)

مسئلہ ۱۵۱۴:۔ اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر میرا کام ہو گیا تو میں مالِ کثیر تصدق کروں گا اور رقم کی مقدار معیّن نہ کرے تو کثیر سے مراد ۸۰ یا اس سے زیادہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۵۔حدیث ۴۲۹۸)

مسئلہ ۱۵۱۵:۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ میں فلاں مہینے میں روزہ رکھوں گا اور اس دن عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑ جائے یا ایامِ تشریق ہوں یا اس دن وہ سفر میں ہو یا بیمار پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ ان تمام ایام کا روزہ ساقط کر دے گا اور انسان کو اختیار ہو گا کہ اس دن کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۵۔حدیث ۴۲۹۸)

مسئلہ ۱۵۱۶:۔ گناہ کے کام کیلئے کوئی نذر نہیں مانی جا سکتی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۲۱۰۔ حدیث ۴۲۷۳)

گناہانِ کبیرہ

<u>مسئلہ ۱۵۱۷:۔ گناہِ کبیرہ صرف اور صرف ایک ہے۔ اور وہ ہے اہلبیتؑ اطہار سے کسی بھی صورت میں دشمنی کرنا یا ان کی کسی بھی معاملے میں مخالفت کرنا یا ان کا کوئی بھی حق</u>

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

غصب کرنا یا ان کے احترام اور شان میں کمی کرنا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔صفحہ ۳۴۳۔حدیث ۴۹۳۱)

توضیح:۔ ذیل میں ہم پوری حدیث نقل کرتے ہیں:۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''گناہانِ کبیرہ سات ہیں۔جن کا تذکرہ قرآن میں ہم لوگوں کے متعلق نازل کیا گیا مگر ہم ہی لوگوں کے لئے اسے حلال بنا دیا گیا۔

۱۔خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔۲۔آدمی کا قتل جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔۳۔یتیم کا مال کھانا۔۴۔والدین کی نافرمانی۔۵۔پاک دامن عورت پر بہتان۔۶۔میدانِ جہاد سے فرار۔۷۔ہم لوگوں کے حق کا انکار۔

۱۔اب شرک باللہ،تو اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے متعلق جو آیات نازل فرمائیں اور رسولؐ اللہ نے ہم لوگوں کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا،تو لوگوں نے اللہ کو جھٹلایا اور اس کے رسولؐ کو جھٹلایا تو اس طرح لوگوں نے شرک باللہ کیا۔(یہاں سے سمجھنا چاہئے کہ شرک کیا چیز ہے)۔۲۔اور ایسے آدمی کا قتل جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے تو ان لوگوں نے حضرت امام حسینؑ ابنِ علیؑ اور ان کے اصحاب کو قتل کیا۔۳۔اور مالِ یتیم کھانا،ہم لوگوں کے لئے مال فے (خمس) جس کو اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے قرار دیا تھا،وہ یہ لوگ لے بھاگے اور اسے ہمارے اغیار کو دے دیا (یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ امامؑ کے سوا ان کے غیر کو خمس دینے والے اور خمس کے کھانے والے دونوں ہی گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہیں اور دونوں ہی کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے)۔۴۔اور والدین کی نافرمانی،تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی اور کہا۔''**النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم** ''۔(احزاب ۶)۔(یعنی نبیؐ کریم مومنین سے زیادہ ان کے نفسوں کے مالک ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں)۔تو رسولؐ اللہ نے جو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

کچھ اپنی ذریت کے متعلق حکم دیا تھا اس کو یہ نہیں مانے اور ام المومنین حضرتِ خدیجہ کی بھی نافرمانی کی کہ جو انہوں نے اپنی ذریت کے متعلق وصیت میں کہا تھا۔ ۵۔ اور پاک دامن و شریف زادی پر اتہام، تو ان لوگوں نے اپنے منبروں پر حضرتِ فاطمۃ الزہراؑ پر غلط الزام لگایا کہ انہوں نے اپنی میراث اور فدک کا غلط دعویٰ کیا۔ (آج بھی شیعوں میں ایسے لوگ موجود ہیں، اللہ ان پر لعنت کرے، جو کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ فدک جنابِ زہراؑ کی ملکیت نہیں تھا)۔ ۶۔ اور جہاد سے فرار، تو ان لوگوں نے بلا جبر و اکراہ خوشی خوشی حضرتِ امیرؑ المومنین کی بیعت کی، پھر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ان کی مدد نہیں کی۔ ۷۔ اور ہم لوگوں کے حق کا انکار، تو یہ وہ بات ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں۔ سب اس پر ایک زبان ہیں"۔

اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ نے جس شے کو گناہِ کبیرہ کہا ہے اس کا تعلق ہر جہت سے صرف اور صرف حقِ اہلبیتؑ کو پامال کرنے سے ہے اور یہی گناہِ کبیرہ کی حقیقت ہے ورنہ ظاہر بظاہر گناہانِ کبیرہ سات ہیں لیکن یہ وہ گناہ نہیں جن پر جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جیسا کہ اگلے مسئلے سے واضح ہو جائے گا۔ جہنم کی وعید صرف اہلبیتؑ سے روگردانی پر سنائی گئی ہے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔

<u>مسئلہ ۱۵۱۸:۔</u> رسولؐ اللہ اور ائمہ طاہرینؑ کی شفاعت ان کی امت کے ان لوگوں کیلئے مخصوص ہے جو گناہانِ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

<u>حوالہ:۔</u> (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۶۳)

<u>مسئلہ ۱۵۱۹:۔</u> جو شخص خود عمداً اپنے کو قتل کرلے (خودکشی کرلے) تو وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جائے گا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۵۳)

مسئلہ ۱۵۲۰:۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا راستہ جہنم کی طرف جاتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۵۴)

مسئلہ ۱۵۲۱:۔ ادنیٰ شرک یہ ہے کہ آدمی کوئی نئی رائے ایجاد کرے اور پھر اسی پر اپنی دوستی اور دشمنی کی بنیاد رکھے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۵۵، ۴۹۵۶)

مسئلہ ۱۵۲۲:۔ اگر کوئی شخص کوئی بدعت ایجاد کرے اور اپنے پیروکاروں کا ایک گروہ پیدا کرلے اور اس کے بعد توبہ کرنا چاہے تو اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک اس کے پیروکاروں کا ایک ایک فرد توبہ نہ کرلے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۵۸)

مسئلہ ۱۵۲۳:۔ اگر کوئی شخص کسی صاحبِ بدعت کے پاس جائے اور اس کی توقیر و احترام کرے تو اس نے اسلام کی عمارت کو ڈھانے کی کوشش کی ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرؑ المومنین۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳۔ صفحہ ۳۵۲۔ حدیث ۴۹۵۷)

احکامِ وصیّت

مسئلہ ۱۵۲۴:۔ وصیت کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۳۔ حدیث ۵۴۱۱)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۵۲۵:۔ وصیّت میں ظلم اور نا انصافی کرنا گناہانِ کبیرہ میں سے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۵۔ حدیث ۵۴۲۰)

مسئلہ۱۵۲۶:۔ انسان اگر ان لوگوں کیلئے وصیت کرنا چاہے جن کو اس کا ترکہ نہیں پہنچ رہا تو وہ اپنے مال کے پانچویں یا چوتھے حصّے کیلئے وصیّت کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ کی وصیّت کرنا اپنے ورثاء پر ظلم ہوگا۔ لیکن بحالتِ مجبوری ایک تہائی تک وصیت کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ وصیت کرنے کا اس کو حق نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۶۔ حدیث ۵۴۲۴)

مسئلہ۱۵۲۷:۔ مرنے والا اپنے مال کا سب سے زیادہ حقدار ہے جب تک اس کی روح اس سے مفارقت نہ کرجائے۔ اس کو حق ہے کہ (اپنی زندگی میں) جس کو چاہے جتنا عطا کردے۔ لیکن جب وصیت کرے تو اپنے ورثاء پر ظلم نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۳۷۔ حدیث ۵۴۲۶)

مسئلہ۱۵۲۸:۔ جب انسان وصیت کرے تو اپنی وصیت پر دو مومنوں کو ضرور گواہ بنائے۔ اور اگر صورتِ حال کچھ ایسی ہو کہ دو مومن میسر نہ ہوں تو دو غیر مومن لوگوں کو گواہ بنالے۔ لیکن گواہ ہونا ضروری ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۳۔ حدیث ۵۴۳۴)

مسئلہ۱۵۲۹:۔ پہلی چیز جو میت کے مال سے شروع کی جائے وہ اس کا کفن ہے۔ پھر قرض ہے۔ پھر وصیت ہے اور پھر میراث ہے۔ اور اگر عورت مرجائے تو اس کا کفن اس کے شوہر کے مال سے ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۴۔ حدیث ۵۴۳۷،

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

(۵۴۴۰

مسئلہ ۱۵۳۰:۔ اگر انسان چاہے تو اپنی اولادوں اور عورتوں میں کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دے سکتا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۵۔ حدیث ۵۴۴۴)

توضیح:۔ یہ اس صورت میں ہوگا جبکہ انسان اپنی زندگی ہی میں اپنی کسی اولاد یا عورت کو کچھ عطا کردے یا پھر اپنی وصیت میں اس کیلئے کچھ مقرر کردے۔ لیکن جہاں تک تقسیمِ وراثت کا تعلق ہے تو اس میں کچھ کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۵۳۱:۔ اگر انسان کسی کو وصیت کرے اور وہ شہر سے باہر ہو تو اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی وصیت کو رد کرے۔ لیکن اگر جس کو وصیت کی گئی ہے وہ شہر کے اندر ہے تو اسے اختیار ہے کہ وصیت کو قبول کرے یا رد کردے۔ لیکن بہتر ہے کہ قبول کر لے اور مرنے والے کو مایوس نہ کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۵۔ حدیث ۵۴۴۵،
(۵۴۴۸

مسئلہ ۱۵۳۲:۔ بیٹے کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کی وصیت کو قبول کرنے سے انکار کرے (چاہے وہ شہر سے باہر ہو یا شہر کے اندر)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۵۔ حدیث ۵۴۴۷)

مسئلہ ۱۵۳۳:۔ جب لڑکے کی عمر دس سال کو پہنچ جائے تو اس کو وصیت کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے چاہیے کہ صرف اپنے قرابتداروں کے لئے وصیت کرے۔ دوسروں کے لئے نہیں۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۶۔ حدیث ۵۴۵۰ تا ۵۴۵۳)

مسئلہ ۱۵۳۴:۔ انسان کو اختیار ہے کہ جب تک وہ زندہ ہے اپنی وصیت کو منسوخ کردے یا اس میں ترمیم کردے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۴۸۔ حدیث ۵۴۵۷ تا ۵۴۵۹)

مسئلہ ۱۵۳۵:۔ ایک شخص مر رہا ہے اور اس کا نہ کوئی وارث ہے اور نہ کوئی خاندان ہو تو اس کو حق ہے کہ اپنے تمام مال کیلئے جسے چاہے وصیت کرے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۵۱۔ حدیث ۵۴۶۹)

مسئلہ ۱۵۳۶:۔ جو شخص عمداً خودکشی کرے تو اس کی وصیت نافذ نہیں ہوگی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۵۱۔ حدیث ۵۴۷۰)

مسئلہ ۱۵۳۷:۔ اگر ایک بالغ اور نابالغ دونوں کو وصیت کی جائے تو جو بالغ ہوگا اسے حق ہوگا کہ وصیت کو نافذ کرے اور جب نابالغ سنِ بلوغ کو پہنچ جائے تو اسے یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اس پر راضی نہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۵۶۔ حدیث ۵۴۸۶)

مسئلہ ۱۵۳۸:۔ اگر کوئی شخص کسی کیلئے وصیت کرے اور جس کیلئے وصیت کی گئی تھی وہ مر جائے تو وہ رقم مرنے والے کے ورثاء کو دی جائے گی۔ اور اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو تصدق کردی جائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷۔ حدیث

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

۵۴۸۸، ۵۴۹۰)

مسئلہ۱۵۳۹:۔ یتیم اگر بالغ ہونے کے بعد بھی احمق اور ضعیف العقل رہ جائے تو اس کا مال اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا ولی اس مال کو اپنے قبضے میں رکھے گا۔ اور اگر لڑکی ایسی ہو تو اگر وہ شادی کرلے تو اس کا مال اسے دے دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵۔ حدیث ۵۵۱۷، ۵۵۲۲)

مسئلہ۱۵۴۰:۔ عورتوں اور شرابیوں کو وصی بنانا مکروہ ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۶۹۔ حدیث ۵۵۳۳، ۵۵۳۴)

احکامِ وراثت

مندرجہ ذیل پانچ احکام کا ماخذ چونکہ ایک ہی حدیث ہے اس لئے حوالہ آخر میں پیش کیا جائے گا:۔

مسئلہ۱۵۴۱:۔ وہ ورثاء جو ہمیشہ وراثت پائیں گے اور کبھی ساقط نہیں ہوں گے اور جن کے ہوتے ہوئے وراثت کسی اور طرف منتقل نہیں ہوگی وہ چھ ہیں ۱۔ ماں ۲۔ باپ۔ ۳۔ بیٹا ۴۔ بیٹی ۵۔ شوہر ۶۔ بیوی۔

مسئلہ۱۵۴۲:۔ اگر ایک شخص نہ بیوی چھوڑے اور نہ ماں باپ اور صرف ایک لڑکا چھوڑے تو کُل مال لڑکے کا ہوگا۔ اور اگر کئی لڑکے ہیں تو تمام مال ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

مسئلہ۱۵۴۳:۔ اگر ایک شخص نہ بیوی چھوڑے اور نہ ماں باپ اور صرف لڑکی چھوڑے تو سارا مال لڑکی کا ہوگا اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو سارا مال ان سب میں برابر تقسیم ہوگا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrililbray.com

مسئلہ۱۵۴۴:۔ صلبی اولاد کے ہوتے ہوئے اولاد کی اولاد کیلئے کچھ نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایک لڑکا یا لڑکی اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے تو سارا مال لڑکے اور لڑکی کو ملے گا اور لڑکے اور لڑکی کی اولادوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ۱۵۴۵:۔ اگر کوئی شخص نہ بیوی چھوڑے اور نہ ماں باپ، اور کچھ لڑکے اور لڑکیاں چھوڑے تو سارا مال اس کے لڑکے اور لڑکیوں میں تقسیم ہوگا۔ ہر لڑکے کو دو حصے اور ہر لڑکی کو ایک حصہ۔ اس طرح لڑکے اور لڑکی کے ہوتے ہوئے کوئی میراث نہیں پائے گا چاہے چچا ہو یا پھوپی ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ۱۸۹، ۱۹۰۔ حدیث ۵۶۰۴)

مسئلہ۱۵۴۶:۔ اگر کوئی شخص صرف ماں اور باپ چھوڑے تو ماں کو ایک تہائی اور باپ کو دو تہائی ملے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ۱۹۱۔ حدیث ۵۶۱۱)

مسئلہ۱۵۴۷:۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف زوجہ چھوڑے تو اس کا سارا مال زوجہ کا ہے۔ اسی طرح اگر عورت مر جائے اور صرف شوہر چھوڑے تو اس کا سارا مال شوہر کا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ۱۹۲۔ حدیث ۵۶۱۳)

مندرجہ ذیل چھ احکام کا ماخذ ایک ہی حدیث ہے اس لئے حوالہ آخر میں پیش کیا جائے گا:۔

مسئلہ۱۵۴۸:۔ ایک شخص نے ایک لڑکی اور اپنی ماں کو چھوڑا۔ تو لڑکی کو آدھا اور ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ پھر بقیہ مال کے چار حصے ہوں گے۔ تین حصے لڑکی کو اور ایک حصہ ماں کو ملے

Presented by: jafrililbray.com

Presented by: jafrilibray.com

گا۔یہی صورت اس وقت بھی ہوگی جب لڑکی اور باپ کو چھوڑے۔

مسئلہ۱۵۴۹:۔ اگر کوئی شخص ایک لڑکی اور ماں باپ کو چھوڑے تو لڑکی کو آدھا اور ماں اور باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔پھر بقیہ مال کے پانچ حصے ہوں گے۔تین حصے لڑکی کو اور ایک ایک حصہ ماں باپ کو ملے گا۔

مسئلہ۱۵۵۰:۔اگر کوئی شخص ایک لڑکا اور ماں باپ کو چھوڑے تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ سب کا سب لڑکے کیلئے ہے۔(یعنی ایک تہائی ماں باپ کا اور دو تہائی لڑکے کا) ۔اور اگر صرف باپ یا صرف ماں ہو تو اس کا چھٹا حصہ ہوگا اور باقی تمام مال لڑکے کا ہوگا۔

مسئلہ۱۵۵۱:۔ اگر کوئی شخص ماں ،باپ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی یا کئی لڑکے اور کئی لڑکیاں چھوڑے تو ماں اور باپ دونوں میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ اور جو باقی رہ جائے اور لڑکوں اور لڑکیوں کا ہے۔مرد کو دو اور عورت کو ایک کے حساب سے۔اور اگر صرف باپ ہو یا صرف ماں ہو تو جو موجود نہیں ہے اس کا حصہ اور باقی تمام مال لڑکوں اور لڑکیوں میں تقسیم ہوگا۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔صفحہ ۱۹۳۔حدیث ۵۶۱۴)

مسئلہ۱۵۵۲:۔اگر کوئی عورت مرجائے اور شوہر اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی یا کئی لڑکے اور کئی لڑکیاں چھوڑے تو شوہر کے لئے ایک چوتھائی اور باقی مال اولاد کا ہے۔

حوالہ:۔(فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔صفحہ ۱۹۳۔حدیث ۵۶۱۴)

مسئلہ۱۵۵۳:۔ اگر مرد مرجائے اور زوجہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی یا کئی لڑکے اور کئی لڑکیاں چھوڑے تو زوجہ کا حصہ آٹھواں ہے اور باقی سارا مال اولاد کا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۹۳۔ حدیث ۵۶۱۴)

مسئلہ ۱۵۵۴:۔ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے دے تو جب تک وہ عورت عدت میں ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ لیکن اگر اس نے یہ تیسری طلاق دی ہے اور مرد کو رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں رہا تو اس صورت میں ان کے درمیان کوئی میراث نہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۲۹۔ حدیث ۵۶۶۶)

مسئلہ ۱۵۵۵:۔ اگر ایک شخص حالتِ مرض میں کسی عورت سے نکاح کرے اور اسی مرض میں مر جائے تو اگر اس نے اس سے دخول کرلیا تھا تو وہ عورت اس کی وراثت پائے گی۔ اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تھا اور مر گیا تو وہ عورت اس کی وراثت نہیں پائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۲۹۔ حدیث ۵۶۶۷)

مسئلہ ۱۵۵۶:۔ اگر کوئی شخص حالتِ مرض میں اپنی عورت کو طلاق دے دے تو وہ عورت اس کا ورثہ پائے گی خواہ اس کی عدت کا زمانہ ختم ہو جائے۔ لیکن اگر وہ (مرد) طلاق دینے کے ایک سال بعد مرے تو عورت کو ورثہ نہیں ملے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۲۹۔ حدیث ۵۶۶۸)

مسئلہ ۱۵۵۷:۔ اگر کوئی شخص دم نکلتے وقت اپنی عورت کو طلاق دے اور پھر مر جائے تو عورت اس کی وراثت پائے گی۔ اور اگر عورت اس سے پہلے مر گئی تو وہ اس کی وراثت نہیں پائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۲۹۔ حدیث ۵۶۶۹)

مسئلہ ۱۵۵۸:۔ اگر کوئی شخص حالتِ مرض میں اپنی عورت کو اس نیت سے طلاق دے کہ وہ

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

عورت اس کے ورثے سے محروم ہو جائے تو طلاق کے باوجود وہ عورت اس کا ورثہ پائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۲۹۔ حدیث ۵۶۷۰)

مسئلہ ۱۵۵۹:۔ عاق شدہ میراث پائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۰۔ حدیث ۵۶۷۴)

مسئلہ ۱۵۶۰:۔ اگر کوئی شخص اپنے بچے کے بارے میں پہلے اقرار کرلے کہ وہ اسی کا بچہ ہے مگر بعد میں اس بات کا انکار کرے تو یہ اس کیلئے جائز نہیں اور وہ بچہ اسی سے ملحق ہوگا اور اس کی میراث پائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۱۔ حدیث ۵۶۸۰)

مسئلہ ۱۵۶۱:۔ ولدالزنا میراث نہیں پائے گا اگرچہ مرد نے زنا کرنے کے بعد عورت سے نکاح کرلیا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسن عسکریؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۳۔ حدیث ۵۶۸۱)

مسئلہ ۱۵۶۲:۔ قاتل مقتول کا ورثہ نہیں پاتا چاہے وہ باپ اور بیٹا ہو یا ماں اور بیٹا ہو یا شوہر اور زوجہ ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ صادقینؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۳۔ حدیث ۵۶۸۳ تا ۵۶۸۵)

مسئلہ ۱۵۶۳:۔ اگر باپ اپنے بیٹے کو مارے اور زیادہ نہیں بلکہ ایک حد میں ادب سکھانے کیلئے مارے اور اس ضرب سے لڑکا مر جائے تو باپ اس لڑکے کا ورثہ پائے گا۔ لیکن اگر وہ حد سے زیادہ مارے اور وہ مر جائے تو ایسی صورت میں باپ اپنے بیٹے کا ورثہ نہیں پائے گا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۵۔ حدیث ۵۶۹۰)

مسئلہ ۱۵۶۴:۔ اگر عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اسقاطِ حمل کرا لے تو اگر بچے میں ہڈی پیدا ہو گئی تھی اور اس پر گوشت چڑھ گیا تھا تو یہ قتلِ عمد ہے اور ایسی عورت شوہر کی میراث نہیں پائے گی۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۴۔ حدیث ۵۶۸۸)

مسئلہ ۱۵۶۵:۔ اگر کوئی شخص سواری پر سوار ہے اور اس کا باپ یا بھائی اس کے نیچے آ کر مر گیا تو اس کو وراثت نہیں ملے گی۔ لیکن اگر وہ سوار نہیں ہے اور سواری کو کھینچ کر چل رہا ہے اور سواری نے اس کے باپ یا بھائی کو کچل دیا تو اس صورت میں وہ میراث پائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۵۔ حدیث ۵۶۹۰)

مسئلہ ۱۵۶۶:۔ ہیجڑے کو ورثہ دیتے وقت اس کی پسلیاں شمار کی جائیں گی۔ اگر اس کی پسلیاں عورت کی پسلیوں سے ایک پسلی کم ہے تو اس کو مرد کی میراث دی جائے گی (یعنی دو حصے)۔ ورنہ بصورتِ دیگر اس کو عورتوں کی میراث دی جائے گی (یعنی ایک حصہ)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۳۹۔ حدیث ۵۷۰۲)

مسئلہ ۱۵۶۷:۔ مسلمان کافر کا ورثہ پائے گا لیکن کافر مسلمان کا ورثہ نہیں پائے گا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۴۴ تا ۲۴۶۔ حدیث ۵۷۱۶ تا ۵۷۲۷)

مسئلہ ۱۵۶۸:۔ جب کوئی شخص مر جائے تو اس کی تلوار، اس کا مصحف (قرآن)، اس کی انگوٹھی، اس کی کتابیں، اس کے ہر وقت کے استعمال کی چیزیں، اس کا لباس، یہ سب اس کے بڑے لڑکے کیلئے ہے۔ اور اگر سب سے بڑی اولاد لڑکی ہے تو اس کے لڑکوں میں جو

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

سب سے بڑا ہو، اس کیلئے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۵۲۔ حدیث ۵۷۴۶)

دوسرا طبقہ

مسئلہ ۱۵۶۹:۔ اگر مرنے والے کا کوئی لڑکا یا لڑکی زندہ نہ ہو تو ان کی اولاد ان کی قائم مقام ہوگی اور بیٹے کی اولاد کو دوگنا حصہ ملے گا۔ چنانچہ اگر کوئی ایک نواسہ اور ایک پوتی چھوڑے تو نواسے کیلئے ایک تہائی اور پوتی کیلئے دو تہائی مال ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۵۶۱۸)

مسئلہ ۱۵۷۰:۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ اور پوتے کو چھوڑے تو زوجہ کیلئے آٹھواں حصہ اور جو باقی رہ گیا ہے وہ سب پوتے کا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت شوہر اور پوتے کو چھوڑے تو شوہر کے لئے ایک چوتھائی اور جو باقی رہ گیا ہے وہ سب پوتے کا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام حسنؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۹۷۔ حدیث ۵۶۱۹)

تیسرا طبقہ

مسئلہ ۱۵۷۱:۔ دادا، دادی، نانا اور نانی، ان میں سے ہر ایک کا حصہ 1/4 ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۵۔ حدیث ۵۶۲۵، ۵۶۲۷)

مسئلہ ۱۵۷۲:۔ اگر کوئی شخص جد (دادا، دادی، نانا، نانی) کے ساتھ اپنے مادری (ماں کی طرف سے) بھائیوں کو چھوڑے تو مادری بھائیوں کا حصہ ایک تہائی ہے اور باقی دو تہائی جد کا ہے۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۶۔ حدیث ۵۶۳۵، ۵۶۳۶)

مسئلہ ۱۵۷۳:۔ اگر کوئی شخص جد اور اپنے پدری (باپ کیطرف سے) بھائیوں کو چھوڑے تو تمام مال ان دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۷۔ حدیث ۵۶۳۷)

مسئلہ ۱۵۷۴:۔ اگر کوئی شخص جد اور اپنے حقیقی بھائی یا بھائیوں کو چھوڑے تو جد بھی مثل بھائی کے ہوگا اور سارا مال ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۷۔ حدیث ۵۶۴۰)

مسئلہ ۱۵۷۵:۔ اگر کوئی صرف جد اور بھائی کا لڑکا چھوڑے تو مال دونوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ یعنی بھائی کا لڑکا بھائی کا قائم مقام ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۸۔ حدیث ۵۶۴۷)

مسئلہ ۱۵۷۶:۔ اگر کوئی صرف جد اور بہن کی لڑکیاں چھوڑے تو بہن کی لڑکیوں کیلئے ایک تہائی اور باقی دو تہائی جد کا ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۸۔ حدیث ۵۶۴۸)

چوتھا طبقہ

مسئلہ ۱۵۷۷:۔ اگر کوئی صرف اپنا حقیقی بھائی یا حقیقی بہن چھوڑے تو سارا مال اس کا ہے اور اگر کئی بھائی اور کئی بہنیں ہوں تو ان میں مال اسی طرح تقسیم کیا جائے گا جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں میں کیا جاتا ہے۔ یعنی مرد کو (۲) اور عورت کو ایک حصہ۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۱۹۹۔ حدیث ۵۶۲۰)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۵۷۸:۔ اگر کوئی شخص صرف حقیقی بھائی اور بہنیں اور مادری بھائی اور بہنیں چھوڑے تو مادری بھائی یا بہن اگر ایک ہے تو اس کے لئے چھٹا حصہ ہے اور اگر کئی ہوں تو تہائی حصہ ہے اور باقی تمام مال حقیقی بھائیوں اور بہنوں کے لئے ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۵۶۲۱)

مسئلہ۱۵۷۹:۔ بھائی کی اولاد اور بہن کی اولاد خواہ کتنے ہی نچلے طبقے کے ہوں، میراث کے زیادہ حقدار ہیں چچا اور پھوپی اور ماموں اور خالہ کے مقابلے میں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۱۱۔ حدیث ۵۶۵۱)

مسئلہ۱۵۸۰:۔ اگر کوئی صرف باپ کی طرف سے سوتیلے بہن بھائی چھوڑے اور ساتھ میں حقیقی بھائی کے لڑکے کو چھوڑے تو تمام مال سوتیلے بھائی بہنوں کا ہوگا کیونکہ وہ حقیقی بہن بھائیوں کے قائم مقام ہیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ ختمی مرتبتؐ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔ صفحہ ۲۰۰۔ حدیث ۵۶۲۱)

پانچواں طبقہ

مندرجہ ذیل سات احکام کا ماخذ چونکہ ایک ہی حدیث ہے اسلئے حوالہ آخر میں دیا جائے گا:۔

مسئلہ۱۵۸۱:۔ اگر کوئی شخص صرف چچا کو چھوڑے تو سارا مال چچا کا ہوگا۔ اور اگر کئی چچا ہوں تو مال ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

مسئلہ۱۵۸۲:۔ اگر کوئی شخص کئی چچاؤں اور کئی پھوپیوں کو چھوڑے تو سارا مال ان کے درمیان مرد کو (۲) اور عورت کو ایک کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مسئلہ۱۵۸۳:۔ اگر کوئی دو چچاؤں کو چھوڑے۔ایک حقیقی ہو اور ایک باپ کی طرف سے سوتیلا تو سارا مال حقیقی چچا کیلئے ہوگا اور سوتیلا چچا ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۵۸۴:۔ اگر کوئی شخص ایک حقیقی چچا اور ایک ماں کی طرف سے سوتیلے چچا کو چھوڑے تو سوتیلے چچا کو چھٹا حصہ اور باقی حقیقی چچا کیلئے ہے۔

مسئلہ۱۵۸۵:۔ اگر کوئی باپ کی طرف سے سوتیلی پھوپی اور ماں کی طرف سے سوتیلی پھوپی کو چھوڑے تو مادری پھوپی کیلئے چھٹا حصہ اور باقی سارا مال پدری پھوپی کا ہوگا۔

مسئلہ۱۵۸۶:۔ اگر کوئی صرف ماموں کو چھوڑے تو سارا مال ماموں کیلئے ہوگا اور اگر کئی ماموں ہوں تو ان میں تمام مال برابر تقسیم ہوگا۔اور اگر خالائیں بھی ہوں تو مرد وعورت سب میں برابر تقسیم ہوگا۔

مسئلہ۱۵۸۷:۔ اگر کوئی شخص بہت سے ماموں، بہت سی خالائیں، بہت سے چچا اور بہت سی پھوپیوں کو چھوڑے تو ماموں اور خالاؤں کے لئے ایک تہائی ان سب کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔اور چچاؤں اور پھوپیوں کیلئے دو تہائی جو ان کے درمیان مرد کو (۲) اور عورت کو ایک کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرتِ امیرالمومنین۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔صفحہ۲۰۹۔حدیث ۵۶۵۱)

آخری طبقہ

مسئلہ۱۵۸۸:۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال اس کے شہر والوں کیلئے ہے (یعنی وہ مال اس کے شہر والوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے گا)۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴۔صفحہ۲۴۴۔حدیث ۵۷۱۵)

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ربِ کریم کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہمارے نحیف و ناتواں کاندھوں پر جو گراں بار ذمہ داری ڈالی تھی وہ ہم نے اپنی استطاعت کے مطابق بحسن و خوبی ادا کر دی اور اب اپنی اس کمترین سعی کو اسی کی بارگاہ میں التجائے قبولیت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ہمارا کام اختتام کو پہنچا اور اب مومنین کی ذمہ داریوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کے سامنے دو واضح راستے موجود ہیں۔ اطاعتِ اہلِ ظن و قیاس یا اطاعتِ معصومؑ۔ اب کسی کے پاس یہ عذر باقی نہیں رہ جاتا کہ احکامِ معصومینؑ تک رسائی حاصل کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔ معصومینؑ کے واضح اور غیر مبہم احکام اب سب کے ہاتھوں میں ہیں۔ پس کیا اب بھی کسی کے پاس اطاعتِ ملّا کا کوئی جواز باقی ہے؟۔ آگے بڑھیئے اور اپنے تمام اعمال اِس یقین کی بنیاد پر بجالانے کا آغاز کیجیے کہ آپ اطاعتِ خدا، اطاعتِ رسولؐ اور اطاعتِ اولی الامر میں مشغول ہیں اور یہی یقین قبولیتِ اعمال کی ضمانت ہے۔ ہم نے تمام ضروری مسائل بیان کر دیئے ہیں جو انشاء اللہ مومنین کی روزمرہ کی ضروریات کیلئے کافی ہوں گے۔ رہی چاند پر چڑھ کر یا کنویں میں کود کر نماز پڑھنے کی بات، سو مومن اس خرافات میں کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔

وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم

یہ کتاب ''کشف الاحکام'' آج بتاریخ ۴ فروری ۲۰۰۶ء مطابق ۵ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بروز سنیچر بوقت مغرب بتوفیقِ خداوندی و بتائید و امدادِ حضرتِ صاحب الزمانؑ پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

الحمد للّٰہ ربِّ العالمین و الصلاۃ و السلام علیٰ خاتمؐ النبیّین و آلہٖ الطیّبین الطاھرین المعصومین المظلومین و لعنتہ اللہ علیٰ اعداءھم اجمعین من یومنا ھٰذا الیٰ یوم الدین۔

تحفۂ یا علیؑ مدد

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

ماخذ

فروعِ کافی

من لا یحضرہ الفقیہ

وسائل الشیعہ

بحارالانوار

علل الشرائع

نہج الاسرار

فروعِ کافی

نہج البلاغہ

تفسیرِ فرات

کمال الدین وتمام النعمہ

غررالحکم ودررالکلم

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

مطبوعاتِ سید باقر نثار زیدی

اجتہاد و تقلید کے موضوع پر ایک فیصلہ کن تحریر

کشف الحقائق

حقیقی معتقداتِ شیعہ پر ایک مستند اور نادر تحریر

کشف العقائد

سوالات و اعتراضات اور انکے جوابات پر مشتمل کتاب

کشف المسائل

Presented by: jafrilibray.com

Presented by: jafrilibray.com

اختلافِ بین المجتہدین کے موضوع پر ایک تحقیقی کاوش

کشف التضاد

زینۂ معرفت پر ایک قدم اور

کشف المعارف

احکامِ شرعِ متین بزبانِ ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

کشف الاحکام

Presented by: jafrilibray.com